الاصابة في تمييز الصحابة

اُردو

تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ

الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو)

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اُردو)

(صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۷

تالیف

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ

اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

مکتبہ رحمانیہ
MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

نام کتاب .... الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو) جلد ۷
تالیف .... حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم .... مولانا محمد عامر شہزاد علوی
ناشر .... مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور
مطبع .... خضر جاوید پرنٹرز

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

کنیتوں کا بیان

حرف الف

حرف الباء

حرف التاء

حرف الثاء

حرف جیم

حرف حاء بے نقطی

حرفِ خاء

حرفِ دال

حرفِ ذال

حرفِ راء

حرفِ زا

حرفِ سین

ابوسعید کنیت والے

حرفِ شین معجمہ

حرف صاد مہملہ

حرفِ ضاد معجمہ

حرفِ طاء

حرفِ ظاء

حرفِ عین

جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور نام بھی یہی سمجھا جاتا ہے، اسی سے وہ مشہور ہیں

ان لوگوں کا ذکر جن کی کنیت عبدالرحمٰن ہے، جو ان کا نام سمجھا جاتا ہے اور اس سے مشہور ہو گئے

نضلہ، نون میں گزر گیا ہے۔

(۹۶۰۱) ابوبرقان السعدی ❶

نبی ﷺ کے رضاعی چچا۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: مستغفری نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور محمد بن معن سے بحوالہ عیسیٰ بن یزید نقل کیا ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے (رضاعی) چچا ابوبرقان جو بنی سعد بن بکر سے تعلق رکھتے تھے آ کر کہنے لگے: اے محمد! (ﷺ) تیری قوم کو تجھ سے زیادہ کوئی نوجوان محبوب نہیں اور نہ تجھ سے بڑھ کر کوئی قابل تعریف ہے۔ جبکہ یہ سب کچھ لے لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ابوبرقان! کیا تمہیں مقام حیرہ معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو اس کے متعلق تم ضرور سنو گے کہ مسافر وہاں سے بغیر کسی حفاظت کے گزرے گا" وہ کہنے لگے: میں نہیں جانتا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں ابھی فلاں مقام سے پہرے دار کو ساتھ لے کر گزرا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن ضرور تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں یہ بات یاد دلاؤں گا"۔ ❷ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ابوبرقان سے فرماتے حضور تمہارا ہاتھ اس لئے پکڑیں گے کہ تم نیک آدمی ہو۔ ابوبرقان فرماتے ہیں: بعد میں میرا "حیرہ" سے گزر ہوا تو میں نے اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا تھا۔ ❸

میں کہتا ہوں: عیسیٰ بن یزید وہی ہیں جو "ابن دأب اخباری" سے مشہور ہیں۔ ناقدین نے ان کی تکذیب کی ہے اس کنیت میں لفظی غلطی ہوئی ہے جیسا کہ ثاء میں آئے گا۔

(۹۶۰۲) ابوبریدہ عمرو بن سلمہ جرمی، اسماء میں تذکرہ ہو گیا ہے۔

(۹۶۰۳) ابوبرّہ المکی المخزومی ❹

بن مخزوم کے غلام ہیں۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ کیا اور امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام یسار تھا۔ ابن قانع اور ابوالشیخ دونوں فرماتے ہیں: ہمیں ابوخبیب (خاء نقطے والی پھر باء اور یاء تصغیر والیاں البرتی باء کے زیر، راء ساکن اس کے بعد تا) نے بحوالہ احمد بن ابی برّہ بتایا۔ وہ ابن محمد بن قاسم بن ابی برّہ ہیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا ابوبرّہ کے نقل کیا، فرمایا: "میں اپنے آقا عبداللہ بن سائب کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے ہاتھ، سر اور پاؤں ❺ پر بوسہ دیا"۔ یہ روایت ابوبکر بن المقری نے "ہاتھ چومنے کی رخصت" نامی رسالے میں نقل کی ہے۔ جو بحوالہ ابوالشیخ ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا استدراک کیا ہے۔

(۹۶۰۴) ابوبشار یا یسار کنیتوں کے آخری حرف یاء میں تذکرہ آئے گا۔

---

❶ اسدالغابة (۵۷۲۰) تجريد (۱۵۱/۲) ❷ جامع المسانيد (۳۶۲/۱۳) اسدالغابة (۳۸٦/٤)
❸ التاريخ الكبير (٤٠٢/۳) الجرح والتعديل (۲۹۱/۳) ميزان الاعتدال (۳۲۸/۳)
جامع المسانيد (۱۳.....۳٦۲) اسدالغابة (۳۸۷/٤)
❹ اسد الغابه (۵۷۲۱) تجريد (۱۵۱/۲) ❺ جامع المسانيد (۳٦۳/۱۳) اسد الغابه (۳۸۷/٤)

۹۶۰۵ ابوالبَشر ۱

ابن الحارث العبدری از بنی عبدالدار، محمد بن وضاح فرماتے ہیں: یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ کو اس وقت نکاح کا پیغام دیا جب ان کے ہاں بچے کی ولادت ہو چکی تھی۔ تو ان کا میلان ہو گیا (مائل ہوئیں)۔ ۲ اتنے میں ابوسنابل ان کے پاس آ کر کہنے لگے: جب تک چار ماہ دس دِن نہیں گزر جاتے میں نکاح نہیں کرنے کا۔ ابن دباغ اور ابن فتحون نے ان کا استدراک کیا ہے۔

۹۶۰۶ ابوبشر انصاری

ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر کیا اور مخرمہ بن بکیر کی سند سے بحوالہ ان کے والد، وہ سعید بن نافع سے روایت کرتے ہیں۔ مجھے ابوالبشر صحابیٔ رسول نے دیکھا کہ میں سورج طلوع ہو چکنے کے بعد نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے اس پر مجھے ڈانٹا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جب سورج بلند ہونے لگے اس وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، اس واسطے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں میں طلوع ہوتا ہے''۔ ۳

ابن ابی خیثمہ نے ان میں اور ابوبشر انصاری میں فرق کیا ہے جن کی حدیث صحیحین میں آتی ہے۔ تو یہ نام ایسا ہے کہ اس کے شروع میں زیر پھر سکون ہے۔ اور جو آئندہ والا ہے اس میں زبر پھر زیر ہے (یعنی بَشِر ہے)۔ ابن عبدالبر نے دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا: یہ وہی ہیں جن سے عمارہ بن غزیہ یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو حرام قرار دیا، اور فرماتے ہیں ان کی یہ بھی حدیث ہے: ''بخار جہنم کی گرمی ہے''۔ راجح دونوں میں فرق ہی ہے۔

۹۶۰۷ ابوبشر خَثعمی

ان کی بقی بن مخلد کی مسند میں ایک حدیث ہے۔

۹۶۰۸ ابوبشر

براء بن معرور، انصار کے سردار، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۰۹ ابوبشر سلمی ۴

ذیل میں ابوموسیٰ نے ان کا استدراک کیا ہے کہ ابوبکر بن علی وغیرہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ہشام بن سعد کی سند سے بحوالہ زید بن اسلم، ابوبشر سلمی سے روایت کرتے ہیں، جو صحابیٔ رسول ﷺ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی خواہش ہو کہ اس کی مشکل ٹل جائے اور اس کی دُعا قبول ہو اسے چاہیے کہ وہ تنگدست (قرضدار) کو مہلت دے دے یا معاف کر دے''۔ ۵

---

۱ اسد الغابہ (۵۷۲۲) تجرید (۱۵۱/۲) ۲ اسد الغابة (۳۸۷/٤)

۳ مسند احمد (۲۱٦/۵) کنز العمال (۱۹٦۱۸) المطالب العالیة (۳۰٤)

۴ اسد الغابة (۵۷۲۳) تجرید (۱۵۱/۲)

۵ ابن ماجہ کتاب الصدقات باب اظهار المعسر (۲٤۱۹) مجمع الزوائد (۱۳٤/٤) مسند احمد (٤۲۷/۳) کنز العمال (۱۵٤۱۷) المعجم الکبیر (۳۷٦/۱۹) (۳۷۷/۱۹) جامع المسانید (۳٦٤/۱۳)

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: شاید وہ ابوالیَسَر ہیں یاء اور سین کے زبر سے، ان کا نام کعب بن عمرو ہے، کیونکہ یہ متن انہی سے مشہور ہے۔
میں کہتا ہوں: لیکن دونوں حدیثوں کا ماخذ مختلف ہے اور ماخذ میں کثرت ہو تو یہ راویوں کی کثرت کی دلیل ہے، برخلاف اس صورت کے جب ماخذ ایک ہو اور اس میں کوئی مانع نہیں کہ ایک حکم کو دو صحابیوں سے روایت کیا جائے۔ سیاق کا اختلاف کثرت کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

۹۶۱۰ ابوبشیر انصاری الساعدی [1]

مازنی، اور حارثی بھی کہا جاتا ہے۔ صحیحین میں ان کی حدیث عباد بن تمیم کی سند سے بحوالہ ان کے مروی ہے، حدیث کا متن ہے: ''قلادہ کے علاوہ کوئی چیز ہرگز (جانور کی) گردن میں نہ چھوڑی جائے''۔ [2] ضمرہ بن سعید اور سعید بن نافع بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد حاکم نے ان لوگوں میں ان کا تذکرہ کیا جن کا نام معروف نہیں۔ بقول بعض ان کا نام قیس بن عُبَید بن الحریر (حاء راء سے تصغیر) ہے جسے طبری وغیرہ نے قلمبند کیا ہے۔ [3] ابوعمر کے ہاں ''حارث'' لکھا ہے۔ بقول محمد بن سعد وہ عبید بن حارث بن عمرو بن جعد ہیں۔

واقدی سے منقول ہے: وہ لڑکپن میں اُحد میں شریک ہوئے۔ اور ابن سعد نے غزوۂ خندق کے شرکاء کے طبقہ میں ان کا نام درج کیا ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا کہ وہ ابوبشیر انصاری مدینہ میں رہائش پذیر تھے، اسی سند سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ خلیفہ لکھتے ہیں: ابوبشیر حرّہ کے بعد فوت ہوئے۔ انہوں نے لمبی عمر پائی۔ بقول بعض: ۴۰ھ میں فوت ہوئے۔ نسباً وہ ساعدی ہیں۔ انہیں مازنی، حارثی بھی کہا جاتا ہے۔ ضمرہ بن سعید، اور سعید بن نافع ان سے روایت لیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا یہ آخری بوڑھا ہے جس کی کنیت ابوبشر ہے، یہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے۔

۹۶۱۱ ابو بَشیر انصاری

یہ اور ہیں۔ حارث بن خزمہ نام ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۱۲ ابوبَشیر (کسی قبیلہ سے منسوب نہیں)

ابن فتحون نے بحوالہ طبری ان کا استدراک کیا اور ان کی روایت نقل کی۔ جو شعبہ کی سند سے، حبیب مولیٰ انصار سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابن ابی بشر اور ابن ابی بشیر سے سنا، دونوں اپنے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی گرمی ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو''۔ [4]

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۲۴) تجرید (۱۵۸/۲)

[2] بخاری کتاب الجھاد والسیر باب ما قیل فی الجرس و نحوہ فی اعناق الابل (۳۰۰۵)
مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب کراھیۃ قلادہ الوتر فی رقبۃ البعیر (۵۵۱۵)

[3] الاکمال (۱۳۱/۱)

[4] اخرجہ الامام احمد فی مسندہ حدیث (۲۱۶/۳)

میں کہتا ہوں: یہ پہلے گزر چکا ہے کہ ابوعمر نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے کہ یہ پہلے والی شخصیت ہے۔ لہٰذا غیر کے احتمال کے باوجود اس پر استدراک درست نہیں۔ بغوی نے ابوجندل بن سہیل کے سوانح میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۹۶۱۳ ابوالبشیر انصاری

بقول بعض یہ کعب بن مالک کی کنیت ہے۔ ابن ماکولا[1] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۱۴ ابوالبشیر[2]

پہلے کی طرح شروع میں الف لام کا اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے غلام۔ ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۱۵ ابوالبشیر المعاوی[3]

بزار نے ان کا تذکرہ اور ابن الامین نے استدراک کیا ہے۔

۹۶۱۶ ابوبصرہ غفاری[4]

ابن بصرہ بن ابی بصرہ بن وقاص بن حبیب بن غفار اور بقول بعض: ابن حاجب بن غفار۔ وہ نبی ﷺ سے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوتمیم جیشانی، عبداللہ بن ہبیرہ، عبید بن جبر، اور ابوالخیر یزنی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث مسلم اور نسائی نے ابن اسحاق کے طریق سے، بحوالہ یزید بن ابی حبیب، جبیر بن نعیم سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے وہ ابوتمیم جیشانی سے انہوں نے حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی فرمایا: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی''۔ (الحدیث) اسی میں ہے: ''جب تک شاہد یعنی ستارہ دکھائی نہ دے کوئی نماز نہیں''۔[5] نسائی نے کلیب بن ذہل کے طریق سے بحوالہ عبید بن جبر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رمضان میں صحابیٔ رسول ابوبصرہ کے ساتھ تھا، پھر انہوں نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کا ذکر کیا۔ ابن یونس فرماتے ہیں: فتح مصر میں شریک ہوئے وہیں ان کی حویلی ہے وفات وہیں ہوئی اور مصر کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ ابوعمر: حجاز میں رہتے تھے، پھر مصر منتقل ہوگئے۔ بقول بعض: عزہ کثیر کی محبوبہ ان کی اولاد سے ہے، اسی کی طرف کثیر نے اپنے حاجبیہ میں اشارہ کیا ہے۔ جبکہ ابن الاثیر نے اس کا انکار کرتے لکھا ہے: عزہ کے نسب میں ابوبصرہ کا کوئی تذکرہ نہیں۔

۹۶۱۷ ابوبصرہ الغفاری[6]

سابقہ شخصیت کے دادا، ان کے پوتے کے حالات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے کہ انہیں ان کے والد اور دادا کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

---

[1] الاکمال (۶۲/۱) [2] اسد الغابہ (۹۷۲۵) تجرید (۱۵۲/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۷۳۲) تجرید (۱۵۲/۲) [4] اسد الغابہ (۵۷۲۵) تجرید ایضًا

[5] مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیہا (حدیث: ۱۹۲۴)

نسائی کتاب المواقیت باب تاخیر المغرب (حدیث: ۵۲۰) [6] تجرید (۱۵۲/۲)

۹۶۱۸ ابوبصیر بن اسید*

بن جاریہ ثقفی، ان کا نام عتبہ پہلے تذکرہ ہوا ہے۔ بقول بعض: نام عبید ہے جسے ابن عبدالبر نے بھی نقل کیا ہے، جبکہ پہلا نام ہی مشہور ہے۔

۹۶۱۹ ابوبصیر (دوسرے)

ابوغسل کے سوانح میں غین نقطے والی میں ذکر آئے گا۔

۹۶۲۰ ابوبصیرہ*

ابوعمر۔ سیف بن عمر نے یمامہ میں شریک انصاریوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۲۱ ابوبکر الصدیق بن ابی قحافہ*

نام عبداللہ، بقول بعض: عتیق بن عثمان تھا، ذکر ہو چکا ہے۔

۹۶۲۲ ابوبکر بن شعوب اللیثی

نام شداد، بقول بعض: اسود، شداد بن اسود ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ شعوب ان کی والدہ ہیں، انہی کے متعلق جب جنگ اُحد میں ابوسفیان بن حرب نے ان کی مدافعت کی تو کہا تھا: ع

''اگر میں چاہتا تو مجھے دھاری داری تیز رفتار گھوڑا بچالیتا، اور میں ابن شعوب کی اونٹنی پر سوار نہیں ہوا''۔

جعونہ نامی ان کا ایک بھائی بھی ہے جن کا تذکرہ جیم میں گزر گیا ہے۔ نوادر مجموعہ میں جرمی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے اور میں نے بھی انہی کے قلم سے صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ ابوعبید ان لوگوں کے حالات میں نقل کیا ہے جو اپنی والدہ کی طرف منسوب ہوئے۔ ابوبکر بن شعوب اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور ہیں جبکہ ان کے والد کا تعلق بنی لیث بن بکر بن کنانہ سے ہے وہی یہ اشعار کہتے ہیں پھر مشرکین بدر کے مقتولین کے بارے مرثیہ کے اشعار ذکر کیے۔ فرماتے ہیں: بعد میں ابن شعوب اسلام لے آئے تھے۔

مرزبانی: ان کی والدہ شعوب خزاعیہ تھیں۔ ان کے علاوہ علماء کا کہنا ہے کہ کنانیہ تھیں۔ بخاری میں لکھا ہے: کلبیہ تھیں، چنانچہ یونس کے طریق سے بحوالہ زہری، عروہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ایک کلبی خاتون سے شادی کی جس کا نام اُم بکر تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے گئے تو اس سے اس کے چچازاد اسی شاعر نے شادی کرلی جو کفارِ قریش کے مرثیہ میں ایک قصیدہ کہتا ہے: ''قلیب بدر کے اس کنویں میں کیا ہے؟''

اسماعیلی نے احمد بن صالح کے طریق سے بحوالہ وہب، ابن یونس سے نقل کیا تو از کلب نہیں کہا۔ بلکہ یہ اضافہ کیا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ جاہلیت میں اشعار کہے اور نہ اسلام میں۔ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں

---

* اسد الغابہ (۵۷۳۴) استیعاب (۲۹۱۵) * اسد الغابہ (۵۷۲۸) استیعاب (۲۹۱۵) تجرید (۱۵۲/۲)

* اسد الغابہ (۵۷۳۷) استیعاب (۲۹۱۷)

زبیدی کے طریق سے بحوالہ زہری عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس شخص کے لیے بددعا کیا کرتی تھیں جو یہ کہتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قصیدہ کہا ہے۔ اللہ کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں ایک شعر بھی نہیں کہا۔ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے بنی کنانہ پھر بنی عوف کی ایک خاتون سے شادی کی تھی اور ہجرت کے وقت اسے طلاق دے دی، جس سے اس عورت کے چچازاد اس شاعر نے شادی کر لی تھی، اسی نے کفارِ قریش کے بارے میں ایک مرثیہ کہا تھا جو بدر میں مارے گئے تھے۔ جس عورت کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تھی اس کی وجہ سے لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھ لی حالانکہ وہ تو ابوبکر بن شعوب تھا۔

میں کہتا ہوں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جو فاکہی نے کتابِ مکہ میں یحییٰ بن جعفر سے بحوالہ علی بن عاصم، عوف بن ابی جمیلہ سے انہوں نے ابوالقموص سے روایت کی ہے ''کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں شراب پی لی اور یہ اشعار کہنے لگے''۔ پھر وہ اشعار ذکر کیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا آپ اپنا تہبند گھسیٹتے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا ہے۔ کہنے لگے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کبھی ہمارے سر میں داخل نہیں ہوگی (یعنی شراب نہیں پیوں گا جس سے دماغ پر اثر پڑتا ہے) چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے اپنے لیے شراب حرام کر لی۔

نفطویہ نے اس روایت پر اعتماد کر کے لکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حرمت سے پہلے شراب پی تھی۔ اور مشرکین کے بدر میں مارے گئے لوگوں کا مرثیہ کہا تھا۔ رہی وہ روایت جو بزار نے بحوالہ ابوکریب اور جنادہ نے بحوالہ یونس بن بکیر، مطر بن میمون سے نقل کی کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، ان میں بنی کنانہ کا ابوبکر نامی ایک شخص تھا جب اس نے پی لی تو کہنے لگا:

> ''ام بکر! سلام بھیج! کیا تیری قوم کے بعد بھی مجھے سلام پہنچ سکتا ہے۔ ہم سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتا ہے کہ
> ہم زندہ ہوں گے، انسانی لاشوں اور کھوپڑیوں کی کیسی زندگی؟''

فرمایا: یوں شراب کی حرمت نازل ہوئی، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ اسی میں برتن توڑنے اور ان میں پڑی شراب بہانے کا ذکر ہے۔ ابن فتحون فرماتے ہیں: یہ اشعار ابوبکر شداد بن اسود بن شعوب کے ہیں، جو اس قصیدے میں سے ہیں جس میں مقتولین بدر کا مرثیہ کہا ہے۔ شاید ابوبکر کنانی نے نشے کی حالت میں انہیں کہہ دیا ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن فتحون سے یہ بات مخفی رہ گئی کہ ابوبکر بن شعوب ہی ابوبکر کنانی ہیں، جن کے متعلق انہوں نے گمان ظاہر کیا کہ وہ مسلم تھے اور ابن شعوب اسلام نہیں لائے، اسی بنا پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ہشام نے ''زیادات سیرۃ'' میں ذکر کیا ہے کہ ابن شعوب اسلام لائے پھر مرتد ہو گئے۔ واللہ اعلم!

۹۶۲۳ ابوبکر الثقفی

نفیع بن حارث، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۶۲۴ ابوالبنات ابوسفیان میں ذکر آئے گا۔

۹۶۲۵ ابوبھیسہ[1] فزاری

الکنی میں ابوبشر دولابی نے ان کا ذکر کیا اور کھمس کے طریق سے بحوالہ یسار بن منظور، ابوبھیسہ سے نقل کیا کہ "انہوں نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کی قمیص میں ہاتھ ڈالا اور مہر نبوت کو چھوا"۔[2] انہوں نے اسی طرح نقل کیا، یہی روایت ابوداؤد اور نسائی میں اسی سند سے مروی ہے لیکن انہوں نے کہا: بھیسہ (خاتون) سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے کہ انہوں نے اجازت طلب کی۔ ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: یسار سے بحوالہ ان کے والدہ بھیسہ سے فرماتی ہیں: میرے والد نے نبی ﷺ سے آپ کی قمیض میں ہاتھ ڈالنے کی اجازت چاہی۔ (الحدیث)

ابن عبدالبر نے ذکر کیا ہے کہ بھیسہ کے والد کا نام عمیر ہے جو عین میں گزر چکا ہے۔

۹۶۲۶ ابوبھیہ[3] البکری نام عبداللہ بن حرب، تذکرہ ہو چکا ہے۔

قسم ثانی ازحرف باء

کسی شخصیت کا اس میں ذکر نہیں۔

قسم ثالث ازحرف باء

۹۶۲۷ ابوبَحریہ التراغمی

کنیت سے مشہور ہیں۔ نام عبداللہ بن قیس، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔ جس بات سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ انہوں نے دورِ جاہلیت پایا ہے وہ روایت ہے جسے ابن المبارک نے کتاب الجہاد میں ابوبکر بن عبداللہ بن حویطب کے طریق سے بحوالہ ابوبحریہ نقل کیا ہے کہ فرمایا: میں اس لشکر یا سریے میں تھا جو سب سے پہلے سرزمین روم میں داخل ہوا۔ اور تمہارا چچا زاد عبداللہ بن سعدی ہم پر غالب رہا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کہا: "ہمارے قدم ہمارے جوتے ہیں"۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے تیرھویں سال کا واقعہ ہے۔

۹۶۲۸ ابوبسرہ الجہنی

فرماتے ہیں: میں جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، آپ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پی کر نشے میں ہو گیا تھا، آپ نے اس پر حد خمر جاری کی۔ ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۳۲) تجرید (۱۵۲/۲)

[2] ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، باب ما لا یجوز منعہ (حدیث: ۱۶۶۹) کتاب الجارۃ باب فضل الماء واثمان الکلاب (حدیث: ۳۴۷۶) مسند احمد (۴۸۰/۳) السنن الکبریٰ (حدیث: ۱۵۰/۶) المعجم الکبیر (۱۷۸۹/۲۲)

[3] اسد الغابہ (۵۷۴۰)

۹۶۲۹ ابوبصیرہ الیشکری

دورِ نبوت پایا ہے۔ ابوالفرج اصبہانی: مسیلمہ کذاب کے پاس ابوبصیرہ لائے گئے، اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو یہ نابینے ہوگئے۔ ابوبصیرہ مذکور خالد قشیری کی عراق پر حکومت کے دور تک زندہ رہے۔

۹۶۳۰ ابوبکر العنسیّ

فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صدقہ کے باغ میں داخل ہوا۔

قسم چہارم ازحرف باء

۹۶۳۱ ابوبجیلہ

ابوالبجیر اور ابوبحسینہ۔ قسم اوّل میں سب کا ذکر ہو چکا ہے۔ ویسے ان کا ذکر مبہمات میں ہونا چاہیے۔

۹۶۳۲ ابوالبداح بن عاصم[1]

بن عدی ابن الجعد بن عجلان البلوی، انصار کے حلیف۔ ابوعمر: ان کے متعلق اختلاف ہے۔ بقول بعض: ان کے والد صحابی ہیں اور یہ تابعی ہیں۔ کسی نے کہا: یہ صحابی ہیں۔ یہ وہی ہیں جو سبیعہ اسلمی کو بیوہ چھوڑ مرے تھے، جنہیں ابوسنابل بن بعکک نے پیامِ نکاح بھیجا تھا، ابن جریج وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہی صحیح ہے کہ وہ صحابی نہیں اکثر لوگوں نے انہیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

اس بات پر چند اعتراضات ہیں۔ اوّل: امام مالک نے مؤطا میں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے ابوالبداح سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابوالبداح کا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کا ہے۔ اس لیے کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے زمانۂ نبوی نہیں پایا ہے۔ ابوالبداح سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ان کے بیٹے عبدالملک وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ ایک جماعت نے ان کی تاریخ وفات ۱۱۷ھ لکھی ہے۔ واقدی فرماتے ہیں: ۱۱۰ھ میں چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ اس بنا پر ان کی ولادت چھبیس (۲۶ھ)، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پندرہ (۱۵) سال بعد بنتی ہے۔ اس تمام بحث سے ان کے صحابی ہونے کی نفی ہوتی ہے۔ اور ابن مندہ کے اس قول کی بھی تردید ہو جاتی ہے کہ "انہوں نے دورِ نبوی پایا ہے"۔

انہی ابن عاصم نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کی ان سے مروی حدیث سنن میں ہے، ان سے ان کا بیٹا عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد بحوالہ واقدی لکھتے ہیں: ابوالبداح لقب اور کنیت ابوعمرو ہے۔ ثقہ ہیں۔ بہت کم حدیث بیان کرتے۔

ابن فتحون فرماتے ہیں: ابوعمر کا یہ کہنا ہے کہ "وہ سبیعہ کو بیوہ چھوڑ مرے تھے" وہم ہے۔ ابوالبداح تو جمل بنت یسار جو

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۱۱) تجرید (۲/۱۵۰)

معقل بن یسار کی بہن تھیں ان کے شوہر تھے۔

میں کہتا ہوں: سابقہ قصہ کو ابوالبداح کا قصہ بنا کر قسم اوّل میں ذکر کرنا، جو یقیناً وہ نہیں، یوں انہیں بھی التباس ہوا جیسا دیگر لوگوں کو وہم ہوا ہے۔ جس نے یہ ذکر کیا کہ وہ صحابی ہیں اسے یوں منطبق کیا جا سکتا ہے کہ جن کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کے خاوند تھے، شاید ان کے متعلق یہ کہا گیا ہو کہ وہ دورِ نبوی ﷺ میں فوت ہوئے اور اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ مرے تھے۔ لیکن سبیعہ کے خاوند کا نام سعد بن خولہ مشہور ہے، جو اپنی بیوی کے حمل کے وقت فوت ہوئے تھے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۹۶۳۳ ابوبردہ انصاری [1]

نبی ﷺ سے تعزیر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ ان سے جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں۔ نسائی نے ان کی حدیث درج کی ہے۔ ابوعمر نے ان میں اور ابوبردہ بن نیار جو براء بن عازب کے ماموں میں فرق کرتے ہیں انہیں براء رضی اللہ عنہ کا ماموں لکھا ہے.....

ابن ابی خیثمہ اس شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں: جن سے جابر روایت کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں وہ ظفری ہیں یا کوئی اور؟[2] اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایت میں ابوبردہ ظفری لکھا ہے۔ ابوعمر فرماتے ہیں: یہ ان کے علاوہ ہیں جن سے جابر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوبردہ بن نیار ہیں۔

۹۶۳۴ ابوبردہ [3] (دوسرے ہیں)

جس نے مسند طیالسی [4] جمع کی ہے اس نے ان میں اور ابوبردہ بن نیار میں فرق کیا ہے۔ ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں: سلام بن سلیم جو احوص ہیں، انہوں نے ہمیں بحوالہ سماک بن حرب، قاسم بن عبدالرحمٰن سے بحوالہ اپنے والد وہ ابوبردہ سے (ابوموسیٰ کے بیٹے نہیں) روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''برتنوں میں مشروبات پیتے رہو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو''۔[5] اسے نسائی نے ھناد بن سری سے بحوالہ ابوالاحوص نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں: ابوبردہ بن نیار سے روایت ہے اس کے بعد نسائی فرماتے ہیں: اس میں ابوالاحوص سے غلطی ہوئی۔ سماک کے شاگردوں میں سے ہمارے علم کے مطابق کسی نے ان کی متابعت نہیں کی۔

اسی روایت کو دارقطنی نے یحییٰ بن یحییٰ کی روایت سے بحوالہ محمد بن جابر سماک سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قاسم سے وہ ابوبردہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ الدارقطنی فرماتے ہیں: اس حدیث کے متن اور سند میں ابوالاحوص سے وہم ہوا ہے، درست روایت یہی محمد بن جابر والی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۱۳) استیعاب (۲۹۰۹) تجرید (۱۵۱/۲) [2] مسند احمد (۴۴۶/۳)

[3] اسد الغابہ (۵۷۲۵) [4] مسند ابی داؤد طیالسی (۱۳۶۹)

[5] نسائی کتاب الاشربۃ باب ذکر الاخبار التی اعتقل بها (۵۶۸۸)

میں کہتا ہوں: اس بنا پر تو ابوالاحوص سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔

۹۶۳۵ ابوبکر بن حفص [1]

ابومسعود سلیمان بن ابراہیم اصبہانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ علی شاید وہ ابن زید بن جدعان ہیں، ابوالعالیہ سے بحوالہ علی شاید وہ ابن زید بن جدعان ہیں، ابوالعالیہ سے بحوالہ ابوبکر بن حفص ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کرنے گئے...... (الحدیث) [2] جو شہداء کے ذکر میں ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اس روایت کو شعبہ نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابومصبح سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: مذکورہ شخصیت ابوبکر بن حفص، ابن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔ مختار ثقفی نے حفص اور ان کے والد کو شہید کیا تھا۔ ابوبکر بن حفص متوسط درجہ کے تابعی ہیں۔

۹۶۳۶ ابوبلال بن سعد

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا اور اسے طبرانی کی طرف منسوب کیا، یہ ان کی کنیت نہیں اس سے مراد بلال بن سعد کے والد ہیں۔ عنوان سعد کا قائم ہے جو بلال کے والد ہیں اور سعد وہی ابن تمیم سکونی ہیں جیسا کہ پہلے اسماء میں گزر چکا ہے۔ بلال مشہور تابعی ہیں۔ واللہ اعلم

[1] اسد الغابہ (۵۷۲۹) تجرید (۱۵۲/۲) [2] مسند احمد (حدیث: ۲۰۶/٤) مجمع الزوائد (۳۰۰/۵)

حرف التاء

قسم اوّل ازحرف تاء

۹۶۳۷ ابوتجْرَاۃ (تا زیروالی جیم ساکن)

شیبہ بن عثمان الجحی کے حِلف کی وجہ سے مولیٰ، ان کی بیٹی برّہ صحابیہ ہیں۔ نیز ان کی بیٹی حبیبہ صحابیہ ہیں۔ زبیر کے ذکر کردہ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز کے طریق سے نقل کیا ہے کہ شیبہ بن عثمان امیر معاویہ کی طرف اپنے حلیف ابوتجراۃ کے ساتھ سعد بن طلحہ بن ابی طلحہ کی امارت کے سلسلہ میں گئے۔ شیبہ نے یہ اشعار کہے:

''مکہ میں ابوتجراۃ کو اپنے گھرانے کی صحت سے راحت ملتی ہے اور سفر کے دوران وہ سائے کا دلدادہ ہے۔
پراگندہ ہوکر اور دھوپ سے اعراض کر کے نقاب ظاہر کرتا ہے''۔

نیز شیبہ کہتے ہیں: ایک دفعہ دوپہر میں نے بھی ایسا ہی کپڑا کیا، مجھے سعد کے بارے نرم بچھونوں کا خوف تھا۔

میں کہتا ہوں: ابوتجراۃ خلافت امیر معاویہ تک زندہ رہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ مکہ میں جو بھی موجود تھا وہ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھا۔ اور یہ بھی مکی تھے، عمر بن شبہ نے حلفاء بنی نوفل میں ان کا ذکر کر کے کہا: وہ ابوفکیھہ بن یسار کے بھائی ہیں۔

۹۶۳۸ ابوتخی [1]

انصار کے شیخ۔ ان کا ذکر ایک صحیح حدیث میں آتا ہے جسے ابویعلی ابن خزیمہ وغیرہ اسود بن قیس کے طریق سے بحوالہ ثعلبہ بن عباد، سَمُرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مَیں اور انصار کا ایک لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے۔ اسی دوران سورج طلوع ہوگیا جو دیکھنے والے کو افق سے ایک یا دو نیزے کے فاصلے پر لگتا تھا۔ پھر سیاہ ہوگیا اور ایسی حالت ہوگئی جیسے وہ اسے سلا رہا ہے..... (حدیث) اسی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج گرہن کے موقع کا خطبہ ہے، اسی میں دجال کا ذکر ہے کہ اس کی بائیں آنکھ ایسی ہاتھ پھری ہوگی جیسی ابوتحی [2] کی آنکھ ہے۔ ایک بوڑھے شخص جو آپ کے اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان تھے۔ یہ حدیث سنن اربعہ میں مختصر ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۳٤) تجرید (۱۵۲/۲)

[2] مسند احمد (۱٦/۵) الدر المنثور (۳۵۵/۵)

۹۶۳۹ ابوتمیم [1]

ان کی حدیث ان کا پوتا عمرو بن تمیم بن ابی تمیم بحوالہ اپنے والد اپنے دادا نبی ﷺ سے روایت کرتا ہے: ''اپنے سامنے مرنے والا شکار کھالو اور جو آنکھوں سے اوجھل مرے اسے چھوڑ دو''۔ [2]

۹۶۴۰ ابوتمیمہ [3] (بےنسبت)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سماع کیا ہے اور آپ سے روایت کی ہے، ان سے حسن، ابوسلیل روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے اسحاق بن نجیح کے طریق سے بحوالہ عطاء خراسانی، حسن سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابوتمیمہ سے سنا اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دورِ نبوی پایا تھا۔ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے انصاف کی قسموں کے متعلق پوچھا، آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، علم والے کو سلام کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا..... (حدیث) [4] اور اسحاق کمزور ترین راوی ہے۔ ابونعیم نے یہ روایت ابواسحاق کی روایت سے بحوالہ ابوتمیمہ ان کے حالات میں نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا کسی اور نے کہا: کب تک آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اللہ کی طرف بلاتا رہوں گا، جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم اسے پکارتے ہو وہ تمہاری تکلیف دور کر دیتا ہے''۔ [5] یہ حدیث ابوتمیمہ ہجیمی کی مشہور ہے جن کا ذکر چوتھی قسم میں آئے گا۔

ابن عبدالبر [6] لکھتے ہیں: ابوتمیمہ کا ذکر عقیلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے، اور ابوعبیداللہ کے طریق سے ان کی ایک روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''میری اُمت اس وقت تک فطرت پر قائم رہے گی، جب تک امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو ٹیکس اور خلافت کو بادشاہت نہیں سمجھے گی''۔ (حدیث) فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

قسم ثانی از حرف تاء

۹۶۴۱ ابوتمیم جیشانی [7]

نام عبداللہ بن مالک ہے پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابوبشر دولابی نے باب الصحابہ میں اور کتاب الکنی میں جنہوں نے دورِ نبوی پایا ان میں ذکر کیا ہے۔

قسم چہارم از حرف تاء

۹۶۴۲ ابوتمام ثقفی [8] ابوموسیٰ نے غلطی سے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ابوعامر ثقفی ہیں جیسا کہ حرف عین میں آئے گا۔

۹۶۴۳ ابوتمیمہ الهجیمی مشہور تابعی ہیں۔ ان کا نام طریف بن مجالد ہے، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] تجرید (۱۵۳/۲) [2] مجمع الزوائد (۶۸/۵) المعجم الکبیر (۲۷/۱۲) [3] استیعاب (۲۹۲۱)

[4] حلیۃ الاولیاء (۲۰۷/۵) [5] مسند احمد (۶۴/۵) [6] استیعاب (۲۹۲۱)

[7] اسد الغابہ (۵۷۳۶) تجرید (۱۵۳/۲) [8] اسد الغابۃ (۵۷۳۵) تجرید اسماء الصحابۃ (۱۵۲/۲)

حرف الثاء

قسم اوّل از حرف ثاء

۹۶۴۴ ابوثابت سعد بن عبادہ انصاری خزرج، خزرج کے سردار، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۴۵ ابوثابت سہل بن حنیف انصاری، تذکرہ ہو گیا ہے۔

۹۶۴۶ ابوثابت اسید بن طہیر انصاری، ذکر ہو چکا ہے۔

۹۶۴۷ ابوثابت بن عبد ✿

بن عمرو بن قیظی بن عمرو بن یزید بن جشم انصاری حارثی، ابوعمر فرماتے ہیں: اُحد میں شریک ہوئے۔ بقول بعض عدی بن ثابت کے دادا ہیں جو بے اصل بات ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا قائل دولابی ہے۔ طبرانی کہتے ہیں: ابوثابت انصاری، عدی بن ثابت کے دادا ہیں لیکن نہ ان کے والد کا اور نہ اوپر کے کسی شخص کا نام لیا۔

۹۶۴۸ ابوثابت بن یعلی ثقفی

طبری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۹ ابوثابت قرشی ✿ (وحی کے پڑوسی)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بزار وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے جو عبداللہ بن رجاء حمصی کے طریق سے بحوالہ شرحبیل بن حکم، حکیم بن عمیر سے راشد حرانی سے مروی ہے، فرماتے ہیں: مجھے ابوثابت قریش کے ایک بوڑھے شخص نے بیان کیا جنہیں وحی کا پڑوسی کہا جاتا تھا، کیونکہ ان کا گھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گھر کے پاس تھا جس میں وحی نازل ہوئی تھی۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو بلایا جیسا کہ خود آپ نے ہمیں بتایا ہے، وہ کہنے لگے: چلیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چاہیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں، اور اگر مرضی ہو تو آپ آ جائیں، جبرائیل نے کہا: میں آپ کے پاس آیا، تو ان کے لیے دیوار پھٹ گئی۔ پھر وہ اندر آئے۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر چل پڑے اور ایسی سواری پر بیٹھا جو خچر کی طرح

✿ اسد الغابہ (۵۷۳۸) تجرید (۱۵۳/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۷۳۹) تجرید (۱۵۳/۲)

تھی.....(الحدیث)[1] جو اسراء کے متعلق ہے کہ اس کی انتہاء بیت المقدس تک ہوئی۔ اور انبیاء وغیرہ کی ملاقات و دیدار کا ذکر۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد بزار لکھتے ہیں: ابن مندہ نے کہا: غریب روایت ہے جس میں عبداللہ بن رجاء حمصی متفرد ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں: اسے ابوحاتم رازی نے بحوالہ اسحاق یعنی ابن زُریق، انہوں نے عبداللہ بن رجاء سے نقل کیا ہے۔

۹۶۵۰ ابو ثروان سعدی

باء میں ابو برقان گزر چکا ہے، یہ نام ایک ہی ہے جن میں سے ایک غلط لکھ دیا گیا۔

۹۶۵۱ ابوثروان بن عبدالعزّی سعدی

نبی ﷺ کے رضاعی چچا۔ ابن سعد نے طبقات میں حلیمہ نبی ﷺ کی رضاعی ماں کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن عمر یعنی واقدی نے بحوالہ معمر، زہری سے وہ عبداللہ بن جعفر سے وہ ابن ابی سبرہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ھوازن کا وفد نبی ﷺ کے پاس جعرانہ میں غنیمت تقسیم ہونے کے بعد آیا۔ اس میں نبی ﷺ کے رضاعی چچا ابوثروان بھی تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ان باڑوں میں وہ خواتین ہیں جو آپ کی پھوپھیوں، خالاؤں اور بہنوں کی جگہ رکھتی ہیں۔ ہم نے آپ کو اپنے ہاں (دودھ پیتے دیکھا) گود کھلایا، آپ سے بڑھ کر کوئی دودھ پیتا بچہ بہتر نہ تھا۔ پھر ہم نے آپ کی جوانی دیکھی آپ سے بہتر کوئی جوان نہ تھا پھر بھلائی کی تمام خصلتیں آپ میں پایۂ تکمیل تک پہنچ گئیں۔ اس کے باوجود ہم آپ رشتہ دار وقرابت دار ٹھہرے۔ سو آپ ہم پر احسان فرمایئے، اللہ تعالیٰ آپ پر کرم کرے گا۔ ان کے پاس وفد ھوازن اپنا اسلام پیش کر چکا تھا، قوم کا سردار اور متکلم ابوصُرد زہیر بن صرد تھا پھر اس کا قصہ ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: چچا کا ذکر حرف باء میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مستغفری کی پیروی کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ابو برقان تھے۔ جو واقدی نے ذکر کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے (جو ثاء اور راء سے ہے)۔ دوسری جگہ بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی رضاعی بہن سے ان کے باقیماندہ لوگوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اپنے چچا، بہن اور بھائی کے زندہ ہونے کی اطلاع دی۔ اور یہ گزر چکا ہے کہ اُن کا بھائی عبداللہ بن حارث تھا اور بہن کا نام انیسہ تھا، جس کا تذکرہ کتاب النساء میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۹۶۵۲ ابوثروان راعی تمیمی[2]

دولابی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور احمد بن داؤد مکی سے بحوالہ ابراہیم بن زکریا، عبدالملک بن ہارون بن عنترہ سے نقل کیا، فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا کہ میں نے ابوثروان کو فرماتے سنا: میں بنی عمرو بن تمیم کے اونٹ چراتا تھا نبی ﷺ قریش سے نکل کر میرے اونٹوں میں آ گئے اور ان کے درمیان آ کر بیٹھ گئے جس سے اونٹ منتشر ہو گئے۔ میں نے کہا: کون ہیں آپ؟ میرے اونٹوں کو منتشر کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے چاہا تم سے اور تمہارے اونٹوں سے اپنی وحشت دور کروں۔

---

[1] ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة بنی اسرائیل (حدیث: ۳۱۳۲) المستدرک (۲/۳۶۰)

الصحیح لابن حبان کتاب الاسراء باب ذکر البیان بانّ جبرائیل شدّ البراق بالصخرة (۴۷) اسد الغابہ (۴/۳۹۵)

[2] اسد الغابہ (۵۷۴۰) تجرید (۲/۱۵۳)

میں نے دوبارہ پوچھا: آپ ہیں کون؟ فرمایا: اگر تم مجھ سے نہ پوچھو تو تمہارا نقصان تو نہیں؟ میں نے کہا: میرے خیال میں آپ وہ نبی تو نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی دعوت دیتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و پکار کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے (بھیجے ہوئے) رسول ہیں۔ میں نے کہہ دیا آپ میرے اونٹوں سے نکل جائیں خدا ان اونٹوں میں برکت نہ دے جن میں آپ موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کی بدبختی اور زندگی بڑھا دے۔ ہارون فرماتے ہیں: میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے، لوگ ان سے کہنے لگے: ابوثروان! تم تو ہلاک ہی ہوگئے تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا دی ہے۔ وہ کہنے لگے: نہیں۔ جب اسلام ظاہر ہوگیا تو میں آپ کی خدمت میں آکر مسلمان ہوگیا تھا، آپ نے میرے لیے مغفرت کی دعا بھی فرمائی تھی لیکن آپ کی پہلی بددعا اپنا کام کرگئی۔ [1] محمد بن سلیمان ساعدی نے بحوالہ عبدالملک ان کی متابعت کی ہے۔ اور عبدالملک متروک راوی ہے۔

۹۶۵۳ ابوثُریّہ

بروزن عطیّہ۔ [2] بقول تصغیر ہے، سبرہ بن معبد الجھنی، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۹۶۵۴ ابوثعلبہ اشجعی [3]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [4] فرماتے ہیں: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاکم ابواحمد وغیرہ نے نقل کر کے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے روایت کرنے والے راوی کے متعلق کہتے ہیں: مجھے ان کے حالات معلوم نہیں۔ اور نہ میں ابوثعلبہ کے متعلق جانتا ہوں۔ بغوی لکھتے ہیں: وہ مدینہ کے رہائشی تھے۔ امام احمد، بغوی اور ابن مندہ نے بطریق ابن جریج، بحوالہ ابن الزبیر، عمر بن نبھان سے انہوں نے ابوثعلبہ اشجعی سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بچوں کا حالتِ اسلام میں انتقال ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ''جس کے بچے اسلام میں فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنے فضل و کرم [5] کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا''۔ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے تو بولے: تمہی وہ شخص ہو جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے؟ میں نے کہا: جی۔ فرمایا: اگر انہوں نے مجھ سے کہا ہوتا تو یہ بات مجھے فلاں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابن جریج سے مشہور ہے۔ ابوحاتم فرماتے ہیں: نہ مجھے ان دونوں کا پتہ ہے اور نہ ان کی بات کا۔ دارقطنی نے ذکر کیا ہے: بعض نے اسے ابن جریج سے نقل کیا ہے تو خشنی کہا اور بعض نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تو ابوثعلبہ نہیں کہا جبکہ درست پہلی روایت ہے۔

میں کہتا ہوں: پہلی روایت خطیب کی کتاب ''المتفق'' میں بروایت انصاری، ابن جریج لکھی ہے اور دوسری امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں، حماد بن مَسعدہ سے بحوالہ ابن جریج ہے، لیکن ابن مندہ نے اسے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے بحوالہ ابن مسعود رازی، حماد بن

---

[1] الکنی والاسماء (۲۰/۱) جامع المسانید (۴۴۲/۱۳) اسد الغابہ (۳۹۶/۴)

[2] تجرید (۱۵۳/۲) [3] اسد الغابہ (۵۷۴۱) تجرید (۱۵۳/۲) [4] التاریخ الکبیر (۱۸/۸)

[5] الاحاد والمثانی (۲۷/۳)

مسعدہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوثعلبہ سے مروی ہے: بغوی نے اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کی وجہ بتائی ہے۔

۹۶۵۵ ابوثعلبہ ثقفی [1]

کردم بن سفیان کے چچازاد، کردم بن سفیان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث کا ایک اور طریق ہے جسے دارقطنی [2] نے خالد بن معدان بحوالہ ابوثعلبہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے میرے چچا نے فرمایا: میرا ایک کام کر دو میں تمہیں اپنی بیٹی کا رشتہ دے دوں گا۔ میں نے کہا: میں نے اگر اس سے شادی کی تو اسے تین طلاق، اسی میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلاق نکاح کے بعد ہی واقع ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں: پھر میری اس سے شادی ہوگئی جس سے سعد اور سعید پیدا ہوئے۔ اس کی سند میں علی بن قرین جو بے حد کمزور راوی ہے۔ نیز قصہ کے اسلوبِ بیان میں فرق ہے۔

۹۶۵۶ ابوثعلبہ حنفی

قاسم بن ثابت نے ''دلائل'' میں ولید بن مسلم کے طریق سے بحوالہ سعید بن عبدالعزیز ان کا ذکر کیا ہے کہ ابوثعلبہ حنفی فرمایا کرتے تھے: مجھے امید ہے کہ میں اس طرح سے روح کے پھندے سے نہیں مروں گا جیسے تم لوگ غرغرے کی حالت میں مرتے ہو اسی دوران انہوں نے اپنے اس بھائی سے کہا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہو گئے تھے: عبدالرحمٰن! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اپنے گھر نماز کی جگہ میں آ کر سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں ان کی روح قبض ہوگئی۔ اس روایت کو ابونعیم نے حلیۃ میں نقل کیا ہے جو ابوثعلبہ خشنی کے سوانح میں مذکور ہے شاید کسی ایک جگہ غلطی ہوئی ہے۔

۹۶۵۷ ابوثعلبہ خشنی [3]

مشہور صحابی ہیں جو اپنی کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے اصل میں بہت زیادہ اختلاف ہے اتفاق دیکھیں یہی اختلاف ان کے والد کے نام میں بھی ہے کسی نے جرہم کہا جسے امام احمد، مسلم، ابن زنجویہ، ہارون حمال اور ابن سعد نے اپنے ساتھیوں سے نقل کیا ہے اور کسی نے جرثم تو کسی نے جرھوم، تو کسی نے جرثوم، اور بعض نے جرثونہ کہا۔ کسی نے عمر کسی نے سق، کسی نے لاسق، کسی نے لاسر، کسی نے لاس کسی نے لاشوم کسی نے الاشق، کسی نے الاشر کسی نے اشبع بروزن احین، کسی نے ناشر کسی نے ناشب تو کسی نے غرنوق کہا ہے۔ یہ تو ان کے نام میں اختلاف تھا۔ ان کے والد کے نام کے متعلق یہ اقوال ہیں: عمرو، قیس، ناسم، لاشم، لاسر، ناشب، ناشر، جرھم، جرھوم، حمیر، جرثوم، جلھم، عبدالکریم ایسا ہی ابن اسعد کی کتاب میں ہے۔ واللہ اعلم ان کے دادا کا کیا نام تھا مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ یہ بنی خشین کی طرف منسوب ہیں۔ نام وائل بن نمر بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن حاف بن قضاعہ ہے۔

ابن کلبی فرماتے ہیں: ان کا تعلق لیوان بن مرّ بن خشین کی اولاد سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

ایک حدیث صحیحین میں ربیعہ بن یزید کے طریق سے مروی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایسی سرزمین میں رہتے ہیں جہاں اہل کتاب ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں اور شکار کی زمین سے اپنی کمان اور اپنے سدھائے اور بے سدھائے

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۴۳) استیعاب (۲۹۲۶) تجرید (۱۵۳/۲) [2] سنن دارقطنی (۱۷/٤)

[3] اسد الغابۃ (۵۷٤٤) استیعاب (۲۹۲۷) تجرید (۱۵۳/۲)

کتے سے شکار کرتا ہوں تو آپ مجھے بتائیں ان میں سے میرے لئے کیا حلال ہے؟.....حدیث ۞

ابوثعلبہ شام میں رہائش پذیر رہے بقول بعض حمص رہے۔ ان سے روایت کرنے والے مندرجہ ذیل افراد ہیں: ابوادریس خولانی، ابوامیہ شعبانی ابواسماء رحبی، سعید بن المسیب، جبیر بن نفیر، ابوقلابہ، مکحول بعض دوسرے حضرات جنہوں نے ان کا دور نہیں پایا ہے۔ ابن برقی، ابن کلبی کے اتباع میں فرماتے ہیں: درخت تلے بیعت کرنے والوں میں شامل تھے اور خیبر میں ان کا حصہ مقرر ہوا۔ آپ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف داعی بنا کر بھیجا وہ سب مسلمان ہو گئے۔ ۞

ابن سعد نے اپنی سند سے بحوالہ محجن بن وھب نقل کیا ہے فرماتے ہیں: ابوثعلبہ اس وقت نبی ﷺ کے پاس آئے جب آپ خیبر کے لیے تیاری فرما رہے تھے وہیں اسلام لائے اور آپ کے ساتھ اس غزوہ میں شریک ہوئے۔ بعد میں ان کی قوم کے سات افراد آئے اور مسلمان ہو کر ان کے پاس ٹھہرے۔ ابوالحسن بن سمیع فرماتے ہیں: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے اور نبی ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے۔ جنگ صفین میں کسی گروہ کے ساتھ نہیں لڑے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں فوت ہوئے۔ لیکن مشہور اس کے برخلاف ہے۔ ابوعلی خولانی کہتے ہیں: وہ داریا میں فروکش ہوئے۔ ابن عساکر نے ان کے حالات میں لکھا ہے جو محفوظ بن علقمہ کے طریق سے بحوالہ ابن عائذ مروی ہے فرماتے ہیں: ناشرہ بن سمی نے کہا: ہم نے ابوثعلبہ سے بڑھ کر سچا آدمی نہیں دیکھا۔ وادی کے صحنوں کے متعلق ہم نے ان کی بات کو سچا پایا، علی فرماتے ہیں: وہ ہر رات آسمان کی طرف آ کر دیکھتے کہ کیسا ہے پھر آ کر سجدہ کرتے۔ ابوزاھریہ سے مروی ہے کہ ابوثعلبہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جیسے تم لوگوں کا گلا موت کے وقت گھٹ جاتا ہے میری موت اس طرح نہیں ہوگی۔ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رات میں نماز پڑھ رہے تھے تو سجدہ کی حالت میں ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کی بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ اس کا والد فوت ہو گیا ہے چونک کر اٹھی آواز دی کوئی جواب نہ ملا دوبارہ آواز دی کسی نے کہا جائے نماز پر نہیں وہاں آ کر انہیں کہا: ابا جان! انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ حرکت دی تو وہ گر پڑے۔ ابوعبید، ابن سعد خلیفہ بن خیاط، ہارون حمال اور ابوحسان زیادی کا قول ہے کہ وہ پچھتر (۷۵)ھ میں فوت ہوئے تھے۔

۹۶۵۸ ابوثمامہ کنانی

جاہلیت کی رسم نسئ کرنے والے آخری شخص ان کا نام جنادہ تھا بقول بعض امیہ، حرف جیم میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۶۵۹ ابوثور فہمی ۞

ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں: صحابی ہیں، لیکن مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ بغوی لکھتے ہیں: مصر میں رہے ہیں، ابواحمد حاکم فرماتے ہیں نہ مجھے ان کے نام کا علم ہے اور نہ سلسلہ نسب سے واقف ہوں۔

میں کہتا ہوں: امام احمد، ۞ بغوی اور ابن السکن وغیرہ نے ان کی حدیث ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ یزید بن عمرو وہ

۞ سنن دارقطنی (۴۸۳) المعجم الکبیر (۵۸۹/۲۲) مجمع الزوائد (۱۷۱/۱) جامع المسانید والسنن (۴۵۴/۱۳)

۞ جامع المسانید (۴۴۳/۱۳) ۞ اسد الغابۃ (۵۷۴۵) استیعاب، تجرید (۱۵۴/۲) ۞ مسند احمد (۳۰۵/۴)

ان سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ معافر کا ایک کپڑا آپ کے پاس لایا گیا ابوسفیان کہنے لگے اللہ تعالیٰ اس کپڑے پر اور اس کے بنانے والے پر لعنت کرے آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ میرے اور میں ان کا ہوں" ابوثور کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت حاصل ہے جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔

۹۶۶۰ ابوثور محمد بن معدی کرب زبیدی ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

قسم ثانی از حرف ثاء

قسم ثانی خالی ہے

قسم ثالث از حرف ثاء

۹۶۶۱ ابوثعلبہ قرظی

دورِ نبوی ﷺ پایا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے ان سے زہری روایت کرتے ہیں۔ ابواحمد کنیتوں میں عبدالرحمٰن بن یحییٰ عدوی کے طریق سے بحوالہ یونس دیلی وہ زہری سے وہ ابوثعلبہ قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو سابقہ (صغیرہ) گناہ دھل جاتے ہیں۔ حدیث۔ ابواحمد فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہے اور ابوثعلبہ کا اس میں تذکرہ محفوظ نہیں اور عبدالرحمٰن بن یحییٰ غیر معتمد راوی ہے۔ مشہور ثعلبہ بن ابی مالک قرظی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ احتمال بعید نہیں کہ وہ دوسرے صاحب ہوں۔

قسم رابع از حرف ثاء

۹۶۶۲ ابوثعلبہ انصاری [1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ محمد بن اسحاق، مالک بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے ایک روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادیٔ مہزور [2] میں یہ فیصلہ فرمایا کہ سیرابی کے لئے ٹخنوں تک پانی روکا جائے"۔ (حدیث) [3] یہ غلط نام ہے ناموں کو الٹ دیا گیا ہے۔ درست ثعلبہ بن ابی مالک ہے۔ جیسا کہ ناموں کی قسم رابع میں گزر چکا ہے۔ وہ قرظی ہیں اور انصار کے حلیف ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ سے نہیں سنا، ان کے درمیان جس صحابی کا واسطہ ہے ان کا نام نہیں لیا گیا ابوداؤد میں یہ روایت درست الفاظ میں لکھی ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۵۷٤۲) تجرید (۱۵۳/۲) [2] مہزور ایک وادی ہے جس کے پانی پر باغوں والوں کا جھگڑا ہوا تھا۔

[3] ابوداؤد کتاب الاقضیة باب من القضاء (۳٦۳۸)، ابن ماجه کتاب الرهون باب الشرب من الاودیة (۲٤۸۱) السنن الکبرٰی (۱۵٤/٦)، جامع المسانید (٤٦۵/۳)

حرف جیم

قسم اوّل از حرف جیم

﴿۹۶۶۳﴾ ابوجابر انصاری عبداللہ بن عمرو بن حرام، اسماء میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

﴿۹۶۶۴﴾ ابوجابر صدفی [1]

طبرانی نے مبہم ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کنی میں اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے۔ انہی کے طریق سے، بحوالہ اعمش، قیس بن جابر صدفی سے وہ اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد خلفاء، خلفاء کے بعد امراء، امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہوں کے بعد ظالم حکمران ہوں گے۔ پھر میرے گھرانے کا ایک شخص نکلے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔'' [2] الحدیث۔ اعمش سے روایت کرنے والے شخص حسین بن علی کندی کو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے قیس کے والد جابر کا حال معلوم ہے۔

﴿۹۶۶۵﴾ ابوجابر یمامی سیار بن طارق ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

﴿۹۶۶۶﴾ ابوجاریه انصاری [3]

نبی ﷺ سے یہ ارشاد نقل کیا ہے ''قرآن سارا درست ہے''۔ [4] ان کی حدیث حرب بن ثابت نے بحوالہ اسحاق بن جاریہ وہ اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ دارقطنی نے ''مؤتلف'' میں جاریہ بن اسحاق کی روایت بحوالہ اپنے والد اپنے دادا ابوالجاریہ نجاشی کی نماز جنازہ کے بارے میں نقل کی ہے۔ ابن ماکولا نے ان کی پیروی کی ہے۔

﴿۹۶۶۷﴾ ابوجبیر نفیر بن مالك كندی

بقول بعض حضرمی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

﴿۹۶۶۸﴾ ابوجَبیره [5] (شروع حرف پر زبر ہے)

ابن ضحاک بن خلیفہ انصاری اشہلی، ان کا نام مشہور نہیں۔ ابواحمد حاکم اور ابن مندہ فرماتے ہیں: یہ ثابت بن ضحاک کے

---

[1] اسدالغابۃ (۵۷۴۶) تجرید (۱۵۴/۲) [2] مجمع الزوائد (۱۹۰/۵) المعجم الکبیر (۹۳۷/۲۲)-اسدالغابۃ (۳۳۸/۴)

[3] اسدالغابۃ (۵۷۴۷) تجرید (۱۵۴/۲) [4] التاریخ الکبیر (۲۸۲/۱) کنزالعمال (۲۴۶۵) اسدالغابۃ (۳۹۸/۴)

[5] اسدالغابۃ (۵۷۴۸) تجرید (۱۵۴/۲)

بھائی ہیں۔ ابواحمد اور انہی کی پیروی میں ابن عبدالبر کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور بعض کا قول ہے: کہ یہ صحابی نہیں، نبی ﷺ سے کئی ایک احادیث نقل کی ہیں ان سے ان کا بیٹا محمود، قیس بن ابی حازم، شبل بن عوف اور عامر شعبی روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: میرے والد نے کہا: مجھے ان کے صحابی ہونے کا علم نہیں۔

میں کہتا ہوں: امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں ان کی حدیث نقل کی جسے اصحاب السنن نے بھی درج کیا ہے حاکم نے اسے صحیح اور ترمذی [1] نے حسن کہا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ''ہمارے بارے یہ آیت ''ایک دوسرے کو برے لقب مت دو''۔ [2] نازل ہوئی۔

۹۶۶۹ ابوجبیرہ بن حصین [3]

بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشھل انصاری اشھلی، صحابہ میں ان کا ذکر آتا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: اسلم میں ان کا ذکر ہوا ہے یہی نام ابوعبید قاسم بن سلام نے بتایا ہے۔

۹۶۷۰ ابوجحش لیثی [4]

کتاب العظمۃ میں ابوالشیخ نے ان کی حدیث اور حاکم نے مستدرک میں عبدالملک بن قدامہ کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، نماز ہورہی تھی اور تین شخص بیٹھے ہوئے تھے، ان میں ایک ابوجحش لیثی تھے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اٹھو اور نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھو! ان میں سے دو شخص تو اُٹھ گئے البتہ ابوجحش کہنے لگے: میں تو اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک کوئی مجھ سے قوی آ کر مجھے پچھاڑ نہیں لیتا اور مٹی میں گرا کر میرا چہرہ زخمی نہیں کر لیتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ شوق بھی پورا کر دیا۔ پھر فرشتوں کی عبادت کے متعلق حدیث ذکر کی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''(ابوجحش!) تم بیٹھے رہو! اللہ تعالیٰ کو ابوجحش کی نماز کی ضرورت نہیں، آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کے ایسے عاجز فرشتے ہیں جو قیامت تک سر نہیں اٹھائیں گے''۔ [5] اسی حدیث میں ہے عمر رضی اللہ عنہ کی رضامندی رحمت ہے۔ اسے ابونعیم نے اپنے طریق سے روایت کیا ہے۔ حاکم فرماتے ہیں: شرطِ بخاری کے مطابق ہے۔ جبکہ ذہبی نے اسے رد کر دیا کہ غریب اور منکر ہے، شرطِ بخاری مفقود ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند میں صرف عبدالملک بن قدامہ جمحی ہے جس کے متعلق اختلاف ہے، ابن معین اور عجلی نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابوحاتم اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معروف و منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۹۶۷۱ ابوجحیفہ [6]

وہب بن عبداللہ اسوائی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

---

[1] ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة الحجرات (۳۲٦۸) [2] سورة الحجرات : ۱۱

[3] اسد الغابة (۵۷٤۹) [4] اسد الغابة (۵۷۵۱) تجرید (۱۵٤/۲) [5] المستدرك (۸۸/۳) تفسير ابن كثير (۲۹٦/۸) جمع الجوامع (۵۷۰) [6] اسد الغابه (۵۷۵۹) استيعاب (۲۹۳۲)

(۹۶۶۲) ابوالجراح اشجعی

انہیں الجراح بھی کہا جاتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں لکھا ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے انہیں کنیت کے ساتھ ہی لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں: ناموں میں گزر چکا ہے۔

(۹۶۶۳) ابوجرول[1]

زہیر بن صرد جشمی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

(۹۶۶۴) ابوجرول (دوسرے)

ہند بن الصامت، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

(۹۶۶۵) ابوجُرَیّ[2] (تصغیر)

جابر بن سلیم/ یا سلیم بن جابر ہجیمی، تذکرہ ہو چکا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ[3] نے پہلے نام کو ترجیح دی ہے۔

(۹۶۶۶) ابوالجعال جُذامی

مغازی میں اموی نے بحوالہ ابن اسحاق ضمام کے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ان قیدیوں کا مطالبہ کرنے آئے جنہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے گرفتار کر لیا تھا اور اس کے متعلق اشعار بھی کہے۔

(۹۶۶۷) ابوالجعد افلح[4]

ابوالقعیس کے بھائی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی والد۔ پہلے تذکرہ ہوا ہے۔ کنیت ابوالجعد، ابن جریج اپنی روایت میں بحوالہ عطاء، عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں۔

(۹۶۶۸) ابوالجعد ضمری[5]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ ان کی صرف ایک روایت میرے علم میں ہے یعنی وہ روایت جسے اصحاب السنن اور بغوی نے نقل کیا ہے اور ابن خزیمہ و ابن حبان وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ وہ از قبیل ترہیب ہے ''جس نے جمعہ کی نماز چھوڑی....''۔ (حدیث)[6] اس کے کسی طریق میں لکھا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ جبکہ ان کے علاوہ کسی نے ان کا نام اَدْرَع لیا ہے، کسی نے جنادہ، کسی نے عمرو بن بکر نقل کیا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبیدہ بن سفیان حضرمی روایت لیتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر بقول ابن سعد اپنی قوم کے امیر تھے۔ ابن البرقی فرماتے ہیں کہ جنگ جمل

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۶۲) [2] اسد الغابہ (۵۷۶۳) استیعاب (۲۹۳۳) [3] التاریخ الکبیر (۲/۲۰۶)

[4] اسد الغابہ (۵۷۵۹) استیعاب (۲۹۳۴) تجرید (۲/۱۵۵) [5] اسد الغابہ (۵۷۶۰) تجرید (۲/۱۳۵)

[6] ترمذی کتاب الجمعۃ باب ما جاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر (۴۹۸)

میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیتے شہید ہوئے۔ بغوی فرماتے ہیں: مدینہ رہتے تھے، بنی ضمرہ میں ان کی ایک حویلی تھی۔ اس قول کو ابن سعد کی طرف منسوب کیا ہے، جس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ فتح مکہ کے لیے جمع ہو جائیں۔ اسے غزوۂ تبوک کے موقع پر ان کی نفری جمع کرنے کے لیے انہیں ان کی قوم کی جانب بھیجا تھا۔ تو وہ ان کے ساتھ ساحل کی طرف نکلے اور ان کی معیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔

۹۶۷۹ ابوالجعیجعہ ❁

غلام والے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو مقاتل حفص بن مسلم کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن عوف، حسن سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص غلام بیچتا تھا جس کا نام ابوالجعیجعہ تھا، فرماتے ہیں: پھر حدیث ذکر کی۔ ❁

۹۶۸۰ ابوجمعہ انصاری ❁

کنانی، قاری۔ کنیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ نام میں اختلاف ہے۔ جندب بن سبع، ابن سباع، ابن وہب، جنید اور حبیب یہ آخری راجح ہے۔ محمد بن ربیع الجیزی نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے جو فتح مصر میں شریک تھے۔ ابن سعد کا قول ہے: شام میں رہتے تھے پھر مصر منتقل ہو گئے۔ طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیبیہ کے دنوں میں مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ حجر ابوخلف کے طریق سے عبداللہ بن عوف سے بحوالہ ابو جمعہ جنید بن سبع انصاری سے مروی ایک روایت نقل کی ہے، فرمایا: ''دن چڑھے تک تو میں کافروں کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑتا رہا ہوں اور دن ڈھلے مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار کے مقابلہ میں لڑتا رہا''۔ ہم تین مرد اور نو عورتیں تھیں۔ ہمارے بارے ہی یہ آیت ''اگر مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں'' ❁ نازل ہوئی۔

میں کہتا ہوں: انہیں انصاری لکھنا صحیح نہیں تھا، اس واسطے کہ اس وقت کوئی ایسا نہ بچا تھا جو ان میں سے قریش کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑتا۔ طبرانی ہی کی ایک روایت ہے ''صاع بن جبیر بحوالہ ابو جمعہ کنانی'' یہ زیادہ بہتر ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ معاہدہ کی وجہ سے انصاری ہوں۔ اربعین نسفی میں ہم حدیث سلفی کا ایک حصہ جو متصل بالسماع ہے روایت کر چکے ہیں۔ معاویہ بن صالح کی روایت سے بحوالہ صالح بن جبیر مروی ہے، فرماتے ہیں کہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو جمعہ انصاری ہمارے پاس بیت المقدس میں نماز پڑھنے تشریف لائے وہاں رجاء بن حیوہ بھی ہمارے ساتھ موجود تھے۔ نماز وغیرہ سے فراغت کے بعد جب وہ نکلنے لگے تو ہم انہیں رخصت کرنے ان کے ساتھ چلے۔ ہم جب واپس چھوڑ کر مڑنے لگے تو انہوں نے فرمایا: تمہارے لیے ایک انعام اور حق ہے، وہ یہ کہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے خود آپ علیہ السلام سے سنی ہے۔ ہم نے عرض کیا: ضرور سنائیے! فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جن میں معاذ دسویں آدمی تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی گروہ ہم سے بھی زیادہ اجر و ثواب والا ہے؟ ہم آپ پر ایمان لائے، آپ کا اتباع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس فضیلت سے کون

❁ اسد الغابہ (۵۷۶۲) تجرید (۱۵۵/۲) ❁ اسد الغابہ (۴۰۳/۴)

❁ اسد الغابہ (۵۷۶۳) تجرید (۱۵۵/۲) ❁ سورة الفتح (۲۵)

روک سکتا ہے، اللہ کا رسول تمہارے درمیان ہے، تم میں آسمان سے وحی آتی ہے؟ (حدیث) اس حدیث کا، بطریق اسید بن عبدالرحمن بحوالہ صالح بن جبیر اس کی اسناد کے بغیر، ایک شاہد بھی ہے۔ جسے امام احمد اور دارمی رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ان کی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب خلق افعال العباد میں درج کی ہے۔ اوزاعی سے اوپر اس کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر ان سے روایت کرتے ہیں جو اسید، خالد بن دریک، ابن محیریز کے سلسلۂ سند سے ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابوجمعہ سے کہا، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح تھے۔ [1] (حدیث)

ابن شماس، اوزاعی، اسید، صالح بن محمد کے سلسلۂ سند میں ہے: مجھ سے ابوجمعہ نے بیان کیا۔ ان سے ان کے مولی روایت کرتے ہیں جن کا نام معلوم نہیں۔ صالح بن جبیر، عبداللہ محیریز، عبداللہ بن عوف رملی بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر ستر (۷۰) سے اسی (۸۰) تک کی درمیانی عمر میں فوت ہونے والوں کی فضیلت میں کیا ہے۔ ابن حبان نے بہت انوکھا کام کیا کہ ان کے متعلق ثقات التابعین میں لکھتے ہیں: ابوجمعہ حبیب بن سباع صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت لیتے ہیں۔

(۹۶۸۱) ابوجمیلہ سلمی [2]

نام سنین۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ فتح مکہ میں شریک تھے۔ پھر پھینکے ہوئے بچہ کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا جو واقعہ پیش آیا اسے ذکر کیا اور یہ کہ اس کی پہچان کرنے والا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ نیک شخص تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موصولاً ذکر کیا ہے۔ ناموں میں حرف سین کے دوران ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ بقول بعض: یہ ضمری ہیں۔ ابن حبان نے ان کے والد کا نام واقد بتایا ہے۔ بقول بعض: ان کے والد کا نام فرقد ہے ان کی ایک روایت حضرات شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی ہے۔ جبکہ ان سے زہری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دورِ نبوی پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا ہے اور فتح مکہ کے سال آپ کے لشکر کے ساتھ نکلے تھے۔ [3] ابن سعد فرماتے ہیں: ان کی کئی ایک احادیث ہیں، انہیں تابعین کے پہلے طبقہ میں ذکر کیا ہے، ایسا ہی قول عجلی کا ہے کہ وہ معتبر تابعی ہیں۔ ادھر بغوی نے ان میں اور سنین بن واقد میں فرق کیا جیسا کہ پہلے ناموں میں بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(۹۶۸۲) ابوجندب عتقی [4]

ابوسعید بن یونس فرماتے ہیں: فتح مصر میں شرکت کی، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ جبکہ ان کی کوئی حدیث مروی نہیں۔

(۹۶۸۳) ابوجندب فزاری [5]

مطین اور باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے نصر بن منصور، بحوالہ سہل الفزاری، جندب الفزاری

---

[1] مسند ابی یعلی (۱۵۵۹/۳) [2] اسد الغابہ (۵۷٦۵) تجرید (۱۵۵/۲) [3] اسد الغابہ (٤۰٤/٤)

[4] اسد الغابہ (۵۷٦٦) تجرید (۱۵٦/۲) [5] اسد الغابہ (۵۷٦۷) تجرید (۱۵٦/۲)

سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملتے تو (ہر وقت) ان سے مصافحہ نہ (ہاتھ ملاتے) کرتے تھے۔ ❶ باوردی نے اپنی بعض مغازی میں یہ اضافہ نقل کیا ہے ہمیں وہ لوگ ملے جن کی نماز رہ گئی تھی۔ ابن ابی حاتم بحوالہ والد فرماتے ہیں: اس کے راوی مجہول ہیں، ابوموسیٰ اور ابونعیم نے مطین کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۹۶۸۴) ابوجندل بن سہیل ❷

بن عمرو قرشی عامری، ان کے والد کے سوانح میں ان کے احوال گزر چکے ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام عبداللہ ہے، اسلام میں پہل کرنے والے خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں۔ اور جن لوگوں کو اسلام لانے کے باعث اذیتیں ❷ برداشت کرنا پڑیں، ان میں شامل ہیں۔

صحیح بخاری ❷ میں حدیبیہ کے قصہ میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ معمر، زہری، عروہ، مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے مروی ہے پھر وہ قصہ ذکر کیا۔ فرمایا: حدیبیہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں کہ اتنے میں بیڑیوں میں جکڑے ابوجندل آ کر مسلمانوں سے کہنے لگے: "میری حالت تم لوگ دیکھ رہے، اب بھی میں مشرکین کو دے دیا جاؤں حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں"۔ انہیں بہت اذیتیں دی گئیں، افسوس وہ عہد نامہ کی تکمیل سے پہلے پہنچے تھے مگر سرخروئی نہ ہوسکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس کی اجازت دے دو"۔ سہیل بولے: یہ پہلی شرط ہے جس پر میں آپ سے مطالبہ کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ابھی تک تحریر مکمل نہیں کی۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تحریر پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ پھر انہیں ان کے والد سہیل بن عمرو لے کر واپس چلے گئے۔ پھر ان کے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا اور ابوبصیر کے ساتھ ساحلی علاقے میں جا ملے تھے، قریش کا جو دستہ وہاں سے گزرتا اسے پکڑ لیتے یہاں تک کہ خود ہی قریش نے آپ ﷺ کی طرف پیام بھیجا کہ انہیں اپنے ساتھ ملالیں (یہ راہ کے کانٹے بنے پڑے ہیں)۔

بغوی نے یہ روایت بطریق عبدالرزاق طویل نقل کی ہے اور ابن اسحاق ❸ نے بحوالہ زہری طوالت سے پیش کی ہے۔ صحیح میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی ان کا تذکرہ ثابت ہے کہ صفین کے روز انہوں نے کہا: لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو! ابوجندل کے روز مجھے یاد ہے اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ٹھکرا دوں تو اس کی تردید کر دیتا۔ یعنی ابوجندل کے بارے میں جو فیصلہ طے ہوگیا تھا۔ اہل مغازی نے شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مشرکین کی طرف سے آئے تو تھے لیکن مسلمانوں سے جا ملے۔ بعد میں مشرکین نے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کے مصائب و آلام سے دوچار ہوئے۔ جب فتح مکہ ہوئی تو انہوں نے ہی اپنے والد کے لیے امن مانگا تھا۔ اس بات کا تذکرہ واقدی نے حدیث سہیل سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوگئے تو میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو محمد (ﷺ) سے امان طلبی کے لیے روانہ کر دیا۔ پھر انہیں آپ ﷺ کے امان دینے والی حدیث ذکر کی۔ حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ یمامہ میں، بعمر اڑتیس (۳۸) سال شہید ہوئے۔ اسی قول

---

❶ المعجم الكبير (١٧٢١/٢) مجمع الزوائد (٣٦/٨) جامع المسانيد (٥٠٤/١٣)

❷ اسد الغابه (٥٧٦٨) تجريد (١٥٦/٢) ❷ اسد الغابه (٥٧٦٨)

❷ كتاب المغازی (٤١٨٠، ٤١٨١) ❸ السيرة النبوية (٢٤٨/٣) (٢٥٠/٣)

کو خلیفہ، ابن اسحاق اور ابو معشر وغیرہ نے اختیار کیا ہے۔

۹۶۸۵ ابوجنید ✿ (تصغیر ہے)

ابن جندع از بنی عمرو بن مازن، ابن مندہ نے ان کا ذکر کر کے بطریق بلوی، عمارہ بن زید سے بحوالہ عبداللہ بن علاء، زھری سے ایک روایت نقل کی ہے کہ میں نے سعید بن حبان سے بحوالہ ابوعنفوانہ بارقی سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے ابوجنید بن جندع مازنی کو فرماتے سنا کہ میں حنین کے دِن ھوازن کی صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر حدیث ✿ ذکر کی۔ یاد رہے بلوی متروک راوی ہے۔

۹۶۸۶ ابوجنیدہ فھری ✿

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا، ان سے طبرانی نے ان سے ابونعیم نے نقل کیا ہے اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کے طریق سے بحوالہ ابی جنیدہ فھری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی پیاسے کو پانی پلا کر سیراب کیا اس کے لیے جنتی دروازے کھل جاتے ہیں''۔ (حدیث) ✿ ابوموسیٰ اور ابونعیم یہی مطین کی روایت محمد بن علی ملطی سے نقل کرتے ہیں۔ جابر بن کردی فرماتے ہیں: یزید بن ہارون، اسحاق بن خلیدہ سے مروی ہے۔ داؤد بن جراح نے بحوالہ ابوغسان، اسحاق سے روایت کرنے میں ان کی موافقت کی ہے۔ البتہ انہوں نے ابن خلید کہا: جس میں ہا نہیں ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اسے ابوالشیخ نے دوسرے طُرُق سے نقل کیا تو ابن خلیدہ بحوالہ اپنے والد حذیفہ سے روایت کرنے کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

۹۶۸۷ ابوجھاد انصاری سلمی ✿

ابونعیم کا قول ہے: اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، اور ابن وہب کے طریق سے، سعید بن عبدالرحمٰن سے فرمایا: انصار کے بنی سلمہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا جس کا حوالہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا ابوجھاد سے، جو صحابی رسول ہیں، روایت کرنے کا دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا: ابا جان! کیا آپ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اُن کا ساتھ نصیب ہوا ہے؟ اگر مجھے وہ دور ملتا تو اللہ کی قسم! میں کیا کیا کر گزرتا، جس پر ان کے والد فرمانے لگے: ''اللہ سے ڈرو اور سیدھے رہو!'' اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! خندق کی رات میں آپ کے ساتھ تھا آپ فرما رہے تھے: ''کون ایسا ہے جو ان کے ہاں جا کر اطلاع لائے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے میرا رفیق بنائے گا''۔ ✿ تو لوگوں میں سے کوئی بھی بھوک اور سردی کی شدت کی وجہ سے نہ اٹھ سکا یہاں تک کہ آپ نے تیسری بار فرمایا: ''حذیفہ!'' دولابی نے یہ روایت اسی سند سے لکھی ہے۔

✿ اسد الغابہ (٥٧٦٩) تجرید (١٥٦/٨) ✿ جامع المسانید (٥٠٥/١٣) اسد الغابہ (٤٠٥/٤)

✿ اسد الغابہ (٥٧٧٠) تجرید (١٥٦/٢) ✿ المعجم الكبير (٩٣٩/٢٢) مجمع الزوائد (١٣١/٣) كنز العمال (١٦٣٨٢)

جامع المسانيد والسنن (٥٠٦/١٣) اسد الغابة (٤٠٦/٤) ✿ اسد الغابة (ت: ٥٧٧٢) تجريد اسماء الصحابة (١٥٦/٢)

✿ اخرجه مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب (الحديث: ٤٦١٦) مسند احمد (٣٩٢/٥) سنن بيهقى (١٤٨/٩) دلائل النبوة (٤٤٩/٣) جامع المسانيد والسنن (٥٠٧/١٣)

۹۶۸۸ ابوجہم بن حذیفہ [1]

بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب قرشی عدوی، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے: ان کا نام عامر ہے۔ بقول بعض: عبید ہے، یہ زبیر بن بکار اور ابن سعد کا قول ہے، دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ مسلمانانِ فتح مکہ سے ہیں۔ بغوی بحوالہ مصعب لکھتے ہیں: قریش کے عمر رسیدہ اور بزرگ شخصیات میں سے ہیں۔ ابن مندہ نقل کرتے ہیں کہ ابوعاصم نے ابوجہم بن حذیفہ اور عبید بن حذیفہ میں فرق کیا ہے، زبیر فرماتے ہیں کہ قریش کے اکابر میں سے تھے اور ان چار افراد میں سے ایک تھے جن سے قریش نسب کا علم حاصل کرتے تھے۔ زبیر فرماتے ہیں: میرے چچا نے کہا کہ قریش کے عمر رسیدہ بوڑھے شخص تھے، جنہوں نے لمبی عمر پائی، تعمیر کعبہ میں دو دفعہ شرکت کی ایک دفعہ جب قریش نے اس کی تعمیر کی دوسری بار جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے تعمیر کیا۔ اور یہ ان چار افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حفص بن غیاث کے طریق سے بحوالہ ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو لوگوں نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہی تو بلوائیوں نے رکاوٹ ڈال دی۔ تو ابوجہم بولے: ہٹ جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رحمت کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ ابن ابی عاصم ''کتاب الحکماء'' میں بطریق عبداللہ بن ولید، ابوبکر بن عبید اللہ بن ابی جہم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ابوجہم سے سنا: میں نے جاہلیت میں ہی شراب ترک کر دی تھی۔ میں نے صرف اس وجہ سے شراب چھوڑی تھی کہ کہیں میری عقل میں فتور نہ آ جائے، اور دیگر جو اس کے مفاسد وغیرہ ہیں۔ صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے جو بطریق عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی اور بیل دار چادر پہنے نماز پڑھی، نماز کے بعد فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ، اور میرے پاس ابوجہم کا یک رنگا اونی کپڑا لے آؤ، کیونکہ اس کے بیل بوٹوں کی وجہ سے میں ابھی ابھی نماز سے ان میں کھو گیا تھا''۔

زبیر نے دوسری سند سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو سیاہ کپڑے پیش کیے گئے۔ ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہن لیا اور دوسرا ابوجہم کی جانب بھیج دیا۔ پھر اس کے متعلق ابوجہم کو پیام بھیجا اور جو کپڑا پہنا تھا وہ ان کی طرف روانہ کر دیا اور جو ابوجہم کے پاس تھا جسے انہوں نے کئی بار پہن لیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا پہن لیا۔ ان کا ذکر حدیث فاطمہ بنت قیس سے بھی ثابت ہے۔ فرماتی ہیں: جب مجھے معاویہ اور ابوجہم نے پیام نکاح بھیجا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوجہم کاندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا'' اور لوگ کہتے ہیں وہ عورتوں کو بڑا مارتے تھے۔

ابن سعد لکھتے ہیں: وہ بہت تیز گو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکتے رہتے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی زبان پر قابو پا لیا۔ ان کا ایک اور قصہ خالد بن برصاء کے حالات میں بھی گزر چکا ہے (کہ خالد بن برصاء نے مال میں سے بالوں کی ایک رسّی اٹھانا چاہی، ابوجہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نگران مقرر تھے منع کیا، وہ باز نہ آئے، انہوں نے زور کی لٹھ ماری جس سے گہرا زخم آ گیا اور آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا اور ابوجہم کو ہرجانہ دینا پڑا۔ [عامر تقی ندوی])

---

[1] اسد الغابة (۵۷۷۳) تجرید اسماء الصحابة (۱۵۶/۲)

ابن المبارک ''کتاب الزہد'' میں عمر بن سعید بن ابی حسین کے طریق سے بحوالہ ابن سابط وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ ابوجہم بن حذیفہ نے فرمایا: جنگ یرموک کے روز میں اپنے چچازاد کو تلاش کرنے لگا، میرے پاس پانی کا بھرا مشکیزہ تھا، پھر قصہ ذکر کیا۔ بقول ابن سعد: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری سالوں میں فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں: سابقہ بات کی وجہ سے کہ وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعمیر کعبہ میں شریک ہوئے تھے، اگر وہ ثابت ہو تو معلوم ہوتا ہے وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک زندہ رہے۔ اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام اصمعی کے بھتیجے نے نوادر میں لکھی ہے۔ وہ اپنے چچا (اصمعی) سے وہ عیسیٰ بن عمر سے، فرمایا: ابوجہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، پھر یزید کے پاس آئے اس کے بعد ان کا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آمدہ ایک قصہ ذکر کیا ہے۔

۹۶۸۹ ابوجُہَیم بن حارث ✿

بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عامر بن مالک بن نجار انصاری۔ بقول بعض ان کا نام کچھ اور ہے۔ ایک قول ہے: ان کا نام عبداللہ بقول حارث بن صمہ، اسی کو ابن ابی حاتم نے راجح قرار دیا ہے۔ پھر ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن جہیم کا عنوان قائم کیا ہے اور ابوجہیم کو دو شخصیتیں قرار دیا ہے۔

ابن مندہ لکھتے ہیں: ابوجہیم بن حارث، انہیں عبداللہ بن جہیم بن حارث بن صمہ بھی کہا جاتا ہے۔ یوں انہوں نے حارث بن صمہ کو ان کا دادا بنا دیا جو میرے گمان میں وہم ہے۔ ابن الاثیر ✿ نے انہی کی پیروی کی اور اسے استیعاب کی جانب منسوب کیا ہے۔ حدیث ابوجہیم بن حارث صحیحین وغیرہ میں ہے۔ مالک کی روایت سے بحوالہ ابونضر اشیر بن سعید مروی ہے کہ زید بن خالد نے انہیں ابوجہیم سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں کوئی حدیث سنی ہے کہ اسے کتنا گناہ ملتا ہے؟ (حدیث) ✿

اسی روایت کو ابن عیینہ نے ابونضر سے بحوالہ بشر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے ابوجہیم عبداللہ بن جہیم نے زید بن خالد کی طرف بھیجا۔ یہ مقلوب (آگے پیچھے) ہیں۔ ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے اور مسلم نے تعلیق میں اس کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے اعرج کے طریق سے موصولاً روایت کی ہے جو عمیر مولیٰ ابن عباس سے مروی ہے، فرمایا: میں اور عبداللہ بن یسار ابوجہیم کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل سے آ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا''۔ (حدیث) ✿ جو سلام کا جواب دینے سے پہلے تیمّم کے بارے میں ہے۔

اسے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن یسار سے بحوالہ ابوجہیم روایت کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ ابوجہیم کی ایک اور

✿ اسد الغابہ (۵۷۷۵) تجرید اسماء الصحابہ (۱۵۶/۲) ✿ اسد الغابہ (۴۰۸/۴)

✿ مسلم کتاب الصلوٰۃ (۵۱۰) مسلم کتاب الصلاۃ (۲۶۱، ۵۰۷) ابوداؤد کتاب الصلاۃ (۷۰۱)

ترمذی ابواب الصلاۃ (۳۳۶) نسائی کتاب القبلۃ (۷۵۶) ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ (۹۴۵) مسند احمد (۱۶۹/۴)

✿ بخاری کتاب التیمم (۳۳۷) مسلم کتاب الحیض (۸۲۰) ابوداؤد کتاب الطہارۃ (۳۲۹)

کتاب الطہارۃ (۳۱۰) مسند احمد (۱۶۹/۴)

حدیث بھی ہے جسے امام احمد اور بغوی رحمۃ اللہ علیہما نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے بحوالہ مسلم بن سعید مولیٰ ابن الحضرمی، بحوالہ ابوجہیم انصاری روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں کا ایک آیت میں اختلاف ہوگیا۔ (حدیث) اسی میں ہے: ''(جھگڑنے کی کوئی بات نہیں) یہ قرآن سات حروف (لہجوں) میں نازل ہوا ہے''۔ [1] ان سے بشر بن سعید اور ان کے بھائی مسلم بن سعید بھی روایت کرتے ہیں، بقول بعض: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔

(۹۶۹۰) ابوجُهَيمه [2]

عبداللہ بن جہیم، اس سے پہلی والی شخصیت میں اور عبداللہ نامی لوگوں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

(۹۶۹۱) ابوجهینه انصاری

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے'' [3] میں ان کا ذکر کیا ہے، پھر بطریق سدی نقل کیا ہے کہ ان کے دو پیمانے تھے ایک سے ناپ کر دیتے اور دوسرے سے لیتے تھے۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی ''خرابی ہے کمی کرنے والوں کے لیے''۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۹۶۹۲) ابوالجَوْن

وہی قتادہ بن اعور ہیں قاف میں ذکر گزر چکا ہے۔ بغوی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

(۹۶۹۳) ابوجیش بن ذی اللحیه عامری کلابی

سیف نے فتوح میں ان کا ذکر کر کے لکھا ہے: عراق داخل ہوتے وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جن بہادر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہوازن پر مقرر کیا تھا ان میں یہ بھی تھے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

قسم ثانی ازحرف جیم

(۹۶۹۴) ابوجعفر انصاری [4]

کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہیں۔ ان سے جو روایت منقول ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عہد نبوی میں پیدا ہوئے۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ اس قسم میں شامل ہیں۔ چنانچہ ابن ابی شیبہ ثابت بن عبید کے طریق سے بحوالہ ابوجعفر انصاری روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا ان کی داڑھی اور سر کے بال ایسے (سرخ) تھے جیسے جھاؤ کی چنگاری ہوتی ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے، پھر اس کا قصہ ذکر کیا۔ ابواحمد نے ان میں اور اُن ابوجعفر انصاری میں فرق کیا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، بظاہر یہی ہے۔

---

[1] مسند احمد (۱۶۹/۴) مجمع الزوائد (۱۵۱/۷) کنز العمال (۳۰۸۲)

[2] اسد الغابہ (۵۷۸۳) استیعاب (۲۹۴۲) [3] سورۃ المطففین (۱) [4] تجرید (۱۵۵/۲)

قسم ثالث از حرف جیم

۹۶۹۵ ابوجامع بن مخارق

بن عبداللہ ابن شداد ہلالی، ان کا نسب ان کے بھائی قبیصہ کے حالات، ناموں کے دوران گزر چکا ہے۔ انہوں نے زمانۂ نبوت پایا ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ابن ہمام سلولی نے ان کا مرثیہ کہا، یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۹۶۹۶ ابوجَبْر

فتوحِ عراق میں جسر ابی عبید ثقفی کے شہید ہیں۔ اس دِن کے شہداء کے بارے میں ابومجن ثقفی نے جو مرثیہ قصائد کہے ہیں اُن میں اِن کا ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ع

''ابوجبر اپنے گھر کو خالی چھوڑ گئے جبکہ بیواؤں سے وہ گھر بھرا پڑا رہتا تھا''۔

۹۶۹۷ ابوالجعد غطفانی [1]

سالم کے والد۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا قول ہے: ان کا نام رافع ہے۔ بقول بغوی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔

میں کہتا ہوں: صحیح مسلم، کتاب التوبہ کے آخر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کی روایت کردہ حدیث موجود ہے، نیز انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت حاصل ہے۔ ان سے ان کا بیٹا سالم بن ابی الجعد اور شعبی روایت کرتے ہیں۔ حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کے حوالہ سے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔ سند یوں ہے: احمد بن حنبل، حارث بن نعمان، ابوہریرہ حمصی، علی بن ابی طلحہ، سالم بن ابی الجعد ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے، فرمایا: ''نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا اور معصیت فنا نہیں ہوتی''۔ [2]

میں کہتا ہوں: حارث بن نعمان ضعیف راوی ہے اور ان کے شیخ کا مجھے تعارف نہیں۔ یہی متن ابونعیم نے مکرم بن عبدالرحمٰن کے طریق سے بحوالہ محمد بن عبدالملک، نافع سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے اس سے مکمل نقل کیا ہے۔ محمد بن عبدالملک کی محدثین نے تکذیب کی ہے۔

۹۶۹۸ ابوالجعید

دورِ نبوی نصیب ہوا ہے۔ جنگ یرموک میں ان کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ محمد بن عائذ، ولید سے وہ بنی ابی الجعد کے ایک بزرگ سے وہ اپنے والد ابوالجعد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ رات کے وقت رومیوں پر حملہ کریں،

---

[1] اسد الغابہ (٥٧٦١) تجرید (١٥٥/٢)

[2] المصنف لعبدالرزاق (٢٢٦٢) كنز العمال (٤٣٦٧٢، ٤٣٧٢٤) جمع الجوامع (٢٠٢٩٠)
الاسماء والصفات للبيهقی (٧٩) اسد الغابہ (٤٠٣/٤)

چنانچہ انہوں نے قبول کرلیا اور رات کے وقت ان پر حلہ بول دیا، اسی میں ہے کہ وادی میں آٹھ ہزار میں سے ایک کو دوسرے کا پتہ نہ چلا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔

۹۶۹۹ ابوالجلندی ازدی

انہیں بھی دورِ نبوت نصیب ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ایک اعرابی نے ان سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو، انہوں نے جواب دیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام سے سرفراز ا ہے۔ ان کے ساتھ مہلّب کے والد ابوصفرہ بھی تھے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۰۰ ابوالجمعہ بن خالد

بن عبید بن مسیر بن رباح بن سالم بن غاضرہ بن حُبیشہ بن کعب خزاعی۔ دورِ نبوی پایا ہے۔ یہ کُثَیر بن عبدالرحمٰن خزاعی مشہور شاعر کے نانا ہیں۔ ان کا بھی ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

۹۷۰۱ ابوجَندل بن سہیل شامی [1]

دورِ نبوی پایا ہے اور بلال رضی اللہ عنہ سے سماع ہے، ابواحمد حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے ان میں اور قسم اوّل میں سابقہ شخصیت حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو میں تفریق کی ہے۔ عبداللہ بن عبید کلاعی کے طریق سے بحوالہ مکحول، حارث بن معاویہ کندی اور ابوجندل بن سہیل روایت کی ہے دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم نے مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا.... پھر ان کی حدیث ذکر کی۔ حاکم فرماتے ہیں: اس میں بعض راویوں کا قول ہے: ''ابوجندل سہیل بن عمرو جو بنی عامر بن لوی سے ہیں ان سے مروی ہے''۔ تو یہ وہم ہے اس واسطے کہ ابوجندل عامر جنگ یمامہ میں شہید ہو چکے جن کا زمانہ مکحول تابعی نے نہیں پایا۔ اور نہ انہوں نے بلال سے روایت کی ہے۔ ابن عساکر نے ابواحمد حاکم جیسی بات ذکر کی ہے کہ زبیر بن بکار نے دونوں میں فرق کیا ہے۔ وہ روایت جو اس قصہ میں ہے اس میں ابوجندل بن سہیل بن عمرو، جسے ''تمام'' نے اپنے فوائد میں ذکر کیا ہے۔

۹۷۰۲ ابوجَندلہ

امامہ کے شوہر۔ انہیں بھی دورِ نبوت میسر ہے۔ حدیث عبداللہ بن قُرط ثمالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے گورنر میں ان کا ذکر آتا ہے کتاب النکاح میں ابوالشیخ نے مسکین بن میمون مؤذن کے طریق سے بحوالہ عروہ بن رویم روایت کی ہے کہ عبداللہ بن قُرط ثمالی ایک رات حمص میں گشت کررہے تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورنر تھے، ان کے پاس سے ایک برات گزری لوگ اس کے سامنے آگ جلا رہے تھے، آپ نے انہیں درّہ مارا تو وہ دلہن کو چھوڑ کر منتشر ہوگئے۔ صبح ہوئی تو منبر پر تشریف لے جا کر حمد وثنا کے بعد فرمایا: ابوجندلہ نے امامہ سے نکاح کیا اور چند مٹھی کھانا بطور ولیمہ تیار کیا، اللہ تعالیٰ ابوجندلہ پر رحم فرمائے اور امامہ پر سلام بھیجے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دلہن پر لعنت کرے گزشتہ رات لوگوں نے (مجوسی) کافروں کی مشابہت میں آگ جلائی اللہ ہی

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۶۸) تجرید (۱۵۶/۲)

ان کی روشنی ختم کرنے والا ہے۔ فرماتے ہیں: عبداللہ بن قُرط صحابی ہیں۔

۹۷۰۳ ابوجهراء

مُخضرمی ہیں، مبہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔ مشہور یہ ہے کہ وہ ابن جهراء ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام عبداللہ ہے۔

۹۷۰۴ ابوجهراء (دوسرے)

انہیں زمانۂ نبوت میسر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے امین تھے۔ ابومحجن ثقفی کے حالات میں قسم اوّل میں ان کا ذکر ہوگا۔

قسم رابع ازحرف جیم

۹۷۰۵ ابو جُبَیر کندی [1]

ابن الاثیر نے ان میں اور جبیر بن نفیر کے والد میں فرق کیا ہے۔ ذہبی [2] نے بھی ان کا اتباع کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوجبیر کندی کی وضو کے متعلق ایک حدیث ہے۔ نیز فرماتے ہیں: ابوجبیر حضرمی کی ایک حدیث ہے، اسی میں ان کا آنا مذکور ہے۔ دونوں ایک ہیں، اس واسطے کہ حدیث مذکورہ ابواحمد حاکم نے ''کنیٰ'' میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں بطریق معاویہ بن صالح، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نُفیر سے روایت کی ہے کہ ابوجبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان کی حدیث ذکر کی، اسی میں آپ کے وضو کا ذکر ملتا ہے کہ آپ نے منہ (میں پانی ڈالنے) سے آغاز کیا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ''منہ سے ابتداء نہ کرو''۔ [3] ناموں میں حرف نون کے دوران نفیر میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

۹۷۰۶ ابوالجَذعاء [4]

طبری اور دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور دونوں نے خالد الحذاء، سے بحوالہ عبداللہ بن شقیق، ابوالجدعا سے مرفوع روایت نقل کی ہے: ''میری اُمت کے ایک شخص کی شفاعت کرنے کی وجہ سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے''۔ [5] ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو حذف کی وجہ سے غلطی ہے۔ روایت ابن ابی الجدعاء سے ہے لفظ ابن رہ گیا۔ ان کی درست حدیث سنن ترمذی میں ہے۔

۹۷۰۷ ابوجریر [6]

حاء بے نقطی میں تذکرہ ہوگا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۵۵) استیعاب (۲۹۳۱) تجرید (۱۵٤/۲) [2] تجرید (۱۵٤/۲)

[3] السنن الکبریٰ (٤٦/۱) [4] اسد الغابہ (۵۷۵۳) تجرید (۱۵٤/۲)

[5] ترمذی کتاب صفة القیامة باب (۱۲) حدیث (۲۸۳۸) ابن ماجہ کتاب الزهد (٤۳/٦) جامع المسانید (٤۹۸/۱۳)

[6] اسد الغابہ (۵۷۵٤)

(۹۷۰۸) ابوجسرہ [۱]

ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے اور بطریق ابوبکر بن ابی عاصم، پھر داؤد بن مساور کی روایت سے بحوالہ معقل بن ہمام روایت کی ہے کہ میں نے ابوجسرہ کو فرماتے سنا: ''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے ہمیں کدو، مٹکے اور تارکول ملے لیپے برتن میں مشروبات پینے سے منع فرمایا تھا''۔ [۲] یہ بھی غلطی لفظی خطا سے پیدا ہوئی۔ اصل میں ابوخیر (خا نقطے والی اور یاء ہے) یہ صباحی ہیں جن کا تعلق عبدالقیس سے ہے۔ درست نام آ رہا ہے۔

(۹۷۰۹) ابوجمعہ [۳]

ان سے عبداللہ بن عوف رملی ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ دولابی نے کنی میں ان میں اور ابوجمعہ بن سبع میں فرق کیا ہے جبکہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جو حدیث انہوں نے ذکر کی وہ پہلے نام کے حوالہ سے مشہور ہے۔

(۹۷۱۰) ابوجَمَل [۴]

ابن عبدالبر نے کنیتوں میں حرف جیم کے آخر میں ان کا ذکر کیا ہے جس کا حوالہ عباس دوری نے بحوالہ یحییٰ بن معین دیا ہے، فرماتے ہیں: ابوجمل صحابیٔ رسول ہیں۔ ان کا نام ہلال بن حارث ہے۔ حمص میں رہتے تھے مجھے ان کی اولاد کا ایک لڑکا وہاں نظر پڑا ہے۔ یہ یحییٰ کا قول ہے۔ ابن فتحون وغیرہ نے اس سلسلہ میں ان کا تعاقب کیا ہے۔ علماء فرماتے ہیں: اہل علم کے ہاں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ہلال بن حارث کی کنیت ابوحمراء تھی۔ [۵] اور ابوجمل کنیت والا کوئی شخص صحابی نہیں۔ وہم ابوعمر کی طرف سے پیدا ہوا ہے نہ عباس کی طرف سے۔ تاریخ ابن معین میں عباس کی روایت موجود ہے، ایسا ہی ابوبشر دولابی، محمد بن مخلد، احمد بن شاہین، ابوحفص کے والد اور ابوسعید بن اعرابی وغیرہ نے روایت کی ہے سب عباس دوری سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعمر نے حاءِ بےنقطی میں ان کا صحیح نام لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوحمراء کا نام ہلال ہے۔ اس سلسلہ میں ان کا ایک اور وہم ہے اس لیے کہ انہوں نے ناموں میں لکھا ہے، ہلال بن حمراء یوں کنیت کو ان کے والد کا نام قرار دے دیا۔

(۹۷۱۱) ابوجُھَیمہ [۶]

ذہبی [۷] نے تجرید میں بحوالہ ابوموسیٰ ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے بطریق محمد بن حسن بن نقاش مقری، حسین بن ادریس، خالد بن ہیاج کے سلسلہ سے نقل کیا ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ سفیان ثوری، منصور سے بحوالہ فضیل بن عمرو، ابوالعالیہ سے بحوالہ ابوجُہیمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس کے آخر میں کہا کرتے تھے: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ))۔ (حدیث) [۸]

---

[۱] اسد الغابہ (٥٧٥٨) [۲] الاحاد والمثانی (٣١٢/٣) [۳] اسد الغابہ (٥٧٦٤) استیعاب (٢٩٣٧) تجرید (١٥٥/٢)

[۴] اسد الغابہ (٥٧٦٤) استیعاب (٢٩٣٧) تجرید (١٥٥/٢) [۵] المعجم الکبیر (١٧٢١/٢)

[۶] اسد الغابہ (٥٧٧٧) تجرید (١٥٦/٢) [۷] تجرید (١٥٦/٢)

[۸] جامع المسانید (٥٠٨/١٣) اسد الغابہ (٤٠٨/٤) الجرح والتعدیل (٥٢٩/٣)

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اسے ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے بحوالہ ابی بن کعب نقل کیا ہے۔ اور جریر نے فضیل بن عمرو سے بحوالہ زیاد بن حصین، معاویہ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں اسی طرح ہے، جبکہ وہ ابوالعالیہ سے مروی ہے نہ کہ معاویہ سے۔ چنانچہ ابن ابی حاتم نے "علل" میں بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے کہ زیاد بن حصین نے اسے ابوالعالیہ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ زیاد بن حصین کی کنیت ابوجُھَیمہ تھی انہی نے ابوالعالیہ سے یہ حدیث روایت کی ہے، پہلی سند میں ان کا یہ کہنا کہ "ابوالعالیہ بحوالہ ابی بن کعب" یہ غلط ہے۔ درست عن ابی العالیہ عن رافع بن خدیج ہے جیسا کہ مستدرک میں حاکم نے اسے نقل کیا ہے۔ اس میں رافع بن خدیج کا ذکر غلط ہے، صحیح مرسل ہے۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے بحوالہ اپنے والد لکھا ہے اسی کو ابونعیم فضل بن دکین نے بحوالہ ثوری پہلی سند سے روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں ابوالعالیہ سے آگے نہیں بڑھے۔ دوسروں کی نسبت ابونعیم زیادہ مستند ہیں۔ وباللہ التوفیق

حرف حاء بے نقطی

قسم اوّل

۹۷۱۲ ابوحابس جهنی

طبری نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۱۳ ابوحاتم مزنی حجازی [1]

امام ترمذی، ابن حبان اور ابن السکن کا قول ہے: صحابی ہیں۔ ترمذی نے ان کی حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کا اضافہ کیا ہے کہ کفو میں شادی کرانے کے بارے میں وہ روایت ہے، اس میں ان کا ذکر ہے "جب تم سے وہ شخص رشتہ لینے آئے جس کی دینداری تمہیں پسند ہو....."۔ (حدیث) [2] مجھے اس کے علاوہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوداؤد نے ان کی حدیث مراسیل میں شامل کی ہے۔ یہ ان کے نزدیک تابعی ہیں۔ ابن ابی حاتم نے ابوزرعہ سے روایت کی ہے، فرمایا: مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں اور صرف اسی روایت کا علم ہے۔ ابن قانع کا گمان ہے کہ ان کا نام عقیل بن مقرن ہے، اور عقیل مذکور کے حالات میں مَیں نے ان کے وہم کی وضاحت کردی ہے۔ ان سے عبید کے دونوں بیٹے محمد اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۹۷۱۴ ابوحاجب انصاری دولابی نے کتاب الکنی سے، صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔

۹۷۱۵ ابوحارث بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی، نوفل ہیں۔

۹۷۱۶ ابوحارث بن حارث کندی عَرَفہ ہیں جو مصر فروکش ہوئے تھے۔

۹۷۱۷ ابوحارث بن حنظلیه سعد انصاری، سہل کے بھائی ہیں۔

۹۷۱۸ ابوحارث وہی عبداللہ بن سائب مخزومی ہیں۔

۹۷۱۹ ابوحارث عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی، ان سب حضرات کا ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۲۰ ابوحارث بن قیس [3] بن خالد بن مخلد انصاری زرقی، موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب شرکاءِ بدر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۷۸) تجرید (۱۵۶/۲)

[2] ترمذی کتاب النکاح (۱۰۸۵) المصنف لعبدالرزاق (۱۰۳۲۵) ابوداؤد فی المراسیل (۱۹۸) التاریخ الکبیر (۲۶/۹) السنن الکبریٰ (۸۲/۷)

[3] اسد الغابہ (۵۷۸۰) استیعاب (۲۹۴۴)

۹۷۲۱ ابو حارث ازدی ❶

ابن ابی عاصم ❷ اور ان کی پیروی میں ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلیمان بن عبید، بحوالہ قاسم بن یحییٰ، ان سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے: ''یقیناً انہوں نے اس فرشتہ کو دوسری بار اترتے دیکھا''۔ ❸ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے سونے کا ایک بستر دیکھا جیسے بادل ہوتا ہے''۔

۹۷۲۲ ابو حازم احمسی ❹

صخر بن عیلہ، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۲۳ ابو حازم بَجَلی ❺

قیس کے والد۔ بقول بعض: ان کا نام عوف/عبد عوف ہے۔ امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں ان کی حدیث لکھی اور ابوداؤد نے ابن خزیمہ اور ابن حبان، حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ سب اسمٰعیل بن ابی خالد کے طریق سے بحوالہ قیس بن ابی حازم وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ آئے تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ دھوپ میں کھڑے ہوگئے، آپ نے انہیں سائے میں چلے جانے کا حکم دیا۔ محمد بن سعد فرماتے ہیں: ابوحاتم صفین میں قتل ہوئے۔

۹۷۲۴ ابو حازم بجلی ❻ (دوسرے)

ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور قیس بن ربیع کے طریق سے بحوالہ ابان بن عبداللہ بجلی، کریمہ بن ابی حازم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے ایک بچہ کے بارے میں مقدمہ پیش کیا، آپ نے ایک کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

۹۷۲۵ ابو حازم انصاری ❼ از بنی بیاضہ

بغوی وغیرہ نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند اور حسن بن سفیان وغیرہ ان کے حوالہ سے نبی ﷺ سے ایک حدیث اعتکاف کے متعلق نقل کی ہے۔ ان سے محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔ بغوی اور ابوداؤد ❽ نے مراسیل میں شمر بن عطیہ کے طریق سے بحوالہ ابوحازم نقل کیا ہے، فرمایا: آپ ﷺ کا چمڑے کا ایک نمدہ تھا جس کے ذریعہ دھوپ سے بچتے وہ نمدہ مال غنیمت سے حاصل ہوا تھا، پھر حدیث ذکر کی۔ نسائی نے ان کی پہلی حدیث کئی طرق سے روایت کی ہے، کسی طریق میں فرماتے ہیں: ابوحازم مولیٰ انصار سے مروی ہے اور کسی میں مولی غفاریین اور بعض میں ابوحازم تمار

---

❶ اسد الغابہ (۵۷۷۹) تجرید (۱۵٦/۲) ❷ الاحاد والمثانی (۲٦۲/۵) ❸ سورة النجم (۱۳)

❹ استیعاب (۲۹٤۵) ❺ اسد الغابة (۵۷۸۳) تجرید اسماء الصحابة (۱۵۷/۲)

❻ ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس (۴۸۲۲) مسند احمد (٤۲٦/٤)

❼ اسد الغابہ (۵۷۸۱) تجرید (۱۵٦/۲) ❽ ابوداؤد المراسیل (۲٦۱)

بحوالہ بیاضی، جو شخص بنی بیاضہ سے ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن جابر ہے۔ بقول بعض: فروہ بن عمرو ہے۔ رہے تمار تو وہ تابعی ہیں جو مولیٰ ابورہم غفار ہیں۔ علامہ آجری فرماتے ہیں: میں نے ابوداؤد سے پوچھا: کیا ابوحازم سے محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ بنی بیاضہ کے شخص ہیں۔ بقول بعض: وہ دو ہیں۔ تمار مولیٰ ابورہم غفاری اور بیاض مولیٰ انصاری ہیں۔ واللہ اعلم

۹۷۲۶ ابوحاضر ❶ (بے نسبت)

بغوی، ابن جارود، باوردی اور ابن حبان نے ان کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ وہ صحابی ہیں یا نہیں؟ بغوی کا قول ہے: ان کا نسب بیان نہیں ہوا۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ وہ اور بغوی بطریق شعبہ، خالد حذاء سے ابوہیدہ سے بحوالہ ابوحاضر روایت کرتے ہیں۔ کیا میں تمہیں نمازِ جنازہ نہ سکھاؤں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے جنازہ پڑھتے تھے؟

اللهم نحن عبادك و انت خلقتنا و انت ربنا و اليك معادنا. ❷

''اے اللہ! ہم تیرے بندے ہیں تو نے ہمیں پیدا کیا تو ہمارا رب ہے تیری طرف ہمارا لوٹنا ہے''۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھانے کے بعد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، پھر فرمایا: اسی میں ہے: **انت خلقتنا و نحن عبادك**، باقی اسی طرح ہے۔

۹۷۲۷ ابوحاطب بن عمرو ❸

بن عبد شمس بن عبدودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لؤی قرشی عامری۔ سہیل بن عمرو کے بھائی۔ اسلام کی طرف پہل کرنے والوں میں شامل ہیں۔ ابن اسحاق ❹ نے مہاجرین حبشہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۲۸ ابوحامد ❺ ابوحماد میں تذکرہ ہوگا۔

۹۷۲۹ ابوحبّہ بدری ❻

صحیح میں ان کا ذکر آیا ہے جو بروایت زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بحوالہ ابوحبہ بدری، زہری کی حدیث کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابوذر رضی اللہ عنہ اسراء کے متعلق مروی ہے۔ نیز ان سے عمار بن ابی عمار روایت کرتے ہیں۔ ان سے مروی حدیث مسند ابی شیبہ، احمد میں ہے حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ اور آپ علیہ السلام سے ان کے سماع کی صراحت کی ہے۔ اس بنا پر یہ ان کے علاوہ ہوئے جن کے متعلق ابن اسحاق نے کہا ہے کہ وہ اُحد میں شہید ہوئے ان کی ایک اور حدیث طبرانی میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ان سے مروی ہے جس کی سند تو قوی ہے البتہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے ان

---

❶ اسد الغابہ (٥٧٨٥) تجريد (١٥٧/٢) ❷ جامع المسانيد (٥١٩/١٣) اسد الغابہ (٤١١/٤)

❸ اسد الغابہ (٥٧٨٦) استيعاب (٢٩٤٦) تجريد (١٥٧/٢) ❹ السيرة النبوية (٢٠٨/١)

❺ اسد الغابہ (٥٧٩٤) ❻ اسد الغابہ (٥٧٨٨) تجريد (١٥٧/٢)

کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا نام عامر بن عبد عمرو بن عمیر بن ثابت ہے۔ ابوعمر فرماتے ہیں: بقول بعض باء نون اور یاء سے ہے، بہرکیف درست باء سے ہے۔ بقول: ان کا نام عامر اور بقول بعض مالک ہے۔

موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی خیثمہ نے نون سے ان کا ذکر کیا ہے، واقدی نے اس کا انکار کیا ہے کہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوحبہ کنیت کا کوئی شخص ہو۔ جبکہ ابن اسحاق [1] نے بدریین میں ابوحبہ از بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ذکر کیا ہے وہ سعد بن خیثمہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ابومعشر نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: ہمیں انصار کے نسب میں، عمرو بن عمیر بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ کی اولاد میں، ابوحبہ نامی کوئی شخص نہیں ملا۔

واقدی فرماتے ہیں: ابوحبہ کہلانے والے انصار میں دو شخص ہیں۔ ایک ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو مازنی جو بنی مازن بن نجار سے تعلق رکھتے ہیں، جنہوں نے بدر میں شرکت نہیں کی۔ دوسرے ابوحبہ بن عبد عمرو۔ جو صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے وہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے اس پر اعتماد کیا ہے کہ جو بدر میں شریک ہوئے ان کی کنیت: ابوحنہ تھی باء کی جگہ نون ہے۔ فرماتے ہیں: ان کا نام ثابت بن نعمان بن امیہ تھا اور وہ ابوصباح کے ماں شریک بھائی تھے اور عسکری نے بحوالہ جہمی نقل کیا ہے کہ ابوحبہ انصاری دو ہیں: ایک عمرو بن غزیہ جو بڑے ہیں دوسرے یزید بن غزیہ جو چھوٹے ہیں۔ فرماتے ہیں: ابن کلبی اس لفظ کو نون سے ادا کرتے تھے۔

۹۷۳۰ ابوحبّہ بن غزیّہ [2]

بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجّار انصاری مازنی، موسیٰ بن عقبہ، اور ابن اسحاق [3] وغیرہ کا قول ہے کہ اُحد میں شریک اور یمامہ میں شہید ہوئے۔ طبری نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کا نام زید ہے۔ کئی لوگوں نے انہیں سابقہ شخصیت سے رَلا ملا دیا ہے اور کئی ایک نے اس کا فرق بھی رکھا ہے۔ ابوعمر فرماتے ہیں: یہ خزرجی ہیں اور وہ اوسی۔ یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے جبکہ وہ بدر میں شریک تھے۔ واللہ اعلم!

۹۷۳۱ ابوحبیب عنبریؓ [4]

ہرماس بن حبیب کے دادا۔ کنّی میں دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن راھویہ نے ان کا نام ثعلبہ بتایا ہے، جو ناموں میں گزر چکا ہے۔

۹۷۳۲ ابوحبیب بن زید [5]

بن حبابؔ ابن انس بن زید بن عبید انصاری خزرجی، عبید میں جا کر ابی بن کعب کے ساتھ نسب مل جاتا ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: بدر میں شریک ہوئے۔ ابوعمر کا کہنا ہے: ان کا صحابہ میں ذکر ملتا ہے، لیکن مجھے ان کے متعلق معلومات نہیں۔

---

[1] السيرة النبوية (٢٥٠/٢) [2] اسد الغابہ (٥٧٨٩) تجريد (١٥٧/٢) [3] السيرة النبوية (٢٦٠/٢)

[4] اسد الغابہ (٥٧٩٠) استیعاب (٢٩٤٩) [5] اسد الغابہ (٥٧٩٠) استیعاب (٢٩٤٩) تجريد (١٥٧/٢)

۹۷۳۳ ابو حبیب فهری

ناموں میں ان کے بیٹے حبیب کے حالات میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۳۴ ابو حبیب

ان سے ابن الشاعر روایت کرتے ہیں، ان کا نام ونسب معلوم نہیں، تجرید میں یوں ہی لکھا ہے۔

۹۷۳۵ ابو حبیبہ بن ازعر [۱]

بن زید ابن العطاف بن ضبیعہ انصاری، یحییٰ بن عبدالوہاب ابن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: وہ شرکاء بدر میں سے تھے۔

۹۷۳۶ ابو حثمہ انصاری [۲]

سہل کے والد۔ نام عبداللہ ہے، بقول بعض: عامر بن ساعدہ بن عامر بن عدی حارثی ہیں۔ ان کے بیٹے کے حالات میں ان کا نسب پہلے گزر چکا ہے۔ تاریخ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [۳] لکھتے ہیں: مجھ سے ابراہیم بن منذر نے، محمد بن صدقہ، محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ، انہوں نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحثمہ کو (پھلوں کا) اندازہ لگانے کے لیے بھیجا۔ [۴] اسی روایت کو دارقطنی [۵] نے دوسرے طریق سے بحوالہ محمد بن صدقہ نقل کیا تو اس میں اضافہ ہے کہ ایک شخص آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! ابوحثمہ نے مجھ پر زیادتی کی جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارا چچیرا بھائی تمہاری شکایت کر رہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اس کے گھرانے کے لیے چنی ہوئی کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

واقدی نے محمد بن یحییٰ بن سہل سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ اُحد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا کوئی شخص ہے جو ہمیں دشمن سے لڑنے کے لیے قریبی راستہ دکھائے؟'' ابوحثمہ بولے: میں ہوں (یا رسول اللہ!) چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ نما بنے یہاں تک کہ ان کے مقابلہ میں جا پہنچایا۔ واقدی فرماتے ہیں: حضرات شیخین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں پھلوں کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ ان کا انتقال امیر معاویہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوا۔ ابن اسحاق نے سیرت میں یہ قصہ ذکر کیا ہے۔ لیکن جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ان کے متعلق کہا ہے: ابوخیثمہ (خاء، یاء اور ثاء سے) یعمری کا بیان ہے ان سے وہم ہوا ہے۔ درست یہی ہے کہ وہ ابوحثمہ سہل کے والد ہیں جس پر یقینی دلیل صرف ابن عبدالبر کا یہ قول پیش کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں حثعی اور سالمی کے علاوہ کوئی ابوحثمہ نہیں، اس حصر وقید میں تامّل ہے۔

---

[۱] اسد الغابہ (۵۷۹۲) تجرید (۱۵۸/۲) [۲] اسد الغابہ (۵۷۹۵) تجرید (۱۵۸/۲)

[۳] التاریخ الکبیر (۹۷/٤) [۴] کھجوروں کا اندازہ لگانے کو خرص کہتے ہیں۔

[۵] سنن دارقطنی (۱۳۵/۲)

۹۷۳۷ ابوحثمه بن حُذيفه ✿

بن غانم ابن عامر قرشی عدوی، ابوجہم کے بھائی۔ بقول ابن السکن: صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔

۹۷۳۸ ابوالحجاج ثمالی ✿

نام عبداللہ بن عبد بن عامر، بقول بعض: جعد بن عبد ہے، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۹۷۳۹ ابوالحجاج اسلمی

حجاج بن حجاج کے والد، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مدینہ رہتے تھے۔

۹۷۴۰ ابوحدرد اسلمی ✿

عبداللہ کے والد۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے کے سوانح میں گزری ہے اور ناجیہ کے حالات جونون میں ہیں وہاں بھی اُس کا ذکر ہوا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الادب المفرد میں ان کی ایک اور حدیث بھی ہے۔ بقول بعض: ان کا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مسآب ہے، یہی نام ابوعلی جیانی نے قلمبند کیا ہے۔ ایک قول ہے: ان کا نام بغیر تصغیر و اضافت کے ''عبد'' ہے یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے۔ بقول بعض: عبید (تصغیر کے ساتھ) ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ان سے ان کا بیٹا جو حمل بن بشر بن حدرد کا چچا ہے وہ اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔ اس کا عسکری نے ذکر کیا ہے۔ مزی کی ''تہذیب'' میں لکھا ہے کہ ابن سعد نے ان کی تاریخ وفات ۷۱ھ لکھی ہے۔ مغلطائی نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن سعد نے تو عبداللہ بن ابی حدرد کا عنوان قائم کیا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور تاریخ بھی انہی کی لکھی ہے جس میں یہ اضافہ کیا کہ وہ اکاسی (۸۱) سال کے تھے۔ یہی تاریخ خلیفہ اور یحییٰ بن بکیر وغیرہ نے بیان کی ہے۔

۹۷۴۱ ابوحدرد (دوسرے) حکم بن حزن کلفی، ناموں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۴۲ ابوحدرد (ایک اور) ان کا نام براء تھا۔ ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں علم نہیں۔

۹۷۴۳ ابوحدرد ابوحدیرہ میں تذکرہ آئے گا۔

۹۷۴۴ ابوحذافه سهمی عبداللہ بن حذافہ بن قیس، پہلے ذکر ہوا ہے۔

✿ اسد الغابه (٥٧٩٤) تجريد (١٥٨/٢) ✿ اسد الغابه (٥٧٩٦) استيعاب (٢٩٥٢) تجريد (١٥٨/٢)

✿ اسد الغابه (٥٧٩٧) تجريد (١٥٨/٢) ✿ مسند احمد (٥٤٣/٣) (٥٨١/٣)

۹۶۴۵ ابوحذیفہ بن عتبہ [1]

بن ربیعہ ابن عبدشمس بن عبدمناف قرشی عبشمی، معاویہ فرماتے ہیں: ان کا نام مہشم ہے۔ بقول بعض: ہشیم، ہاشم، قیس ہے۔ سبقت الی الاسلام کرنے والوں میں سے ہیں۔ دو ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی جانب نمازیں پڑھیں۔ [2] ابن اسحاق [3] کا قول ہے: تینتالیس افراد کے بعد اسلام لائے۔ سالم مولی ابوحذیفہ کے حالات میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے۔ سالم کے قصہ میں صحیحین میں بطریق زہری، عروہ سے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کا ذکر ثابت ہے کہ ابوحذیفہ شرکاءِ بدر میں سے تھے۔ اپنی کنیت سالم سے رکھتے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ دراز اور لانبے قد والے خوبصورت چہرے بشرے والے انسان تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، اس وقت عمر چھپن (۵۶) سال کی تھی۔ [4]

۹۶۴۶ ابوحذیفہ ثقفی [5]

از اولاد غیاث بن مالک بیعت رضوان میں بقول مدائنی شریک ہوئے، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۷ ابوحرب بن خویلد

بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری عقیلی۔ ابن کلبی فرماتے ہیں: وہ جاہلیت کے شہسوار تھے، پھر اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے آپ سے پوچھا کہ ان کی قوم نہ دسواں حصہ لے گی اور نہ جمع ہوگی تو آپ نے ان کی یہ بات مان لی۔ قطب کی شرحِ سیرت میں ہے آپ نے انہیں اسلام کی پیشکش کی تو انہوں نے قبول نہ کیا، بعد میں اسلام لے آئے تھے۔

۹۶۴۸ ابوحریز [6]

ان سے ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں۔ ناموں میں حریز نامی شخصیت میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۶۴۹ ابوحریزہ [7]

مستغفری کا قول ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور ہیثم کے طریق سے بحوالہ ابواسحاق کوفی جوشیبانی ہیں ابوحریزہ سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے: ''یا رسول اللہ! ہمیں آپ کی یہ صفت کتابوں میں ملتی ہے کہ آپ قیامت کے روز عرش کے پاس غصہ سے بھرے، اپنے بعد اپنی اُمت کے کیے پر افسوس کرتے کھڑے ہوں گے''۔ [8] ابواحمد حاکم نے یہ حدیث ان سے پہلے والے شخص

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۰۰) استیعاب (۲۹۵۵) تجرید (۱۵۸/۲) [2] اسد الغابہ (٤١٦/٤)

[3] السیرۃ النبویۃ (٧/٤) (٢٦٩/٢) [4] اسد الغابہ (٤١٦/٤) مختصر تاریخ دمشق (١٨٦/٢٧)

[5] اسد الغابہ (۵۸۰۱) تجرید (۱۵۸/۲) [6] اسد الغابہ (۵۸۱۰) [7] اسد الغابہ (۵۸۰۲) تجرید (۱۵۸/۲)

[8] اسد الغابہ (٤١٧/٤)

ابوحریز کے سوانح میں درج کی ہے، راجح یہی ہے کہ وہ اور ہیں۔

۹۷۵۰ ابوحریش

ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم میں شریک ہوئے، ان کے بیٹے حریش کے حالات میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

۹۷۵۱ ابوحسان [1]

صالح بن حسان کے دادا۔ بقول ابن مندہ: شرفِ صحابیت سے مشرف ہیں۔ ان کی حدیث مجالد نے بواسطہ صالح بن حسان، اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف چڑھائی کی۔

۹۷۵۲ ابوحسان [2]

بقول بعض: ابوحسن، اور ابوحسین مولا بنی نوفل، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ ابن المنکدر سے کہ مجھے ابوحسان مولا بنی نوفل نے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کوئی فخر کی بات نہیں، میں قیامت کے دن پوری انسانیت کا سردار ہوں گا''۔ [3]

ابن مندہ نے بطریق عباس دوری بحوالہ یعقوب اسی سند سے روایت کی، فرمایا: مجھے ابوحسین مولا بنی نوفل نے بیان کیا۔

ابونعیم نے دوسری سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی، فرمایا: ہمیں ابوحسن نے بیان کیا۔ زہری نے بواسطہ ابوحسن مولا بنی نوفل بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک حدیث روایت کی ہے۔ نوفل اپنے عہد ولاء کی جانب منسوب ہیں وہ ابن حارث بن عبدالمطلب ہیں، اس واسطے کہ وہ بنی عبداللہ بن حارث بن نوفل کے مولا ہیں۔ اگر واقعہ یہی ہے تو وہ تابعی ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ نوفل بن عبدمناف کی جانب منسوب ہوں، انہی میں عثمان بن سعید بن ابی حسین کے دادا بھی ہیں۔

۹۷۵۳ ابوالحسن

علی بن ابی طالب ابن عبدالمطلب ہاشمی، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۵۴ ابوحسن انصاری [4]

ثم المازنی، یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن کے دادا، کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ نام تمیم بن عمرو تھا، بقول بعض: ابن عبدعمرو، ابن عبدقیس بن مخرمہ بن حارثہ بن ثعلبہ بن مازن تھا۔ ابن السکن لکھتے ہیں: بدری صحابی ہیں۔ اور حسین بن عبداللہ ہاشمی کے طریق سے،

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۰۵) تجرید (۱۵۹/۲) [2] اسد الغابہ (۵۸۰۷)

[3] بخاری کتاب احادیث الانبیاء (۳۳٤۰) مسلم کتاب صفة القیامة باب ما جاء فی الشفاعة (۵۸۹۹)
ترمذی کتاب صفة القیامة باب ما جاء فی الشفاعة (2434) مسند احمد (۴۳۵/۲) (۴۳٦/۲)
الاسماء والصفات للبیهقی (۳۱۵) السنة لابن ابی عاصم (۸۱۱) جامع المسانید (۵۳۱/۱۳) اسد الغابہ (۸۹/۷)

[4] اسد الغابہ (۵۸۰٦) تجرید (۱۵۹/۲)

بواسطہ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا ابوحسن سے روایت کرتے ہیں جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے، ان میں سے ایک شخص اٹھا لیکن اپنے جوتے لینا بھول گیا، جنہیں دوسرے شخص نے اٹھا کر اپنے بیٹھنے کی جگہ رکھ لیا، وہ شخص آ کر کہنے لگا: میرے جوتے تھے، لوگوں نے کہا: ہم نے تو نہیں دیکھے (جس شخص نے جوتے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیے تھے) وہ کہنے لگا: میں نے بطور مزاح وہ جوتے اٹھائے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو خوفزدہ کرنے کا کیسا انجام ہوگا''۔ [1] آپ نے تین بار یہ کلمات فرمائے۔ عبداللہ بن احمد نے زیادات مسند میں بطریق دراوردی، عمرو بن یحییٰ سے بواسطہ یحییٰ بن عمارہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، فرمایا: میں بازار گیا اور دو سرخ سیاہ رنگ کے فاختہ کے بچے پکڑ لیے جن پر ان کی ماں سو رہی تھی، اتنے میں ابوحسن میرے پاس آ گئے، انہوں نے مجھے مار کر کہا: ''کیا تمہیں پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے''۔ [2] اسی روایت کو طبرانی نے بطریق محمد بن فلیح، بواسطہ عمرو بن یحییٰ اس سے زیادہ مختصر انداز میں نقل کیا ہے اس میں فرماتے ہیں: اتنے میں صحابیٔ رسول ابوحسن آ گئے، پھر وہ حدیث ذکر کی۔ ذہبی [3] فرماتے ہیں: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہے۔

۹۷۵۵ ابوالحسن رافع بن عمرو طائی ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۷۵۶ ابوحسن [4] مولا بنی نوفل ابوحسان میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۵۷ ابوحسین تصغیر، یہ بھی پہلے گزر چکا ہے۔

۹۷۵۸ ابوالحشر

صہیب کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا پیش آمدہ ایک قصہ ذکر کیا جاتا ہے جسے ابن ابی شیبہ نے بطریق ابوالضحیٰ بحوالہ مسروق نقل کیا ہے، فرمایا کہ صہیب رضی اللہ عنہ کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو ان سے اعراض کر لیا، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ کو میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، میں نے آپ کے متعلق ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے پسند نہیں، پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے دروازے پر آپ کا یہ ہاتھ گردن سے بندھا ہے جن کا نام ابوالحشر ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھی بات دیکھی ہے، قیامت تک میرے لیے دین کو جمع کر دیا ہے۔

۹۷۵۹ ابوحصیرہ [5]

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں خیبر کی کھجوریں دی تھیں، ان کا نام لکھنے میں اختلاف ہے بعض صاد کی زیر سے اور بعض ظاء سے لکھتے ہیں۔

---

[1] المعجم الکبیر (۹۸۰/۲۲) مجمع الزوائد (۲۵۳/۶) جامع المسانید (۵۳۰/۱۳) اسد الغابہ (۴۱۸/۴)

[2] زوائد المسند (۱۶۷/۱) [3] تجرید (۱۵۹/۲) [4] اسد الغابہ (۵۸/۴) [5] اسد الغابہ (۵۸۰۸) تجرید (۱۵۹/۲)

۹۷۶۰ ابوحصین العبسی

ان کا نام لقمان تھا، ناموں میں گزرا ہے۔

۹۷۶۱ ابوحصین سدوسی ①

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کی حدیث نعیم بواسطہ اپنے چچا وہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔

۹۷۶۲ ابوحصین سلمی ②

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ واقدی نے بواسطہ عبداللہ بن یحیٰ، عمر بن حکم بحوالہ جابر روایت کی ہے کہ ابوحصین سلمی کان سے سونا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ ③

۹۷۶۳ ابوحصین انصاری سالمی ④

قاضی اسمٰعیل کی کتاب ''احکام القرآن'' میں ان کا ذکر آتا ہے، جو بطریق اسباط بن نصر بواسطہ سدی اپنی قوم کے کسی فرد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوالحصین کے دو بیٹے تھے، وہ بغرض تجارت شام سے مدینہ آئے۔ وہ دونوں نصرانی ہو کر شام میں جا بسے تھے، ابوالحصین نے نبی ﷺ کے پاس آ کر یہ واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''دین کے معاملہ میں کوئی زور زبردستی نہیں''۔ ⑤ اس وقت جنگ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ ابوالحصین کو دل میں بڑی بے اطمینانی ہوئی جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''تیرے رب کی قسم! جب تک یہ اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو فیصل نہیں مان لیتے، ایمان والے نہیں ہو سکتے''۔ ⑥ اسی طرح یہ روایت طبری نے بطریق اسباط بواسطہ سدی نقل کی ہے۔ ادھر المزی نے جعفر بن محمد کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ ابوداؤد نے ''کتاب الناسخ والمنسوخ'' میں بواسطہ جعفر بن محمد، عمرو بن حماد سے بحوالہ اسباط بن نصر اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔ لیکن نزول آیت کے بارے کہا کہ حصین نامی ایک انصاری کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز طبری نے بطریق محمد بن اسحاق مغازی والے، بواسطہ محمد بن ابی محمد عکرمہ یا سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ یہ آیت بنی سالم بن عوف کے حصین نامی ایک انصاری کے بارے میں نازل ہوئی۔ (حدیث)

میں کہتا ہوں: راویوں میں حصین بن محمد سالمی ہیں جن سے زہری نے سماع کیا ہے اور ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ انصار کے سرداروں میں سے تھے۔ ان سے ان کی حدیث صحیح میں اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ ابن ابی حاتم کا بیان ہے کہ ان سے ان کی روایت تو بواسطہ عتبان بن مالک ہے، ایسا ہی ابن حبان نے ثقات التابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس تفصیل سے وہ صحابی نہیں ہو سکتے، اگرچہ اس میں دونوں مشترک ہیں کہ وہ انصار میں سے بنی سالم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ''حصین'' نامی حضرات میں اس سے زیادہ تفصیل گزر چکی ہے۔

---

① اسد الغابہ (۵۸۱۰) تجرید (۱۵۹/۲) ② اسد الغابہ (۵۸۱۱) تجرید (۱۵۹/۲) ③ اسد الغابہ (۴۱۸/۴)
④ اسد الغابہ (۵۸۰۹) تجرید (۱۵۹/۲) ⑤ اسد الغابہ (۴۱۸/۴) ⑥ سورۃ النساء (۶۵)

۹۷۶۴ ابوحفص

عمر بن خطاب امیر المومنین رضی اللہ عنہ، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۶۵ ابوحفص بن عمرو [1]

بن مغیرہ مخزومی، فاطمہ بنت قیس کے خاوند، بقول بعض: ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ، عین میں تذکرہ ہوتا ہے۔

۹۷۶۶ ابوالحکم

رافع بن سنان، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۶۷ ابوالحکم بن سفیان ثقفی

حکم بن سفیان میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۹۷۶۸ ابوالحکم بن حبیب [2]

بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ مدائنی نے جسر کے روز ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی دن کو "جسر الناطف کا دن" کہا جاتا ہے۔ مدائنی فرماتے ہیں: اس روز ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ امیر لشکر کے ساتھ ثقیف کے تین سو افراد شہید ہوئے، ان میں سے اسی افراد نے سفید بالوں پر خضاب لگا رکھا تھا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۶۹ ابوحکیم قشیری

بہز بن حکیم کے دادا، یہ معاویہ بن حیدہ ہیں، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۰ ابوحکیم بن مقرن مزنی

ان کا نام عقیل تھا، بھائیوں میں سے ایک ہیں۔ پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۱ ابوحکیم کنانی

قعقاع بن حکیم کے دادا۔ بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور بحوالہ قعقاع بن حکیم ان کے دادا کے حوالہ سے روایت کی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے، فرماتے ہیں: میں نے آپ سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھئے کہ ان جوتوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے جن سے وہ راستوں میں چلتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مٹی ان دونوں کو پاک بنا دیتی ہے"۔ بغوی فرماتے ہیں: یہ روایت مجھے صرف ابن سمعان کے ہاں ملی ہے جو حدیث میں کمزور راوی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۱۳) تجرید (۱۵۹/۲)

[2] اسد الغابہ (۵۸۱۵) تجرید (۱۵۹/۲)

۹۷۷۲ ابوحکیم یزید

بقول بعض: حکیم ابویزید، خیرخواہی کے بارے میں ان کی حدیث ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۳ ابوحکیم مزنی [۱]

بقول باوردی، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اہل حمص سے ان کی حدیث منقول ہے۔ چنانچہ وہ حدیث انہوں نے ابن السکن اور طبرانی بحوالہ شریح بن عبید نقل کی ہے کہ ابوحکیم کا زعم ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''اگر میری اُمت پر صرف سورۃ الکھف ہی نازل ہوتی تو بھی ان کے لیے کافی تھی''۔ [۲] ایک اثر (حدیث یا قولِ صحابی) موقوف میں ان کا ذکر آتا ہے جسے عبدالرزاق نے بطریق عبداللہ بن مرداس نقل کیا ہے کہ مجھ سے ایک شخص مسئلہ پوچھنے آیا، میں نے اس سے کہا: عبداللہ بن مسعود یا ابوحکیم مزنی کے پاس جاؤ پھر جنبی شخص کے روزہ رکھنے کا قصہ ذکر کیا۔ اسی روایت کو طبرانی نے بھی ذکر کیا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فتویٰ دینے میں شہرت رکھتے تھے۔

۹۷۷۴ ابوحکیم

بقول بعض: ابوحکیہ، عمرو بن ثعلبہ، ناموں میں پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۵ ابوحُلوہ

مولا عباس بن عبدالمطلب۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن جریج مروی ہے: مولا عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگے: میں ابومرہ مولا عباس ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں! تم تو ابوحُلوَہ ہو۔

۹۷۷۶ ابوحلیمہ [۳]

نام معاذ ابن حارث انصاری قاری تھا، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۹۷۷۷ ابوحماد انصاری [۴]

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کرنے کے بعد بحوالہ واہب بن عبداللہ وہ عقبہ بن عامر اور ابوحماد یا ابوحامد انصاری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مومن کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھ کر اس پر پردہ ڈالا اس کے لیے زندہ درگور لڑکی کو بچانے کا ثواب ہے''۔ [۵]

میں کہتا ہوں: ابوحماد عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے، اگر ان کا یہ قول نہ ہوتا کہ ''دونوں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' تو امکان

---

[۱] اسد الغابہ (۵۸۱۸) تجرید (۱۶۰/۲) [۲] کنز العمال (۲۶۱۶)۔

[۳] تجرید (۱۶۰/۲) [۴] اسد الغابہ (۵۸۱۹) تجرید (۱۶۰/۲)

[۵] ابوداؤد کتاب الادب (۴۸۹۱) مسند احمد (۱۴۷/۳) المستدرک (۳۸۴/۴)
المعجم الکبیر (۷۹۵/۱۷) (۸۶۴/۲۲) اسد الغابہ (۴۲۰/۴)

تھا واؤ گر گئی ہے۔

۹۷۷۸ ابو حماد

عقبہ بن عامر جہنی مشہور صحابی ہیں۔ تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۷۹ ابو حمامہ

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کسی مصنف کی کتاب میں ان کا نام دیکھا ہے۔ (اس کے علاوہ) نہ میں ان کے نام سے واقف ہوں اور نہ ان کی کسی حدیث کے بارے کبھی کچھ سنا ہے۔ ابوالجارود نے بھی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن اسحاق بواسطہ یعقوب بن عتبہ بحوالہ حارث بن ابی بکر وہ اپنے والد وہ حمامہ وہ اپنے والد کی سند سے ان کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۷۸۰ ابو حمراء ✿ (مولا نبی ﷺ)

نام ہلال بن حارث، بقول بعض: ابن ظفر۔ یہ قول ابن عیسیٰ نے تاریخ حمص میں نقل کیا ہے۔ ناموں میں پہلے ان کا ذکر ہوا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقول بعض: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ لیکن ان کی حدیث صحیح نہیں۔

۹۷۸۱ ابو حمراء ✿ (دوسرے)

بدر و اُحد میں شریک ہوئے۔ بقول بعض: مولا عفراء ایک قول: ''مولا حارث بن رفاعہ'' کا ہے۔

۹۷۸۲ ابو حمزہ

انس بن مالک، خادمِ رسول۔ مشہور صحابی ہیں، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۷۸۳ ابو حمزہ انصاری

جن سے نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا بیٹا حمزہ ہے۔ حاء کی قسم ثانی میں حمزہ میں ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۹۷۸۴ ابو حمید ساعدی ✿

مشہور صحابی ہیں۔ نام عبدالرحمٰن بن سعد، ایک قول: عبدالرحمٰن بن عمرو سعد اور ایک قول منذر بن سعد بن منذر کا ہے۔ دادا کا نام کسی نے مالک بتایا ہے، کسی نے یوں نسب لکھا ہے۔ عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو۔ بقول بعض: سہل بن سعد کے چچا ہیں۔ نبی ﷺ سے کئی ایک احادیث نقل کی ہیں۔ صحیحین میں ان کا ان کے ساتھ ذکر ہے۔ ان سے ان کا پوتا سعید بن منذر بن ابی حمید، حضرت جابر صحابی، عباس بن سہل بن سعد، عبدالملک بن سعید بن سوید، عمرو بن سلیم عروہ، اور محمد بن عمرو بن عطاء

✿ اسد الغابہ (۵۸۲۰) تجرید (۲/۱۶۰) ✿ اسد الغابہ (۵۸۲۱) استیعاب (۲۹۶۰) تجرید (۲/۱۶۰)

✿ اسد الغابہ (۵۸۲۲) تجرید (۲/۱۶۰)

وغیرہ حضرات روایت لیتے ہیں۔ خلیفہ اور ابن سعد وغیرہ کا قول ہے: اُحد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ امام واقدی فرماتے ہیں: خلافتِ معاویہ کے اخیر میں یا خلافتِ یزید کے آغاز میں فوت ہوئے۔

۹۷۸۵ ابوحمید (یا ابوحمیدہ شک ہے)

بلاذری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر کے ان کا نام لکھا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث نقل کی ہے، جو ابوحمید ساعدی کی دوگنی احادیث میں شامل ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن بن موسیٰ اور ابوکامل دونوں زہیر سے وہ عبداللہ بن عیسیٰ سے وہ موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے وہ ابوحمید یا ابوحمیدہ سے (زہیر کو شک ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیام دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (حدیث)

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ وہ ساعدی کے علاوہ ہیں، اس واسطے کہ اگر وہی ہوتے تو زہیر بن معاویہ کو ان کے بارے میں شک نہ گزرتا۔

۹۷۸۶ ابوحُمَیضَہ انصاری [1]

سالمی، نام معبد بن عباد۔ تذکرہ ہوا ہے۔

۹۷۸۷ ابوحُمَیضَہ حزنی [2]

ابن السکن اور عثمانی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان بھی لکھتے ہیں کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ابن السکن اور طبرانی مسند اہل شام میں بحوالہ غضیف بن حارث روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوحمیضہ مزنی نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھے، آپ ایک شخص سے مرد تھا یا عورت تھی بات کرنے میں مشغول تھے ہم تھوڑا تھوڑا کر کے کھانے لگے پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کھانے میں شریک ہوگئے، اس کے بعد فرمایا: ایسے کھاؤ جیسے ایمان والے کھاتے ہیں۔ پھر بڑا لقمہ لے کر اشارہ کیا کہ ایسا۔ اسی طرح کے پانچ یا چھ لقمے پھر اگر ان کے ساتھ کوئی چیز ہو تو فبہا ورنہ پانی پی کر اٹھ جائے''۔ [3] ابن السکن لکھتے ہیں: مجھے ان کی صرف یہی روایت ملی ہے۔

۹۷۸۸ ابوحنش

ابن سعد نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا کہ کسی نے ان سے کہا آپ امارت (امیر بننے) کا سوال نہیں کرتے؟ ایسا ہی تجرید میں ہے۔

۹۷۸۹ ابوحنّہ

پہلے بھی یہ نام گزرا ہے، واقدی نے یہی نام لیا ہے۔

---

[1] مسند احمد (۴۲۴/۵) [2] اسد الغابہ (۵۸۳۱) استیعاب (۲۹۶۳)

[3] اسد الغابہ (۵۸۲۳) تجرید (۱۶۰/۲) [4] اسد الغابہ (۴۲۱/۴)

۹۶۹۰ ابوحنّہ انصاری

ابوحبہ بن غزیہ کے بھائی ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور میں نے مغلطائی کے قلم سے نقل کیا ہے۔

۹۶۹۱ ابوحنہ (دوسرے)

بقول بعض: ان کا نام مالک بن عامر یا ابن عمیر ہے، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۹۶۹۲ ابوحَوالہ ازدی

نام عبداللہ ابن حوالہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۶۹۳ ابوحیان

حیان کے حالات میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ نسب بیان نہیں ہوا، جو ناموں میں سے حرف حاء میں گزرا ہے۔

۹۶۹۴ ابوحیوہ کندی [1] یا حضرمی

رجاء بن حیوہ کے دادا، ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور بسند طبرانی ان کی سند سے بحوالہ خارجہ بن مصعب بحوالہ رجاء بن حیوہ انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے۔ ایک باندی نبی ﷺ کے پاس سے گزری جو حج کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ کس کی ہے، لوگوں نے کہا: فلاں شخص کی۔ فرمایا: کیا وہ اس سے ہمبستر ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: وہ اس کے بچہ کا کیا کرے گا؟ اس کا دعویٰ کرے گا حالانکہ یہ اس کا بیٹا نہیں یا اسے غلام بنائے گا اور وہ اس کے کانوں اور آنکھوں میں غذا پہنچاتا ہے، میں نے تو اس پر ایسی لعنت بھیجنے کا ارادہ کر لیا تھا جو اس کے ساتھ قبر میں داخل ہو جائے"۔ [2]

۹۶۹۵ ابوحیّہ تمیمی

نام حابس تھا، پہلے ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

قسم ثانی ازحرف حاء

قسم ثانی خالی ہے۔

قسم ثالث ازحرف حاء

۹۶۹۶ ابوحدیرہ الاجذمی

بقول بعض: جذامی دور نبوی پایا اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے۔ حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۲۶) تجرید (۱۶۱/۲)

[2] مجمع الزوائد (۳۰۰/۴) المعجم الکبیر (۷۶۶/۲۲) اسد الغابہ (۴۲۲/۴)

ذکر کیا ہے اور ان کا قصہ نقل کیا ہے کہ عبدالعزیز بن مہان نے کریب بن ابرہہ سے پوچھا: کیا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے سفیان بن وہب کے پاس آدمی بھیجا، انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، حمد وثناء کے بعد فرمایا: جو مال اللہ تعالیٰ نے بطورِ غنیمت عطا کیا ہے، میں اسے لخم و جذام کے دو قبیلوں میں عدل و انصاف سے تقسیم کرتا ہوں۔ تو ابوحدیرہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے عمر! میں انصاف کے بارے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں.... قصہ ہے۔ اسے مسدد نے اپنی ''مسند کبیر'' میں اور ابو عبید نے ''الاطول'' میں بروایت عبدالحمید بن جعفر بواسطہ یزید بحوالہ سفیان بن وہب اسی مفہوم میں نقل کیا ہے۔

۹۷۹۷ ابوالحصین حنفی

اسلام پر ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے، جن کے متعلق ابن المطرّح حنفی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے: ع

''بنی حنیفہ میں سے ہم آپ کو دھوکا دینے والے نہیں، وہ اور منیٰ تک رقص کرنے والیاں کافر ہیں، ماسوائے میرے ابوحصین عامر اور ابن سفیان کے یہ نیک ہیں''۔

وثیمہ نے کتاب الردۃ مین اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۷۹۸ ابوحناءہ

ابن ابی ازیہر دوسی۔ دورِ نبوی ﷺ پایا ہے۔ ابوازیہر کا قتل غزوۂ بدر کے بعد نبی ﷺ کی حیات میں ہوا ہے۔ انہی ابوحناءہ کی ایک سمیہ نامی بیٹی تھی جس سے مجاشع بن مسعود نے نکاح کیا تھا، جس کا نصر بن حجاج کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے۔

قسم رابع ازحرف حاء

۹۷۹۹ ابوحبیب عنبری [1]

ذہبی رحمہ اللہ [2] نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان میں اور ہرماس کے دادا میں فرق ظاہر کیاَ ہے، جبکہ دونوں ایک ہیں۔ دونوں عنوانات میں ابوموسیٰ کی تخریج کا حوالہ دیا ہے جبکہ مجھے ''ذیل'' میں صرف ایک جگہ ملا ہے۔

۹۸۰۰ ابوحبیش غفاری [3]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا بیان آرہا ہے۔ یہ نام خاء اور نون سے ''خنیش'' ہے ابن مندہ نے درست لکھا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۷۹۱) تجرید (۱۵۸/۲)

[2] تجرید (۱۵۸/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۸۹۳) تجرید (۱۵۸/۲)

۹۸۰۱ ابوحزامہ سعدی [1]

ابن مندہ نے حاء میں ذکر کیا ہے، لیکن درست خاء ہے۔ جیسا کہ تذکرہ ہونا ہے۔

۹۸۰۲ ابوالحسن الراعی

ذہبی نے تجرید میں ان کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ کذاب (پرلے درجہ کا جھوٹا) ہے اس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ اس کا وجود ہی نہیں۔ اس سے روایت کرنے میں علی بن عون ایک شیخ منفرد ہے، جن سے صدر الدین بن حمّویہ جوینی اور مؤید محمد بن علی حلبی روایت کرتے ہیں، وہ کذاب ہے۔ میزان [2] میں لکھتے ہیں: ابوالحسن بن نوفل راعنی نے کہا: شق قمر کی رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کیا۔ علی بن عون کہتے ہیں: چھ سو سال (یعنی چھٹی صدی کے بعد) ترکستان میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔

۹۸۰۳ ابوحسنہ خزاعی

کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے جو ایک لفظی غلطی کا نتیجہ ہے اور ابوضمرہ انس بن عیاض سے بواسطہ ہشام بن عروہ بحوالہ اپنے والد مسند روایت کی ہے کہ ابوحسنہ خزاعی اونٹوں والوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہدی کے جانوروں میں سے تھک کر لاچار ہو جانے والے جانوروں کے بارے میں پوچھا۔ حافظ صالح جزرہ فرماتے ہیں: اس میں ابوضمرہ نے عجیب لفظی غلطی کی ہے۔ وہ تو ناجیہ خزاعی تھے۔ انہوں نے شروع میں الف کا اضافہ کر کے جیم کو کھینچ کر حسنہ سے ابوحسنہ بنا دیا۔ حرف نون میں ناموں کے حصہ میں صحیح طور پر حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔

۹۸۰۴ ابوحفصہ [3]

مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو لفظی غلطی اور تبدیلی کا کرشمہ ہے۔ چنانچہ وہ بطریق شعبہ، مغیرہ بن عبداللہ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوحفصہ کی مجلس میں بیٹھا.... پھر حدیث رقوب [4] (جس شخص کی کوئی اولاد فوت نہ ہوئی ہو) ذکر کی۔ درست نام ابونصفہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ خاء میں بیان ہوگا۔

۹۸۰۵ ابوحکیم بن ابی یزید الکرخی [5]

بغوی نے ان کا ذکر کر کے کہا: مجھے جہاں تک علم ہے ان کی حدیث صرف عطاء بن السائب نے ذکر کی ہے، پھر بطریق حماد بن یزید انہوں نے بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اس صحابی کی کنیت ابویزید ہے، حرف ی میں وضاحت ہوگی۔ اس لیے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے بیٹے کا نام حکیم ہو تو ان کی کنیت بھی ابوحکم ہونی چاہیے۔ بغوی وغیرہ کی روایت میں ان کی کنیت ابویزید ہی لکھی ہے، لہٰذا ان کا تذکرہ حرف

---

[1] اسد الغابہ (٥٨٠٤) تجرید (١٥٩/٢) [2] میزان الاعتدال (٣٦٤/٦)

[3] اسد الغابہ (٥٨١٤) تجرید (١٥٩/٢) [4] مسند احمد (٣٦٧/٥) مجمع الزوائد (١١/٣)

[5] اسد الغابہ (٥٨١٧) تجرید (١٥٩/٢)

حاء میں وہم پر مبنی ہے۔

۹۸۰۶ ابوالحسیر

انس بن رافع، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۸۰۷ ابوحَیْوہ الصُنَابحی [1]

بقول ابوموسیٰ: ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث بھی نقل کی ہے، لیکن نام اور نسبت میں لفظی غلطی کا ارتکاب کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ نام تو ابوخَیْرہ ہے اور الصباحی ہے نہ کہ صنابحی۔ خاء میں درست نام ذکر ہوگا۔

۹۸۰۸ ابوحیّہ النمیری [2]

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [3] نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا نام ہیثم بن الربیع ہے۔ ابن ناصر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ سلف میں مجھے ان کی موافقت کرنے والا کوئی نہیں ملا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ابوحیہ نہ صحابی ہیں اور نہ انہیں رؤیت وادراک حاصل ہے۔ معجم الشعراء میں مرزبانی لکھتے ہیں: ابوحیہ میں بے وقوفی اور عقل کی خرابی تھی اور بصرہ فروکش ہوتے وہ رجزیہ اور قصیدہ گو شاعر تھے۔ ابوعمرو بن العلاء انہیں برتری دیتا تھا۔ انہوں نے ہشام بن عبدالملک کا دور بھی پایا ہے۔ منصور اور پھر مہدی کے دور حکومت تک زندہ رہے۔ جب منصور کا انتقال ہوا تو انہوں نے اس کا مرثیہ کہا، وہی مندرجہ ذیل شعر کے قائل ہیں:

"خبردار! دوست کے گھر والوں میں سے ایک قبیلہ نے بوسیدہ چادر اوڑھ لی جب راتیں خلط ملط ہوگئیں۔
جب رات اور دِن آدمی سے تقاضا کرنے لگیں تو اس سے ایسی چیز تقاضا کرنے لگ جاتی ہے جس کا تقاضا کرنا ملول اور بور نہیں کرتا"۔

محمد بن سلام الجمحی نے انہیں شعراء کے طبقہ میں سے بشار بن برد اور ان کے نیچے کے طبقہ کے شعراء میں شمار کیا ہے۔
ابوالفرج اصبہانی لکھتے ہیں: ابوحیہ الہیثم بن ربیع بن زرارہ بن کثیر بن جناب بن کعب بن مالک بن عامر بن نمیر بن عامر بن صعصعہ النمیری دورِ بنی امیہ اور بنی عباس کے بزرگ پیشرو مخضرمی شاعر ہیں۔ وہ بصرہ کے رہائشی اور فصیح رجزیہ اور قصیدہ گو شاعر تھے، لیکن اس سب کے باوجود وہ بے وقوف، بزدل، بخیل، بے حد جھوٹے، بہرکیف ان تمام رزائل میں مشہور تھے۔

میں کہتا ہوں: شاید جن لوگوں نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے ان کی دلیل ان کا مخضرمی ہونا ہے، جو ایک باطل دلیل ہے کیونکہ جن بعض مخضرمین کو کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دورِ جاہلیت اور اسلام دیکھا ہے، نیز اموی اور عباسی حکومتوں کا دور پانے والے کو مخضرمی کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ابوحیہ قسم ثانی میں شامل ہیں نہ کہ قسم اوّل میں۔ ابوبکر بن ابی خیثمہ بحوالہ محمد بن سلامہ جمحی نقل کرتے ہیں کہ ابوحیہ کی ایک تلوار تھی جس کا نام "لعاب المنية" تھا۔ لیکن مزے کی بات کہ اس میں اور لکڑی میں کوئی فرق نہ تھا۔ وہ سب سے زیادہ بزدل تھے۔ مجھے ان کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ ایک رات ان کے گھر کتا گھس آیا انہوں نے سمجھا شاید چور ہے۔ میں نے جھانک کر دیکھا انہوں نے اپنی تلوار "لعاب المنية" سونت

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۲۵) تجرید (۱۵۹/۲) [2] تجرید (۱۶۱/۲) [3] التجرید (۱۶۱/۲)

لی اور کہنے لگے: ارے او ہمیں دھوکا دینے والے! ہم پر جرأت کرنے والے۔ اللہ کی قسم! تو نے اپنے لیے بہت بری چیز منتخب کی ہے، مال تھوڑا ہے اور تلوار تیز اور چمکدار تم خود ہی میری طرف سے ملنے والی سزا سے پہلے ہی معافی مانگ لو۔ وہ یہ ساری باتیں صحن کے درمیان میں کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے۔ اسی اثناء میں وہ کتا باہر نکلا تو انہوں نے بے ساختہ کہا:

''الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کتے کی صورت میں بدل دیا اور ہمیں جنگ سے بچا لیا''۔

ابو محمد بن قتیبہ لکھتے ہیں: ابو حیہ نمیری سب سے جھوٹا انسان تھا۔ ایک دِن اس نے کہا کہ وہ صحرا میں جا کر کوّوں کو بلائے گا تو وہ اس کے اردگرد جمع ہو جائیں گے ان میں سے جتنے چاہے گا پکڑ لے گا۔ کسی نے اس سے کہا: ابو حیہ! اگر ہم تمہیں صحرا میں لے جائیں اور تم کووں کو بلاؤ اور وہ نہ آئیں تو پھر ہم تمہیں کیا سزا دیں؟ اس نے کہا: تب تو اللہ انہیں دور ہی رکھے۔ لکھتے ہیں: ایک دِن اس نے کہا: مجھے ایک ہرن نظر آیا جس پر میں نے تیر پھینکا لیکن تیر بچ کر نکل گیا، بھاگتے ہوئے تیر پھر اس کے آڑے ہوئے پھر وہ بچ نکلا پھر آڑے آیا اللہ کی قسم کئی بار تیر اس کے آڑے آتا اور وہ بچ نکلتا، بالآخر اسے پچھاڑ دیا۔ مبرد نے بحوالہ ابن ابی حیرہ روایت کی ہے کہ ابو حیہ نمیری بڑا دروغ گو شخص تھا وہ فرزدق کے حوالہ سے کئی باتیں بیان کرتا، ایک دِن میں نے اس کو سنا کہنے لگا: ایک دفعہ ہرن نظر آیا تو میں نے اس پر تیر چلایا پھر اسی طرح کا واقعہ ذکر کیا۔ رقاشی بحوالہ امام اصمعی لکھتے ہیں: ابو حیہ نمیری ابو جعفر منصور کے دربار میں آیا، اس نے منصور کی مدح اور بنی حسن کی ہجو کر رکھی تھی۔ تو منصور نے اسے اس کی اُمید سے کم انعام دیا۔ تو وہ حیرہ چلا گیا جہاں خمارہ کے پاس شراب پینے لگا اور اس کا ایک مشکیزہ خرید لیا پھر اس کا اس کے ساتھ ایک برا قصہ ذکر کیا۔

ابن قتیبہ [1] لکھتے ہیں: ابن مناذر کی ابو حیہ نمیری سے ملاقات ہوئی تو کہا: مجھے اپنا کوئی شعر سناؤ! اس نے شعر سنایا۔ اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ کہا: شعر ایسا ہوتا ہے؟ ابو حیہ نے کہا: کیوں اس میں کیا عیب ہے؟ یہی عیب ہے کہ تم نے سن لیا ہے۔ ابو عبید بکری ''شرح امالی القالی'' میں لکھتے ہیں: ابو حیہ نمیری اسلامی دور کا شاعر ہے اس نے بنی امیہ حکومت کا آخری زمانہ اور حکومت بنی عباس کا ابتدائی دور پایا ہے۔ اس کا انتقال منصور کی خلافت کے آخر میں ہوا۔

میں کہتا ہوں: پہلے جو حوالہ مرزبانی کا گزر چکا ہے کہ اس نے منصور کی وفات پر مرثیہ کہا تھا اس سے پتہ چلتا ہے اور مرزبانی ہی کا بیان ہے کہ سلمہ بن عیاش العامری شاعر نے ابو حیہ نمیری سے کہا: جانتے ہو؟ لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں تم سے زیادہ شاعر ہوں۔ اس نے کہا: اِنا لِلّٰہِ (افسوس!) لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی واقعہ کو مرزبانی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کئی لوگوں سے بحوالہ سلمہ بن عیاش العامری (جو بصرہ کے شعراء میں سے تھا) محمد بن سلیمان بن علی نے کہا کہ میں نے ابو حیہ سے کہا، پھر یہی الفاظ ذکر کیے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن سلیمان کی گورنری مہدی کی جانب سے اور اس کے بعد بھی رہی۔ جو تقریباً ۱۱۰ھ اور اس کے بعد کا دور ہے۔ تو یہ مؤرخین وغیرہ کے اتنے زیادہ اقوال اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ابو حیہ نہ صحابی ہیں اور نہ اسے دورِ نبوت حاصل ہے اور یہی معتبر قول ہے۔ واللہ اعلم!

---

[1] الشعر والشعراء لابن قتیبہ (۷۵۰)

حرفِ خاء

قسم اوّل از حرفِ خاء

۹۸۰۹ ابوخارجہ [1] عمرو بن قیس الخزرجی العبدی، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۱۰ ابوخالد حکیم بن حزام الاسدی۔

۹۸۱۱ ابوخالد یزید بن ابی سفیان الاموی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۱۲ ابوخالد [2] (بے نسبت)

ان کا ابواحمد الحاکم نے بحوالہ امام بخاری، اسی طرح المستغفری نے ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں جن کی حدیث اعمش سے بواسطہ مالک بن حارث بحوالہ ابوخالد مروی ہے۔ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، آپ نے اہل شام کو ہم سے زیادہ انعام دیا۔ ابن ابی شیبہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۸۱۳ ابوخالد [3]

حارث بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عبدحارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری زرقی۔ ابن اسحاق [4] وغیرہ نے شرکاءِ بدر اور بیعت عقبہ وغیرہ کے مواقع میں ان کا ذکر کیا ہے اور امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق ضمرہ بن سعید نقل کیا ہے کہ ابوخالد زرقی کو جنگ یمامہ میں کئی گہرے زخم آئے جو خلافتِ فاروقی میں ہرے ہو کر بہہ پڑے جس سے ان کا انتقال ہو گیا۔

۹۸۱۴ ابوخالد حارثی [5]

از بنی حارث بن سعد ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابراہیم بن بکیر بلوی بواسطہ بُثَیر ابن ابی قسیمہ سلامی روایت نقل کی ہے کہ مجھے ابوخالد حارثی، جو بنی حارث بن سعد سے تعلق رکھتے تھے، بتایا کہ میں ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے دیکھا کہ آپ تبوک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہم لوگ آپ کے ساتھ نکل پڑے، چلتے چلتے ہمارا گزر ثمود کی بستی حجر پر ہوا۔ آپ علیہ السلام نے ہمیں ان کے گھروں میں داخل ہونے سے منع فرمایا اور ہمیں ان کے پاس کے پانی کے چشموں

---

[1] اسد الغابہ (٥٨٣٤) [2] اسد الغابہ (٥٨٣٤) استیعاب (٢٩٦٦) تجرید (١٦١/٢)

[3] اسد الغابہ (٥٨٢٨) تجرید (١٦١/٢) [4] السیرۃ النبویۃ (١٦١/٢) [5] اسد الغابہ (٥٨٢٩) تجرید (١٦١/٢)

اور کنوؤں سے بھی منع کر دیا.... پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ اسی میں ہے کہ آپ جلدی ظہر کی نماز پڑھ کر ایک قبیلہ کے پاس آئے، وہاں آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو فرمایا: تم لوگ ابھی تک اس کا پانی تیز کر رہے ہو۔ وہ چشمہ ایسا تھا کہ اس کا پانی کم تھا جس سے برتن بھی نہ بھرتا تھا۔ فرماتے ہیں: آپ نے اس جگہ کا نام تبوک رکھ دیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ترکش سے ایک لمبا نیزہ نکال کر فرمایا: اتر کر یہ نیزہ اس میں گاڑ دو اور اللہ کا نام لینا۔ چنانچہ وہ اترے اور بسم اللہ پڑھ کر وہ نیزہ گاڑ دیا۔ تو پانی جوش سے فوارہ کی طرح نکلنے لگا۔ [1] اسی قصہ میں ابراہیم فرماتے ہیں: ہمارے جذام کے ابوعقال نامی ایک صاحب آئے ان کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ابدال ہیں۔ وہ کہنے لگے: مجھے وہ بابرکت جگہ دکھاؤ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور وہ چھوٹا سا گڑھا (معمولی سا گڑھا) تھا، جس سے پیالہ بھی نہ بھرتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اسے جاری کر دیا۔ چنانچہ ہم انہیں لے کر ادھر گئے۔ وہ جب اس کے پاس کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہاں یہی، یہی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ وہ پانی ہے جسے جبرائیل علیہ السلام نے بہایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے برکت کی دُعا کی۔ یہ تو بڑی برکت والا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ چشمہ بدستور اسی طرح رہا یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن عریض یہودی کو بھیجا جس نے اسے پاٹ دیا۔

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔

۹۸۱۵ ابوخالد السلمی [2]

محمد بن خالد کے دادا بغوی نے کنیٰ میں ان کا ذکر بطریق ابوالملیح، محمد بن خالد سلمی سے انہوں نے اپنے دادا سے جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے روایت کی ہے، پھر ایک حدیث ذکر کی۔ [3] بقول بعض: ان کا نام زید ہے جس کی تفصیل ناموں میں گزر چکی ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نام اللجلاج بتایا ہے، یہ بھی پہلے بیان ہو چکا، مجھے سوائے مذکورہ روایت کے کسی روایت میں ان کا نام نہیں ملا۔

۹۸۱۶ ابوخالد الکندی [4]

خالد بن معدان کے دادا۔ حسن سمرقندی نے اسی نام سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے ان کی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

۹۸۱۷ ابوخالد القرشیّ [5]

المخزومی۔ خالد کے والد۔ ان سے ان کے بیٹے بحوالہ اپنے والد طاعون کے بارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

---

[1] جامع المسانید (۵۴۷/۱۳) اسد الغابہ (۴۲۴/۴)

[2] اسد الغابہ (۵۸۳۰)

[3] مسند احمد (۲۷۲/۵) المعجم الکبیر (۸۰۱/۲۲) السنن الکبریٰ (۳۷۴/۳) مجمع الزوائد (۲۹۲/۲)

[4] اسد الغابہ (۵۸۳۱) تجرید (۱۶۱/۲)

[5] اسد الغابہ (۵۸۳۳) استیعاب (۲۹۶۵) تجرید (۱۶۱/۲)

تجرید [1] میں ان کا ذکر کر کے لکھا ہے: ان کی کوئی شان ہے۔

۹۸۱۸ ابوخِداش اللخمی [2]

شرفِ صحابیت حاصل ہے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے عبداللہ بن مُحَیریز ان کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا اسی طرح مختصر ذکر کیا ہے اور ابن السکن نے بطریق ثور بن یزید بحوالہ عبداللہ بن محیریز، ابوخداش صحابیٔ رسول ﷺ ذکر کیا ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں غزوہ کیا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تمام مسلمان تین چیزوں میں برابر کے شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ''۔ [3] قسم اخیر میں ان الفاظ پر اعتراض کا ذکر ہوگا اور وہ الفاظ یہ ہیں: ''ایک صحابیٔ رسول''۔

۹۸۱۹ ابوخراش

حدرد بن ابی حدرد اسلمی۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۲۰ ابوخراش السلمی [4]

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن المقری نے حیوہ سے بواسطہ ولید بن ابی ولید روایت کی ہے کہ عمران بن ابی انس نے بحوالہ ابوخراش سلمی ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے ایک سال تک اپنے (مسلمان) بھائی سے ناراضگی رکھی تو گویا اس نے اس کا خون بہا دیا''۔ [5] ان کے ہاں سلمی ہی لکھا ہوا ہے، حالانکہ وہ اسلمی ہیں۔ جیسا کہ ابن وہب نے بواسطہ حیوہ نقل کیا ہے۔ بقول بعض: یہی حدرد بن ابی حدرد ہیں جن کا تذکرہ ان سے پہلے ہوا ہے۔

۹۸۲۱ ابوالخریف بن ساعدہ [6] صیفی میں ذکر ہوا ہے۔

۹۸۲۲ ابوخُزاعہ [7]

حمص فروکش ہوئے، ان کی حدیث کثیر بن مرہ سے مروی ہے، تجرید میں ان کا ذکر ہے۔ [8]

۹۸۲۳ ابوخِزامہ [9]

بنی حارث ابن سعد ہذیم عذری کے فرد ہیں ان کی حدیث زہری بواسطہ ابن ابی خزامہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابوخزامہ کا نام یعمر تھا، امام مسلم وغیرہ نے ان کا یہی نام بتایا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے جو دم اور دوا ہم کرتے ہیں..... (حدیث) [10] امام مسلم کی کتاب الکنیٰ میں ابوخزامہ بن یعمر لکھا ہے، ایسا ہی یعقوب بن

---

[1] تجرید (١٦١/٢) [2] اسد الغابہ (٥٨٣٦) تجرید (١٦١/٢)

[3] ابوداؤد (٣٤٧٧) مسند احمد (٥/ ز٣٦٤) جامع المسانید (٥٤٩/١٣) اسد الغابہ (٤٢٥/٤)

[4] تجرید (١٠١/٢) [5] ابوداؤد کتاب الادب باب فیمن یهجر اخاه المسلم (٤٩١٥)

[6] اسد الغابہ (٥٨٤٧) [7] تجرید (١٦٢/٢) [8] ایضًا

[9] اسد الغابہ (٥٨٤٢) تجرید (١٦٢/٢) [10] مسند احمد (٤٢١/٣)

سفیان نے کہا اور بیہقی نے اسے قوی قول کہا ہے اور ایک اور طریق سے ان کا نام زید بن حارث بتایا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں: ایک حدیث میں زہری سے راوی کی غلطی کی وجہ سے کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔ جبکہ یہ تابعی ہیں، لگتا ہے ان کا میلان اس طرف ہے، جس نے یوں کہا: ابوخزامہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔ ابن فتحون لکھتے ہیں: ان کی حدیث باوردی اور طبرانی نے بطریق ابن قتیبہ نقل کی ہے جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ اسی طرح یہ روایت طبرانی نے بطریق عبدالرحمٰن بن اسحاق بحوالہ زہری روایت کی ہے۔ بقول بعض: زہری بواسطہ ابوخزامہ وہ اپنے والد سے، اس کو ابن عبدالبر نے راجح کہا ہے مبہمات میں اس کی طرف اشارہ ہوگا۔ ''خزامہ'' ناموں اور حارث بن سعد اور سعد ہذیم میں اُن سب لوگوں کی غلطی کا بیان ہوا ہے، جنہوں نے ان کا ایسا ہی نام بتایا۔

(۹۸۲۴) ابوخزامہ [۱]

رفاعہ بن عرابہ الجھنی۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کی یہ کنیت بتائی ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

(۹۸۲۵) ابوخزامہ بن اوس [۲]

بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق [۳] نے شرکاء بدر میں اور ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن میں نے ایک نسخہ میں جو حافظ ابوعلی العسکری کے قلم سے لکھا ہے، اس نام کو الف کے بدلہ یاء سے ''خزیمہ'' دیکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ''ابوخزیمہ'' میرے خیال میں یہ اسی نسخہ کا فساد ہے جس سے نقل کیا گیا ہے۔

(۹۸۲۶) ابوخزیمہ بن یربوع [۴]

بن عمرو انصاری عدوی کا بیان ہے کہ یہ اُحد میں شریک تھے[۵] بقول بعض: ان کا نام یربوع ہے۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

(۹۸۲۷) ابوخصفہ [۶]

علی بن مدینی اور عبدہ بن عبداللہ الصفار وغیرہ نے وہب بن جریر سے بواسطہ شعبہ بحوالہ میسرہ بن عبداللہ جعفی روایت کی ہے، فرمایا: میں ابوخصفہ کی مجلس میں بیٹھا۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو فقیر کون ہے؟ ہم نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: (حقیقی) فقیر وہ ہے جس کا مال تو ہو لیکن اس نے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔[۷] آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ آپ سے رقوب کے بارے میں پوچھا گیا تھا، اس وقت آپ نے فرمایا تھا۔

---

[۱] اسد الغابہ (٥٨٤٨) استیعاب (٢٩٧٠) [۲] اسد الغابہ (٥٨٤٢) استیعاب (٢٩٧٠)

[۳] السیرۃ النبویۃ (٢٦١/٢) [۴] اسد الغابہ (٥٨٤٤) تجرید (١٦٢/٢)

[۵] اسد الغابہ (٤٢٩/٤) [۶] اسد الغابہ (٥٨٤٥) تجرید (١٦٢/٢)

[۷] مسند احمد (٣٦٧/٥) مجمع الزوائد (١١/٣) جامع المسانید (٥٥٤/١٣) اسد الغابہ (٤٢٩/٤)

۹۸۲۸ ابو خُصَیفہ [1] (تصغیر ہے)

طبرانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یزید بن عبدالملک نوفلی، یزید بن خصیفہ وہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے چہروں کے پاس بھلائی تلاش کرو''۔ [2] اسی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے نکلے تو وہ ((لا حول ولا قوة الا باللّٰه)) پڑھ لیا کرے''۔ [3]

میں کہتا ہوں: یزید ضعیف ہے ہمارے شیخ الشیوخ ''کتاب الوشی'' میں لکھتے ہیں: اگر یہ یزید بن خصیفہ ہی ہیں تو وہ یزید بن عبداللہ بن خصیفہ مشہور ثقہ ہیں جو سائب بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ مجھے ان کے والد کا نام راویوں میں اور نہ ان کے دادا کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ملا ہے اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو پھر مجھے نہ ان کے بارے علم ہے نہ ان کے والد اور دادا کے بارے میں۔

میں کہتا ہوں: یہی مشہور ہے ادھر المزی نے التہذیب میں یزید بن عبدالملک کو ان سے روایت کرنے والوں میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ خصیفہ کے والد کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔ بقول بعض: وہی خصیفہ بن یزید ہیں۔ اس بنا پر مذکورہ حدیث کے صحابی خصیفہ ہوئے المزی نے یزید بن عبداللہ بن خصیفہ کے سوانح میں لکھا ہے کہ خصیفہ کے والد کا نام یزید ہے ایک قول ہے: عبداللہ بن یزید بن سعید بن ثمامہ الکندی ہے۔

۹۸۲۹ ابوالخطّاب [4]

بقول ابو عمر: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ لیکن ان کا نام معلوم نہیں۔ ان سے وتر کے بارے میں بروایت ابو ثویر بن ابی فاختہ ایک حدیث مروی ہے۔ ادھر ابن فتحون نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے درست یہ ہے کہ ان سے ثویر نے روایت کی ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: کوفہ کے رہائشی تھے۔ ابو احمد الحاکم لکھتے ہیں: ابراہیم بن عبداللہ الخزاعی ان صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے جن کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ ابن السکن، ابن ابی خیثمہ، بغوی، عبداللہ بن احمد نے اپنی کتاب ''السنۃ'' میں اور طبرانی نے بطریق اسرائیل، بواسطہ ثویر بن ابی فاختہ روایت کی ہے کہ میں نے ایک صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جنہیں ابوالخطاب کہا جاتا تھا، کو فرماتے سنا جب ان سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا کہ میرا دل تو چاہتا ہے کہ جب میں آدھی رات کے وقت اٹھ کر نماز پڑھوں اس وقت ہی وتر ادا کروں، بے شک اللہ تعالیٰ ساتویں گھڑی میں آسمانِ دنیا کی طرف (رحمت کا) نزول فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا کرنے والا۔ (حدیث) اس کے آخر میں ہے: ''جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو بلند ہو جاتا ہے''۔ [5]

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۴۶) تجرید (۱۶۲/۲)

[2] المعجم الکبیر (۹۸۳/۲۲) مجمع الزوائد (۱۹۵/۸) کنز العمال (۱۶۷۹۶) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

[3] المعجم الکبیر (۹۸۳/۲۲) مجمع الزوائد (۱۲۸/۱۰، ۱۲۹۹) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

[4] اسد الغابہ (۵۸۴۷) تجرید (۱۶۲/۲)

[5] المعجم الکبیر (۹۲۷۹/۲۲) مجمع الزوائد (۲۴۵/۲) (۱۲۸/۱۰) (۱۲۹/۱۰) جامع المسانید (۵۵۵/۱۳)

ابواحمد زبیری کی روایت میں بحوالہ طبرانی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بارے میں پوچھا: آپ کے علاوہ کسی نے یہ روایت مرفوع نقل نہیں کی۔

۹۸۳۰ ابوخلّاد

وہی سائب بن خلاد ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۳۱ ابوخلّاد الزُّعَینی ❶

وہی عبدالرحمٰن بن زہیر، ان کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۳۲ ابوخلّاد ❷ (بے نسبت)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی نصیب ہوئی ہے تو اس کے قریب رہو''۔ (حدیث) ان سے ابوفروہ الجزری روایت کرتے ہیں۔ بقول بعض: ان میں واسطہ ابومریم ہیں پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ❸ نے فرمایا: یہی بہتر ہے۔ یہ روایت بزار نے بطریق ابوفروہ، بواسطہ ابوخلاد جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ ہم نے انہیں مسند میں اس لیے شامل کیا کہ ان کا کہنا ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ باوجودیکہ انہوں نے خود نہیں کہا کہ میں نے آپ علیہ السلام کو دیکھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے۔ ابن ابی عاصم نے یہی روایت اسی سند سے نقل کی ہے، جس کے سیاق میں وہ لکھتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، لیکن ان کے ہاں بواسطہ ابوخالد ❹ مروی ہے جبکہ درست ابوخلاد ہے۔ ادھر ابن مندہ کا خیال ہے کہ یہ سابقہ والی شخصیت ہیں۔ ابن ماجہ نے ان کا ذکر کیا تو فرمایا: بقول بعض ان کا نام عبدالرحمٰن بن زہیر ہے۔

۹۸۳۳ ابوخَلَف (خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

زمخشری نے ''ربیع الابرار'' میں ان کی ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ ''جب منافق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش تھرتھرانے لگتا ہے اور رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے''۔ انہوں نے یہ روایت بغیر اسناد کے نقل کی، میرے خیال میں اس میں سے انس رضی اللہ عنہ کا ذکر رہ گیا ہے۔

۹۸۳۴ ابوخلید الفہری ❺

بقول بعض ابوخلیدہ یا ابوجنیدہ، جیم میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (۵۸۵۵) ❷ اسد الغابہ (۵۸٤۸) تجرید (۱٦۲/۲)

❸ التاریخ الکبیر (۹۸/۹) ❹ التاریخ الکبیر (۲۷/۸) اسد الغابہ (۵۸٤۹) تجرید (۱٦۲/۲)

❺ اسد الغابہ (۵۸۵۷) استیعاب (۲۹۷٤)

۹۸۳۵ ابوخمیصہ [1]

یہ معبد بن عباد ابن قشیر انصاری، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۳۶ ابوخناس [2]

خالد بن عبدالعزیز الخزاعی، ناموں میں ذکر ہوا۔

۹۸۳۷ ابوخُنَیس الغِفاری [3]

ان کا نام مشہور نہیں، ابن السکن لکھتے ہیں: ان کی حدیث ان کے گھرانے سے مروی ہے۔ ابوبکر بن عمرو بن عبدالرحمٰن کی کتاب میں ان کی حدیث ہے۔ انہوں نے ایسا ہی ''عمرو'' لکھا ہے، جبکہ درست نام عمر ہے۔ وہ ابن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر امام مالک کے شیوخ و اساتذہ میں شامل ہیں۔ ابوبکر اور ابوخنیس کے درمیان ایک اور راوی ہے۔ الحاکم ابواحمد کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے اور ان کی حدیث بحوالہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن ابی ربیعہ نقل کی کہ میں نے ابوخنیس غفاری کو فرماتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تہامہ میں نکلا، یہاں تک کہ جب ہم لوگ عسفان میں پہنچے تو اس کے صحابہ آپ کے پاس آ کر عرض کرنے لگے: اللہ کے رسول! بھوک نے ہمیں بے حال کر دیا، ہمیں کسی جانور کے ذبح کرنے کی اجازت دیجیے جسے ہم کھائیں..... (حدیث)

اسی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشورہ ہے کہ آپ نے توشوں کو جمع کرنے کا کہا جس سے برکت ہوئی پھر یہ لوگ چل پڑے۔ راستہ میں بارش ہوئی اور یہ لوگ سواریوں سے اترے اور منہ لگا کر بارش کا پانی پیا، آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ میں فرمایا: جس میں تین آدمی آئے جن میں سے دو بیٹھ گئے اور ایک اعراض کر کے چلا گیا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کی بات نہ سناؤ''۔ [4] (حدیث)

ذہلی فرماتے ہیں: یہ ابوبکر، ابن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی عاصم اور دولابی نے اپنے دوسرے شیوخ سے اپنی روایتوں میں ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، جو عبداللہ بن رجاء سے منقول ہے۔ حدیث کی سند حسن ہے، جو ہم بروایت اصبہانیین امالی المحاملی کے جزء ثانی میں عالی سند سے سنی ہے۔ صحیحین میں اس کا شاہد موجود ہے۔ اس کا ایک اور شاہد بحوالہ ان کے حاکم کی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۹۸۳۸ ابوخیثمہ الجعفی

عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۵۷) استیعاب (۲۹۷۴) [2] تجرید (۱۸۲/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۸۵۱) استیعاب (۲۹۷۵) تجرید (۱۶۲/۲)

[4] بخاری کتاب العلم باب من قعد ینتہی بہ المجلس (٦٦)

کتاب الصلاۃ باب الحلق والجلوس فی المسجد (٤٧٤) دلائل النبوۃ (١٢٢/٦) جامع المسانید (٥٢٢/١٣)

۹۸۳۹ ابوخیثمہ الانصاری السالمی ❶

حدیث کعب بن مالک میں ان کی توبہ کے قصہ کی طویل حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔ اس میں ہے غزوۂ تبوک میں ایک شخص کے گھوڑے کی دھول اڑتی دکھائی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے ابوخیثمہ ہی ہو! ❷ تو اللہ کی قدر وہ ابوخیثمہ ہی تھے۔ امام واقدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان ابوخیثمہ کا نام عبداللہ بن خیثمہ ہے وہ اُحد میں شریک ہوئے اور خلافت یزید بن معاویہ تک زندہ رہے۔

۹۸۴۰ ابوخیثمہ انصاری (دوسرے ہیں)

ان کا نام مالک بن قیس، بقول بعض: یہ وہی ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجوروں کا صدقہ پیش کیا جس پر منافقین نے انہیں ملامت کی تھی۔ ابن کلبی رحمہ اللہ کا بیان ہے: یہ وہی پہلے والے سالمی ہیں اور ان کا نام مالک بن قیس ہے۔ عبداللہ بن خیثمہ نہیں۔ واللہ اعلم!

۹۸۴۱ ابوخیثمہ الحارثی

حاء میں ان کے متعلق تنبیہ گزر چکی ہے، اور جو اس کا قائل ہے کہ یہ نام ابوحثمہ ہے تو اس بارے میں احتمال ہے۔ واللہ اعلم

۹۸۴۲ ابوالخیر الکندی

یہ جشیش ہیں، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۸۴۳ ابوخیرہ العبدی ❸

ثم الصُّباحی۔ صُباح ابن لکیز بن افصی کی طرف نسبت ہے جو عبدالقیس کا بطن ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں مختصراً، خلیفہ، دولابی، طبرانی اور ابواحمد الحاکم نے روایت نقل کی ہے کہ ابوخیرہ الصباحی نے فرمایا کہ عبدالقیس کا جو وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں اس میں تھا، تو آپ نے ہمیں پیلو ❹ کی شاخ مسواک کرنے کے لیے دی۔ ہم نے عرض کی، اللہ کے رسول! اگرچہ ہمارے پاس شاخیں ہیں پھر بھی ہم آپ کا ہدیہ اور آپ کی کرامت قبول کرتے ہیں۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! اپنی مرضی سے بلاکسی دباؤ کے مسلمان ہوئے ہیں جبکہ ایک قوم سوائے جنگ اور گھبراہٹ کے ایمان لانے سے رکی رہی۔ ❺ یہ طبرانی کے الفاظ ہیں۔ دولابی کی روایت میں ہے ہم چالیس مرد تھے۔ خطیب نے ''المؤتلف'' میں ان کا ذکر کیا

---

❶ اسد الغابہ (۵۸۵۲) تجرید (۱۶۳/۲)

❷ مسلم کتاب التوبہ (۶۹۴۷) دلائل النبوۃ (۲۲۳/۵) جامع المسانید (۵۲۳/۱۳)

❸ اسد الغابہ (۵۸۵۳) تجرید (۱۶۳/۲) ❹ مسواک کرنے کا درخت

❺ مسند احمد (۲۰۵/۴) المعجم الکبیر (۹۲۳/۲۲، ۹۲۴) مجمع الزوائد (۶۲/۵) جامع المسانید (۵۶۰/۱۳)

اسد الغابہ (۴۳۲/۴) دولابی فی الکنٰی (۲۷/۱)

ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو۔

۹۸۴۴ ابو خیرہ [1] (دوسرے ہیں)

اثیری نے انہیں صباحی سے علیحدہ ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث نقل کی ہے اس کو طبرانی [2] نے نقل کیا ہے، لیکن وہ صباحی کے حالات میں درج کی ہے، میرے نزدیک یہ اور ہیں۔ عبداللہ بن ہشام بن حسان بن یزید بن ابی خیرہ بحوالہ ابوخیرہ روایت کرتے ہیں: میرے اونٹ تھے جن پر میں بوجھ لادتا تھا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور خیبر میں شرکت کی، فرمایا یا حنین فرمایا۔ تو ہم لوگ ان کے لیے اپنے اونٹوں پر پانی لاتے تھے۔ (حدیث) اسی میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے برکت کی دُعا کی اور میرے بیٹے کو بھی دعا دی۔

قسم ثانی از حرف خاء

قسم ثانی میں کسی کا ذکر نہیں۔

قسم ثالث از حرف خاء

۹۸۴۵ ابو خِراش الھذلیؔ [1]

خویلد بن مرہ ہیں، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۸۴۶ ابو خرفاء العامری

انہیں دورِ نبوت نصیب ہوا ہے۔ ابوالفرج اصبہانی [2] نے ذوالرمہ شاعر کے حالات میں ان کا تذکرہ بطریق محمد بن حجاج تمیمی کیا ہے کہ میں حج کر کے جب ''مرّان'' پہنچا تو خرقاء ذوالرمّہ کی اہلیہ کے ہاں آیا، انہیں سلام کر کے اپنا تعارف کرایا تو وہ فرمانے لگیں: کیا تم حجاج بن عمرو بن زید کے بیٹے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ کہنے لگیں: اللہ تعالیٰ تمہارے والد پر رحم کرے وہ جلد ہی موت کے ہاتھ لگ گئے! تم کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا: حج کر کے۔ کہنے لگیں: تمہارا حج ناقص ہے، کیا تم نے اپنے چچا ذوالرمّہ کا یہ شعر نہیں سنا؟ ع

''حج کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ سواریاں خرقاء کے سامنے کھڑی ہوں درآنحالیکہ اس نے نقاب اتارا ہوا ہو''۔

راوی کا بیان ہے کہ وہ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے بھی کھڑی لگ رہی تھیں، کیونکہ وہ دراز قد، سفید رنگ، ضعیف العمر، لحیم شحیم تھیں۔ میں نے ان سے ان کی عمر پوچھی تو وہ بتانے لگیں: مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ اب میں کتنے سالوں کی ہوں البتہ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت میں کم سن بچی تھی، میں نے شمر بن ذی الجوشن کا دور پایا ہے، میرے والد نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور اس میں کئی حملے کیے۔

---

[1] اسد الغابہ (٥٨٥٤) تجرید (٩٢٢/٢) [2] المعجم الكبير (٩٢٢/٢٢)

[1] اسد الغابہ (٥٨٤٦) استیعاب (٢٩٦٩) [2] الاغانی (١٢٣/١٦)

۹۸۴۷ ابوالخیبری

جاہلیت کا دور پایا ہے۔ ان سے محرز مولا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ واقعہ نقل کرتے ہیں جو ان کا ان کے ساتھیوں کے ساتھ حاتم طائی کی قبر پر پیش آیا۔ جو ہم نے خرائطی کی ''مکارم الاخلاق'' میں بطریق ہشام بن کلبی بحوالہ محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔ عبدالقیس کا ایک گروہ حاتم طائی کی قبر کے پاس سے گزرا اور اسی کے پاس ان لوگوں نے پڑاؤ کرلیا۔ ان میں سے ایک شخص اٹھا اور حاتم طائی کی قبر پر لات مار کر کہنے لگا: ''ہماری ضیافت کرو''۔ پھر یہ لوگ سو گئے، وہی شخص گھبرایا ہوا جاگا اور اس کی زبان پر یہ شعر جاری تھے:

''ابوالخیبر ی! تم خاندان کے بڑے ظالم اور منہ پھٹ آدمی ہو۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک ایسے گڑھے کے پاس مہمان نوازی طلب کرنے آئے ہو جس کی (میت کی) کھوپڑی زمین میں گھل مل گئی ہے۔ کیا تم میرے بستر کے پاس میرے لیے گناہِ بے ضیافتی تلاش کرنا چاہتے ہو جبکہ تمہارے پاس ہی قبیلہ طی اور اس کے جانور بندھے ہیں۔ ہماری تو عادت ہے کہ ہم جانوروں کے پاس آ کر ان میں سے عمدہ کا انتخاب کر کے اپنے مہمان کو خوب سیر کر کے کھلاتے ہیں''۔

کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی کی کونچیں کٹی پڑی ہیں، وہ (نحر) ذبح کر چکے ہیں۔ صبح جب چلنے لگے تو اپنے اس ساتھی کو کسی نے اپنے پیچھے سوار کرلیا۔ اسی اثناء میں انہیں دور سے پکارتا ہوا ایک شخص نظر آیا جو ایک اونٹ پر سوار تھا اور دوسرا اس کے ساتھ بندھا ہوا تھا، ان کے قریب آ کر کہنے لگا: تم لوگوں میں سے ابوالخیبر ی کون ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں۔ آنے والے نے کہا: میں نے خواب میں حاتم کو دیکھا ہے، انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہاری اونٹنی سے انہوں نے تمہارے ساتھیوں کی ضیافت و مہمان نوازی کی ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سواری کا جانور دوں تو یہ اونٹ ہے اس پر سوار ہو جاؤ۔

اسی قصہ کو ابوالفرج اصبہانی [1] نے مذکورہ سند سے حاتم طائی کے حالات میں نقل کیا ہے کہ محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ولید مولا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ابوالخیبری نامی ایک شخص تھا جس کا گزر اپنے ساتھیوں سمیت حاتم طائی کی قبر پر سے ہوا۔ اس رات ابوالخیبر ی پکار کر کہنے لگا: اپنے مہمانوں کی ضیافت کرو پھر وہ واقعہ ذکر کیا۔ اسی میں ہے: پھر وہ جتنی اللہ کی رضا تھی چلے اس کے بعد انہیں ایک سوار نظر آیا۔ وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ تھے، کہنے لگے: حاتم کو میں نے خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے تمہاری اونٹنی سے ضیافت کی ہے اور اس بارے میں اشعار کہے ہیں جنہیں اتنا دہرایا کہ مجھے یاد ہو گئے۔ پھر ان کا ذکر کیا، اسی میں ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس اونٹ کو سواری کے لیے دوں چنانچہ اس پر سوار ہو کر چلے گئے۔

القسم الرابع ازحرف خاء

۹۸۴۸ ابوخالد الکندی [2]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا اور بطریق ابوفروہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابومریم کو فرماتے سنا کہ میں نے ابوخالد کندی سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جب تم ایسا شخص

[1] الاغانی (۱۰۱/۱۶) [2] اسد الغابہ (۵۸۳۲) تجرید (۱۶۱/۲)

دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی جیسی صفت عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب رہو....''۔ (حدیث) ❶

یہ حدیث ابوخلاد الرعینی کی ہے، ان کی کنیت اور نسبت میں وہم ہو گیا ہے۔

۹۸۴۹ ابوخداش ❷

انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان سے ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، رستہ مار لیا اور اونچائی پر رستے لگا لیے، جب آپ نے یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا: سبحان اللہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: گھاس، پانی اور آگ''۔ ❷ ابن مندہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں: ابوخداش الشَرعَبی کا نام حبان بن زید شامی ہے۔ ان کا صحابی ہونا صحیح ثابت نہیں۔ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے اور مذکورہ حدیث کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے بیان کیا۔ فرماتے ہیں: اسے یزید بن ہارون وغیرہ نے حریز بن عثمان سے بحوالہ ابوخداش نقل کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام حبان بن زید شرعبی بتایا ہے، اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: ایک صحابیٔ رسول ﷺ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ انہی ابوخداش نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ادھر ابوالیمان نے حریز بن عثمان سے بحوالہ حبان روایت کی ہے جن کی کنیت ابوخداش ہے کہ شرعب کے ایک بزرگ روم کی سرزمین پر فروکش ہوئے۔ پھر وہ حدیث نقل کی۔ اس سے ابن عبدالبر کی بات کی موافقت ہوتی ہے۔ ابن مندہ کے انہیں دو شخص قرار دینے پر ابن الاثیر نے ان کا عیب شمار کیا ہے۔ ایک سلمی جن کا ذکر قسم اوّل میں گزر چکا ہے، دوسرے شرعبی۔ فرماتے ہیں: ابوعمر نے انہیں جن سے ابوعثمان روایت لیتے ہیں اور انہیں جن سے ابن محیریز روایت کرتے ہیں، ایک شخص کہا ہے: یہی درست ہے۔ جبکہ ابن مندہ اور ان کے متبعین نے ان میں فرق کیا ہے۔ انہوں نے پہلے شخص کو شَرعَب کا بزرگ اور دوسرے کو لخمی قرار دیا ہے۔ اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ شرعب لخم کا بطن ہے تو ویسا ہی کرتے جیسا ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے شرعب اور لخم کی وجہ سے فرق نہیں کیا۔ بلکہ وجہ یہ بنی کہ دوسری روایات سے یہ ظاہر ہوا کہ شرعبی ہی حِبّان بن زید شام کے مشہور تابعی ہیں صحابی نہیں۔ وہ تو کسی صحابی سے روایت لیتے ہیں۔ اور کبھی کوئی مرسل روایت کرتے ہیں یہ ابوخالد سلمی صحابی کے علاوہ ہیں۔ اگرچہ وہ حدیث جوان دونوں نے روایت کی ہے ایک ہے۔ اسے عمرو بن علی فلاس نے یحییٰ قطان سے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے حریز سے انہوں نے ابوخداش سے انہوں نے کسی صحابیٔ رسول ﷺ سے نقل کیا ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، یا فرمایا: تین میں شرکت کی۔ عمرو بن علی کہتے ہیں: میں نے معاذ بن معاذ سے پوچھا تو انہوں نے حریز بن عثمان سے بواسطہ حبان بن زید شرعبی انہوں نے بحوالہ ایک صحابیٔ رسول ﷺ روایت کی ہے، عمرو فرماتے ہیں: پھر ہمارے پاس یزید بن ہارون آئے، انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

یہی روایت ابواحمد الحاکم نے ''الکنی'' میں لکھی ہے جس کی سند یوں ہے بطریق فلاس، پھر بطریق اسمٰعیل بن رجاء الزبیدی، حریز بحوالہ ابوخداش وہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے سنن میں عالی سند نقل کی، علی بن جعد سے وہ حریز سے وہ حبان

---

❶ ابن ماجه الزهد باب الزهد في الدنيا (٤١٠١) المعجم الكبير (٩٧٥/٢٢) اسد الغابه (٤٢٤/٤)

❷ اسد الغابه (٥٨٣٥) تجريد (١٦١/١) ❸ مسند احمد (٣٦٤/٥) جامع المسانيد (٥٤٩/١٣) اسد الغابه (٤٢٥/٤)

سے وہ قرن کے ایک شخص سے وہ مسدد، وہ عیسیٰ بن یونس وہ حریز سے وہ خداش سے وہ ایک مہاجر صحابی سے، اس سے پتہ چلا کہ ابوخداش کا نام حبان بن زید شرعبی ہے اور یہ تابعی ہیں صحابی نہیں۔ اور انہوں نے کسی نام والے صحابی سے روایت کی ہے جن کی نسبت میں اختلاف ہے، کوئی شرعبی اور کوئی قرنی تو کوئی کچھ اور کہتا ہے۔

۹۸۵۰ ابوخداش الشرعبیؒ [1]

حِبّان بن زید۔ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ شام کے رہنے والے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے، اور بات بھی یہی ہے۔

۹۸۵۱ ابوخراش الرُّعَیْنی [2]

بقول ذہبی: [3] بقی بن مخلد نے ان کی ایک حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے جو غلطی ہے۔ چنانچہ وہ بطریق ابونعیم بحوالہ ابوخراش الرعینی روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں جب مسلمان ہوا تو میری دونوں بیویاں آپس میں سگی بہنیں تھیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں میں سے جس کو چاہو طلاق دے دو''۔ [4]

میں کہتا ہوں: سند میں نقص اور تحریف واقع ہوئی ہے۔ اسی روایت کو ابن ابی شیبہ نے بحوالہ ابوخراش، وہ الدیلمی سے جو فیروز ہیں نقل کی ہے۔ یہ حدیث انہی سے مشہور ہے اور ان کا قصہ مشہور ہے۔ ابن ماجہ نے یہ روایت سنن میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اسی سند سے نقل کی ہے اور ابواحمد الحاکم نے الکنیٰ میں بطریق حسین بن سنان حرانی، عبدالسلام بن حرب سے نقل کی ہے یوں ابن مندہ کی سند سے ابووہب کا نام رہ گیا۔ اور جیشانی کی جگہ ابوالخیر کو برقرار رکھا، نیز اس سے الصحابی بھی رہ گیا۔

ابن مندہ نے رعینی کے حالات میں عمران بن عبداللہ کی روایت، ابوخراش سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے نقل کی ہے جو وہم پر مبنی ہے۔ ادھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابواحمد الحاکم نے فضالہ سے روایت کرنے والے شخص میں (ان دونوں نے یہ نہیں کہا: وہ رعینی ہیں) اور رعینی میں فرق کیا ہے۔ جس کی تائید ابن یونس کے ''تاریخ مصر'' میں لکھے قول سے بھی ہوتی ہے کہ ابوخراش اور ان سے روایت کرنے والے عمران کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔

۹۸۵۲ ابوخُلف (خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

زمخشری نے ''ربیع الابرار'' میں بحوالہ ابوخلف خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش تھرتھرانے لگتا ہے اور رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے''۔ ان کے ہاں اسی طرح بغیر سند کے لکھا ہے جبکہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نام رہ گیا ہے، مذکورہ حدیث ابویعلی کی کتاب میں ایک کمزور ترین سند سے بواسطہ ابوخلف اعمیٰ (نابینا) بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے۔ ابن ماجہ نے ابوخلف کی بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک اور حدیث بھی روایت کی ہے۔

---

[1] استیعاب (۲۹٦۷) تجرید (۲/۱٦۱) [2] اسد الغابہ (۵۸۳۸) تجرید (۲/۱٦۱) [3] تجرید (۲/۱٦۱)

[4] ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی من اسلم و عندہ نساء (۲۲۴۳) ترمذی کتاب النکاح (۱۱۲۹، ۱۱۳۰) ابن ماجہ کتاب النکاح (۱۹۵۰) مسند احمد (۴/۲۳۲) جامع المسانید (۱۳/۵۵۲) اسد الغابہ (۴/۴۲٦)

حرفِ دال

قسم اوّل از حرف دال

۹۸۵۳ ابوداؤد انصاری مازنی ✿

بقول بعض: ان کا نام عمرو یا عمیر ہے، دولابی کا قول ہے: میں نے ابن البرقی کو فرماتے سنا: ان کا نام عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار ہے۔ ''التصحیف'' میں عسکری رقمطراز ہیں کہ جھنی فرمایا کرتے تھے کہ یہ لفظ ابودَاود (الف سے پہلے ہمزہ کے ساتھ) ہے، ابن الدباغ نے اسے صحیح کہا ہے ایسا ہی ابوعلی الغسانی نے ابن عبدالبر کے ''اوہام'' میں لکھا ہے جبکہ ابن فتحون نے اس کی تردید کرتے لکھا ہے کہ مسلم، نسائی، ابواحمد، طبری، ابن جارود اور ابن السکن سب نے ان کی کنیت ابوداوٗد (واوٗ سے پہلے الف کے ساتھ) لکھی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہی مشہور ہے۔ ابن اسحاق ✿ اور خلیفہ نے اسی پر بھروسا کیا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ان سے مروی روایت میں آیا ہے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا بیان ہے کہ وہ بدر اور بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ امام احمد نے بطریق ابن اسحاق بحوالہ ان کے والد انہوں نے ایک مازنی سے انہوں نے ابوداوٗد کے حوالہ سے بدر میں ان کی شرکت کا قصہ ذکر کیا ہے۔ ✿ دولابی کی بطریق جعفر بن حمزہ بن ابی داوٗد مازنی بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا جو بدری صحابی ہیں روایت ہے، فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے یہاں تک کہ مسجد ذوالحلیفہ کے پاس پہنچے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور پھر حج کا احرام باندھا۔ (حدیث) ابن سعد نے بواسطہ واقدی انہوں نے اپنی مسند سے بحوالہ ام عمارہ نقل کیا ہے کہ ابوداوٗد مازنی اور سلیط بن عمرو بیعت عقبہ میں حاضر ہونا چاہتے تھے، پہنچے تو لوگ بیعت کر چکے تھے بعد میں انہوں نے اسعد بن زرارہ کے ہاتھ پر بیعت کی جو عقبہ کی رات نقباء کے سردار تھے۔

۹۸۵۴ ابودجانہ انصاری ✿

ان کا نام سماک بن خرشہ یا ابن اوس بن خرشہ بتایا جاتا ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ وہ بدر میں شریک اور یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق ✿ نے بطریق یزید بن السکن مسنداً روایت کی ہے کہ جنگ بدر میں گھمسان کا رَن پڑا تو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابودجانہ سماک بن خرشہ آپ علیہ السلام کا دفاع کرنے لگے، مصعب تو شہید ہوگئے اور ابودجانہ کو بہت زخم آئے۔ بقول بعض:

✿ اسد الغابہ (۵۸۵۵) تجرید (۱۶۳/۲) ✿ السیرة النبویة (۲۰۷/۲)

✿ مسند احمد (۴۵۰/۵) جامع المسانید (۵۶۵/۱۳) السیرة النبویة (۲۰۷/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۸۵۶) تجرید (۱۶۳/۲) ✿ السیرة النبویة (۵۴/۳)

وہ مسیلمہ کذاب کے مارنے میں شریک تھے۔ صحیح مسلم میں بطریق حماد بن سلمہ بواسطہ ثابت بحوالہ انس رضی اللہ عنہ ان کا ذکر ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے اُحد کے روز ہاتھ میں تلوار لے کر فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق سمیت کون پکڑے گا؟ تو ابودجانہ نے وہ تلوار سنبھالی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں چیرتے چلے گئے۔ ''الکنیٰ'' میں دولابی نے بطریق عبیداللہ بن وازع بواسطہ ہشام بن عروہ وہ بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار پیش کر کے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق سمیت کون پکڑے گا؟ تو ابودجانہ سماک بن حرب کھڑے ہوئے۔ عرض کی: میں، لیکن اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا اور اسے ہاتھ میں لے کر کسی کافر سے نہ بھاگنا''۔ [1]

۹۸۵۵ ابوالدحداح انصاری [2]

''انصاری'' حلیف ہونے کی وجہ سے کہلاتے ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں: مجھے نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ نسب۔ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ انصار میں سے ہیں اور ان کے حلیف ہیں۔ بغوی لکھتے ہیں: ابودحداح انصاری، اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ امام احمد، بغوی اور حاکم نے بطریق حماد بن سلمہ بواسطہ ثابت بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! فلاں کے پاس کھجور کا درخت ہے جس سے میں اپنی چار دیواری بنانا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے اس شخص سے کہا: ''اسے وہ کھجور کا درخت جنت کے ایک کھجور کے درخت کے بدلہ میں دے دو''۔ [3] اس شخص نے انکار کر دیا۔ حضرت ابودحداح اس کے پاس آئے اور اس سے فرمایا میرے گھر کے بدلہ میں یہ کھجور کا درخت مجھے فروخت کر دو، تو اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے اپنے گھر کے بدلہ میں وہ کھجور کا درخت خرید لیا ہے، اب اس سائل کو دے دیں میں نے وہ آپ کو دے دی ہے۔ جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابودحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجور کے پھیلے ہوئے درخت ہیں''۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ پھر وہ اپنے گھر آئے، اپنی اہلیہ سے کہا: ام دحداح اس گھر سے نکلو کیونکہ میں نے اسے ایک جنتی کھجور کے درخت کے بدلہ میں بیچ دیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا ہی وارے کا سودا ہے یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ کہا۔ یہی روایت ہمیں مسند عبد بن حمید میں عالی سند سے لکھی ملی ہے۔ جو حدیث جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ابودحداح کا جنازہ پڑھایا پھر ایک شاخ لے کر فرمایا..... (حدیث) اس کے آخر میں ہے: ''ابودحداح کے لیے کتنے ہی کھجور کے درخت ہیں''۔ اسی طرح یہ روایت انہوں نے حجاج بن محمد سے بواسطہ شعبہ، سماک سے بحوالہ ان کے روایت کی ہے۔ نیز محمد بن جعفر سے بواسطہ شعبہ بحوالہ ابودحداح نقل کی ہے۔ مسلم نے بندار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہ ابودحداح سے مروی ہے ابن مندہ نے بطریق عبداللہ بن حارث بحوالہ ابن مسعود روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر دے گا''۔ [4] تو ابودحداح نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ ہم سے قرض لینا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسلم كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابى دجانة (٦٣٠٣) مسند احمد (١٢٢/٣) دلائل النبوة (٢٣٤/٣)

[2] اسد الغابه (٥٨٥٧) تجريد (١٦٣/٢)

[3] مجمع الزوائد (٣٢٤/٩) موارد الظمان (٢٢٧١) [4] البقرة (٢٤٥)

ہاں۔ (حدیث) اس میں ان کے صدقہ کا ذکر ہے۔ بطریق عقیل، ابن شہاب سے مرسلاً اس کا مفہوم منقول ہے۔ ثابت بن دحداح کے حالات میں گزر چکا ہے کہ ان کی کنیت ابودحداح تھی، وہ نبی ﷺ کی حیات میں فوت ہوئے جس کی بنیاد پر ابوعمر نے کہا: وہ یہی ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ وہ اور ہیں۔

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ابودحداح کا انتقال ہوا جو انصار میں باہر سے آ کر آباد ہوئے۔ تو نبی ﷺ نے عاصم بن عدی کو بلا بھیجا اور فرمایا: کیا اس کا تم لوگوں سے کوئی نسبی رشتہ ہے؟ عرض کی: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کی میراث ان کے بھتیجے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو دی۔ [1] یہ واقعہ مناسب ہے کہ ثابت کے لیے ہو کیونکہ پہلے ان کے حالات میں گزر چکا ہے کہ وہ اُحد میں زخمی ہوئے، بقول بعض: اسی میں شہید ہوئے۔ ایک قول ہے کہ زندہ رہے بعد میں زخم مندمل ہوا تو وفات پا گئے۔ یہی راجح ہے۔ رہے یہ صحابی جن کا عنوان ہے تو یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ ابونعیم کی روایت ہے کہ ابودحداح نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس کی پریشانی دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کر دے گا۔ کیونکہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا ہوں نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لیے''۔ [2] **تشریح** (یعنی دنیا کی وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور اس میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں)۔

میں کہتا ہوں: فضیل تک اس کی سند صحیح نہیں۔ اسی روایت کو طبرانی نے اس سے مکمل نقل کیا ہے جو جُبرون بن عیسیٰ سے بواسطہ یحییٰ بن سلیمان بحوالہ فضیل مروی ہے۔ اور جبرون کی روایت کردہ حدیثیں بے بنیاد ہوتی ہیں۔

۹۸۵۶ ابوالدَّخداح [3]

بقول بعض: ابوالدَّخداح ان کا نام ثابت ہے۔ ناموں میں ذکر ہو چکا ہے، مقاتل بن سلیمان کا زعم ہے کہ ان کا نام عمر ہے۔

۹۸۵۷ ابوالدرداء انصاری [4]

نام عویمر، تذکرہ ہو چکا ہے۔ بقول بعض: عامر اور لقب عویمر ہے۔

۹۸۵۸ ابودرّہ البلوی [5]

ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فتح مصر میں شریک تھے اور ان کی کوئی روایت مشہور نہیں۔ علی بن قدید فرماتے ہیں: میں نے ان کے گھر کے دروازہ پر لکھا دیکھا: ''یہ گھر ابودرّہ بلوی صحابیٔ رسول اللہ ﷺ کا ہے''۔ [6]

۹۸۵۹ ابوالدنیا [7] (بے نسبت)

مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا اور محمد بن اسمٰعیل، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عمر بن قیس، عطاء ان کے

---

[1] ذكره ابن ابى شيبه فى مصنفه (٢٦٥/١١)

[2] المعجم الكبير (٧٦٤/٢٢) كنز العمال (٦٢٧٩) مجمع الزوائد (٣٢٥/٩) اسد الغابه (٤٣٤/٤)

[3] اسد الغابه (٥٨٦٤) استيعاب (٢٩٨٠) [4] اسد الغابه (٥٨٦٥) [5] اسد الغابه (٥٨٥٩) تجريد (١٦٣/٢)

[6] اسد الغابه (٤٣٥/٤) [7] اسد الغابة (٥٨٦٠) تجريد (١٦٣/٢)

سلسلۂ سند میں ابوالدنیا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لیا کرے''۔ ہشام بن عمار فرماتے ہیں: یہ ابوالدنیا مشہور صحابی ہیں۔ اسی طرح بغوی نے بحوالہ ہشام نقل کیا ہے اور ابن مندہ بطریق ولید بن مسلم، عمر بن قیس سے نقل کرتے ہیں، لیکن متن میں یہ الفاظ ہیں: ''جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے''۔ [1] ابونعیم لکھتے ہیں: یہی درست ہے پہلے الفاظ غلط ہیں: ''العلل'' میں الدارقطنی لکھتے ہیں: یہ روایت محمد بن بکر برسانی نے عمر بن عطاء سے بحوالہ ابودرداء نقل کی ہے۔ صدقہ بن خالد فرماتے ہیں: عمر کی عطاء سے بحوالہ ابوالدنیا سند لفظاً غلط ہے۔

ابوبشر دولابی ''الکنی'' میں لکھتے ہیں: اس میں غلطی ہشام بن عمار سے ہوئی۔ خطیب نے "الکفایة" میں بطریق احمد بن علی الابار روایت کی ہے کہ میں نے ہشام بن عمار سے پوچھا: کیا آپ سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا.... پھر وہ حدیث نقل کی۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ الابار فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث اہل حمص کے ہاں عمر بن قیس سے بواسطہ عطاء بحوالہ ابودرداء لکھی نظر آتی ہے۔ مجھے لگتا ہے ان کی کتاب میں اندماج ہوکر ''عن ابی الدنیا ہوگیا'' یعنی راء دال میں مل گئی۔ ولید بن مسلم کا مذکورہ طریق ان سب کی تردید کرتا ہے اور یہی بات باقی رہ جاتی ہے کہ اس میں لفظی غلطی ہوئی ہے۔

القسم الثانی ازحرف دال

اس میں کسی مرد کا ذکر نہیں۔

القسم الثالث ازحرف دال

۹۸۶۰ ابوالدھماء البنانی

دورِ نبوت پایا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، اور آپ سے استدعا کی بنی بنانہ کو واپس قریش میں لوٹایا جائے۔ وہ لوگ ان سے جدا ہو کر بنی شیبان کے پاس چلے گئے تھے، ابودھماء ان کے سردار تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے تو اس بات کا علم نہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ ان کی بات صحیح ہے تو آپ نے ان سے فرمایا: آئندہ سال تم لوگ میرے پاس آ جانا۔ اسی اثناء میں ان کے سردار ابودھماء قتل ہوگئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہوا تو یہ لوگ آ گئے آپ نے انہیں قریش میں شامل کر دیا۔ اور جب حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو انہیں بھی واپس لوٹا دیا گیا۔ جس کے بارے میں عبدالرحمن بن حسان کہتے ہیں: ع

''سدھائے ہوئے تجیبی نے ایسی ضرب لگائی کہ اس نے بنانہ کو بنی شیبان میں واپس پہنچا دیا''۔

یعنی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی یہ سارا واقعہ بلاذری کا ذکر کردہ ہے۔ زبیر بن بکار نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے وہ اپنی روایت میں لکھتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد انہیں سلام بھیجا کرتے تھے اور میرے پوچھنے پر فرمانے لگے: یہ ہماری بنی لؤی بن غالب سے ہی بچھڑی قوم ہے۔

---

[1] بخاری کتاب الجمعة باب غسل الجمعة (۸۷۹، ۸۹۵) مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل الجمعة (۱۹۵۴) ابوداؤد کتاب الطهارة باب الغسل یوم الجمعة (۳۴۱) اسد الغابه (۴/۴۳۵)

القسم الرابع ازحرف دال

۹۸۶۱ ابوالدرداء (بے نسبت)

ایک مرسل حدیث روایت کرنے کی بنا پر کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے جو وہم پر مبنی ہے۔ چنانچہ ابن ابی الدنیا اور الشعب میں بیہقی ان کے طریق اور ابودرداء الرهاوی تک ان کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا سے احتیاط کرو کیونکہ یہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگرنی ہے''۔ (حدیث) [1] بیہقی فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے ابودرداء رھاوی سے وہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں۔ ذہبی [2] لکھتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں یہ ابودرداء کون ہیں اور وہ حدیث منکر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔

۹۸۶۲ ابوالدیلمی

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، میرے خیال میں درست ابن الدیلمی ہے جو فیروز ہیں، فاء میں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: یہ شام کے رہنے والے ہیں، ان کے نسب کا پتہ نہیں۔ پھر بطریق عروہ بن رویم، بواسطہ ابوادریس الخولانی بحوالہ ابودیلمی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل عبادت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھا ہے''۔ [3] فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

---

[1] کنز العمال (٦٠٦٥) اتحاف السادة المتقين (٦٨/٨) كشف الخفاء (٥٨/١)

[2] ميزان الاعتدال (٥٢٢/٤)

[3] کنز العمال (٥٨٤٣) جمع الجوامع (٦٢٤٦)

حرفِ ذال

القسم الاوّل از حرف ذال

۹۸۶۳ ابوذباب المذحجی [1]

از سعد العشیرۃ۔ بقول ابوعمر: ان کے اسلام لانے کی بڑی دلچسپ حدیث ہے، وہ شاعر بھی تھے۔ یہی عبداللہ بن ابی ذباب کے والد ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ حسن بن احمد سمرقندی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے: ''ابوذباب سعدی'' اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابوموسیٰ نے بطریق عمارہ بن زید بحوالہ عبداللہ بن ابی ذباب انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں شکار کا شوقین تھا.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا، پھر فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ جمعہ کا دِن تھا میں آپ کے منبر کے روبرو بیٹھا تھا، آپ خطبہ دینے منبر پر چڑھے حمد وثناء کے بعد فرمایا: ''میں واضح معجزات و دلائل کے ساتھ تمہاری طرف اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں، اور میرے منبر کے آگے سعد العشیر ہ کا ایک شخص بیٹھا ہے جو اسلام لانے آیا ہے، اس نے مجھے اور نہ میں نے اسے اس سے پہلے کبھی دیکھا ہے، نماز کے بعد یہ تم لوگوں سے ایک عجیب واقعہ ذکر کرے گا''۔ فرماتے ہیں: آپ نے نماز پڑھائی مجھے آپ سے بڑی مسرت ہوئی، نماز کے بعد فرمانے لگے: سعد العشیر ہ کے بھائی قریب ہو جاؤ، ہمیں اپنا، صافی اور قراط یعنی اپنے کتے اور اپنے بت کا واقعہ سناؤ۔ فرماتے ہیں: میں کھڑے ہو کر اپنا واقعہ سنانے لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ قصہ ختم ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی کی وجہ سے سونے کی طرح چمک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میرے سامنے قرآن مجید پڑھا تو میں مسلمان ہو گیا.... (حدیث) ایسا ہی ''شرف المصطفیٰ'' میں ابوسعید نیشاپوری نے طویل نقل کیا ہے، اس کے آخر میں ہے پھر میں نے آپ سے اپنی قوم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے جا کر انہیں اسلام کی رغبت دلائی تو وہ مسلمان ہو گئے۔ میں انہیں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ اسی کے متعلق میں کہتا ہوں: ؏

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت لے کر آئے تو میں نے ان کا اتباع کیا اور قراط کو ذلت کے گھر میں پھینک دیا۔
سعد العشیر ہ کو میری طرف سے یہ پیام کون دے گا کہ میں نے فنا ہونے والی چیز کے بدلہ باقی رہنے والی چیز (آخرت) خرید لی ہے''۔

۹۸۶۴ ابوذباب (دوسرے)

فاکہی نے بطریق محمد بن یعقوب بن عتبہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن ابی ذباب سے وہ اپنے والد

---

[1] كنز العمال (٥٨٤٣) جمع الجوامع (٦٢٤٦)

عباس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قصی بن کلاب کے اشعار پڑھے: ع

''میں لوئ کی اولاد سے محتاط لوگوں کا بیٹا ہوں، مکہ میں میری ولادت ہوئی اور میں یہیں پلا بڑھا۔ میرے لیے بطحاء ہے جس کا معد کو پتہ ہے اور اس کا ظاہری علاقہ جو چاہے میں بھی وہی چاہتا ہوں۔ اگر اس میں قیدار اور عیبت کی اولاد امید نہ کرے تو میں غالب نہیں''۔

۹۸۶۵ ابوذر الغفاری [1]

مشہور زاہد (تارک الدنیا)۔ سچی بات کرنے والے۔ ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ مشہور یہ ہے کہ وہ جندب بن جنادہ بن السکن ہیں، ایک قول ہے: ابن عبداللہ۔ ایک قول ہے: ان کا نام بریر، بقول بُریر تصغیر ہے۔ یہی اختلاف ان کے والد کے بارے میں ہے۔ صرف السکن جو ان کے دادا ہیں ان کے بارے میں نہیں۔ بقول بعض: یزید اور عرفہ ایک قول ہے: ان کا نام یہی السکن بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن مُلَیل (تصغیر ہے) ابن صُعیر (یہ بھی تصغیر ہے) ابن حرام، ابن غفار، ایک قول ہے: ان کے دادا کا نام سفیان بن عبید بن حرام بن غفار ہے اور ان کی والدہ کا نام رملہ بنت وقیعہ غفاریہ ہے، ایک قول ہے: یہ عمرو بن عبسہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ابن ماجہ کی روایت میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جنیدب! تصغیر کے ساتھ، یہ اختلاف جو ان کے اور ان کے والد کے نام میں ہے سارے کا سارا ابن عساکر نے بحوالہ ان کے قائلین نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: بریر بریق کی لفظی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ ایسا زید اور یزید ہے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ دو طرح سے صحیحین میں ہے، جن میں اختلاف ظاہر ہے۔ بخاری کی کتاب میں بطریق ابوحمزہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما منقول ہے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: تم اس وادی میں جانا اور مجھے اس شخص کی اطلاع دو جس کا کہنا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے اس کی بات غور سے سننا پھر مجھے آ کر بتانا۔

چنانچہ وہ بھائی روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر آپ علیہ السلام کی گفتگو سنی پھر ابوذر کے پاس واپس آیا اور ان سے کہا: میں نے دیکھا ہے وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ایسا کلام سناتا ہے جو شعر و شاعری سے بالاتر ہے۔ تو ابوذر بولے: میں جو چاہتا تھا اس کی تم نے مجھے تشفی نہ کرائی پھر خود سامانِ سفر اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا اور چلتے چلتے مکہ پہنچ گئے مسجد میں آئے، نبی ﷺ کو جانتے نہ تھے تلاش کیا اور کسی سے پوچھنا مناسب نہ سمجھا یہاں تک کہ شام پڑ گئی۔ وہیں ٹیک لگا کر لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک مسافر شخص ہے چنانچہ یہ ان کے پیچھے ہو لیے۔ اور کسی نے ایک دوسرے سے نہیں پوچھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر اپنی مشک اور زادِ سفر لے کر مسجد میں آ گئے۔ یہ دِن بھی گزر گیا اور نبی ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی شام ہوئی تو اسی جگہ لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے اور دِل میں کہنے لگے: اس مسافر کا ابھی تک گھر نہیں آیا پھر انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ اور کسی نے دوسرے سے نہیں پوچھا یہاں تک کہ تیسرا دِن گزر گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی پوچھا: تم مجھے بتاتے نہیں کہ کیسے آنا ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ

---

[1] اسد الغابہ (٥٨٦٢) استیعاب (٢٩٨٥) تجرید (١٦٤/٢)

اگر تم مجھ سے عہد کرتے ہو کہ میری رہنمائی کرو گے تو میں بتاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا تو انہوں نے بتا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ برحق ہیں۔ اور واقعی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صبح تم میرے پیچھے پیچھے چلنا اگر مجھے تمہارے بھائی کی کوئی تشویشناک بات محسوس ہوئی تو میں پیشاب کے بہانے ٹھہر جاؤں گا۔ اور اگر میں چلتا ہا تو میرے پیچھے چلتے رہنا، یہاں تک کہ تم میرے ساتھ اس گھر میں داخل ہو جانا جہاں میں داخل ہوں گا۔ چنانچہ وہ ان کے پیچھے روانہ ہوئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے، یہ بھی وہیں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں بتاؤ یہاں تک کہ تمہارے پاس میرا حکم پہنچے"۔ عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں ان لوگوں کے درمیان ضرور اس کا اعلان کروں گا چنانچہ وہاں سے باہر نکلے مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا: **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ**۔ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر انہیں اپنے پہلو میں دبوچ لیا اور فرمانے لگے: رکو! تم جانتے نہیں یہ غفاری آدمی ہے جو شام تک تمہاری تجارتی گزرگاہ ہے، یوں انہیں وہاں سے چھڑایا، دوسرے دن پھر یہی شوق و جذبہ لے کر اعلان کیا، انہوں نے پھر زدوکوب کیا، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ ملا کر چھڑا لیا۔ [1]

مسلم میں بطریق عبداللہ بن الصامت بحوالہ ابوذر ان کے اسلام لانے کا قصہ مشہور ہے۔ ابتداء میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے میں جس رخ اللہ مجھے متوجہ کر دیتا اس طرف نماز پڑھ لیتا، ہم اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ماموں کے ہاں آئے ہوئے تھے، ان کے پاس ایک آدمی آیا کہ انیس آپ کے گھر رہے گا۔ میرے بھائی کو پتہ چلا وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں ٹھہراؤں گا چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ میرا بھائی بھی چل پڑا وہ مکہ آیا۔ بعد میں اس نے مجھ سے کہا: میں مکہ گیا تھا وہاں میں نے ایک صاحب دیکھے ہیں جنہیں لوگ صابی (عربوں کے دین سے بے دین) کہتے ہیں۔ وہ تمہارے زیادہ مشابہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں مکہ آیا، میں نے ایک شخص سے پوچھا: وہ صابی کہاں ہے؟ تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ صابی! صابی! لوگوں نے مجھ پر تیر برسائے گویا میں سرخ ہدف بن گیا ہوں۔ کعبہ کے پردوں میں چھپ کر جان بچائی، وہاں میں پندرہ رات دِن رہا جہاں میرا کھانا پینا صرف آبِ زم زم تھا۔

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے ملے وہ دونوں حضرات مسجد حرام میں آئے۔ اللہ کی قسم! میں سب سے پہلا انسان ہوں جس نے انہیں اسلام والا سلام کیا۔ میں نے کہا: **السلام علیك یا رسول الله**! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **وعلیك السلام و رحمة الله**! تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک غفاری ہوں۔ تو آپ کے ساتھی نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے آج رات اس کی مہمان نوازی کی اجازت دیجئے تو وہ مجھے اپنے اس گھر میں لے گئے جو مکہ کی نچلی جانب تھا۔ مجھے کشمش کی مٹھی دی۔ فرماتے ہیں: میں اپنے بھائی کے پاس آیا اور اسے بتایا کہ میں تو مسلمان ہو چکا ہوں۔ وہ کہنے لگا: میں بھی تمہارے دین پر ہوں ہم اپنی والدہ کے پاس آئے۔ انہیں بتایا وہ بھی کہنے لگیں: میں تمہارے دین پر ہوں۔ فرماتے ہیں: پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا انہیں اسلام کی

---

[1] بخاری کتاب مناقب الانصار باب اسلام ابی ذر الغفاری (۳۸۶۱)
مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی ذر الغفاری (۲۴۷۴)

دعوت دی تو چند لوگوں نے میرا اتباع کر لیا۔

ہم نے ان کے اسلام لانے کے بارے میں تیسری حدیث بھی روایت کی ہے جس کی طرف اشارہ ان کے بھائی انیس کے حالات میں ہو چکا ہے کہ یہ چار آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔ پھر اپنی قوم کے علاقوں میں چلے گئے۔ جہاں نبی ﷺ کی مدینہ آمد تک مقیم رہے، اسی دوران معرکۂ بدر و اُحد گزر گیا۔ انہیں اس کے بعد ہی ہجرت کا حکم ملا۔ وہ قد کے لانبے گندمی رنگ اور دبلے پتلے جسم کے مالک انسان تھے۔ ابو قلابہ بنی عامر کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں: میں منیٰ کی مسجد میں آیا وہاں ایک گندم گوں دبلے جسم والا آدمی دیکھا جس نے معمولی جوڑا پہن رکھا تھا میں نے ہیئت سے اندازہ لگا لیا کہ یہ ابوذر ہی ہیں۔ مسند یعقوب بن شیبہ میں بروایت سلمہ بن اکوع مروی ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ دراز قد تھے۔ طبرانی نے حدیث ابو درداء سے نقل کیا ہے کہ جب ابوذر آتے تو ان سے ابتداء کرتے اور جب نہ ہوتے تو انہیں تلاش کرتے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق عراک بن مالک روایت کی ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دِن اس شخص کی مجلس ونشست گاہ میرے زیادہ نزدیک ہوگی جسے میں جس حال پر چھوڑے جا رہا ہوں وہ اسی طرح میرے بعد رخصت ہوا ہوگا۔ اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ دنیا چمٹ گئی ہے''۔ ❶ اس کے رجال تو ثقہ ہیں البتہ عراک بن مالک سے ابوذر رضی اللہ عنہ تک سلسلہ منقطع ہے۔ ابو یعلی نے دوسری سند سے اس کا مفہوم بحوالہ ابوذر رضی اللہ عنہ متصلاً نقل کیا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے، کتاب الزہد میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو محمد بن عمرو سے بحوالہ عراک بن مالک روایت کرتے سنا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قیامت کے روز میری نشست گاہ تم لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوگی''۔ کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز میرے نزدیک اس کی مجلس زیادہ قریب ہوگی جو دنیا سے اسی حالت سے رخصت ہوا جس پر میں اسے چھوڑ جا رہا ہوں۔ اللہ کی قسم! میرے علاوہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ دِن لگ گئی ہے۔ انہوں نے مسند میں ایسا ہی لکھا ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہ سند منقطع ہے کیونکہ عراک کا سماع ابوذر سے نہیں ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اور ان سے انس، ابن عباس، ابو ادریس خولانی، زید بن وہب، اَحنف بن قیس، جبیر بن نفیر، عبدالرحمٰن بن تمیم، سعید بن المسیب، خالد بن وہبان جو ابوذر کے خالہ زاد ہیں بقول بعض: ابن اَبان ایک قول ہے وہ ان کے بھتیجے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کی اہلی، ہ عبداللہ بن الصامت، ابو اسماء الرجبی، خرشہ بن حر، زید بن ظبیان معرور بن سوید، یزید بن شریک، ابو عثمان نہدی، ابو الاسود دوَلی۔ ابو مراوح غفاری، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عبدالرحمٰن بن حجیرہ، عبدالرحمٰن بن شماسہ اور عطاء بن یسار وغیرہ حضرت روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحاق سبیعی بواسطہ ہانی بن ہانی بحوالہ حضرت علی روایت کرتے ہیں۔ ابوذر علم کا بھرا تھیلا ہے جس پر گرہ لگا دی گئی ابو داؤد نے یہ روایت جید سند سے نقل کی ہے۔ ابو داؤد ہی اور امام احمد عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اس دھرتی پر اور اس آسمان کے نیچے ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے لہجہ والا کوئی نہیں''۔ ❷ اس باب میں حضرت

---

❶ مسند احمد (۱٦٥/٥)

❷ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ذر (۳۸۰۱، ۳۸۰۲)

ابن ماجه المقدمة باب فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ (۱٥٦) مسند احمد (۲۲۳/۲)

علی، ابودرداء، ابوہریرہ، جابر، اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے مروی روایات ہیں جن کے طُرق ابن عساکر نے ان کے حالات میں ذکر کیے ہیں۔

آجری بحوالہ ابوداؤد نقل کرتے ہیں کہ ابوذر بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ لیکن ابوعمر نے انہیں بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل کیا ہے، وہ علم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ تھے۔ سیرۃ نبویہ میں ابن اسحاق نے ضعیف سند سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (قحط کا زمانہ تھا) لوگ غزوۂ تبوک میں بچھڑنے لگے، لوگ کہنے لگے: اللہ کے رسول! فلاں شخص پیچھے رہ گیا ہے، آپ نے فرمایا: "اگر اس کے برعکس ہے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے راحت بخشی ہے"۔ ادھر ابوذر نے اپنے اونٹ پر کافی دیر لگا دی۔ جب وہ نہ اٹھا تو اپنا سامان اپنی پیٹھ پر رکھے چل نکلے، کسی مسلمان کی نظر پڑ گئی، کہنے لگا: یہ شخص تو راستہ پر آ رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کرے ابوذر ہی ہوں۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول! یہ تو واقعی ابوذر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے، اکیلا رہے گا، اکیلا فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا"۔ [1] پھر ان کی وفات کا ذکر کیا..... [2]

ربذہ میں ان کی وفات ہوئی، تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ ۳۱ھ بقول بعض اس کے بعد ہوئی اسی پر اکثریت کی رائے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ جو ایک سند سے مروی ہے جس پر قدح کی بات نہیں۔ مدائنی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی پھر مدینہ آئے اور کچھ مدت بعد وفات پا گئے۔

۹۸۶۶ ابوذر (دوسرے)

تجرید میں ذہبی [3] نے ذکر کیا ہے کہ بقی بن مخلد کی مسند میں ان کی ایک حدیث ہے، ہوسکتا ہے یہ بعد والے ہوں۔

۹۸۶۷ ابوذرہ بن معاذ [4]

بن زرارہ انصاری ظفری۔ بقول بعض: ان کا نام حارث ہے۔ طبری فرماتے ہیں: یہ ان کے والد اور بھائی ابونملہ اُحد میں شریک ہوئے۔

میں کہتا ہوں: یہ ابونملہ کے سگے بھائی ہیں، ابواحمد الحاکم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونملہ کے حالات میں ان کا نسب بیان ہوگا۔

۹۸۶۸ ابوذرہ الحرمازی

دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے ان کا نام نضلہ بن طریف بن نہصل ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

القسم الثانی از حرف ذال، خالی ہے۔

---

[1] المستدرك (۵۰/۳) دلائل النبوة (۲۲۲/۵) كنز العمال (۳۳۲۳۲) البداية والنهاية (۸/۵)

[2] تین لفظوں کی مقدار جگہ خالی ہے۔ [3] تجرید (۱۶۰/۲) [4] اسد الغابہ (۵۸۶۳) استیعاب (۲۹۸۶) تجرید (۱۶۴/۲)

القسم الثالث | ازحرف ذال

۹۸۶۹ ابوذؤیب الھذلی [1]

مشہور شاعر۔ نام: خویلد بن خالد بن محرث ابن زبید ابن مخزوم بن صاہلہ۔ بقول بعض: ان کا نام خالد بن خویلد ہے، باقی نسب اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخزوم میں یکجا ہو جاتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حالات میں ان کا بقیہ سلسلۂ نسب ہے۔ محمد بن سلام جمحی نے ''طبقات الشعراء'' میں عمرو بن العلاء کی روایت نقل کی ہے کہ میں نے عمر بن معاذ سے پوچھا: سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ تو انہوں نے ایک قصہ ذکر کیا۔ ابوذؤیب خویلد بن خالد مغرب کی جانب اپنے ایک گھر میں فوت ہوئے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبر میں اتارا۔ ابوعمر کی روایت ہے کہ کسی نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی یا قبیلہ؟ لوگوں نے کہا: قبیلہ؟ فرمایا: ہذیل۔ ابن سلام فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: ہذیل میں سب سے بڑا شاعر ابوذؤیب ہے۔ عمر بن شبہ کا قول ہے: وہ اپنے اس قصیدہ کی وجہ سے ہذیل کے تمام شعراء پر فوقیت رکھتے ہیں: ع

''نفس کو اگر تم رغبت دلاؤ گے تو یہ رغبت کرنے والا ہے، اور جب اسے تھوڑے کا عادی بنا دو گے تو یہ قناعت و صبر کرنے لگے گا''۔

مرزبانی لکھتے ہیں: وہ فصیح، زیادہ غریب (عام استعمال سے ہٹ کر کرنے والے) شعرگوئی پر قدرت رکھتے تھے، جاہلیت میں ایک عرصہ گزرا۔ اسلام کا دور پایا تو مسلمان ہو گئے۔ ان کے عمومی اشعار اسلام کے کہے ہوئے ہیں۔ ان کی اولاد میں سے پانچ افراد طاعون میں مبتلا ہوئے اور ایک ہی سال فوت ہو گئے۔ وہ سب کے سب مرد تھے جو جنگجو اور بہادر تھے۔ وہ اپنے ایک قصیدہ میں فرماتے ہیں، جس کا مطلع یہ ہے: ع

''کیا تو موت اور اس کی آفت سے غمزدہ ہے، سو دیکھ! زمانہ کسی جزع فزع کرنے والے کا درد دُور نہیں کرتا''۔

اسی میں وہ کہتے ہیں: ع

''برا بھلا کہنے والوں کے لیے میرا صبر و استقلال نہیں یہ دکھانے کے لیے ہے کہ میں زمانہ کے حادثات سے نہیں ڈگمگاتا ہوں، اور جب موت اپنے پنجے گاڑ لیتی ہے تو دیکھے گا کہ کوئی تعویذ سودمند نہیں ہوتا، دل کو اگر تم رغبت دلاؤ گے تو وہ رغبت ہی کرنے والا ہے اور اگر اسے تھوڑی چیز کا عادی بنا دو گے تو یہ اس پر صبر کرنے لگے گا''۔

ابن مندہ نے بطریق البلوی ابوذؤیب شاعر کی روایت نقل کی ہے کہ میں مدینہ آیا تو یہاں کے لوگ پھوٹ پھوٹ کر ایسے رو رہے تھے جیسے کوئی زخمی روتا ہے۔ جب سب نے احرام باندھا تو میں نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ ابن اسحاق یہ روایت ابوالآکام سے نقل کی ہے۔ جس کی ابتداء میں یہ الفاظ ہیں: ہمیں معلوم ہوا

---

[1] اسد الغابہ (۵۸٦۵) تجرید (۱٦٤/۲)

کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہیں۔ مجھے لگا جیسے کوئی جنگ چھڑی ہے میں نے یہ رات سب سے زیادہ لمبی پائی جس کی تاریکی چھٹتی ہی نہ تھی کہ روشنی نمودار ہو یہاں تک کہ جب سحری کا وقت ہوا تو میری آنکھ لگی میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے: ع

''نخلستان اور معقل کے ٹیلوں کے درمیان اسلام پر ایک بہت بڑی مصیبت ٹوٹ پڑی۔ نبی محمد (ﷺ) وفات پا چکے ہیں۔ اور ہماری آنکھیں ان پر مسلسل آنسو بہا رہی ہیں''۔ *

فرماتے ہیں: میں گھبرا کر جاگا، آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے سعد ذابح ستارہ نظر آیا، جس کی تاویل میں نے یہ سمجھی کہ عرب میں ایک مصیبت آنی ہے، پھر مجھے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ انتقال کر گئے ہیں۔ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑا۔ پھر اپنا قصہ ذکر کیا۔ اسی میں ہے: انہوں نے نبی ﷺ کی میت دیکھی ابھی تک آپ ﷺ کو غسل نہیں دیا گیا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس صرف آپ کے اہل خانہ تھے، پھر سقیفہ بنی ساعدہ میں اپنی موجودگی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سننے کا ذکر کیا اور اپنا وہ قصیدہ بیان کیا جس میں نبی ﷺ کا مرثیہ کہا تھا: ع

''ان کی وفات کی وجہ سے ستارے بے نور اور چودھویں کا چاند ماند پڑ گیا اور بطحاء کی وادی کے ٹیلے ریزہ ریزہ ہو گئے''۔

فرماتے ہیں: پھر ابوذؤیب اپنے دیہات واپس ہو گئے، جہاں اپنی وفات تک مقیم رہے۔ خلافت عثمانی میں مکہ کے راستہ میں فوت ہوئے۔ ان کے علاوہ کا قول ہے: زمانہ عثمانی میں افریقا کے راستہ میں ایک مقام پر فوت ہوئے۔ وہ غزوۂ افریقا میں شریک تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ بقول بعض: وہ رومی زمین میں جنگ کے دوران فوت ہوئے۔ مرزبانی کا قول ہے: خلافت عثمانی میں افریقا میں فوت ہوئے۔ ایک قول ہے: وہ مصر کی راہ میں فوت ہوئے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کی تجہیز و تکفین کی۔ ابن البرقی کا قول ہے: معروف بن خربوذ بحوالہ ابوالطفیل روایت کرتے ہیں کہ صحابیٔ رسول عمرو بن الحمق کا گمان ہے کہ کسی کتاب میں ہے کہ سب سے بڑی زمین ام صبار بنی سلیم کا حرہ ہے اور سب سے کمینہ قبیلہ محارب خصفہ ہے اور سب سے بڑا شاعر ابوذؤیب ہے، فرماتے ہیں: ابوالحارث عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سفیان الہذلی بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ ابوذؤیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کے پاس آئے۔ کہنے لگے: امیر المومنین! سب سے افضل کونسا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ کہا: میں نے تو یہ کام کر لیا ہے، اس کے بعد کونسا عمل ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔ کہا: اچھا یہ تو مجھ پر لازم ہے۔ مجھے نہ جنت کی اُمید ہے اور نہ جہنم کا خدشہ ہے۔ پھر وہیں سے وہ، ان کا بیٹا اور بھتیجا ابوعبید چل نکلے یہاں تک کہ وہ روم کی زمین میں فوت ہو گئے۔ لشکر عافہ کی زمین میں کشاں کشاں جا رہا تھا اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے اور بھتیجے سے کہا: ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں میرے پاس رہو اس لیے قرعہ اندازی کر لو، قرعہ ابوعبید کے حق میں نکلا تو وہ تدفین تک ان کے پاس رہے۔

قسم رابع از حرف ذال - خالی ہے۔

---

* پہلا اور دوسرا مصرعہ اسد الغابہ (۴/۴۳۸) میں ہے۔

حرفِ راء

القسم الاوّل ازحرفِ راء

۹۸۷۰ ابوراشد الازدی [1] عبدالرحمٰن بن عبید ہیں، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۷۱ ابوراشد (دوسرے) ابوملیکہ میں تذکرہ ہونا ہے۔

۹۸۷۲ ابورافع القبطی [2] (مولاءِ رسول اللہ ﷺ)

ان کا نام: ابراہیم، اسلم، سنان، یسار، صالح، عبدالرحمٰن، قزمان، یزید، ثابت اور ہرمز بتایا جاتا ہے۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: ان کا نام اسلم زیادہ مشہور ہے۔ یحییٰ بن معین کا قول ہے: ان کا نام ابراہیم ہے۔ یہی قول مصعب الزبیری کا ہے۔ ان کا لقب بُرَیہ ہے جو ابراہیم کی تصغیر ہے۔ ابن شاہین نے بحوالہ ابوداؤد نقل کیا ہے کہ ان کا نام قزمان تھا، بعد میں ابراہیم رکھا گیا۔ ایک قول ہے: اسلم ہے۔ ابن حبان نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یسار اور ہرمز بھی بتایا جاتا ہے۔ ایک قول ہے: یہ عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے، انہوں نے نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا، آپ نے انہیں اس وقت آزاد کر دیا تھا جب انہوں نے آپ کو عباس بن عبدالمطلب کے اسلام لانے کی خوشخبری سنائی۔ محفوظ تو یہ ہے کہ وہ اسلم ہیں جب انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری دی کہ نبی ﷺ کو خیبر والوں پر فتح ہوئی ہے۔ جس کا ایک واقعہ ہے وہ بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے، لیکن اس میں شرکت نہ کر سکے۔ البتہ اُحد اور بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔

نبی ﷺ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کی اولاد میں سے رافع، حسن، عبیداللہ اور مغیرہ روایت کرتے ہیں اور پوتوں میں سے حسن، صالح، عبیداللہ جو علی بن ابی رافع کی اولاد ہے۔ فضل بن عبیداللہ بن ابی رافع، ابوسعید المقبری، سلیمان بن یسار، عطاء بن یسار، عمرو بن شرید، ابوغطفان بن ظریف، سعید بن ابی سعید مولا حزم، حصین داؤد کے والد اور شرحبیل بن سعد وغیرہ۔ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ابورافع مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کچھ مدت پہلے یا بعد میں فوت ہوئے۔ ابن حبان کا قول ہے: خلافتِ علی بن ابی طالب میں فوت ہوئے۔

۹۸۷۳ ابورافع انصاری

ابوداؤد میں مخابرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے، جو بطریق مجاہد بواسطہ ابن رافع بن خدیج بحوالہ ان کے والد مروی

[1] اسد الغابہ (٥٨٦٦) استیعاب (٢٩٨٧) تجرید (١٦٤/٢) [2] اسد الغابہ (٥٨٦٧) تجرید (١٦٤/٢)

ہے۔فرمایا: ہمارے پاس ابورافع آئے.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔احتمال ہے کہ یہ بعد والے ہوں۔

۹۸۷۴ ابورافع ظہیر بن رافع بن خدیج، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۷۵ ابورافع الحکم بن عمرو الغفاری، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۷۶ ابورافع الغفاری بقی ابن مخلد نے ان کی ایک حدیث نقل کی ہے، احتمال ہے کہ پہلے والے ہوں۔

۹۸۷۷ ابورافع

مولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم، دوسرے ہیں۔قبطی نہیں۔مصعب الزبیری نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابورافع، ابواحیحہ سعید بن عاص بن امیہ کے غلام تھے، تو ان کی اولاد میں سے سوائے خالد بن سعید کے سب نے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔انہوں نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپ دیا، آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔وہ کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولا (آزاد کردہ غلام) ہوں۔امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں جب عمرو بن سعید بن عاص بن امیہ مدینہ کا حاکم بنا، اس نے ابورافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو بلایا پوچھا تم کس کے مولا ہو؟ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، تو عمرو بن سعید نے اسے سو کوڑے مارے اور پھر پوچھا: تم کس کے مولا ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔پھر سو کوڑے لگائے۔یہاں تک کہ پانچ سو کوڑے لگائے۔مبرد نے "الکامل" میں ذکر کیا ہے، اس کا تقاضا ہے کہ یہ وہ ابورافع ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ابن عبدالبر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور مذکورہ قصہ ابورافع قبطی کے حالات میں لکھا ہے۔جو عبداللہ کاتب علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔جبکہ یہ بالکل غلط ہے، اس واسطے کہ وہ ابورافع جو عبیداللہ کے والد ہیں وہ تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔

ابوعمر فرماتے ہیں: نقلاً یہ قصہ ثابت نہیں کیونکہ اس میں اضطراب بہت زیادہ ہے۔عمرو بن دینار، جریر بن ابی حازم اور ایوب کی روایت ہے کہ جس نے ابورافع میں سے اپنا حصہ روک لیا تھا وہ صرف خالد ہی ہیں۔ایک اور روایت میں ہے کہ ماسوائے ایک حصہ کے وہ ابواحیحہ کے تھے، تو ان کی اولاد نے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک حصہ خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

میں کہتا ہوں: ابوسعید بن الاعرابی نے یہ قصہ اپنی معجم میں بطریق جریر بن حازم بواسطہ حماد بن موسیٰ جن کا تعلق مدینہ سے ہے نقل کیا ہے کہ عثمان بن البہی بن ابی رافع نے ان سے بیان کیا کہ میرے دادا ابواحیحہ نے میراث چھوڑی بدر کے روز اپنی اولاد کے ساتھ روانہ ہوئے۔ان میں سے تین سعید، عبیداللہ اور عاص نے تو اپنا حصہ آزاد کر دیا یہ تینوں بدر کے روز کفر پر مرے۔تو سعید کی اولاد میں سے سوائے خالد بن سعید کے سب نے انہیں آزاد کر دیا۔کیونکہ خالد کو ابواحیحہ کی لونڈی کی وجہ سے ابورافع پر غصہ تھا وہ اس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔خالد نے انہیں روکا لیکن انہوں نے بات نہ مانی، اور ان پر حملہ کر دیا۔جب ابورافع مسلمان ہو گئے، ہجرت کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کے بارے میں بات کی، انہوں نے آزاد کرنے، ہبہ کرنے یا فروخت کرنے سے انکار کیا۔بعد میں انہیں ندامت ہوئی۔اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، ابورافع کہا کرتے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولا ہوں۔جب عمرو بن سعید بن عاص مدینہ کا والی بنا تو بہی بن ابی رافع کو بلا بھیجا، پوچھا تم کس کے مولا ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔تو اس نے سو کوڑے لگائے، پھر پوچھا: تم کس کے مولا ہو؟ تو یہی جواب دیا۔یہاں تک کہ پانچ سو

دڑے لگائے جب جان کا خوف ہوا تو کہہ دیا، میں تمہارا مولا ہوں۔ جب عبدالملک بن مروان نے عمرو بن سعید کو قتل کر دیا تو بھی نے اس کی مدح کی اور عمرو بن سعید کی ہجو کی۔ اس سے معلوم ہوا اس واقعہ والے ابورافع عبداللہ کے والد کے علاوہ کوئی شخص ہیں اس لیے کہ ان کی اولاد میں بھی نامی کوئی نہیں۔

۹۸۷۸ ابورائطہ ✿ ابوریطہ میں تذکرہ ہونا ہے۔

۹۸۷۹ ابوالرباب کتاب النساء الرباب میں ذکر ہوگا۔

۹۸۸۰ ابوالربذاء بقول بعض میم اور دال سے تذکرہ ہونا ہے۔

۹۸۸۱ ابوربعی عمرو بن الاہتم التمیمی، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۸۸۲ ابوالربیع عبداللہ بن ثابت انصاری، حدیث جابر بن عتیک میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۹۸۸۳ ابوربیعہ ✿ (بے نسبت)

ابوموسیٰ کا قول ہے: ابوزکریا بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب کے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

۹۸۸۴ ابو رحیمہ ✿ (بے نسبت)

حاء سے یا خاء سے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا اور بطریق رَوح بن جناح، عطاء بن نافع بواسطہ حسن بحوالہ ابورحیمہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ نے مجھے ایک درہم دیا۔ ✿ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۹۸۸۵ ابورداد اللیثی ✿

بقول ابواحمد الحاکم اور ابن حبان، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے ان کی حدیث زہری نے بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بحوالہ ان کے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔ اسی سند کی حدیث ابوداؤد ✿ نے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ رداد نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عوف انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں رحمٰن ہوں میں نے رَحِم (رشتہ داری) کو پیدا کیا''۔ ایسا ہی ابن حبان نے ثقات التابعین میں ''رداد اللیثی'' لکھا ہے۔ پھر بطریق معمر بواسطہ زہری، ابوسلمہ سے، ردّاد سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عوف بیان کی، فرماتے ہیں: میرا گمان نہیں کہ معمر نے اسے یاد رکھا ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن عیینہ نے زہری سے ترمذی میں ان کی متابعت کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث معمر میں

✿ اسد الغابہ (٥٨٦٨) تجرید (١٦٥/٢) ✿ اسد الغابہ (٥٨٧١) تجرید (١٦٥/٢)

✿ اسد الغابہ (٥٨٧٣) تجرید (١٦٥/٢) ✿ جامع المسانید والسنن (٤٠/١١٤) اسد الغابہ (٤٤٢/٤)

✿ اسد الغابہ (٥٨٧٤) تجرید (١٦٥/٢) ✿ ابوداؤد کتاب الزکٰوۃ باب صلۃ الرحم (١٦٩٥، ١٦٩٦)

غلطی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الادب المفرد" میں بطریق ابن ابی عتیق، زہری، ابوسلمہ محمد بن عبدالرحمٰن، بواسطہ ابورداد اللیثی بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے۔ شعیب نے بحوالہ زہری اس کی متابعت کی ہے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں: اس سلسلہ میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن کی روایت مشہور ہے۔ اس میں ابورداد کا قصہ ہے وہ یہ کہ ابورداد بیمار ہوئے تو عبدالرحمٰن بن عوف ان کی عیادت کرنے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بہترین اور صلہ رحمی کرنے والا ابومحمد ہے۔ تو انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن.... پھر حدیث ذکر کی۔

۹۸۸۶ ابوالردین [1] (بےنسبت)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ ابن مندہ کا قول ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔ لیکن ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کی حدیث حارث بن ابی اسامہ اور طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بحوالہ ابوالرّدین نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو قوم بھی اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتی اور ایک دوسرے کو سکھاتی ہے تو وہ اللہ کے مہمان ہیں اور فراغت تک فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں"۔ [2]

۹۸۸۷ ابورزین [3] (بےنسبت)

بقول ابوعمر: ان سے صرف ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا ہے یہ دونوں نامعلوم شخص ہیں۔ شکار کے چھپ جانے کے بارے میں ان کی حدیث آتی ہے۔

۹۸۸۸ ابورزین [4] (دوسرے ہیں)

بقول بعض: اہل صفہ میں شامل ہیں، خلعیات میں ہم نے بطریق عمرو بن بکر سکسکی، محمد بن زید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، وہ بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ میں سے ایک شخص سے کہا: جن کی کنیت ابورزین تھی۔ ابورزین! جب تم خلوت میں ہوا کرو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت دینا کیونکہ جب تک تم اپنے رب کا ذکر کرتے رہے تو نماز میں شامل لکھے جاؤ گے۔ ابورزین! جب لوگ جہاد کے لیے جانے لگیں اور تم چاہو کہ تمہیں بھی انہی جیسا اجر ملے تو مسجد سے جدا نہ ہونا۔ وہاں بغیر اجرت اذان دیتے رہنا"۔ [5] اس کی سند ضعیف ہے۔

ان کا ذکر ایک اور حدیث میں بھی آتا ہے جو عقیلی نے "الضعفاء" [6] میں محمد بن اشعث جو ایک مجہول راوی ہے کے حالات میں نقل کی ہے جو اس کے طریق سے بواسطہ ابوسلمہ بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ابورزین نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے راستہ میں قبرستان آتا ہے تو کیا کوئی ایسی بات ہے جو میں وہاں سے گزرتے ہوئے ان سے کہوں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو!

---

[1] اسد الغابہ (۵۸۷۵) تجرید (۱۶۵/۲)

[2] المعجم الکبیر (۸۴۴/۲۲) مجمع الزوائد (۱۲۲/۱) جامع المسانید (۴۲/۱۴) اسد الغابہ (۴۴۳/۴)

[3] اسد الغابہ (۵۸۷۷) تجرید (۱۶۵/۲) [4] اسد الغابہ (۵۸۷۹) تجرید (۱۶۵/۲)

[5] حلیۃ الاولیاء (۳۶۶/۱) اسد الغابہ (۴۴۴/۴) [6] الضعفاء (۱۹/۴)

السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمن انتم لنا سلف و نحن لکم تبع و انا ان شاء الله بکم لاحقون۔ تو ابورزین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا وہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "سنتے تو ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے"۔ ابورزین! کیا تم خوش نہیں کہ ان کی تعداد میں فرشتے تمہیں جواب دیں؟ عقیلی فرماتے ہیں: یہ روایت اسی سند سے مشہور ہے جو کتابوں میں (اور حفاظ کے سینوں میں) محفوظ نہیں۔ مردوں کو سلام کی اصل روایت اس کے علاوہ صحیح سند سے نقل کی جاتی ہے۔

۹۸۸۹ ابورزین العقیلی ✿ لقیط بن عامر ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۹۸۹۰ ابورعلہ القشیری خواتین کے حصہ میں ام رعلہ میں تذکرہ ہوگا۔

۹۸۹۱ ابورفاعہ العدوی ✿

تمیم بن اُسد۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی نام لیا ہے کسی نے ابن اُسید کسی نے اُسَید (تصغیر) کسی نے کہا: ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے، یہی خلیفہ وغیرہ کا قول ہے۔

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے حمید بن ہلال، وصلہ بن اشیم جو دونوں عدوی اور بصری ہیں روایت کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حدیث حمید سے ان کی حدیث آتی ہے، فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر قصہ ذکر کیا کہ آپ ان کی خاطر منبر سے اترے اور گفتگو کی، آپ کی عادت تھی جب کوئی مسافر شخص دین کی کوئی بات پوچھتا تو آپ منبر سے اتر آتے، چنانچہ آپ لوہے کے پایوں والی ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اور مجھے وہ چیزیں سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں۔ (حدیث) ✿ الحاکم کی مصعب زبیری کے طریق سے روایت ہے کہ ابورفاعہ عدوی صحابی ہیں ان کا نام عبداللہ بن حارث بن اسید بن عدی بن مالک بن تمیم بن الدؤل بن جسل بن عدی بن عبدمناۃ ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ کی معیت میں سجستان کی جنگ میں شرکت کی رات کی آخری گھڑی کھڑے ہوئے گرنے کی وجہ سے فوت ہوگئے۔

ابن عبدالبر نے لکھا ہے کہ بصرہ کے فضلاء (فضیلت والے) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ کابل میں ۴۴ھ میں شہید ہوئے۔ خلیفہ کا قول ہے کہ ابن عامر نے ۴۴ھ میں کابل فتح کیا جس میں ابوقتادہ عدوی بقول بعض: اس میں شہید ہونے والے ابورفاعہ عدوی تھے۔ عدی بن غنام کا قول ہے: ابورفاعہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسود بن کلثوم کی قبر بیہق میں ہے۔ یہی قول مسلم کا ہے کہ ابورفاعہ کی قبر بیہق میں ہے۔

۹۸۹۲ ابورقاد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ کے حالات میں بطریق واقدی یہ بات بیان ہو چکی ہے۔

✿ اسد الغابہ (۵۸۷۸) استیعاب (۲۹۹۳) تجرید (۱۶۵/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۸۸۰) تجرید (۱۶۵/۲)

✿ مسلم کتاب الجمعہ باب حدیث التعلیم فی الخطبۃ (۲۰۲۲)

نسائی کتاب الزینۃ باب الجلوس علی الکراسی (۵۳۹۲) مسند احمد (۴۴/۱۴)

٩٨٩٣ ابورقیّه (تصغیر ہے)

تمیم بن اوس داری، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

٩٨٩٤ ابورِمثه البلوی ❶

بقول ترمذی: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ مصر کے رہائشی تھے اور افریقا میں فوت ہوئے۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ میری قبر زمین سے برابر کر دی جائے۔ اہل مصر سے ان کی حدیث منقول ہے۔ اسی طرح ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے، ان میں اور بعد والے ابورمثہ تمیمی میں فرق کیا ہے، جبکہ المزی نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بعد والے تیمی، بقول بعض بلوی ہیں۔

٩٨٩٥ ابورمثه التیمی ❷

از تیم الرباب بقول بعض: التیمی، کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔ ایک قول ہے: یثربی بن عوف، کسی نے یثربی بن رفاعہ کہا ہے اسی پر طبرانی کا اعتماد ہے ایک قول ہے: ان کا نام حیان ہے جس پر کئی لوگوں کا اعتماد ہے۔ بقول بعض: حبیب بن حیان، بقول بعض: حسحاس۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ان سے ایاد بن لقیط، ثابت بن منقذ روایت لیتے ہیں۔ تین اصحاب السنن نے ان کی روایت لی ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور الحاکم نے ان کی حدیث کو صحیح لکھا ہے۔

٩٨٩٦ ابورُمداء البلوی ❸

ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے کہ ان کا نام یاسر ہے۔

٩٨٩٧ ابورُهم الغفاری ❹

نام: کلثوم بن حصین بن خالد بن المعیسر بن زید بن العمیس بن احمس بن غفار ہے، بقول بعض: ابن حصین بن عبید بن خلف بن حماس بن غفار غفاری۔ کنیت اور ناموں دونوں میں شہرت رکھتے ہیں۔ بیعت رضوان ❺ میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر نبی علیہ السلام نے انہیں مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ یہی بات ابن اسحاق سے مغازی میں مروی ہے۔ انہوں نے غزوۂ تبوک کی طویل حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اسے بعض نے مختصراً نقل کیا ہے۔ ان سے ان کا بھتیجا اور مولا، ابوحازم تمار روایت کرتے ہیں۔ امام احمد اور بغوی وغیرہ نے بطریق معمر بحوالہ زہری روایت کی ہے کہ مجھے ابورُہم کے بھتیجے نے بتایا کہ انہوں نے ابورُہم کو فرماتے سنا: میں نے غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ پھر وہ ❶ حدیث نقل کی۔ ابن سعد ❷ لکھتے ہیں:

---

❶ اسد الغابہ (٥٨٨١) تجرید (١٦٦/٢)

❷ اسد الغابہ (٥٨٨٢) استیعاب (٢٩٩٦) تجرید (١٦٦/٢)

❸ اسد الغابہ (٥٨٨٣) استیعاب (٢٩٩٧) تجرید (١٦٦/٢)

❹ اسد الغابہ (٥٨٩٣) استیعاب (٣٠٠١) تجرید (١٦٦/٢)

❺ جامع المسانید (٤٤٨/٤) ❶ مسند احمد (٣٤٩/٤) ❷ الطبقات (١٧٩/٤)

نبی ﷺ نے انہیں [1] اپنی قوم کو غزوۂ تبوک کی تیاری کے لیے بھیجا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الادب المفرد، صحیح ابن حبان، معجم طبرانی میں ان کی حدیث ہے۔ ابوعروبہ کا بیان ہے کہ اُحد میں ان کے سینہ کی ہڈی اور گردن میں تیر پیوست ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اس میں اپنا لعاب لگایا تو تندرست ہوگئے۔

۹۸۹۸ ابورُهم بن قیس اشعری [2]

برادر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ابوبردہ بن قیس کے سوانح میں ان کی حدیث گزر چکی ہے جو طاعون کے متعلق ہے اس کی سند صحیح ہے۔ میں نے تاریخ مظفری میں ابن قتیبہ کے حوالہ سے دیکھا ہے کہ ابورہم فتنوں میں جلدی کرتے تھے اور ان کے بھائی ابوموسیٰ ان سے روکتے تھے پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔ ابن قتیبہ فرماتے ہیں: بقول بعض: یہ ابورہم مشہور نہیں۔

میں کہتا ہوں: شاید یہ وہی ہیں پھر مجھے مسند احمد میں بطریق قتادہ ابوموسیٰ کی سند کے دوران حسن کی روایت مل گئی کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا ابورہم نامی ایک بھائی تھے جو فتنوں میں جلدی کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان سے ایک حدیث بیان کی۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لیے روبرو ہوجاتے ہیں اور ان سے ایک دوسرے کو قتل کردے تو دونوں جہنم میں جائیں گے"۔ [3]

۹۸۹۹ ابورُهم (دوسرے)

نام: مجدی بن قیس، تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۹۰۰ ابورُهم الارحبیّ

ناموں میں مطعم میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے، بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعبید کے حوالہ سے نقل کیا ہے: ابورہم شاعر نے نبی ﷺ کی طرف ایک سو پانچ سال کی عمر میں ہجرت کی ان کا تعلق بنی اُرحَب سے تھا، جو ہمدان کے ہیں۔

۹۹۰۱ ابورُهم

بقول بعض: السمعی۔ میرے نزدیک یہ احزاب کے علاوہ ہیں۔ ابن سعد [4] کا قول ہے: کوفہ کے رہنے والے تھے۔ شام جا بسے، یہ صحابی ہیں۔ نہ ان کا نسب لکھا ہے اور نہ نام۔ ابن ابی خیثمہ کی روایت ہے کہ ابورہم صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے امام (خلیفہ) کی بات نہ مانی اس کا اجر ضائع ہوگیا"۔ [5] اسحاق بن راھویہ نے یہ روایت اپنی مسند میں بحوالہ بقیہ اور حسن بن سفیان نے بحوالہ اسحاق جبکہ "دولابی" نے بطریق ثور بن یزید یزید بن مرثد سے بحوالہ ابورہم نقل کی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے گھر والوں کے لیے ہدیہ

---

[1] الطبقات (۳۴۹/٤) مجمع الزوائد (۳٤۲/۵) [2] اسد الغابہ (۵۸۹۳) استیعاب (۲۹۹۸) تجرید (۱٦۷/۲)

[3] نسائی کتاب التحریم باب تحریم القتل (٤۱۲۹) (٤۱۳۰) ابن ماجہ کتاب الفتن باب اذا التقی المسلمان بسیفیهما (۳۹٦٤) مسند احمد (٤۱۲/٤)

[4] اسد الغابہ (۵۸۹٤) تجرید (۱٦۷/۲) [5] اسد الغابہ (۵۸۹۰) تجرید (۱٦۷/۲)

[6] الطبقات (۱۷۹/۵) [7] السنن الکبریٰ (۸۷/۹) جامع المسانید (۵۸/۱٤) اسد الغابہ (٤٤۸/٤)

لے کر جائے۔ اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لے۔ یا ایندھن کا گٹھا لے جائے اس سے انہیں خوشی ہوگی''۔ ان تینوں احادیث سے ابورہم کے صحابی ہونے کا پتہ چلتا ہے، ان میں سے پہلی حدیث ابن ماجہ نے دوسری سند سے بواسطہ یزید بن ابی حبیب انہوں نے ابوالخیر سے بحوالہ ابورہم نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کرانے میں سفارش کرو تا کہ دو افراد مل جائیں۔ اسی طرح طبرانی نے نقل کیا ہے البتہ متن میں یہ الفاظ زائد روایت کیے ہیں ''اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر ہتھیالے''۔ (حدیث)

اگر کسی راوی سے ''السمعی'' کہنے میں غلطی نہ ہوئی ہو تو یہ صحابی ہیں انہیں سمعی کہا جاتا ہے یہ ''احزاب بن اسید'' نہیں ہیں کیونکہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اور یہ ناممکن نہیں کہ ایک ہی کنیت اور نسبت دو آدمیوں کی واقع ہو جائے۔

۹۹۰۲ ابورهیمه ✿ (تصغیر ہے) السمعی

مستغفری اور بردعی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے ابوبخیلہ اللہی کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے جس کی تفصیل حرفِ نون میں آرہی ہے۔ کیونکہ ابوموسیٰ نے بطریق ابن مندہ ان کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا جواز پیش کیا ہے کہ وہ اس سے پہلے والی شخصیت ہے۔ اس کا احتمال ہے۔

۹۹۰۳ ابوالروم ✿

بن عمیر بن ہاشم بن عبدالدار بن عبدمناف بن قصی العبدری، مصعب کے بھائی ہیں۔ بقول البلاذری: ان کا نام عبدمناف ہے، جب مسلمان ہوئے تو یہ نام چھوڑ دیا۔ سابقین اوّلین میں سے ہیں۔ حبشہ ہجرت کی، پھر وہاں سے واپس آکر اُحد میں شریک ہوئے۔ ابن کلبی کا قول ہے: خیبر سے پہلے آکر اس میں شریک ہوئے۔ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی ہجرت الی الحبشہ پر اتفاق نہیں۔ ہیثم بن عدی وغیرہ نے اس کی نفی کی ہے۔

۹۹۰۴ ابورومیّ ✿

یعقوب بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ ابورومی سب سے برے (شریر) شخص تھے، آپ ﷺ نے فرمادیا: اگر مجھے ابورومی نظر آگیا تو میں اس کی گردن اتار دوں گا۔ صبح وہ خود ہی نبی ﷺ کی طرف آنے لگے، وہ آپ علیہ السلام کے صحابہ کے ساتھ تھے، ان سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے جب دور سے انہیں دیکھا تو فرمایا: ابورومی خوش آمدید! اور انہیں جگہ دینے لگے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''ابورومی! گزشتہ رات تم نے کیا عمل کیا ہے؟'' وہ عرض کرنے لگے: ''اللہ کے رسول! میں ایسا کیا عمل کرسکتا ہوں حالانکہ میں تو سب سے شریر آدمی ہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے عمل کو جنت تک کا ذریعہ بنا دیا ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے''۔ ✿

✿ اسد الغابہ (۵۸۹۶) تجرید (۱۶۷/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۸۸۵) تجرید (۱۶۶/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۸۸۶) تجرید (۱۶۶/۲) ✿ الدر المنثور (۶۷/۴)

۹۹۰۵ ابورویحہ الثمالی ✿

ان کا نام ربیعہ بن السکن ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: ابورویحہ فزع خثعم سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ لوگوں میں بھائی چارہ قائم فرمارہے تھے یہی قول مستغفری کا ہے۔

۹۹۰۶ ابورویحہ الخثعمی ✿

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور بلال مؤذن کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ بقول بعض: ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن خثعمی ہے۔ ابورویحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بھی مسنداً حدیث نہیں نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے بطریق محمد بن اسحاق یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ قائم کیا۔ تو بلال مولا ابوبکر مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابورویحہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن خثعمی دونوں بھائی بنے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں رجسٹریشن کی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کی رجسٹریشن کس کے ساتھ کروں؟ انہوں نے کہا: ابورویحہ کے ساتھ میں ان سے مذکورہ بھائی چارہ نہیں توڑ سکتا۔ چنانچہ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کی وجہ سے انہیں ان کے ساتھ ملا دیا اور حبشہ کا دیوان (رجسٹر) خثعم کے ساتھ شامل کر دیا۔ آج تک وہ شام میں خثعم کے ساتھ ہیں۔ ابواحمد الحاکم کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ مجھے ان کے نام کا پتہ نہیں۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: ابوعبداللہ بن مندہ نے ''الکنیٰ'' میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ہمارے پاس ان کی کتاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں۔ پھر بطریق ابواحمد الحاکم بحوالہ ابوالدرداء روایت کی ہے کہ جب عمر بیت المقدس کی فتح سے واپس آئے اور جابیہ جانے لگے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے درخواست کی مجھے شام ٹھہرا دیں، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور حضرت بلال بولے: ابورویحہ میرا بھائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ پھر وہ دونوں بنی خولان کے ایک گھر والے کے پاس فروکش ہوئے۔ پھر وہ اور ان کا بھائی بنی خولان کے قبیلہ کے ہاں گئے ان سے کہا: ہم تم سے رشتہ لینے آئے ہیں۔ ہم دونوں کافر تھے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہِ ہدایت نصیب فرمائی۔ غلام تھے، اللہ تعالیٰ نے آزادی عطا فرمائی۔ نادار وفقیر تھے، اللہ تعالیٰ نے بے نیاز کر دیا۔ اب اگر تم لوگ ہماری شادیاں کر دو تو اللہ کا شکر ہے اور اگر ہمیں واپس بھیج دو تو اللہ کے سوا نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی قوت۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان دونوں کو رشتے دے دیئے۔ ابوعمر لکھتے ہیں: ابورویحہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پرچم بنا کر دیا اور فرمایا: ''جاؤ لوگوں میں اعلان کرو! جو ابورویحہ کے جھنڈے تلے آ جائے گا اسے امن ہے''۔ ✿

میں کہتا ہوں: یہ بات ربیعہ بن السکن کے حالات میں ہو چکی ہے۔ ابوموسیٰ نے فزعی اور خثعمی میں فرق کیا ہے۔ ادھر ابن الاثیر ✿ ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فزع خثعم کا بطن ہے۔ جو فزع بن شہران بن عفرس بن حلف بن افتل۔ یہی خثعم ہیں ان سے یہ بات رہ گئی کہ پہلے شخص کا نام ربیعہ بن السکن ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔ میں ان کے حالات میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ ان کے علاوہ ہیں جن کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بھائی چارہ قائم فرمایا

✿ اسد الغابہ (۵۸۸۸) تجرید (۱۶۶/۲) ✿ اسد الغابہ (۵۸۸۷) تجرید (۱۶۶/۲)

✿ الاسماء والکنی للدولابی (۱۹۲/۱) اسد الغابہ (٤٤٧/٤) ✿ اسد الغابہ (٤٤٧/٤)

تھا۔ ابن عساکر نے فزعی کی حدیث خثعمی کے سوانح میں نقل کی ہے، شاید وہ دونوں ان کے نزدیک ایک شخصیت ہیں۔ واللہ اعلم!

۹۹۰۷ ابورئاب

ذال میں ذکر ہوا ہے، بقول بعض ابوذناب ہی ابورئاب ہیں۔

۹۹۰۸ ابوریحانہ الازدی [1]

بقول بعض: انصاری ان کا نام شمعون تھا، ناموں میں حرف شین میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۹۰۹ ابوریحانہ القرشی [2]

ناموں میں عقبہ بن مالک الجہنی کے حالات میں ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

۹۹۱۰ ابوریطہ المذحجی [3]

دولابی، طبرانی اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبداللہ بن احمد الیحصبی بواسطہ علی بن ابی علی، شعبی سے بحوالہ ابوریطہ بن کرامہ مذحجی روایت نقل کی ہے، فرمایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ نے ایک سفر کرنے والی جماعت سے فرمایا: ہرگز تمہارے ساتھ شوئی بیمار جانور نہ ہو اور کسی سائل کو ہرگز نہ ہٹانا اور ہرگز کوئی گمشدہ جانور اپنے ساتھ شامل نہ کرنا، اگر تمہارا (اس سفر سے) نفع (کمانے) اور سلامتی (سے واپسی) کا ارادہ ہے..... (حدیث) [4] طبرانی کی روایت میں لکھا ہے، ابوریطہ عبداللہ بن کرامہ سے مروی ہے، مستغفری نے بطریق عمر بن صبیح، ابوحریز قاضی بجستان، بواسطہ شعبی بحوالہ ابوریطہ مذحجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ آپ مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں بیٹھے تھے کہ ایک جماعت گزری جو آہستہ آہستہ جارہی تھی.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ [5] بغوی نے ان کا ذکر کیا تو لکھا، ابوریطہ، ان کی کوئی روایت نہیں نقل کی۔

۹۹۱۱ ابوریطہ [6] (دوسرے، بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا تذکرہ کیا اور بطریق حسن بن سفیان بحوالہ ریطہ روایت کی ہے ان کے والد صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رکابی چاٹ لوں یہ مجھے اسے کھانے سے بھر کر صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ [7] ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] استیعاب (۳۰۰٤) تجرید (۱٦۷/۲) [2] اسد الغابہ (۵۸۹۸) تجرید (۱٦۷/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۵۹۰۰) تجرید (۱٦۷/۲)

[4] مجمع الزوائد (۲۱۲/۳) المعجم الکبیر (۳۷٦/۲۲) کنز العمال (۱۷٦/۷) (٤٤۰۲۲)

[5] المعجم الکبیر (۹٤۱/۲۲) مجمع الزوائد (۲۱۲/۳) الکنی للدولابی (۳۱/۱)

[6] اسد الغابہ (۵۸۹۹) تجرید (۱٦۷/۲) [7] جامع المسانید (٦٤/۱٤) اسد الغابہ (٤/٤۵۰)

۹۹۱۲ ابورِیمہ [1]

ابن حبان نے بغیر نام کے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ان کے حالات کا کچھ بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم بطریق منہال بن خلیفہ بحوالہ ازرق بن قیس روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوریمہ نامی ایک شخص نماز پڑھاتے تھے وہ دائیں بائیں ایسے سلام پھیرتے تھے کہ ان کے رخساروں کی سپیدی نظر آتی تھی۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں ایسے ہی نماز پڑھائی ہے جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ [2] ابن مندہ کا بیان ہے شعبہ نے یہ روایت بواسطہ ازرق بن قیس بن عبداللہ بن ریاح بحوالہ ایک صحابی جن کا نام نہیں ذکر کیا نقل کی ہے۔ ''اطراف'' میں المزی نے لکھا ہے: ابوداؤد نے اسی سند سے نقل کی ہے۔ لیکن مجھے سنن کے کسی نسخہ میں یہ حدیث نہیں ملی جن میں سے ایک نسخہ ابوالفضل بن طاہر کا ایک نسخہ جو خطیب کے قلم سے منقول ہے۔ حفاظِ (حدیث) کی ایک جماعت نے دونوں کا مقابلہ کیا وہ انتہائی محفوظ ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ صحابی ابورمثہ یعنی ثاء سے پہلے میم ہے ایسا ہی طبرانی یہ حدیث ابورمثہ کی مسند کے حوالہ سے اپنی معجم میں روایت کی ہے اور اسی طرح میں نے مستدرک حاکم میں دیکھی ہے۔ واللہ اعلم!

القسم الثانی ازحرف راء - خالی ہے۔

القسم الثالث ازحرف راء

۹۹۱۳ ابورافع الصائغ [3]

ان کا نام نُفیع ہے مدنی ہیں بصرہ فروکش ہوئے۔ یہ بنت نجار کے مولا ہیں۔ بقول بعض: ان کے چچا زاد ہیں۔ ابن سعد نے اہل بصرہ کے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا۔ لکھتے ہیں: یہ بہت پہلے مدینہ سے چلے گئے تھے۔ ثقہ ہیں۔ الحاکم ابواحمد نے الکنی میں بطریق مرحوم العطار بواسطہ ثابت البنانی بحوالہ ابورافع روایت کی ہے کہ جاہلیت میں انہوں نے درندے کا گوشت کھالیا تھا۔ [4]

میں کہتا ہوں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بکثرت اسی طرح خلفاء اربعہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابوموسیٰ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کا بیٹا عبدالرحمٰن، ثابت البنانی، بکر مازنی، قتادہ اور سلیمان تیمی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

عجلی کا قول ہے: اکابر تابعین میں سے معتبر ہیں۔ طبرانی نے اس بات کو وزنی قرار دیا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان کی توثیق کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: تابعین علماء میں سے مشہور ہیں۔ دورِ جاہلیت پایا ہے۔ ابراہیم حربی نے ''غریب الحدیث''

---

[1] اسد الغابہ (٥٩٠١) تجرید (١٦٧/٢)

[2] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی بہ المکتوبۃ (١٠٠٧) مسند احمد (٣١٨٢)

[3] اسد الغابہ (٥٨٦٨) استیعاب (٢٩٨٨) تجرید (١٦٤/٢)

[4] اسد الغابہ (٤٤١/٤)

میں عمدہ سند سے بحوالہ ابورافع روایت کی ہے۔ فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے مزاح کر کے کہتے: سب سے جھوٹا صائغ ہے۔ جو آج کو کل کہتا ہے۔

۹۹۱۴ ابورجاء العطاردی *

بقول بعض: نام عمران بن ملحان، یا ابن تیم، ابن عبداللہ۔ ایک قول ہے: ان کا نام عطارد ہے۔ ابن قتیبہ لکھتے ہیں: ہجرت سے گیارہ (۱۱) سال پہلے پیدا ہوئے۔ اور ہشام بن عبدالملک کی خلافت تک زندہ رہے۔ تاریخ مظفری میں میں نے ایسا ہی لکھا دیکھا ہے۔ اشعث بن سوار کا قول ہے: ان کی عمر ایک سو ستائیس (۱۲۷) سال تھی۔ صحیح بخاری میں ایک طریق سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ہم لوگ آگ کی طرف یعنی مسیلمہ کذاب کی طرف بھاگے۔ بقول ابوحاتم: دورِ جاہلیت کے ہیں۔ فتح کے بعد اسلام لائے اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت حسن سے پہلے فوت ہوئے۔ ان کی وفات دس (۱۰) میں ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر، علی، عمران بن حصین، سمرہ بن جندب، ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والے مندرجہ ذیل افراد ہیں: ایوب، جریر بن حازم، عوف الاعرابی، مہدی بن میمون، عمران القصیر، ابوالاشہب اور الجعد ابوعثمان۔ ابن سعد کا قول ہے: انہیں علم، قرآن اور روایت حاصل تھی وہ معتبر ہیں۔ اپنی قوم کی چالیس سال امامت کی اور عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں فوت ہوئے۔ واقدی کا قول ہے: ۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ جو وہم ہے۔ ذہلی فرماتے ہیں: حسن سے پہلے فوت ہوئے، میرے خیال میں ۱۰۷ھ کا سال ہے۔ یحییٰ بن معین، ابوزرعہ اور ابن عبدالبر نے انہیں ثقہ لکھا ہے اور یہ اضافہ نقل کیا ہے، البتہ ان سے کبھی غفلت ہو جاتی تھی۔

۹۹۱۵ ابورزین الاسدی

مسعود بن مالک، تابعی ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ آیا انہوں نے دورِ نبوت پایا ہے یا نہیں۔ قسم چہارم میں ان کا تذکرہ ہوگا۔

۹۹۱۶ ابوالرّقاد ان کا نام شویس ہے۔

۹۹۱۷ ابورمح الخزاعی

دعبل بن علی نے طبقات الشعراء میں ان کا تذکرہ کیا ہے کہ اہل حجاز کے مخضرمی ہیں۔ انہوں نے ہی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا مندرجہ ذیل اشعار میں مرثیہ کہا۔ میں آلِ محمد کے گھرانوں سے گزرا تو وہ مجھے ایسے نظر نہ آئے جیسے آباد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان گھروں اور مکینوں کو دور نہ کرے اگرچہ وہ اپنے مکینوں سے خالی ہو گئے۔

۹۹۱۸ ابورھم السمعی

بقول بعض الظہری۔ نام احزاب بن اسید تھا۔ ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

---

* اسد الغابہ (۵۸۷۲) تجرید (۱۶۵/۲)

القسم الرابع | ازحرف راء

(۹۹۱۹) ابورزین ✿

مسعود بن مالک اسدی، ان کے مولا ہیں۔ بقول بعض: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مولا ہیں۔ نام عبید ہے، کوفہ فروکش ہوئے، ابن ام مکتوم، علی بن ابی طالب، ابوموسیٰ اشعری، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے ان کا بیٹا عبداللہ، اسمٰعیل بن ابی خالد، عطاء بن السائب، اعمش، منصور، موسیٰ بن ابی عائشہ اور مغیرہ بن مقسم روایت کرتے ہیں۔ ابوحاتم فرماتے ہیں: بقول بعض: صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے باب الطہارۃ میں ان کا فعل تعلیقاً ذکر کیا ہے اور ''الادب المفرد'' میں ان کی سند سے روایت کی ہے۔ اور امام مسلم اور چاروں نے ان کی روایت سے بحوالہ صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث نقل کی ہے۔ ابن شاہین کا بیان ہے صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے: یہ صحابی نہیں اور نہ انہوں نے دور نبوی پایا ہے۔ پھر بطریق عاصم بن ابی وائل روایت کی ہے، انہیں ابورزین پر تعجب نہیں ہوتا جو بوڑھے ہوگئے۔ وہ عہد فاروقی میں لڑکے تھے اور میں مرد تھا۔ بقول بعض: وہ ابووائل سے بڑے تھے۔ عالم سمجھدار تھے۔ ایسا ہی تہذیب میں المزی کے قلم سے لکھا ہے مغلطائی ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''فھما'' فاء سے غلط ہے ''بھما'' ہے۔ ایسا ہی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ قطان سے بحوالہ ابوبکر نقل کیا ہے: ابورزین مجھ سے بڑے ہیں۔ یحییٰ فرماتے ہیں: وہ دونوں کا علم رکھتے تھے، ابوزرعہ اور عجلی وغیرہ نے انہیں ثقہ لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مرسل ہے، ابوالحسن بن قطان نے انکار کیا ہے کہ انہوں نے ابن ام مکتوم کا دور پایا ہو شعبہ کا قول ہے جو ابن ابی حاتم نے بحوالہ ان کے مراسیل میں نقل کیا ہے، انہوں نے ابن مسعود سے سماع حدیث نہیں کیا ہے۔ بقول بعض: عبیداللہ بن زیاد نے ۶۰ھ کے بعد انہیں قتل کر دیا تھا۔ ایک قول ہے جماجم تک ۸۰ھ کے بعد زندہ رہے جس کی تاریخ ابن قانع نے پچانوے (۹۵) لکھی ہے۔

(۹۹۲۰) ابورھم الانماری ✿

ابوبکر بن علی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت ✿ نقل کی ہے کہ ابورہم انماری نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹنے لگتے تو فرماتے: **بسم اللہ اللھم اغفر لی ذنبی واخسیٔ شیطانی وفکّ رھانی.** (حدیث) ✿ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے اور تحریف وتصحیف کا نتیجہ ہے، یہ نام تو زہیر انماری تھا ایسا ہی ابن ابی عاصم نے لکھا ہے جو ان کی کتاب الدعاء میں ہے اور طبرانی نے یہ دعا نقل کی ہے۔

✿ اسد الغابہ (۵۸۷۶) استیعاب (۳۰۰۰) تجرید (۱۶۵/۲)

✿ اسد الغابہ (۵۸۸۹) تجرید (۱۶۶/۲)

✿ الاحاد والمثانی (۲۸۷۸)

✿ ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقال عند النوم (۵۰۵۴) کنز العمال (۱۸۲۳۶) مرقاۃ (۲٤۰۹)

۹۹۲۱ ابورھم الظھری ❶

ابوبکر بن علی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے یہ السمعی ہیں اور ان کا نام احزاب ہے۔ صحابی نہیں ہیں۔ ابن ابی عاصم ❷ نے بحوالہ یحییٰ بن سعید العطار ان کا ذکر کیا ہے کہ حمص میں دوسو میں انہیں وظیفہ ملتا تھا، بہت بوڑھے تھے، پیلا خضاب لگاتے تھے، ان کا عمارہ نامی بیٹا یزید بن المہلب کے ساتھ شہید ہوا۔

۹۹۲۲ ابورھیمہ الشجاعی ❸

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور حوالہ جعفر مستغفری کا دیا ہے جو غلط ہے شجاعی سماعی کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور جو حدیث مستغفری نے ذکر کی ہے وہ وہی حدیث ہے جو قسم اوّل میں بطریق سلیمان بن داؤد مکی ان کے اتباع میں گزری ہے۔

۹۹۲۳ ابوریحانہ ❹

عبداللہ بن مطر۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے۔ کیونکہ ابوریحان صحابی کا نام شمعون ہے، رہے عبداللہ بن مطر تو یہ تابعی ہیں، خادم نبی ﷺ حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۲۴ ابوریطہ مذحجی ❺

ابوموسیٰ نے ان میں اور ابورائطہ میں فرق کیا ہے جبکہ دونوں ایک ہیں اور حدیث بھی ایک ہے۔ بقول بعض: ابورائطہ سے اور بقول بعض: ابوریطہ سے مروی ہے جس کی وضاحت قسم اوّل میں کر چکا ہوں۔

۹۹۲۵ ابوریمہ

قسم اوّل میں ان کے متعلق کلام ہو چکا ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (۵۸۹۱) تجرید (۱۶۶/۲) ❷ الاحاد والمثانی (۳۳۳/۵) ❸ اسد الغابۃ (۵۸۹۵) تجرید (۱۶۷/۲)

❹ اسد الغابۃ (۵۸۹۷) تجرید (۱۶۷/۲) ❺ اسد الغابۃ (۵۹۰۲) تجرید (۱۶۷/۲)

حرفِ زا

القسم الاوّل ازحرف زاء

۹۹۲۶ ابوزارہ انصاری

ابن ابی خیثمہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں: اس میں تامّل ہے۔ بغوی کا قول ہے: ان کا نام معلوم نہیں، اور نہ میں یہ جانتا ہوں آیا صحابی ہیں یا نہیں؟ پھر انہوں نے اور ابن ابی خیثمہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تین بار منادی (مؤذن) کی آواز سنی اور جواب نہیں دیا اسے منافقوں میں شمار کیا جائے گا''۔ [1] یہی روایت دوسرے شیخ سے بحوالہ ابان مرسل نقل کی ہے۔ بعض نے یہ امکان ظاہر کیا ہے کہ ابوزرارہ، عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ ہی ہیں۔ قسم ثانی حرف عین میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۹۲۷ ابوزرارہ نخعی [2]

انہیں آنے کی سعادت حاصل ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: یہ بات ابن الاثیر نے بحوالہ ابن دباغ نقل کی ہے، جبکہ جمہرہ میں زرارہ نام ہے نہ کہ کنیت۔

میں کہتا ہوں: بات یہی ہے، ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے، میں نے صرف احتمال کی وجہ سے ذکر کر دیا ہے۔

۹۹۲۸ ابوزعراء [3]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، پھر ان کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سواریوں پہ تھے۔ میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دجال سے زیادہ بڑے فتنے کا اپنی امت کے بارے میں خوف ہے..... (حدیث) [4] اس میں ہے گمراہ حکمرانوں کا خوف ہے۔ محمد بن ربیع جیز نے اُن صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو مصر میں داخل ہوئے کہ اہل مصر کی ان سے ایک حدیث مروی ہے پھر مذکورہ سند سے اسے بیان کیا۔

۹۹۲۹ ابوزعنہ [5]

شاعر۔ نام میں اختلاف ہے۔ عامر بن کعب بن عمرو بن خدیج / عبداللہ بن عمرو / کعب بن عمرو، طبری فرماتے ہیں: بدر میں

---

[1] جامع المسانید (۶۹/۱۴) [2] اسد الغابہ (۵۹۰۳) تجرید (۱۶۷/۲) [3] ایضاً

[4] اسد الغابہ (۵۹۰۳) تجرید (۱۶۷/۲) [5] السلسلۃ الصحیحۃ (۱۵۸۲) / ۱۹۸۹) جامع المسانید (۷۱/۱۴) کنز العمال (۲۹۰۴۳)

[6] اسد الغابہ (۵۹۰۷) استیعاب (۳۰۰۸) تجرید (۱۶۷/۲)

شریک ہوئے، یہی ابوعمر کا بیان ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق [1] کا بیان ہے: اُحد میں شریک ہوئے، پھر فرماتے ہیں بنی جشم بن خزرج کے ایک شخص ابوزعنہ بن عبداللہ بن عمرو بن عتبہ نے اُحد کے روز کہا، میں ابوزعنہ ہوں، بڑھاپا مجھے باز رکھتا ہے۔ باعث رسوائی وشرمندگی کے کام سے صرف درد کی وجہ سے بچا جاسکتا ہے۔ خزرجی جو جشم سے ہے اپنے علاقوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۹۹۳۰ ابوزمعہ بلوی [2]

عسکری نے ان کا نام عُبَید ابن ارقم بتایا ہے، ابوموسیٰ کی کتاب میں یہ نام بغیر تصغیر عَبِید اور والد کے نام کے بغیر لکھا ہے۔ بغوی اور ابن السکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن لہیعہ بحوالہ ابوقیس مولا بنی جمح روایت کی ہے کہ میں نے ابوزمعہ بلوی کو فرماتے سنا (اور وہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے) ایک دِن فسطاط تشریف لائے میدان میں کھڑے ہوئے انہیں عبداللہ بن عمرو کی بعض سختیوں کا علم ہوا تھا، فرمانے لگے: لوگوں پر سختی نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے (۹۹) قتل کیے تھے۔ [2] حدیث طویل ہے۔ یہ حدیث میں نے معجم بغوی میں حرف قاف کے آخر میں دیکھی ہے، مجھے اس کا سبب معلوم نہ ہوسکا پھر میں نے دوسرا نسخہ دیکھا۔ بقول بعض: ان کا نام عبید بن آدم ہے۔

۹۹۳۱ ابوزہراء بلوی [3]

صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے بحوالہ ابن یونس ان کا ذکر کیا ہے، مجھے یہ لفظی غلطی لگتی ہے۔ یہ نام تو ابوعَزّاء ہے، کیونکہ تاریخ ابن یونس میں ابوزعراء کے علاوہ اورکوئی نہیں۔ ایسا ہی ابن ربیع جیزی کی کتاب ''مصر میں داخل ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم'' میں ہے۔

۹۹۳۲ ابوزہراء قشیری

قسم ثالث میں ان کا ذکر ہوگا، ممکن ہے اس قسم میں سے ہوں، کیونکہ ان کے حالات میں آتا ہے کہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے شام کی بعض فتوحات میں امیر مقرر کیا تھا، اور بارہا گزر چکا ہے کہ فتوحات میں صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی امیر بنائے جاتے تھے۔ اوراس واقعہ میں دحیہ بن خلیفہ کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۹۹۳۳ ابوزہیر بن اسید

بن جعونہ۔ قرہ بن دعموص کے حالات میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۹۹۳۴ ابوزہیر الانماری

ابوالزہیر نامی حضرات میں ذکر ہوا ہے۔

---

[1] السيرة النبوية (۱۳۱/۳) [1] اسد الغابہ (۵۹۰۸) استیعاب (۳۰۰۹) تجرید (۱٦۸/۲)

[2] المعجم الکبیر (۷۸۸/۲۲) مجمع الزوائد (۲۱۳/۱۰) جامع المسانید (۷۳/۱٤)

[3] اسد الغابہ (۵۹۱۰) تجرید (۱٦۸/۲)

۹۹۳۵ ابوزهير ثقفى [1]

ابن حبان ''الصحابہ'' میں لکھتے ہیں: وفد میں شامل تھے۔ بقول بغوی: طائف کے رہائشی تھے۔ بقول ابن ماکولا: نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ابواحمد نے ''الکنی'' میں ابوزہیر بن معاذ اور ابوزہیر ثقفی میں فرق کیا ہے۔ ثقفی کے متعلق لکھتے ہیں: ان کا نام عمارہ بن حمید تھا اور یہ ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں اور حدیث ابوزہیر مسند احمد ابن ماجہ اور الدارقطنی نے الافراد میں حسن غریب سند سے بطریق نافع بن عمر جمحی بحوالہ ابوزہیر نبی ﷺ سے نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے طائف کے علاقے نباوہ میں ہم سے خطاب کیا، فرمایا: ''عنقریب تمہیں جہنمیوں سے جنتی علیحدہ نظر آئیں گے''۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی اور بری تعریف سے، تمہی ایک دوسرے کے گواہ ہو''۔ [2] الدارقطنی کا قول ہے: امیہ بن صفوان اس میں منفرد ہے اور حاکم نے یہ روایت بطریق سفیان بن عیینہ نقل کی ہے جو سنداً صحیح ہے۔ حدیث معاذ ناموں میں گزر چکی ہے۔ المزی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہیں عمارہ بن رویبہ بھی کہا جاتا ہے۔

۹۹۳۶ ابوزهير [3]

بن معاذ بن ریاح ثقفی۔ بقول حسین بن محمد قبانی: صحابی ہیں۔ ایک قول ہے: معاذ ان کا نام ہے، حاکم ابواحمد کا قول ہے: ابراہیم حربی کا بیان ہے: ابوزہیر بن معاذ ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہیں جن کے ناموں سے زیادہ ان کی کنیت مشہور ہے۔ اور پھر ان کی یہ حدیث نقل کی: ''جب تم نام رکھو تو عبداللہ اور عبدالرحمٰن جیسے نام رکھو''۔ [4] یہی حدیث طبرانی نے معاذ ثقفی کے حالات میں نقل کی ہے میں نے وہیں اس کی علت بیان کی ہے اور المزی نے ابوزہیر ثقفی کے حالات میں درج کی ہے، فرماتے ہیں: بقول بعض: ابوزہیر بن معاذ۔

۹۹۳۷ ابوزهير النميرى [5]

بقول بعض: ابوزہیر الانماری جنہیں ابوزہر بھی کہا جاتا ہے، راجح یہی ہے کہ وہ اور ہیں۔ ابن مندہ صبیح بن محرز کے طریق سے بحوالہ ابومُصَبِّح مقبری روایت کرتے ہیں، فرمایا: ہم ابوزہیر نمیری کے پاس بیٹھا کرتے تھے جو صحابی تھے۔ وہ بہت اچھی گفتگو کرتے اور جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تو فرماتے: آمین کہہ کر ختم کرنا، کیونکہ دعا میں آمین ایسے ہی ہے جیسے خط پر مہر۔ پھر ابوزہیر کہنے لگے: میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں ایک رات ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکلے، ایک خیمہ میں ایک شخص کے پاس ٹھہر گئے جس نے دعا کرنے میں اصرار کیا اور رسول اللہ ﷺ اس کی بات سنتے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۱۳) تجرید (۱۶۸/۲)

[2] ابن ماجہ کتاب الزهد باب الثناء الحسن (۴۲۲۱) مسند احمد (۴۱۶/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۹۱۴) تجرید (۱۶۸/۲)

[4] مجمع الزوائد (۵۰/۸) المعجم الکبیر (۳۸۳/۲۰) کنز العمال (۴۵/۹۶) اتحاف السادة المتقین (۳۸۷/۵)

[5] اسد الغابہ (۱۹۱۵) تجرید (۱۶۸/۲)

فرمایا: ''اگر اس نے مہر لگا دی تو اس کی دعا قبول ہے''۔ لوگوں میں سے ایک شخص عرض کرنے لگا: کس چیز سے مہر لگائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آمین سے، اگر اس نے آمین سے دعا ختم کی تو قبول ہوئی''۔ چنانچہ جس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی وہ اس دعا کرنے والے) کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: ''مبارک ہو، [1] بھائی ہر دعا آمین پر ختم کیا کرو''۔ پھر فرماتے ہیں: یہ غریب حدیث ہے، جس میں فریابی صُبح سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ بغوی اور طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق ضمضم بن زرعہ بواسطہ شریح بن عبید حضرمی بحوالہ ابوزہیر نمیری (جو صحابی ہیں) روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹڈیوں (جو سبزہ کھاتی ہیں، گھریلو نجاست کھانے والی ٹڈیاں مراد نہیں) کو قتل نہ کرو، کیونکہ یہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک بڑی فوج ہے۔ [2] بقول بغوی: شام کے رہائشی تھے۔ یحییٰ بن نفیر کے حالات میں اس کا کچھ تذکرہ ہوا ہے۔ احتمال ہے یہ ابوزہیر بن جعونہ ہوں جن کا ذکر ہو چکا ہے کیونکہ وہ بھی نمیری ہیں۔

۹۹۳۸ ابوزوائد یمانی [3]

مطین اور الکنی میں دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فاکہی اور جعفر فریابی نے کتاب النکاح میں ابراہیم بن میسرہ سے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ہم طواف کر رہے تھے تو طاؤس مجھ سے کہنے لگے: یا تمہیں نکاح کرنا ہی پڑے گا یا میں تمہیں وہ بات کہوں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوزوائد سے کہی تھی: ''کیا تم عاجزی یا زنا کی وجہ سے نکاح نہیں کر رہے؟''

اور طبرانی بطریق زیاد بن نصر بواسطہ سلیم بن مطین بحوالہ اپنے والد وہ ابوزوائد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: حجۃ الوداع [4] کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، پھر لمبی حدیث ذکر کی جس کا کچھ حصہ ابوداؤد نے اسی سند سے نقل کیا ہے جس کی طرف حرف ذال میں اشارہ ہو چکا ہے۔ ان میں سے کسی کا کہنا ہے: ابوزوائد وہی ذوالزوائد ہیں جن کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں ذکر کیا ہے اور اسی سند سے اس حدیث کا ایک گوشہ نقل کیا ہے۔

۹۹۳۹ ابوزیاد [5]

مولا بنی جمح۔ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور ان سے خالد بن معدان روایت کرتے ہیں۔ ایسا ہی تجرید [6] میں ہے شاید ان کے نزدیک یہ مخضرمی ہیں مجھے ان کی ایک اور مرفوع حدیث مل گئی ہے جو طبرانی نے مسند شامیین میں بطریق سفیان بن حبیب، ثور بن زید سے بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ابوزیاد نقل کی ہے۔ فرمایا: ''میں اس بات کو نہیں بھولا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے تھے''۔

---

[1] ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب التامین وراء الامام (۹۳۸) کنز العمال (۳۲۳۳) مرقاۃ المصابیح (۸٤٦٥)

[2] المعجم الکبیر (۷۵۷/۲۲) مجمع الزوائد (۳۹/٤) جامع المسانید (۷۵/۱٤)

[3] اسد الغابہ (۵۹۰۹) تجرید (۱٦۹/۱)

[4] ابوداؤد کتاب الخراج والمارۃ باب فی کراھیۃ الافتراض فی آخر الزمان (۲۹۵۹) التاریخ الکبیر (۲٦۵/۳) الاحاد والمثانی (۱۱۸/۵) المعجم الکبیر (۸۹٤/۲۲) جامع المسانید (۷۸/۱٤)

[5] تجرید (۱٦۹/۲) [6] تجرید (۱٦۱)

۹۹۴۰ ابوزیاد انصاری

ناموں میں زرارہ میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۹۴۱ ابوزید [1]

جنہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ [2] صحیح بخاری میں حدیث انس میں بغیر نام کے ان کا ذکر آتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے چچاؤں میں سے ایک ہیں۔ ان کے نام کے بارے اختلاف ہے۔ اوس/ ثابت بن زید/ معاذ/ سعد بن عبید/ قیس بن السکن یہی راجح ہے، جیسا کہ میں نے حرف قاف میں بیان کیا ہے۔

۹۹۴۲ ابوزید [3]

بن اخطب۔ نام عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بشر بن عبداللہ بن الضیف بن احمر بن عدی بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر انصاری خزرجی۔ ابوزید کنیت سے مشہور ہیں۔ [4] عزرہ بن ثابت کے نانا ہوتے ہیں۔ ترمذی نے ان کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعا فرمائی۔ [5] امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی صرف اس حدیث میں ہے اس سے میرا حسن و جمال بڑھ گیا۔ فرماتے ہیں: مجھے کئی لوگوں نے بتایا کہ ان کی عمر سو (۱۰۰) سے زائد کی ہوگئی پھر بھی ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں دوسری سند سے ہے جو ابونہیک سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوزید نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا تو میں ایک برتن میں پانی لے کر حاضر ہوا، اس میں کہیں سے ایک بال پڑ گیا، میں نے وہ بال نکال پھینکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما''۔ [6] فرماتے ہیں: میں نے انہیں چورانوے (۹۴) برس کی عمر میں دیکھا، ان کی داڑھی میں ایک بھی سفید بال نہ تھا۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ مسلم میں اسی سند سے ہے: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور خطاب کرنے منبر پر تشریف لے گئے، اور ظہر تک خطاب کیا..... (حدیث) شمائل ترمذی میں مذکورہ طریق سے بحوالہ ابوزید مروی ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوزید میرے قریب آ کر میری پشت پر ہاتھ پھیرنا''۔ [7] میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا اور مہر نبوت پر انگلی رکھی..... (حدیث) ابن حبان اور حاکم نے اسے بھی صحیح لکھا ہے۔

۹۹۴۳ ابوزید بن الضحاك نام ثابت ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۱۷) تجرید (۱۶۹/۲) [2] اسد الغابہ (۴۵٦/٤)

[3] اسد الغابہ (۵۹۲۲) استیعاب (۳۰۱٦) تجرید (۱٦۹/۲) [4] جامع المسانید (۸۱/٤)

[5] مسند احمد (۳٤/۵) جامع المسانید (۸۳/۱٤)

[6] مسند احمد (۳٤۱/۵) المستدرك (۱۳۹/٤) المصنف لعبدالرزاق (۱۹٤٦۲) مجمع الزوائد (۳۷۸/۹) المعجم الکبیر (۲۸/۱۷)

[7] مسند احمد (۳٤۱/۵) جامع المسانید (۸۳/۱٤)

۹۹۴۴ ابوزید بن عُبَید نام سعد ہے۔

۹۹۴۵ ابوزید بن عمرو بن حدیدہ نام قُطبہ ہے۔

۹۹۴۶ ابوزید بن غرزہ

نام عمرو ہے۔ ناموں میں ان حضرات کا تذکرہ ہو چکا ہے سب کا تعلق انصار سے ہے۔

۹۹۴۷ ابوزید انصاری [1] خزرجی

ابوزید نحوی بصری کے دادا، بقول حاکم ابواحمد صحابی ہیں اور نحوی کا نام سعید بن اوس بن ثابت بن بشیر بن ابی زید ہے۔ واقدی کا قول ہے: یہ قرآن جمع کرنے والے کے علاوہ ہیں، پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ان کی اولاد نہ تھی۔

۹۹۴۸ ابوزید بن عمرو الجذامی [2]

ابن اسحاق نے جذامی میں وفد میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۹۴۹ ابوزید الارحَبیّ

نام عمرو بن مالک ہے۔ ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

۹۹۵۰ ابوزید انصاری (دوسرے)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یعنی خوارج، اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے تابع نہیں، جو ان سے جنگ کرے گا وہ ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے والا ہوگا۔ [3]

۹۹۵۱ ابو زید انصاری (دوسرے)

ابن کلبی کا بیان ہے اُحد میں شہید ہوئے۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۹۵۲ ابوزید (بےنسبت)

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ غنم بن حویص روایت کی ہے فرمایا: میں نے ابوزید کو فرماتے سنا: میں نے نبی ﷺ کی معیت میں تیرہ غزوے کیے۔ [4] امام احمد نے یہ روایت مسند ابوزید بن اخطب الانصاری میں نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں لکھا ہے شعبہ بواسطہ تمیم نقل کرتے ہیں میں نے ابوزید کو فرماتے سنا، پھر ان کا ذکر کیا اور نسب نہیں بیان کیا۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۱۷) استیعاب (۳۰۱۹)

[2] تجرید (۱٦۹/۲)

[3] المستدرك (۱٤۷/۲) المعجم الكبير (۲۹/۱۷) كنز العمال (۳۱۲۵۱) (۳۱٦۰۰)

[4] مسند احمد (۳٤۰/۵)

۹۹۵۳ ابوزید

فاطمہ بنت قیس اپنی طویل حدیث میں فرماتی ہیں جو مطلقہ (طلاق یافتہ) کے خرچ اور رہائش کے متعلق ہے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوزید یعنی اسامہ بن زید (جوان کی کنیت ہے) کی بیوی ہونے کا شرف بخشا، اسے مسلم نے بطریق ابوبکر بن ابی جہم بحوالہ فاطمہ نقل کیا ہے۔

۹۹۵۴ ابوزید الجَرمی [1]

بقول ابواحمد: صحابی ہیں۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: مجھے ان کا صحابی ہونا، نہ ہونا معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث بغوی اور طبرانی [2] نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔'' عُبید بن اسحاق عطار بے حد ضعیف راوی ہے۔ دارقطنی کا قول ہے، العلل میں لکھتے ہیں: اسے یزید بن ابی زیاد نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ ابوسعید خدری سے مروی ہے اور عبدالکریم کا قول ہے: مجاہد سے بحوالہ عبداللہ بن عمرو منقول ہے۔

۹۹۵۵ ابوزید الغافقی [3]

ابن مندہ [4] نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر بطریق عمرو بن شراحیل معافری بحوالہ ابوزید غافقی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواکیں تین قسم کی ہیں۔ پیلو، اگر پیلو نہ ہو تو زیتون یہ بھی نہ ہو تو بن''۔

ابووھب کا قول ہے جو اس روایت کے راوی ہیں: عَتَم [5] سے مراد زیتون ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۹۵۶ ابوزید

نبی ﷺ سے سماع کیا ہے ان سے حسن بصری نے سنا ہے۔ ابن مندہ نے اس بات کا جواز پیش کیا ہے یہ عمرو بن اخطب ہیں۔

۹۹۵۷ ابو زید (بے نسبت)

طبرانی نے الاوسط میں بطریق حسن بن دینار بواسطہ یزید الرشک روایت کی کہ میں نے ابوزید جو صحابی ہیں۔ کو فرماتے سنا: میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے ایک شخص کو تہجد میں سورۃ فاتحہ پڑھتے سنا تو کھڑے ہو کر غور سے سننے لگے یہاں تک کہ اس نے سورۃ ختم کر لی پھر فرمایا: پورے قرآن میں اس جیسی سورت نہیں۔ بقول بعض ممکن ہے یہ عمرو بن اخطب ہوں۔

---

[1] اسد الغابة (٥٩٢٠) تجريد (١٦٩/٢) [2] المعجم الكبير (٩٣١/٢٢)

[3] اسد الغابة (٥٩٢٣) تجريد [5] بطم سبز کلونجی کھانسی وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

[4] جامع المسانيد (٨٩/١٤) اسد الغابة (٤٥٨/٤)

۹۹۵۸ ابو زید (بےنسبت)

ابومسلم کجی نے اپنی کتاب السنن میں ان کی حدیث نقل کی ہے ابوزید صحابی رسول ﷺ نے فرمایا: نبی ﷺ کا ارشاد ہے ''مسافر اپنے موزوں پر تین دن تین راتیں مسح کرے اور مقیم رات دن مسح کرے''۔

۹۹۵۹ ابوزینب بن عوف انصاری ✿

بقول ابوموسیٰ: ابوالعباس بن عقدہ نے کتاب الموالاۃ میں بطریق علی بن حسن العبدی، سعد سے جو اسکاف ہیں بحوالہ اصبغ بن نباتہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے کھلے میدان میں لوگوں سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ سے غدیر کے روز جس نے سنا وہ اٹھ کھڑا ہو چنانچہ دس بارہ آدمی کھڑے ہوئے ان میں ابوایوب اور ابوزینب بن عوف بھی تھے، ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کر کے فرمایا: کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے کہ میں نے حق پہنچا دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم ضرور گواہی دیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: جس کا میں دوست اس کا علی دوست'' ✿ اس کی سند میں کئی ایک ایسے راوی ہیں جو رفض کی جانب منسوب ہیں۔

القسم الثانی ازحرف زاء

۹۹۶۰ ابوزرعہ بن زنباع

وہی روح الجذامی ہیں ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

القسم الثالث ازحرف زاء

۹۹۶۱ ابو زبید الطائی

مشہور شاعر ہیں دور نبوی پایا ہے۔ ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے نام حرملہ بن منذر ہے بقول بعض: منذر بن حرملہ بن معدیکرب.... طائی بقول طبری ابوزبید جاہلیت میں بنی تغلب میں اپنے ماموؤں کے پاس جزیرہ میں مقیم تھا اور دورِ اسلام میں ولید بن عقبہ بن ابی مُعَیط کی جزیرہ اور کوفہ پر ولایت کے دور میں اس کے پاس چلا گیا تھا۔ ولید اس کے ساتھ دوستی یاری رکھتا رہا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگیا۔ اسلام میں اس کی حالت اچھی ہوگئی۔ ابومورّع اور اس کے ساتھی ولید پر جاسوس مقرر کرتے، کسی نے ان سے کہہ دیا کہ ولید ابھی ابوزبید کے ساتھ شراب پی رہا ہے یہ لوگ جھٹ سے پہنچے، ولید نے اپنے سامنے رکھی کوئی چیز چارپائی تلے چھپا دی، انہوں نے چارپائی پر جھپٹا مارا اور اس کے نیچے سے ایک صراحی نکال لی جس میں انگور کا رس تھا جسے دیکھ کر یہ لوگ شرمندہ ہوگئے۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں: ابوزبید مسلمان نہیں ہوا تھا بلکہ اپنے مذہب نصرانیت پر ہی مرا تھا۔ مرزبانی کا قول ہے: نصرانی تھا، لمبی عمر پائی تھی بقول بعض ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال زندہ رہا، اسلام کا زمانہ پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔ حضرت عمر نے اسے اس کی قوم کے

✿ اسدالغابة (٥٩٢٦) تجريد (١٧٠/٢)

✿ مسند احمد (٤١٩/٥) المعجم الكبير (٤٠٥٢) مجمع الزوائد (١٠٤/٩) جامع المسانيد (٩٠/١٤)

صدقات زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا تھا آپ نے اس کے علاوہ کسی غیر مسلم کو یہ ڈیوٹی نہیں سونپی تھی۔ امیر معاویہ کے دور تک زندہ رہا۔ کوفہ میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا ہم نشین تھا۔ جب ولید پر یہ تہمت لگائی گئی کہ اس نے شراب پی ہے اور کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا گیا، تو ابوزبید نے کہا: ع

معبود (برحق) کی قسم! اگر تلوار کی دھار اور زبان کی گفتگو ہوتی تو نہ میرے صاف گھر کی تلاشی ہوتی اور نہ وہ وہاں آتے اور نہ تیرے درمیان شور وشغب حائل ہوتا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر مرثیہ کہا: ع

''معزز لوگ جن اخلاق و اوصاف کے مالک ہوتے ہیں وہ ایسے شخص کا خاندان ہے جو دین کا جامع اور پسندیدہ ہے مردوں کی قسموں میں کیا ہی خوب صاحب بصیرت انسان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کے برابر اچھے لوگ نہیں ہو سکتے''۔

یہ اشعار ابوالفرج اصبہانی نے بحوالہ مبرد نقل کیے ہیں مرزبانی نے ان میں سے کچھ بھی نقل نہیں کیا۔ اصبہانی فرماتے ہیں۔ ابوزبید کا قط تیرہ (۱۳) بالشت لمبا تھا اس کا بھائی اعور عجمی بادشاہوں کا خاص بندہ تھا جب اس کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا: جب اشجع سلمی کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے یہ اشعار کہے: ع

''میں ابوزبید کی ہڈیوں کے پاس سے گزرا، جو کھلے میدان میں سرد پڑی تھیں۔ ولید اس کا سچا دوست تھا، اب اس کی قبر ولید کی قبر کی ہم نشین ہے''۔

ابوزبید اپنے اشعار میں شیر کی تعریف کرنے میں بڑی دلچسپی لیتا تھا۔ جس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک واقعہ بھی ہے بقول بعض: اس کی قوم اسے کہنے لگی: ہمیں خدشہ ہے کہ تمہاری شیر کی تعریف کی وجہ سے عرب ہمیں گالیاں دیں گے۔ چنانچہ اس نے شیر کی تعریف میں اشعار کہنے چھوڑ دیے۔ مرزبانی لکھتے ہیں: ولید کی وفات اس سے پہلے ہوگئی تو یہ اس کی قبر پر سے گزرا تو کہا: ع

''اے قبر والے سلام ہو جس کی ملاقات کے درمیان قبر حائل ہوگئی ہے اے مجھے چھوڑنے والے! جب میں تیری ملاقات کے لئے آتا تھا تو تیری عادت بے رخی کی تو نہ تھی''۔

۹۹۶۲ ابوزبیر (بیت المقدس کے مؤذن)

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے، دور فاروقی میں اذان دیتے تھے ابواحمد الحاکم نے الکنی میں روایت کی ہے کہ ابوزبیر کا قول ہے: ہمارے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے، مجھ سے فرمانے لگے: جب اذان دیا کرو تو تسلسل سے دیا کرو اور جب اقامت کہا کرو تو جلدی سے کہا کرو۔

۹۹۶۳ ابوزہراء قشیری ✱

ابن عساکر نے الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے اور فتح دمشق میں

✱ تجرید (۱۶۸/۲)

شریک ہوئے۔ اور اہل ثنیہ اور حوران کی صلح کے لئے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی جانب سے دور فاروقی میں مامور ہوئے پھر بطریق سیف بن عمر ''فتوح'' میں یہ روایت نقل کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فتح دمشق کے بعد ایک لشکر میں دحیہ بن خلیفہ کلبی اور ابوزھراء کو ثنیہ اور حوران کی طرف دمشق کی صلح کے لئے تدمُر بھیجا۔ اور اس مہم کی فتح کا بندوبست بھی انہی کے سپرد ہوا۔ ابوزھراء کے بھائی کا پاؤں فتح دمشق کے معرکہ میں کٹ چکا تھا۔ جب بنوقشیر نے بنی جعدہ کی ہجو کی تو اس پر فخر کیا۔ جس کا جواب انہیں نابغہ جعدی نے دیا پھر وہ اشعار نقل کیے۔ پھر سیف نے دمشق میں شراب پینے والوں کا واقعہ نقل کیا کہ حضرت عمر نے انہیں حد لگائی۔ جس کے بارے میں ابوزھراء نے کہا: ع

''میں نے صبر سے کام لیا بے صبری نہیں کی اگرچہ میرے بھائی مرگئے حالانکہ میں تو ایک دن بھی شراب سے باز نہ رہ سکتا تھا امیر المومنین نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا، اب اس کے یار انگور کا رس نکالنے والوں کے پاس بیٹھ کے روتے ہیں''۔

۹۹۶۴ ابو زیاد ✿

مولا آل درّاج الجمحیین۔ دورِ نبوی پایا ہے مسدّد نے اپنی مسند کبیر میں صحیح سند سے بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ابوزیاد مولا آلِ درّاج روایت کی ہے فرمایا: مجھے یہ بات نہیں بھولتی کہ صدیق اکبر جب نماز پڑھنے لگتے، تو اپنی داہنی ہتھیلی سے بائیں کلائی کو ہاتھ کے جوڑ (گٹے) کے ساتھ ملا کر پکڑتے۔ ابن عساکر نے یہ جواز پیش کیا ہے کہ یہ ربیعہ بن درّاج کے مولا ہو سکتے ہیں۔ پھر اس ربیعہ کا نسب بیان نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: میں نے ربیعہ بن دراج کا تذکرہ اور ان کا نسب حرف راء کی قسم اوّل میں بیان کیا ہے۔

۹۹۶۵ ابو زید قیس بن عمرو ہمدانی، ناموں ذکر ہوا ہے۔

القسم الرابع از حرف زاء

۹۹۶۶ ابوزُرعہ فزعی ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن طرخان نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا باندھ کر دیا تھا۔ ✿ (حدیث) یہ غلطی لفظی تبدیلی سے پیدا ہوئی درست ابورَویحہ ہے۔ حرف راء میں ان کا نسب بھی قلمبند ہوا ہے، ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔

۹۹۶۷ ابوزرعہ ✿

مولا مقداد بن اسود، بقول ابوعمر: ان کا نام عبدالرحمٰن ہے، جو تابعی ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿

✿ تجرید (۱۶۹/۲) ✿ اسد الغابۃ (۵۹۰۴) تجرید (۱۶۸/۲) ✿ جامع المسانید (۷۰/۱۴) اسد الغابہ (۴۵۲/۴)

✿ اسد الغابہ (۵۹۰۵) تجرید (۱۶۹/۲) ✿ التاریخ الکبیر (۳۵۶/۵)

فرماتے ہیں: ان کی حدیث منقطع ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوعمر سے پہلے مجھے کسی کا حوالہ نہیں ملا کہ اس نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہو۔ ان سے ابو ہلال راسبی نے روایت لی ہے جو قتادہ اور ان کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۸ ابوزید عامر (عمر) بن حدیدہ

ابوعمر نے انصار میں سے ابوزید کنیتوں والوں میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ یہ وہ ابوزید ہیں جن کا نام قطبہ بن عامر بن حدیدہ ہے۔

۹۹۶۹ ابوزید انصاری

بغوی نے ان میں اور ابوزید عمرو بن اخطب میں فرق کیا ہے جو عروہ (عزرہ) بن ثابت کے دادا ہیں، پھر ان کے حالات میں حدیث تمیم بن حویص روایت کی ہے کہ میں نے ابوزید کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تیرہ (۱۳) غزووں میں شرکت کی۔ اور عروہ (عزرہ) کے دادا کے حالات میں یہ حدیث نقل کی ہے: ''ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ظہر تک خطبہ دیا''۔ (حدیث) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دونوں حدیثیں مسند ابی زید عمرو بن خطب میں نقل کی ہیں۔

۹۹۷۰ ابوزُبَیْد بن الصَّلت [1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مراد زبید کے والد کو لیا ہے، اس وقت عنوان صلت بن معدیکرب کندی کا ہوگا۔ مناسب تھا جب انہوں نے انہیں حرفِ کنیت سے تعبیر کیا ہے تو ابوزبید الصلت کہتے ہیں لیکن ابن مندہ کا یہ اکثر استعمال ہے جسے میں کئی بار بیان کر چکا ہوں۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۲۸) تجرید (۲/ ۱۷۰)

حرفِ سین

القسم الاوّل ازحرفِ سین

۹۹۷۱ ابوسالم حنفی ثمّ سُحَیمیّ

ابن السکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور پھر ام سالم سے بحوالہ ان کے خاوند ابوسالم سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار فرماتے سنا: فلاں کی اولاد کے لیے ہلاکت ہے۔

۹۹۷۲ ابوسائب

عثمان بن مظعون جمحی، نام سے مشہور ہیں، سابقین اوّلین سے ہیں۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹۹۷۳ ابوسائب [1]

یزید عمر کے بھانجے، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۹۹۷۴ ابوسائب انصاری

بقول بعض: ثقفی کَرْدَم کے والد، ان کے بیٹے کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۹۷۵ ابوسائب ثقفی

نام مالک ہے، بقول بعض: زید یا یزید ہے، میم میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۹۹۷۶ ابوسائب [2]

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ملتا ہے، لیکن میں انہیں نہیں جانتا یہ ابوعمر کا قول ہے۔ مسند بقی بن مخلد میں ابوسائب بے نسبت کی دو حدیثیں ہیں، لگتا ہے انہی میں کے ایک ہیں۔

۹۹۷۷ ابوسائب [3]

مولا غیلان بن سلمہ ثقفی۔ ابوعلی جیانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ عروہ بن سلمہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ابوسائب مولا غیلان نے انہیں حدیث سنائی۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۲۹) تجرید (۱۷۰/۲) [2] اسد الغابہ (۵۹۳۲) استیعاب (۳۰۲۴)

[3] اسد الغابہ (۵۹۳۰)

۹۹۷۸ ابوسائب [1]

ایک صحابیٔ رسول ﷺ ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، پھر بطریق عیاش سنداً بحوالہ ابوسائب ایک صحابی کی روایت نقل کی ہے، فرمایا: ایک شخص نے آ کر نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز مکمل کر چکا آپ نے تین بار فرمایا: ''جاؤ نماز پڑھو''۔ (حدیث) [2] ابونعیم ان کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: محفوظ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی روایت ہے۔ داؤد بن قیس اور محمد بن غیلان سب علی بن یحیٰی سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے چچا رفاعہ بن رافع کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس حدیث میں علی بن یحیٰی کے دو شیخ (استاد) ہوں۔

۹۹۷۹ ابوسبرہ الجعفی [3]

وہی یزید بن مالک۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نام نقل کیا ہے اوران کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن سبرہ کے حالات میں بیان ہو چکی ہے۔

۹۹۸۰ ابوسَبْرہ بن حارث [4]

بقول بعض: ابوسبرہ سین کے بجائے ھاء۔ الف میں ان کا ذکر ہو چکا ہے اور بعض کا انہیں ابواسیرہ کا کہنا بھی بیان ہوا ہے۔

۹۹۸۱ ابوسَبْرہ بن ابی رہم [5]

بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود.... قرشی عامری۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ دوسری مرتبہ کی ہجرت میں حبشہ گئے ان کے ساتھ ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بھی تھیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں شریک ہوئے والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد کے ماں شریک بھائی ہیں۔ زبیر بن بکار کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مکہ مقیم ہو گئے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ زبیر لکھتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی بدری صحابی مکہ آ کر بس گیا ہو۔

۹۹۸۲ ابوسَبْرہ [6] (بےنسب)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق یوسف بن سفر روایت کی ہے کہ اوزاعی نے فرمایا مجھ سے قزعہ نے بیان کیا ہمارے پاس صحابیٔ رسول ﷺ ابوسبرہ تشریف لائے۔ میں نے ان سے عرض کی: اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے نبی ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنایئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جس نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۳۱) [2] ابوداؤد کتاب الصلاۃ (۸۵۷، ۸۵۸) ترمذی کتاب الصلاۃ (۳۰۲) نسائی کتاب السہو (۱۳۱۲) ابن ماجہ کتاب الطہارۃ (۴۹۰) مسند احمد (۳۴۰/۴) جامع المسانید (۹۶/۱۴)

[3] اسد الغابہ (۵۹۳۳) تجرید (۱۷۰/۱) [4] تجرید (۱۷۱/۱) [5] اسد الغابہ (۵۹۳۵) استیعاب (۳۰۲۵)

[6] اسد الغابہ (۵۹۳۷) تجرید (۱۷۱/۱)

ِداری میں ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو وہ تم سے اپنی ذمہ داری کا مطالبہ کرے''۔ ✿

9983 ابوسبرہ الجہنی معبد بن عوسجہ، تذکرہ ہو چکا ہے۔

9984 ابوسبرہ

عیسیٰ بن سبرہ کے دادا۔ حبان میں ذکر ہوا ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: میرے خیال میں مدینہ کے رہائشی ہیں، پھر ان کی یث بطریق ابن انیس، بواسطہ عیسیٰ بن سبرہ انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا نقل کی۔

9985 ابوالسبع بن عبدقیس انصاری

بدر میں شریک تھے، ان کا نام ذکوان ہے، پہلے بیان ہو چکا ہے۔

9986 ابوسَرُوَعہ نوفلی ✿

عقبہ ابن عامر ہیں، یہ اکثریت کا قول ہے ناموں میں ان کا ذکر ہوا ہے۔ بقول بعض: ان کے بھائی ہیں، ان کا نام ث ہے یہ عدوی کا قول ہے ان کا بیان ہے: فتح مکہ میں مسلمان ہوئے، ایسا ہی زبیر وغیرہ کا کہنا ہے۔ سروعہ کے سین میں لاف ہے، اکثریت فتح (زبر) کی قائل ہے ایک قول زیر کا ہے را ساکن ہے ادھر حمیدی کا گمان ہے کہ انہوں نے الدارقطنی کے قلم عین پر پیش لکھا دیکھا ہے۔ شاید عدمِ نقطہ (نقطہ نہ ہونے) کی علامت تھی جسے وہ پیش سمجھ بیٹھے۔

9987 ابوسَرِیحہ ✿

بروزنِ عظیمہ، حذیفہ بن اُسید، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

9988 ابوسعاد جہنی ✿

بقول بعض: ان کا نام جابر بن اسامہ ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے کہ ابن ماکولا ✿ نے ان کا نام بتایا ہے۔ ایک قول : یہ بعد والے ہیں۔

9989 ابوسعاد الحمصیؒ ✿

ابوزرعہ نے کتاب الزھد میں روایت نقل کی ہے کہ ابن ابی عوف کا قول ہے: حضرت ابودرداء ابوسعاد کے پاس سے رے، جو صحابیٔ رسول ﷺ تھے۔ ابوسعاد فرمانے لگے: سبحان اللہ! نہ کچھ بیچتے ہیں اور نہ خریدتے ہیں۔ ابودرداء بولے: ''جس اپنی دنیا کی چیزیں جمع کیں اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا''۔ ابوعمر نے ان میں اور جہنی میں فرق کیا ہے کہ یہ حمص فروش

جامع المسانید (١٤/١٠٠) اسد الغابہ (٤/٤٦٢) ✿ اسد الغابہ (٥٩٣٩) استیعاب (٢٠٢٨) تجرید (٢/١٧١)

اسد الغابہ (٥٩٤٠) استیعاب (٣٠٢٩) تجرید (٢/١٧١) ✿ اسد الغابہ (٥٩٤٢) استیعاب (٣٠٣٠) تجرید (٢/١٧١)

الاکمال (٤/٣٠٦) ✿ اسد الغابہ (٥٩٤٢) تجرید (١٧١)

ہوئے اوران کی حدیث نقل کی۔

۹۹۹۰ ابوسعاد [1]

یہ جہینہ کے ہیں۔روح بن قاسم بواسطہ اسمٰعیل بن امیہ اسی سند سے بحوالہ عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: عقبہ بن عامر مشہور صحابی ہیں جن کا تذکرہ ناموں میں ہوا۔اس کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے،ابوحماد اکثریت کا قول ہے۔ابوعمر/ابوعامر/ابوسعاد وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔واللہ اعلم

۹۹۹۱ ابوسعدان [2] (شامی، بے نام ونسب)

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا کہ مکحول نے ان سے ہجرت کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ذہبی [3] کا قول ہے: اس کی سند کمزور ہے۔

۹۹۹۲ ابوسعد انصاری ثم حارثی محیصہ بن مسعود۔

۹۹۹۳ ابوسعد عیاض بن زہیر الفہری۔

۹۹۹۴ ابوسعد سلمہ بن اسلم بن حریش، ان سب کا ذکر ناموں میں ہوا ہے۔

۹۹۹۵ ابوسعد الخیر [4]

بقول بعض: ابوسعید الخیر۔ابن السکن: صحابی ہیں۔بقول بعض: نام عمرو ہے۔ابواحمد الحاکم: مجھے ان کا نام ونسب معلوم نہیں۔پھر بیان کرتے ہیں: یہ ابوسعید الانماری ہیں، حالانکہ ایسا نہیں۔کیونکہ ان کی دو حدیثیں اس حدیث کے علاوہ ہیں جس میں انماری کے حالات میں اختلاف ہے۔بلکہ یہ ابوسعد یا ابوسعید ہیں چنانچہ ترمذی ''العلل المفردہ'' ابن ابی داؤد الصحابہ میں اور ابواحمد الحاکم ان سے ایک اورطریق سے پھر یہ سب بطریق ابوفروہ رُہاوی، معقل کندی، عبادہ بن نُسی بحوالہ ابوسعید روایت کرتے ہیں۔فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رات میں روزہ رکھنا فرض نہیں کیا ہے جس نے رکھا اس نے مشقت کی اس کا کوئی اجر نہیں ہے''۔ [5]

یہی روایت دولابی نے الکنی میں ایک اورسند سے بحوالہ ابوفروہ نقل کی ہے کہ ابوسعید الخیری سے مروی ہے، حاکم کی روایت میں ہے ابوسعد الخیری سے منقول ہے ابن مندہ نے یہ روایت نقل کر کے کہا: غریب ہے، ہمیں اسی سند سے معلوم ہے۔ترمذی کا قول ہے: میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اس عبادہ بن نسی سے ناواقف ہوں جس نے ابوسعد الخیر سے یہ حدیث سنی ہے اور دولابی الکنی میں بطریق ابوفراس شعبانی روایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ امیر معاویہ کے دور میں غزوۂ قسطنطنیہ

---

[1] اسد الغابہ (٥٩٤١) تجرید (١٧١/٢) [2] اسد الغابہ (٥٩٤٩) استیعاب (٣٠٣٥) تجرید (١٧٢/١)

[3] اسد الغابہ (١٦٢) [4] اسد الغابہ (٥٩٤٤) جمع الجوامع (٤٩٦٩) تجرید (١٧٢/٢)

[5] کنز العمال (٢٣٩٢٥) جمع الجوامع (٤٩٦٩)

میں تھے اور یزید بن شجرہ ہمارے امیر تھے۔ ہمارے پاس سے ابوسعد الخیر صحابیٔ رسول ﷺ گزرے پھر ایک واقعہ نقل کیا۔ ابوسعد الخیر نے فرمایا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''جن چیزوں کو آگ پر پکایا گیا ہو ان کے کھانے سے وضو کر لیا کرو''..... (حدیث) ❶

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے اسی سند سے نقل کیا ہے، اس کے سیاق میں فرماتے ہیں: میں ابوسعد الخیر کے پاس تھا، اور پھر فرماتے ہیں: ابوسعید الخیر۔ اکثریت ابوسعد بلاشک کہتی ہے۔

۹۹۹۶ ابوسعد انصاری زرقی ❶

سعید بن عبدالعزیز اور حاکم کا قول ہے: صحابی ہیں، ابن ماجہ بطریق یونس بن میسرہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابوسعد زرقی صحابیٔ رسول کے ساتھ قربانی کے جانور خریدنے گئے۔ پھر وہ حدیث ذکر کی۔ ❷ ابن ابی حاتم بحوالہ اپنے والد ان کے صحابی ہونے میں متردد ہے۔ طبرانی کی روایت میں یونس کے مذکورہ طریق سے مروی ہے میں ابوسعد الخیر کے ساتھ نکلا، اگر یہ روایت محفوظ ہے تو یہ سابقہ شخصیت ہیں، ابوسعید اسماء بنت یزید کے خاوند کے حالات میں ان کا ذکر ہوگا۔

۹۹۹۷ ابوسعد الانماری

بقول بعض: ابوسعید، تذکرہ ہونا ہے۔

۹۹۹۸ ابوسعد ساعدی ❶

ابن ابی داؤد نے اور ان کے اتباع میں ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان سے بطریق ابوعمرو اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، قرہ بن ابی قرہ روایت کی ہے کہ سعد ساعدی نے ایک شخص کو عصر کے بعد نفل پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اس وقت (نمازِ نفل) نہ پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز نہ پڑھا کرو''۔ ❺ الدارقطنی نے العلل میں ان کا نام درست لکھا ہے ابواسید ساعدی، ابن ابی داؤد کو ان کے بارے وہم ہوا ہے۔

۹۹۹۹ ابوسعد بن فضالہ انصاری ❶

بقول بعض: ابن ابی فضالہ۔ ایک قول ہے: ابوسعید بن فضالہ بن ابی فضالہ۔ ابن سعد نے اہل خندق کے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: غیر معروف ہیں۔ ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے بطریق عبدالحمید بن جعفر، انہوں نے اپنے والد سے بواسطہ زیاد بن مینا بحوالہ ابوفضالہ جو صحابی ہیں روایت کی ہے علی بن مدینی کا قول ہے: اس کی سند بہتر ہے، اکثریت کے ہاں یہ نام عین کے سکون سے لکھا ہے، جس پر ابواحمد الحاکم کا بھروسہ ہے، فرماتے ہیں: یہ صحابی ہیں لیکن مجھے ان کا نام ونسب یاد نہیں۔ ابن ماجہ میں دونوں طرح ہے۔ ترمذی میں یاء کی زیادتی سے لکھا ہے تجرید میں ذہبی لکھتے ہیں: ابوسعد بن

---

❶ المعجم الكبير (۷۷٦/۲۲) مجمع الزوائد (۲٤۹/۱۰) الكنى للدولابى (۳۵/۱) جامع المسانيد (۱۱۹/۱٤)

❶ اسد الغابه (۵۹٤۳) تجريد (۱۷۲/۲) ❷ اسد الغابه (٤٦۵/٤) ❶ اسد الغابه (۵۹٤٦) تجريد (۱۷۲/۲)

❺ جامع المسانيد (۱۲۰/۱٤) اسد الغابه (٤٦۵/٤) ❶ اسد الغابه (۵۹٤۷) تجريد (۱۷۳/۲)

ابی فضالہ کی، ابواحمد کی کتاب الکنی میں ایک متصل حدیث ہے، پھر فرماتے ہیں: ابوسعید بن فضالہ۔ بقول بعض: ابوسعد، ترمذی نے ریاء میں ان کی اسی طرح ایک حدیث نقل کی ہے اور انہیں دو شخص قرار دیا ہے، باوجودیکہ جو حدیث حاکم نے روایت کی وہی ترمذی نے نقل کی ہے۔ اسی طرح حاکم کی کتاب الکنی میں عین کے سکون سے ہے، بغوی الکنی میں لکھتے ہیں: ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری، مدینہ کے رہائشی تھے پھر ان کی حدیث بیان کی۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ جب اوّلین و آخرین کو قیامت کے روز جس میں کوئی شک نہیں جمع فرمائے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا جس نے کسی کو کسی عمل میں شریک کیا ہے وہ اسی سے اس عمل کا ثواب مانگے اللہ تعالیٰ شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے''۔ [1] ابن ابی خیثمہ نے ایسا ہی نقل کیا ہے، فوائد صولی میں لکھا ہے: یحییٰ بن معین اس سند سے بحوالہ ابوسعید بن فضالہ بن ابی فضالہ روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عساکر کا قول ہے: یہ وہم ہے، درست پہلی سند ہے۔ ایسا ہی امام احمد نے محمد بن ابی بکر سے نقل کیا ہے۔ ان کی سہیل بن عمرو سے روایت ہے، اسے بھی ابن سعد نے نقل کیا ہے۔

۱۰۰۰۰ ابوسعد بن وہب نضری [2]

از بنی نضیر، جو قریظہ کے بھائی ہیں۔ مغازی میں ابن اسحاق کا قول ہے: بنی نضیر میں سے سوائے دو آدمیوں کے کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ یامین بن عمرو بن کعب اور ابوسعد بن وہب، ان دونوں نے اپنے مال محفوظ کر لیے۔ پھر ابن سعد نے بسند واقدی ان کی حدیث نقل کی ہے، فرمایا: میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مہروز کے پانی کی تقسیم کی تھی کہ اوپر والا ٹخنوں تک پہنچنے پر پانی کو روکے، پھر چھوڑ دے۔ [3] ابوعمر کے کلام میں ہے وہ معرکۂ قریظہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس اتر آئے تھے۔ یہ غلط ہے جس کا تعاقب رشاطی نے کیا ہے کیونکہ بنی نضیر کا واقعہ بنی قریظہ کے واقعہ سے بہت مدت پہلے کا ہے۔

۱۰۰۰۱ ابوسعد انصاری [4]

ابن ابی فدیک نے ان کی حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی خالد بحوالہ ابوسعد نقل کی ہے۔ ایسا ہی ابوعمر کا مختصر قول ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: اسے محمد بن اسمٰعیل بن فدیک نے یحییٰ بن ابی خالد سے بواسطہ ابن ابی سعد انصاری بحوالہ اپنے والد نبی ﷺ سے نقل کیا ہے: ''ندامت و پشیمانی بھی توبہ ہے''۔ [5]

میں کہتا ہوں: یہ روایت حکیم ترمذی حنفی نے ''نوادر الاصول'' میں بطریق ابن ابی فدیک اسی سند سے ان الفاظ میں نقل

---

[1] ترمذی کتاب التفسیر باب من سورۃ الکہف (۳۱۵٤)
ابن ماجہ کتاب الزہد باب الریاء والسمعۃ (٤۲۰۳) مسند احمد (٤٦٦/۳)

[2] اسد الغابہ (۵۹٤۸) تجرید (۱۷۳/۲)

[3] ابوداؤد کتاب الاقضیۃ باب ابواب من القضاء (۳٦۳۸) ابن ماجہ کتاب الرہون باب الشرب فی الادویۃ (۲٤۸۱)
جامع المسانید (۱۱٦/۱٤) اسد الغابہ (٤٦٦/٤)

[4] اسد الغابہ (۵۹٤۳) تجرید (۱۷۲/۲)

[5] مجمع الزوائد (۱۹۹/۱۰) المعجم الکبیر (۱۷۷۵/۲۲) حلیۃ الاولیاء (۳۹۸/۱۰)

کی ہے: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا بے گناہ اور ندامت خودتوبہ ہے''۔ ابونعیم اعتماد سے لکھتے ہیں: ''یہ پہلے والے نضری ہی ہیں''۔ جو بہتر نہیں، اور ابوبکر نے یقین سے لکھا ہے کہ انہوں نے ہی یہ حدیث نقل کی ہے: ''قربانی کا بہترین جانور کالی ناک والا دنبہ ہے''۔ یہ بھی صحیح نہیں۔

۱۰۰۰۲ ابوسعد بن اوس [1]

بن معلّی ابن لوذان بن حارثہ بن عدی انصاری اوسی۔ طبری نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ۹۴ھ میں فوت ہوئے، ان کا نام حارث ہے۔

ابوسعید کنیت والے

۱۰۰۰۳ ابوسعید خدری سعد بن مالک بن سنان۔

۱۰۰۰۴ ابوسعید عبشمی عبدالرحمٰن بن سمرہ۔

۱۰۰۰۵ ابوسعید سعیدی خالد بن احیحہ سعد بن عاص۔

۱۰۰۰۶ ابوسعید انصاری یزید بن ثابت بن ودیعہ۔

۱۰۰۰۷ ابوسعید مخزومی المسیب ابن حزن بن ابی وہب۔

۱۰۰۰۸ ابوسعید مخزومی عمرو بن حریث۔

۱۰۰۰۹ ابوسعید کاتب وحی زید بن ثابت انصاری خزرجی۔

۱۰۰۱۰ ابوسعید رافع بن المعلی بدری

ان سب حضرات کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔ بقول بعض: ابوسعید بن معلّی کا نام حارث بن اوس بن معلّی ہے۔ ایک قول ہے: حارث بن نفیع، بقول بعض: یہ سابقہ شخصیت کا نام ہے۔

۱۰۰۱۱ ابوسعید بن معلّی انصاری

دوسرے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے جو بروایت حفص بن عاصم ان سے مروی ہے، ان سے عبید بن حنین بھی روایت کرتے ہیں۔ بقول ابوعمر: جس نے انہیں رافع بن معلّی کہا اسے وہم ہوا ہے کیونکہ وہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ یہ بات حارث بن نفیع بن معلّی کے بارے میں سب سے صحیح ہے۔ مؤرخین نے ان کی تاریخ وفات ۷۴ھ یا ۷۳ھ لکھی ہے۔ ان کا کہنا

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۵۵) تجرید (۱۷۳/۲)

ہے: وہ چونسٹھ (۶۴) سال زندہ رہے۔

میں کہتا ہوں: یہ غلط ہے، کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے ان کا یہ واقعہ نبی ﷺ کے ساتھ بچپنے میں پیش آیا تھا جبکہ حدیث کا سیاق اس کے خلاف ہے۔ اس واسطے کہ صحیح میں ان کی حدیث میں ہے میں نماز پڑھ رہا تھا نبی ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا، میں آپ کے پاس اس وقت تو حاضر نہ ہوسکا نماز ❶ پڑھنے کے بعد آ گیا۔ (حدیث) ان کی ایک اور حدیث بھی ہے جس کا آغاز اس طرح ہے: ''ہم لوگ بازار جاتے''۔ ابوعمر کا قول ہے: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت قُرط بن خنساء ہے۔ بنی سلمہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

۱۰۰۱۲ ابوسعید انصاری ❷

اسماء بنت یزید بن السکن کے شوہر۔ ان کا نام سعید بن عمارہ/ عمارہ بن سعید اور عامر بن مسعود بتایا جاتا ہے۔ حاکم نے آخری قول کو فضول لکھا ہے اور کہا ہے عامر بن مسعود دوسرے ہیں جو تابعی ہیں، ان کی کنیت ابوسعید ہے، ابن مندہ کی روایت ہے کہ ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ محاصرے کے دِن مروان بن الحکم کے پاس سے گزرے تو وہ بچھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ابن الزرقاء اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم ہی وہ (فتنہ پرداز) ہو تو میں تمہارے خلاف چڑھ دوڑتا۔ تو عبدالملک بن مروان نے اس بات کی وجہ سے ان سے بغض رکھنا شروع کر دیا، جب وہ خلیفہ بنا تو انہیں بلا بھیجا، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس بارے میں نبی ﷺ کی وصیت یاد ہے''۔ اس نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے محسنوں کی بات قبول کرو اور ان کے بروں سے درگزر کرو''۔ ❸ چنانچہ اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بقول بعض: یہ وہی ابوسعید زرقی ہیں جن کا تذکرہ ہوتا ہے۔ جس پر المزی کا اعتماد ہے، جبکہ ابن مندہ نے دونوں میں فرق کو یقینی کہا ہے، شاید یہی زیادہ درست ہے۔

۱۰۰۱۳ ابوسعید سعد بن عامر ❺

بن مسعود زرقی۔ ابن السکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت نقل کی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے ابوسعید، سعد بن عامر زرقی کی طرف پیام بھیجا۔ بقول بعض: ان کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی اور آپ سے ہدی (قربانی حج) کے بارے میں پوچھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ نسائی بطریق شعبہ بحوالہ ابوسعید زرقی عزل کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مرہ، یونس بن میسرہ اور مکحول شامی روایت کرتے ہیں۔ بقول سعید بن عبدالعزیز، صحابی ہیں۔ ایک قول ہے: انہی کو سعید الخیر کہا

---

❶ بخاری كتاب تفسير القرآن باب ما جاء فی فاتحة الكتاب (٤٤٧٤) كتاب فضائل القرآن باب (٥٠٠٦)
ابوداؤد كتاب الصلاة باب ما جاء فی فاتحة الكتاب (١٤٥٨) نسائی كتاب الافتتاح (٩١٢)
ابن ماجه كتاب الادب باب ثواب القرآن (٣٨٧٥) مسند احمد (٤٥٠/٣) (٢١١/٤)

❷ نسائی كتاب المساجد (٣٩) باب صلاة الذی يمر علی المسجد (٧٢٨)

❸ اسد الغابه (٥٩٥٢) استيعاب (٣٠٤٠) تجريد (١٧٢/٢)

❹ المعجم الكبير (٧٧٧/٢٢) مجمع الزوائد (٣٦/١٠) جامع المسانيد (١٢٨/١٤) اسد الغابه (٤٦٧/٤)

❺ 9991 میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

جاتا ہے۔

۱۰۰۱۴ ابوسعید الانماری [1]

بقول بعض: ابوسعد۔ خلیفہ کا قول ہے: یہ انمار مذحج سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابواحمد فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام ونسب یاد نہیں، اہل شام کے محدثین ان کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ پھر ان کی یہ حدیث نقل کی کہ عبدالملک بن مروان نے کہا: مجھ سے ابوسعید انماری نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر ان میں سے ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا اور میرے لیے تین مٹھیاں (جیسا اس کے شایانِ شان ہے) بھرے گا''۔ [2] قیس کا قول ہے: میں نے ابوسعید کے کپڑے پکڑ کر پوچھا: کیا واقعی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے دِل نے یاد رکھا ہے۔ آپ نے تین بار ایسا کیا۔ ابوسعید کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے بیٹھے اس کا حساب لگایا تھا۔ فرمایا: اللہ اکبر یہ تو ہمارے مہاجرین کو شامل ہے اور تھوڑی سی ہم اپنے اعرابیوں سے مدد طلب کر لیں گے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند صحیح ہے اور سارے صحیح کے رجال میں سوائے قیس بن حجر شامی کے جو ثقہ راوی ہیں۔ قیس بن حجر الکندی نے ولید بن عبدالملک سے بیان کیا کہ ابوسعید الخیر نے ان سے بیان کیا اور طبرانی نے بطریق ابوتوبہ بحوالہ معاویہ نقل کی ہے، فرمایا: ابوسعید انماری۔ بقول بعض: قیس بن حارث۔ دوسری سند سے زبیدی سے بواسطہ عبداللہ بن عامر فرمایا: قیس بن حارث سے مروی ہے کہ ابوسعید الخیری انصاری ان سے بیان کرتے ہیں پھر اس کا ایک گوشہ نقل کیا۔ اس اختلاف کی وجہ سے اس سند کا صحیح ہونا غیر یقینی ہے۔ ابن ماکولا [1] نے ان کا اتباع کیا ہے۔ یہ ابوسعد الخیر ہیں ان کا نام بحیر ہے۔ خطیب سے پہلے یہ قول ابوالحسن بن سمیع نے طبقات الحمصیین میں لکھا ہے۔ اسی طرح انہوں نے شام کے رہائشی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اسی طرح ابن جوصاء نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۰۱۵ ابوسعید [2] (بے نسب)

حاکم نے انہیں سابقہ شخصیت سے الگ ذکر کیا ہے، پھر حارث بن محمد اشعر سے بحوالہ ابوسعید کنیت والے شخص روایت کی ہے، فرمایا: میں بالائی حصے سے مدینہ آیا، میں ابھی پہنچا بھی نہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے بے حد تھک گیا۔ اسی دوران جب میں مدینہ کے کسی بازار میں چل رہا تھا میں نے سنا ایک شخص اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: کیا تمہیں معلوم ہے آج رات نبی ﷺ کی مہمان نوازی ہوئی ہے۔ میں نے جب مہمان نوازی کا سنا اور بھوک سے میری حالت غیر ہوئی جا رہی تھی تو میں آپ کے پاس آ گیا میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آج رات آپ کی ضیافت تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا چیز تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک برتن کھانا تھا۔ میں نے عرض کی: اس کا باقیماندہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: اٹھا لیا گیا۔ میں نے عرض کی: آپ کی ابتدائی

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۵٤) تجرید (۱۷۲/۲) [2] الاحاد والمثانی (۲۲۵/٤) (۲۹۷/۵)

[1] الاکمال (٤۲/۱) [2] اسد الغابہ (۵۹۵۷) استیعاب (۳۰۳۷) تجرید (۱۷۳/۲)

اُمت میں ہوگا یا آخری میں؟ آپ نے فرمایا: اوّل میں اور تم گروہ در گروہ میرا اتباع کرو گے۔ یعنی بعض بعض سے مل [1] جائیں گے۔
یہی روایت ابن مندہ نے دوسری سند کے ذریعہ بحوالہ ابن جابر نقل اور اس کے الفاظ نہیں بیان کیے اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۰۰۱۶ ابوسعید بن زید

مسند میں ایسا ہی لکھا ہے۔ شعبی سے مروی ہے کہ میں ابوسعید بن زید کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ طبرانی کی روایت میں ہے ابوسعید خدری کے بارے میں گواہی دیتا ہے۔ ابن الاثیر [2] کا قول ہے: لگتا ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: ایسا نہیں، بلکہ جو وہ سمجھے ہیں ان کا وہم ہے۔ بغوی نے عبداللہ بن احمد سے نقل کیا ہے جیسا کہ قطیعی کے ہاں مرقوم ہے پھر مجھے مسند سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں) میں اور مسند بزار میں ایک حدیث مل گئی۔

۱۰۰۱۷ ابوسعید [3]

بقول بعض: ابوسعد، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''نیکی اور صلہ رحمی، پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور عمر میں اضافہ کا باعث ہے''۔ [4] بقول ابوعمر: ان سے ابوملیکہ نے روایت کی ہے، جس میں تامّل ہے۔

۱۰۰۱۸ ابوسعید عبسیّ

واقدی کی نضر بن سعید عبسی سے وہ بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے بنی عبس کا شعار عشرہ قرار دیا ہے۔

۱۰۰۱۹ ابوسفیان بن حارث [5]

بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور رضاعی بھائی۔ دونوں کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ ہیں۔ بقول ابن المبارک اور ابراہیم بن المنذر ان کا نام مغیرہ تھا۔ بقول بعض: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ مغیرہ ان کے بھائی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے، عبداللہ بن امیہ کے ساتھ ان کا ذکر ہوا ہے۔ حاکم کی روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوسفیان بن حارث جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں''۔ [6] فرماتے ہیں: ان کے سر میں رسولی تھی جسے حجام نے ان کا سر مونڈتے کاٹ دیا تو خون بہنے سے فوت ہوگئے۔ لوگ کہتے ہیں ان کی شہادت کی موت ہوئی ہے۔ یہ مرسل روایت ہے اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی ایذاء رسانی اور آپ کی برائی بیان کرنے والوں میں سے تھے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے تھے جس کی طرف حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور قصیدے میں اشارہ کیا ہے:

---

[1] کنز العمال (۳۱۳۷۹) اسد الغابہ (۴/۴۶۹) [2] اسد الغابہ (۵۹۵۳) تجرید (۲/۱۷۳)
[3] اسد الغابہ (۴/۴۶۹) [4] اسد الغابہ (۵۹۵۸) تجرید (۲/۱۷۳) [5] اسد الغابہ (۴/۴۶۹)
[6] اسد الغابہ (۵۹۵۹) تجرید (۲/۱۷۳) [7] المستدرک (۳/۲۵۵) الطبقات (۴/۳۶۱)

''تم نے (میرے محبوب) محمد کی برائی کی اور میں تمہیں اس کا جواب دیتا ہوں، جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں جزاء ہے''۔

بقول بعض: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں سمجھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جا کر کہو: ''اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر بڑی فضیلت بخشی''۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، آپ نے ان کا عذر قبول کیا اور فرمایا: ''آج تم پر کوئی گرفت نہیں''۔ جس پر ابوسفیان بے ساختہ بول اٹھے: ع

''آپ کی زندگی کی قسم! جس دِن میں محمد کے لشکر کی مغلوبیت کے لیے اور لات کے لشکر کے غالب ہونے کے لیے جھنڈا اٹھائے ہوئے تھا، تو میری مثال اس رات کے مسافر کی طرح تھی جس کی رات تاریک ہو۔ اب یہ وہ اوقات ہیں جن میں میری رہنمائی کی جا رہی ہے تاکہ میں ہدایت یافتہ ہو جائیں''۔

ابوسفیان فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی جانب روانہ تھے، انہوں نے ملاقات کی اور اسلام لے آئے۔ حنین میں شریک ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ مسلم کی روایت ہے، حضرت عباس فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑ لگا رہے تھے، میں اس کی لگام پکڑے اسے روک رہا تھا اور ابوسفیان نے اس کا رکاب پکڑا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: چچا عباس! بیعت رضوان والوں کو آواز دیجئے.....(حدیث)

دولابی حدیث ابوسفیان بن حارث سے منقطع سند کے ذریعہ روایت کرتے ہیں، بقول بعض: انہوں نے مارے شرم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر نہیں اٹھایا۔ محمد بن اسحاق نے ان کا وہ قصیدہ بھی نقل کیا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ کہا تھا: ع

لقد عظمت مصيبتنا وجلّت　　　عشيّة قيل قدمات الرسول

''جس شام ہمیں بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں اس وقت ہماری مصیبت دوبالا ہوگئی''۔

ان کی مسند أوہ حدیث بھی نقل کی ہے جسے الدارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں اور ابن قانع نے بطریق سماک بن حرب روایت کیا ہے کہ میں نے بحستان میں مدرک بن مہلب کے لشکر میں ایک بزرگ سے سنا جو ابوسفیان بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا جس کا کمزور طاقتور سے اپنا حق وصول نہیں کر سکتا''۔ اس کی سند صحیح ہوتی اگر یہ بے نام شیخ نہ ہوتا۔ ابوالحسن نے حنین کے موقعہ پر ان کے اشعار میں سے چند یہ نقل کیے ہیں: ع

''آدمی کا چچازاد اس کے چچاؤں میں سے ہے جو اس کے والد کے بیٹے اور اس کے آگے کی قوت ہے، آج یہ اس کے ایام میں سے ایک دِن ہے جس میں رشتہ دار اپنی رشتہ داری کے اور مسلمان اپنے اسلام کے دفاع کے لیے جنگ کر رہا ہے''۔

عمر بن شبہ اخبارِ مدینہ میں عبدالعزیز بن عمران سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا عقیل بن ابی طالب نے ابوسفیان کو قبرستان میں گھومتے دیکھ کر پوچھا: عم زاد (کزن)! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا: میں اپنی قبر کی جگہ دیکھ رہا ہوں تاکہ اسے اپنے گھر میں شامل کر لوں، اور اس کی کشادہ جگہ میں ایک قبر کھدوانے کا حکم دیا۔ قبر کھد گئی تو ابوسفیان اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر

لوٹ گئے۔ دو دن بھی نہ گزرے تھے ان کا انتقال ہوگیا اور اسی میں انہیں دفن کیا گیا۔ بقول بعض: خلافت فاروقی میں ۱۵ھ فوت ہوئے۔ آپ نے ہی ان کا جنازہ پڑھایا۔ ایک قول ہے: ۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ یہ بات الدارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں کی ہے۔ بغوی کی کتاب میں ان کے حالات میں لکھا ہے، عاصم الاعور کا قول ہے: درخت تلے سب سے پہلے ابوسفیان بن ح نے بیعت کی، جو درست نہیں۔ کیونکہ اوروں نے اسی سند سے لکھا ہے۔ ابوسنان بن وہب یہی درست ہے اور تمام اہل مغازی ہاں یہی مشہور ہے ابوسنان کا نام عبداللہ ہے، عبادلہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے، عنقریب ابوسنان میں ان کا واقعہ بیان ہوگا۔

۱۰۰۲۰ ابوسفیان

صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس، اپنے نام وکنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی کنیت ابوحنظلہ بھی ہے ناموں میں تذکرہ ہوا۔

۱۰۰۲۱ ابوسفیان

سراقہ بن مالک نام سے شہرت رکھتے ہیں۔

۱۰۰۲۲ ابوسفیان

مدلوک دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۰۲۳ ابوسفیان بن حارث

ان کا نام ونسب نہیں لیا گیا۔ بریدہ کے دوست ہیں۔ ابن اسحاق نے فرمایا: اُحد میں شہید ہوئے۔ مستغفری نے انہی طریق سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، شاید یہ بعد والے ہیں۔

۱۰۰۲۴ ابوسفیان بن حارث بن قیس [1]

بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف انصاری اوسی۔ عدوی کا بیان ہے: اُحد میں شہید ہوئے ابن کلبی شرکا میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔ بلاذری کا قول ہے: انہیں ابوالبنات کہا جاتا ہے۔ جب اُحد کا معرکہ ہوا تو فرمانے لگے: میں جنگ کر اپنی بیٹیوں کے ہاں واپس جاؤں گا۔ جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو کہنے لگے: اے اللہ! میں اپنی بیٹیوں کے پاس جانا چاہتا بلکہ تیری راہ میں قتل ہونا چاہتا ہوں، چنانچہ شہید ہو گئے تو اس کی وجہ سے نبی ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی۔

۱۰۰۲۵ ابوسفیان [2] (بے نسبت)

نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔ [3] ان سے ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا کہ اس کی سند مدنی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۶۰) استیعاب (۳۰۴۴) [2] اسد الغابہ (۵۹۶۲) تجرید (۱۷٤/۲)

[3] بخاری کتاب العمرۃ باب عمرۃ فی رمضان (۱۷۸۲) مسلم کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان (۲۰۲۸) نسائی کتاب الصیام (۲۱۰۹) مسند احمد (۲۲۹/۱) الصحیح لابن حبّان (۳۷۰۰) اسد الغابہ (٤۷۳/٤)

۱۰۰۲۶ ابوسفیان ❶

بن حویطب بن عبدالعزیٰ قرشی عامری۔ بقول ابوعمر: فتح مکہ کے روز اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور جنگ جمل
میں شہید ہوئے۔

۱۰۰۲۷ ابوسفیان بن ابی وداعه سهمی نام عبداللہ ہے، تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۰۲۸ ابوسفیان سدوسی

بقول ابن مندہ: ابوموسیٰ محمد بن المثنیٰ، عمرو بن سفیان سے وہ اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ مشرک تھا
پھر مسلمان ہوگیا۔

۱۰۰۲۹ ابوسفیان بن محصن الاسدی ❷

احمد بن خازم کے نسخہ میں نقطوں سے لکھا ہے۔ ان کی روایت ہے نحر کے روز ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمی جمرات
کی پھر میں نے قمیص پہن لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''آج کے دن سے عرفات سے نکلنے تک قمیص (سلا ہوا کوئی بھی
کپڑا) نہ پہننا''۔ ❸ ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے اس وجہ سے راجح قرار دیا ہے کہ یہ ابوسنان بن وہب بن محصن
ہیں جس میں تردد ہے اس لیے کہ ابوسنان کے بارے میں کہا جاتا ہے وہ قریظہ کے محاصرے میں شہید ہوگئے جو حجۃ الوداع سے
بہت پہلے کا واقعہ ہے۔ بظاہر اوّل قول صحیح ہے لگتا ہے یہ ان کے چچا ہیں، اس میں کیا ممانعت ہے کہ دونوں ایک واقعہ نقل کریں۔

۱۰۰۳۰ ابوسفیان قرشی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر اوس بن خالد بن یزید طائی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے کہ عہد فاروقی میں قتل ہوگئے تھے
اور یہ پہلے بھی معلوم ہے کہ حجۃ الوداع میں جو قریشی بچا تھا وہ مسلمان بن کر حاضر ہوا تھا۔

۱۰۰۳۱ ابوسفیان بن وهب بن ربیعه ابن اسد بن صهیب

بن مالک.... اسدی۔ ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بدر میں شریک ہوئے مستغفری نے ان کی پیروی
کی ہے۔ احتمال ہے یہ ابوسنان بن وہب بن محصن ہوں ان کے نام میں لفظی غلطی اور نسب میں تبدیلی واقع ہوئی ہے ورنہ یہ ان کے
رشتہ داروں میں سے دوسرے ہیں۔

۱۰۰۳۲ ابوسکینه ❶

تصغیر ہے۔ بعض کا قول ہے: اس کے شروع میں فتحہ ہے، عبدالصمد بن سعید نے ان کا ذکر حمص میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم

---

❶ استیعاب (۳۰۴۵) تجرید (۱۷۴/۲) ❷ اسد الغابہ (۵۹۶۳)

❶ جامع المسانید (۱۳۱/۱۴) ❷ اسد الغابہ (۵۹۶۶) تجرید (۱۷۴/۲)

میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کا نام مخلّم بن سوّار ہے۔ بغوی کا قول ہے: شام میں سکونت اختیار کی، ابن مندہ کا قول ہے: یہ ثابت نہیں، پھر ان کی حدیث یزید بن ربیعہ کے طریق سے بحوالہ بلال بن سعد نقل کی ہے، میں نے ابوسکینہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے.... پھر عتق کی فضیلت کے بارے میں حدیث ذکر کی۔ اور اس طریق سے، اسے ابن جارود، باوردی اور ابن سکن نے نقل کیا ہے، یزید ضعیف راوی ہے۔ ان سے کئی طرق سے بحوالہ یزید مروی ہے، اس میں یہ نہیں کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، اس میں سے ایک بغوی کے ہاں بحوالہ ابوتوبہ مروی ہے۔ اسے ابوعمر نے طریقہ کے وزن پر ذکر کیا ہے، اس کے شروع میں الف لام کا اضافہ کیا، فرماتے ہیں: ابوسکینہ، ابن فتحون کا قول ہے، اس میں ابواحمد حاکم نے پیروی کی ہے۔

۱۰۰۳۳ ابوسلافہ یہ بعد والے ہیں۔

۱۰۰۳۴ ابوسلالہ ✿

اسلمی۔ بعض کا قول ہے ابوسلا؛ بعض نے کہا: ابوسلامہ، ابوعمر نے ابوحاتم کی اتباع میں فرمایا: ان کی حدیث حکام بن سلم کے ہاں بحوالہ عبداللہ بن عبداللہ، ان سے مروی ہے، یہ مفردہ کنیتوں میں بخاری کے کلام سے ماخوذ ہے۔ فرماتے ہیں: حکام نے بحوالہ ابوسلالہ اسلمی فرمایا، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب تم پر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جو تمہارے سامنے حدیث بیان کریں گے اور جھوٹ بولیں گے''۔ اسے ابواحمد حاکم نے بخاری کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے بطریق ابوحاتم الرازی، بواسطہ یوسف بن موسیٰ بحوالہ حکام نقل کیا ہے اسی طرح اسے ابن جارود نے بحوالہ ابوحاتم رازی روایت کیا لیکن ان کا نسب سلمی بیان کیا ہے، ابوموسیٰ کا قول ہے: ابن مندہ نے ایک اور مرتبہ فرمایا: ابوسلامہ طبرانی کا قول ہے: ابوسلام اور ابوموسیٰ کی طرف اس کی نسبت کی ہے، انہوں نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بغوی، ابوعلی بن سکن نے یقین کیا ہے کہ وہ ابوسلامہ ہیں۔ ابن سکن کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، پھر ابن سکن نے عبدالرحمٰن بن شریک کے طریق سے بحوالہ عاصم بن عبیداللہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں: ہمارے ہاں ابوسلامہ سلمی آئے، ہم نے دو ماہ ان کی مہمانداری کی، انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب تم پر ایسے امیر ہوں گے کہ تمہارے رزق ان کے ذریعے ہوں گے، وہ تم پر اس میں سے روک لیں گے یہاں تک کہ تم ان کے جھوٹ کی تصدیق کرو گے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرو گے، تو انہیں وہ حق دو جو وہ سے قبول کرلیں، اگر وہ حق کی خلاف ورزی کریں تو ان سے جنگ کرو، جو اس حالت میں مرگیا وہ شہید ہے''۔ ✿

اسے بغوی نے بحوالہ ابوسلامہ سلامی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر شخص کو اس کی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں''۔ ✿

✿ اسد الغابہ (٥٩٦٧) تجرید (١٧٤/٢)

✿ المعجم الكبير (٩٣٤/٢٢) ابن ابوعاصم (١٠٤/٢٢) مجمع الزوائد (٢٢٨/٥) جامع المسانيد والسنن (١٤٨/١٤) الجرح والتعديل (٣٨٧/٩)

✿ ابن ماجہ (٣٦٥٧) احمد ...

میں نے کتاب ابن سکن کے قابل اعتماد مجموعے میں اسے میم کے بدلے فا سے یعنی اُسلمی کے بدلے سلمی میں دیکھا ہے، بغوی کے نسخے میں سلامی ہے۔ جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ابوسلالہ دولام کے ساتھ ہیں۔ وہ ابوعبیداللہ مرزبانی ہیں۔ انہوں نے ناب السیرۃ العادلہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور جنہوں نے کہا ہے وہ سلمی ہیں وہ باوردی ہیں۔

۱۰۰۳۵ ابوسلامہ سلامی پہلے والے میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۳۶ ابوسلام ✿

رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں، ابواحمد حاکم نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے موالی میں ان کا شمار ہے۔ انہیں شرف صحابیت مل ہے۔ خلیفہ بن خیاط نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جو بنو ہاشم کے موالی ہیں۔ حاکم نے مسعر کے طریق سے بحوالہ ابوسلام خادم رسول اللہ ﷺ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ''جو مسلمان صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے ((رَضِیْتُ بِاللّٰهِ ا.....)). (الحدیث) ✿ اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ اسے ابن ابوشیبہ نے بحوالہ مسعر اسی طرح روایت یا ہے۔ بغوی نے بحوالہ ابوبکر نقل کیا ہے، اسے ابوداؤد اور نسائی نے شعبہ کے طریق سے بحوالہ ابوسلام نقل کیا ہے کہ وہ حمص کی مسجد ں تھے، ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، لوگوں نے کہا: یہ نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں، وہ ان کی طرف بڑھے اور کہا: مجھ سے دیث بیان کیجئے، پھر یہ حدیث اسی طرح بیان کی۔

اسے نسائی اور بغوی نے اسی طرح ہشیم کے طریق سے بحوالہ ابوعقیل ہاشم بن بلال نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے ابق بن ناجیہ نے بحوالہ ابوسلام نقل کیا ہے، ہمارے پاس سے ایک شخص اشعث گزرا، لوگوں نے کہا: انہوں نے نبی کریم ﷺ کی دمت کی ہے، میں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس سے کہا: مجھے آپ ﷺ کی ایسی حدیث سناؤ جو میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے درمیان بیان نہ کی گئی ہو، انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے صبح کے وقت کہا....''۔ (الحدیث)

اسی طرح ابوسلام نے اس حدیث کو خادم سے روایت کیا ہے اور خادم مبہم ہیں۔ اسے ابوداؤد نے کتاب العلم میں شعبہ کے ریق سے نقل کیا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: شعبہ سے اس سند سے بحوالہ ایک شخص جو نبی کریم ﷺ کا خادم ہے مروی ہے، اس سند میں ایک اور غلطی ہوئی کہ یہ حرف سین کی آخری قسم میں سابقہ حالات میں بیان ہوئی، اور شعبہ کی اس بارے میں حدیث نفوظ ہے، اور مذکورہ ابوسلام ممطور حبشی ہیں اور وہ تابعی ہیں۔ میں نے ان کے حالات کو آخری قسم میں ذکر نہیں کیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے موالی میں ابوسلام کا شمار ہے۔ شاید یہ آخری ہیں جنہوں نے صاحب ترجمہ کے خلاف کچھ بھی روایت نہیں کیا۔

۱۰۰۳۷ ابوسلامہ ثقفی ✿

صحابہ میں ان کا ذکر ہے۔ بعض نے کہا: ان کا نام عروہ ہے، اسی طرح ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے۔

✿ اسد الغابہ (۵۹۶۸) تجرید (۱۷۴/۲) ✿ ابوداؤد (۵۰۷۲) ابن ماجہ (۳۸۷۰) مسند احمد (۳۳۷/۴)

✿ اسد الغابہ (۵۹۶۹) الاستیعاب (۳۰۵۲) تجرید (۱۷۵/۲)

۱۰۰۳۸ ابوسلامہ سلمی [1]

بعض نے کہا: حبیبی، ان کا نام خداش ہے۔ وہ اس حدیث سے پہچانے جاتے ہیں۔ میں ایک شخص کو اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ (الحدیث) [2] یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: احمد، ابن ماجہ وغیرہ نے منصور کے طریق سے بحوالہ ابوسلامہ حدیث کو روایت کیا ہے، میں نے حرف خا میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے، اسے دولابی نے شیبان کے طریق سے بحوالہ منصور روایت کیا ہے۔ اور عبید اور ابوسلامہ کے درمیان عرفطہ سلمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۰۳۹ ابوسلمہ بن سفیان

بن عبداسد جو ان کے بعد صحابی ہیں، ان کے بھتیجے ہیں۔ بدر سے پہلے ان کے والد وفات پا گئے۔ جیسا کہ ان کے بھائی اسود کے سوانح میں گزر چکا ہے، اور ان کی والدہ ام جمیل بنت مغیرہ بن ابوعاص بن امیہ ہیں۔ ان کی اولاد ہے۔

ان میں سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوسلمہ بن سفیان ہیں جو اوقص کے نام سے معروف ہیں، موسیٰ ہادی کے زمانے میں مدینہ کے قاضی تھے، پھر رشید کے بعد بغداد کے قاضی بنے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۰۴۰ ابوسلمہ بن عبداسد [3]

بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی۔ جو اسلام میں سبقت حاصل کرنے والے ہیں۔ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۴۱ ابوسلمہ [4] (بے نسبت)

ابواحمد حاکم نے فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، اور اپنی خلافت میں ان کی تعریف کی، جب ان کی بیوی نے ان کی شکایت کی، ابوبکر بن ابوعاصم اور ابواحمد حاکم نے اسے دو طریق سے بحوالہ معاویہ بن قرۃ مزنی روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں پنیر اور گھی کے زمانے میں مدینہ آیا، اور دیہاتی گندم لا رہے تھے، تو ایک شخص بھرپور نظروں سے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ غریب ہے، میں اس کے قریب گیا اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب لوٹایا، اس نے مجھ سے کہا: تم اس ملک کے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اور اس کے پاس بیٹھ گیا، میں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: بنوہلال سے ہوں۔ میرا نام کھمس ہے، پھر مجھ سے کہنے لگا: کیا تم سے وہ حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے اس وقت سنا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: اسی اثناء میں کہ ہم ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بیٹھ گئی، اس نے کہا امیر المومنین! میرے شوہر کا شر بڑھ گیا ہے۔ اور اس کی خیر کم ہوگئی ہے۔ انہوں نے پوچھا: تمہارا شوہر کون ہے؟ کہنے لگی: ابوسلمہ

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۷۰) تجرید (۱۷۵/۲)

[2] ابن ماجہ (۳۶۵۷) مسند احمد (۳۱۱/٤) طبرانی (٤۱۸/٤) حاکم (۱۵۰/٤) ابن کثیر (۱۵۱/٤)

[3] اسد الغابہ (۵۹۷۱) تجرید (۱۷۵/۲)

[4] اسد الغابہ (۵۹۷۲) تجرید (۱۷۵/۲)

ں نے کہا: اس شخص کو شرف صحابیت حاصل ہے اور وہ شخص مسیحا ہے۔ [1] پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی
ے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! جو آپ نے فرمایا، ایسا ہی ہے۔ پھر حدیث بیان کی، اس میں سے بعض
ممس کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۰۰۴۲ ابوسلمہ (بے نسبت)

یہ دوسرے ہیں، حاکم ابواحمد نے پہلے والے سے جدا ان کا ذکر کیا ہے اور احمد بن عبداللہ بن حکیم کے طریق سے نقل کیا
ے، فرماتے ہیں: ابراہیم خزاعی فرماتے ہیں: ابوسلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی، فرماتے ہیں: ''شیطان کہتا ہے، مجھ
ے صاحب مال بچ نہیں سکتا....''۔ (الحدیث)

۱۰۰۴۳ ابوسلمہ [2]

عبدحمید بن سلمہ کے دادا ہیں، بغوی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اور ابن ماجہ نے عثمان لیثی کے طریق
ے بحوالہ عبدالحمید بن سلمہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ان کے ماں باپ اپنا جھگڑا لے کر
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر تھا، آپ نے اسے اختیار دیا وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوا۔

حرف سین میں سلمہ کے حالات میں وضاحت سے یہ گزر چکا ہے، بغوی کے ہاں یہ دوسرے طریق سے ہے۔ بحوالہ
الحمید بن ابوسلمہ، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابوسلمہ کے
م کا عنوان قائم کیا ہے، جو صحیح نہیں، محفوظ روایت یہ ہے کہ اس میں عبدالحمید بن سلمہ ہیں، اور جس نے عبدالحمید بن ابوسلمہ کہا یعنی
ی زیادتی کی تو یہ محض غلط ہے۔

۱۰۰۴۴ ابوسلمی راعی [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، بعض کا قول ہے کہ ان کا نام حریث ہے۔ ابن مندہ وغیرہ کے نزدیک ان کا نام ہے جو اسماء
گزر چکا ہے۔ بغوی کے ہاں عالی سند سے ان کی حدیث ہے جس میں نہ ان کا نام ہے نہ کنیت ہے۔ پھر اسے ابوسلام اسود کے
یق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے ابوسلمی نے روایت کیا۔

۱۰۰۴۵ ابوسلمی [4] (بے نسبت)

ابن ابوحاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: سری بن یحییٰ نے روایت کیا، فرماتے ہیں:
می نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں پڑھتے ہوئے سنا: ﴿جب سورج لپیٹ دیا جائے گا﴾۔ [5] انہوں نے کہا:

---

[1] الجرح والتعدیل (۱۵۱/۱) [2] اسد الغابہ (۵۹۷۲) تجرید (۱۷۵/۲)
[3] اسد الغابہ (۵۹۷٤) تجرید (۱۷۵/۲) [4] اسد الغابہ (۵۹۷۵) تجرید (۱۷۵/۲)
[5] سورۃ الشمس (۱)

میں نے حسان بن عبداللہ سے پوچھا: کیا سری اس شیخ سے ملے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اسی طرح ابوعمر نے ان کا ذکر کیا۔ جو کہ کتاب ابن ابوحاتم میں ہے، ابواحمد حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوسلیمان یا ابوسلمیٰ، پھر فرمایا: ابوسلیمان یا ابوسلمیٰ اس حدیث میں ذکر وہم ہے، مجھے معلوم نہیں کس سے مروی ہے، مجھے سری بن یحییٰ کی سماعت معلوم نہیں، نہ کسی صحابی کے حوالے سے روایت کرنا معلوم ہے۔

اس حدیث کو ابوولید طیالسی نے روایت کیا ہے کہ ہم سے سری بن یحییٰ نے بحوالہ عنبرہ کے ایک شخص کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا: مجھے ابراہیم بن محمد فرائضی نے ابوولید کے حوالے سے خبر دی، پھر اسے ذکر کیا وہی صحیح ہے۔ بعض کا قول ہے: مضموم ہیں، بخلاف پہلے کے جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۴۶ ابوسلیط انصاری بدری [1]

بعض نے کہا: ان کا نام اسید ہے، بعض نے کہا: ان کا نام انس ہے، بعض کا قول ہے: سبرہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، ان کی روایت کو احمد اور بغوی رحمہما اللہ نے ابن اسحاق کے طریق سے بحوالہ والد عبداللہ بن ابوسلیط نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کی طرف سے منع کرنے والا آیا اور ہمیں پالتو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور جوش مارتی ہوئی ہانڈی سے تو ہم نے انہیں انڈیل دیا۔

۱۰۰۴۷ ابوسلیمان

خالد بن ولید مخزومی، سیف اللہ۔

۱۰۰۴۸ ابوسلیمان

مالک بن حویرث لیثی، اسماء میں ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۴۹ ابوسمح [2]

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام ابوذرؓ ہے۔ بغوی کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، ان سے محل بن خلیفہ نے روایت کیا، ابوزرعہ کا قول ہے: مجھے ان کا نام معلوم نہیں، مجھے ان کی ایک حدیث کے علاوہ معلوم نہیں۔

ابن خزیمہ، ابوداؤد اور نسائی، ابن ماجہ، بغوی نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ بطریق یحییٰ بن ولید، بحوالہ ابوسمح، فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو فرماتے: ''میری طرف پیٹھ کرلو''۔

بزار کا قول ہے: اس طریق کے علاوہ ہمیں حدیث ابوسمح کا علم نہیں۔ ابوعمر کا قول ہے: انہیں قتل کر دیا گیا، وہ نہیں جانتے انہوں نے کہاں وفات پائی۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۷۷) الاستیعاب (۳۰۵۹) تجرید (۱۷۵/۲) [2] اسد الغابہ (۵۸۷۸) تجرید (۱۷۵/۲)

۱۰۰۵۰ ابوالسمح

شرحبیل بن سمط کندی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۵۱ ابوسنابل بن بعكك ❁

جعفر بن حارث بن عمیلہ کے وزن پر ہے ابن سباق بن عبدالدار قرشی عبدری، ان کا نام صبہ ہے۔

بعض کا قول ہے: نون کے ساتھ ہے۔ بعض نے کہا: عمر، ایک قول ہے: عامر، ایک قول ہے: اصرم، ایک قول ہے: لبید ۔ اضافت کے ساتھ ہے۔ بغوی کا قول ہے: کوفہ میں رہے۔ بخاری کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہ رہے۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ان سے اسود بن یزید نخعی، زُفر بن اوس بن حدَثان نصری نے روایت کی۔

ابن سعد ❁ وغیرہ کا قول ہے: مکہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بروایت منصور بحوالہ اسود نقل کی ہے۔ یہ حدیث سبیعہ کے قصے کے بارے ہے۔

ترمذی کا قول ہے: ہمیں اسود کا ابوسنابل سے سماعت کرنا معلوم نہیں، صحیحین میں بھی ان کا ذکر سبیعہ اسلمیہ کے قصے میں ت ہے، جب ان کے شوہر وفات پا گئے، پھر ان کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی۔ پیغامات نکاح وصول کرنے کے لیے تیار ہو یں۔ انہوں نے انہیں ڈانٹا، فرماتے ہیں: یہاں تک کہ چار ماہ دس دِن کی عدت گزارو، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، ں نے انہیں بتایا کہ وہ عدت سے نکل چکی ہیں۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوسنابل فقیہ تھے، ورنہ ان پر بغیر علم فتویٰ دینے لزام عائد ہوتا کہ انہوں نے نکیر کی تھی، لیکن ان کا عذر یہ ہے کہ انہوں نے عموم کو دلیل بنایا، جبکہ اس عموم سے حمل والی عورت ب بچہ جن لے، مخصوص ہے۔

بغوی کے ہاں مغیرہ کے طریق سے بحوالہ ابوسنابل مروی ہے کہ سبیعہ کے ہاں اپنے شوہر کی وفات کے انتیس راتوں کے بچے کی ولادت ہوئی، انہوں نے زیب و زینت اختیار کی اور نکاح کرنا چاہا، ان سے ابوسنابل نے کہا: تم ایسا نہیں کر سکتی، وہ نبی لم کے پاس آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! اگرچہ ابوسنابل کی ناک خاک آلود ہو۔ ❁ ابن سعد نے نقل کیا ہے کہ وہ ان ں میں سے تھے جنہوں نے سبیعہ کو نکاح کا پیغام دیا تھا۔ ابن برقی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان سے بعد میں نکاح کر لیا اور سے سنابل بن ابوسنابل پیدا ہوئے۔

۱۰۰۵۲ ابوسنان بن وهب ❁

ان کا نام عبداللہ ہے، بعض کا قول ہے: وہب بن عبیداللہ اسدی، موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: بدر میں شریک ہونے والوں

اسد الغابہ (۵۹۷۹) الاستیعاب (۳۰۶۰) تجرید (۱۷۵/۲) ❁ طبقات الکبریٰ (۳۳۲/۵)

مسند احمد (۳۰۵/٤) ❁ اسد الغابہ (۵۹۸۰) تجرید (۱۷۵/۲)

میں سے تھے، ابوسنان بن وہب اسدی۔ ان کا نام نہیں لیا۔ شعبی کا قول ہے: درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے پہلے ابوسنان بن وہب ہیں، اور ان کا نام نہیں لیا، اسے عمر بن شبہ نے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ ابوسنان بن محصن کے علاوہ ہیں، جو عکاشہ اور ام قیس کے بھائی ہیں، کیونکہ ابن محصن وفات پا گئے جبکہ نبی کریم ﷺ بنو قریظہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ یہ بیعت رضوان جو درخت کے نیچے ہوئی تھی، اس سے پہلے کا واقعہ ہے۔

حاکم ابو احمد نے عاصم احول کے طریق سے بحوالہ شعبی روایت کیا، فرماتے ہیں: میرے پاس ایک عامر اور ایک اسدی آیا، وہ دونوں اپنے اپنے قبیلوں پر فخر کر رہے تھے۔ میں نے کہا: بنو اسد کی چھ خصلتیں ہیں جو عرب کے کسی قبیلے کو حاصل نہیں، بیعت رضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے ابوسنان عبداللہ بن وہب اسدی ہیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے بیعت کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز پر؟'' اس نے کہا: جو کچھ آپ کے دِل میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے دِل میں کیا ہے؟ کہا فتح یا شہادت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر ان سے بیعت لی، فرماتے ہیں: پھر لوگ ابوسنان کی بیعت پر آ کر بیعت کرنے لگے۔ [1]

اسے حسن بن علی حلوانی اور محمد بن اسحاق سراج نے اسماعیل بن ابو خالد کے کئی طرق سے بحوالہ شعبی اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: درخت کے نیچے سب سے پہلے بیعت کرنے والے ابوسنان بن وہب ہیں.... پھر قصہ ذکر کیا۔ اسے ابن مندہ نے عاصم کے طریق سے بحوالہ زرّ بن حُبیش نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: درخت کے نیچے سب سے پہلے ابوسنان بن وہب نے بیعت کی۔

بغوی نے اس میں لفظی غلطی کی ہے جو ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے سوانح میں گزر چکی ہے، اور ابونعیم فضل بن دکین کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوسنان اسدی ان کا نام وہب بن عبداللہ ہے، واقدی کا دعویٰ ہے کہ جن کا یہ قصہ پیش آیا وہ عکاشہ کے بھتیجے ہیں، فرماتے ہیں: رہے ابوسنان تو وہ بنو قریظہ کے حصار کے وقت فوت ہوئے۔ واللہ اعلم!

۱۰۰۵۳ ابوسنان بن محصن

عکاشہ کے بھائی ہیں، ابن اسحاق [2] نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں وہ ابوسفیان بن محصن کے علاوہ ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور ابوسنان بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت فوت ہوئے۔ اور ابوسفیان حجۃ الوداع میں شریک تھے، میں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان صحابی کے علاوہ کوئی اور ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔ واقدی رحمہ اللہ کا کلام اس کے خلاف ہے۔

۱۰۰۵۴ ابوسنان انصاری

ام سنان کے شوہر ہیں، صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ بطریق عطاء بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کی ایک خاتون سے جنہیں ام سنان کہا جاتا تھا، فرمایا: ''تمہیں کس نے روکا ہے کہ ہمارے ساتھ حج کرو''۔ [3] فرماتی ہیں: ابوفلاں

[1] دلائل النبوة (١٣٧/٤) [2] السيرة النبوية (٢٤٢/٢)

[3] بخاری (١٧٨٢) مسلم (١٢٥٦) مسند احمد (٢٢٩/١)

ان کے شوہر کے دو اونٹ تھے، انہوں نے اور ان کے بیٹے نے ایک پر حج کیا اور دوسرا کھیتی کو سیراب کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے
:''رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب رمضان کا مہینہ آئے تو عمرہ کرو''۔ مسلم میں ہے: ''رمضان میں عمرہ کرنا حج کے
ہے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔

۱۰۰ ابوسنان اشجعی ❁

جراح اشجعی کے سوانح میں ذکر ہے، بعض کا قول ہے: وہ معقل بن سنان ہیں، راجح یہ ہے کہ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

۱۰۰ ابوسنان بن صیفی

بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی، ابن اسحاق ❁ نے بدر میں حاضر
والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، خندق میں شہید ہوئے۔

۱۰۰ ابوسنان عبدی

پھر صباحی، ابوعبیدہ معمر بن مثنی کا قول ہے: وفد میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان کی عمر طویل
تی کہ نوے سال تک جا پہنچے، وہ مسجد بنوصباح کے مؤذن تھے۔ ان کا چہرہ نبی ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے چمکتا تھا،
اور با آبرو تھے۔

۱۰۰ ابوسنان بن حریث مخزومی

زبیر بن بکار نے شماس بن عثمان مخزومی کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب عثمان بن شماس کی وفات ہوئی
حریث مخزومیہ نے یہ اشعار کہے گویا وہ ان کی زوجہ تھیں: ع

''اے میری آنکھ نہ رکنے والے آنسو بہا دے اور عثمان بن شماس کے صدمے پر رو، جو سخت حملے والا اور مبارک تھا کثرت سے جھنڈے اٹھاتا اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا جب کوئی مصیبت ٹوٹتی تو وہ بے وطن ہو کر دشمن کو ڈرا دیتا ایسا تیر چلاتا کہ کھوپڑی قلم کر دیتا۔ میں نے یہ اشعار اس غم کی گھڑی میں کہے جب لوگ اس کی موت کی خبر دینے لگے، بہادر نے دیت دے دی اور کھانے والے اور پہننے والے کو مصیبت میں مبتلا کر دیا''۔

تے ہیں: غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔ پھر ان کے بھائی ابوسنان بن حریث نے انہیں جواب دیا:

''اپنی شرم و حیاء کو پردے میں اور پوشیدہ رکھو، عثمان بھی انسان تھا اگر اس کی وفات کا وقت ہوگیا تھا تو اپنی جان کو مت کوسو، خوف و پریشانی کا دِن بھی اللہ کی رضا میں گزارنا چاہیے۔ اللہ کا شیر حمزہ بھی فوت ہوگیا، لہٰذا صبر سے کام لو انہوں نے وہی جام چکھا ہے جو عثمان بن شماس نے چکھا تھا''۔

سد الغابہ (۵۹۸۱) تجرید (۲/۱۷٦) ❁ السیرۃ النبویہ (۲/۲۵۷)

۱۰۰۵۹ ابوسھل

بریدہ بن حصیب اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۶۰ ابوسھل [1] (بے نسبت)

ابوعمر کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، میں انہیں نہیں جانتا۔
میں کہتا ہوں: تجرید [2] میں ذکر ہے کہ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۰۰۶۱ ابوسھلہ [3]

سائب بن خلاد، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۶۲ ابوسود [4]

بعض کا قول ہے: وہ وکیع بن ابوسود کے دادا ہیں جنہوں نے خراسان پر حملہ کیا، بعض کا قول ہے: ان کا نام حسان بن قیس ہے، یہ ابن قانع کا قول ہے۔ اس میں تردد ہے۔ ابن کلبی نے بنوتمیم کے نسب میں فرمایا ہے: بنوغدانہ بن یربوع بن حنظلہ وکیع بن ابوسود، وہ وکیع بن حسان بن قیس بن ابوسود بن کلب بن عوف بن نامل بن عوف بن غدانہ، یہ وہی ہے جس نے خراسان کے امیر قتیبہ بن مسلم کو قتل کیا، یہ سلیمان بن عبدالملک کی خلافت کی بات ہے۔

اس سے ظاہر ہوا کہ حسان وکیع کا والد ہے اور ابوسود حسان کے دادا ہیں، یہی قابل اعتماد ہیں۔

اسے احمد نے ابن مبارک کے طریق سے بحوالہ ابوسود نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں: یمین فاجرہ سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کے مال کو ہتھیا لے اور رشتہ داری ختم کر لے۔ [5]

اسے حسن بن سفیان، بغوی، ابن مندہ، ابن مبارک کے طریق سے، اسے ابوعلی بن سکن نے بطریق عبدالرزاق، انہوں نے معمر سے روایت کیا، ابن درید کا قول ہے۔ ابوسود وکیع کا دادا مجوسی ہے۔ اسی طرح ابن کلبی نے کتاب المناقب میں فرمایا: ابوعمر کا قول ہے: یہ بعید نہیں، کیونکہ بنوتمیم کے گھر فرس کے گھروں کے قریب ہیں۔

میں کہتا ہوں: حاجب کے قصہ میں جو عطارد کے والد ہیں، اس کی تائید ہوتی ہے کہ ان ابوسود کے نسب میں ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔ بابک عجمی نام ہے، شاید وہ مجوسی ہو گئے تھے۔ اس کے بیٹوں نے اس کی پیروی کی، ابوسود کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت کی تصریح اور آپ سے روایت اس کے بعد ہے۔ تابعین کا ان کی حدیث روایت کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ مسلمان ہوئے اور شرف صحابیت سے سرفراز ہوئے تھے۔ ابواحمد حاکم نے بحوالہ بخاری بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ مرسل حدیث ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۸۵) الاستیعاب (۳۰۶۴) تجرید (۱۷۶/۲) [2] التجرید (۱۷۶/۲)

[3] اسد الغابہ (۵۹۸۶) تجرید (۱۷۶/۲) [4] اسد الغابہ (۵۹۸۳) تجرید (۱۷۶/۲)

[5] مسند احمد (۷۶/۵) مجمع الزوائد (۱۷۹/۴)

احتمال ہے کہ ان کے مرسل ہونے سے مراد وہ شخص ہو کہ سند میں ان کا نام نہیں لیا گیا، اور وہ اکثر محدثین کے نزدیک مرسل
ونکہ یہ ان کے حکم میں ہے۔ احتمال ہے کہ وہ عنعنہ ہو اور ان کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہ ہوا ہو۔
بغوی کا قول ہے: مجھے ابوسود کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث معلوم نہیں، اور میں نہیں جانتا کہ معمر کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔

۱۰۰۰ ابوسُوَید انصاری

بعض کا قول ہے جہنی، اسماء میں سوید جہنی کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۰۰ ابوسُوَید*

بغوی نے اور ابو علی بن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابو بشر دولابی نے کنیتوں میں ان کے علاوہ
ے راویوں نے ہشام بن سعد کے طریق سے طوالہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص ابوسوید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم
نے سحری کھانے والوں کے لیے دعا مانگی۔ * اسی طرح جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھیں، انہوں نے
دال کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۰۰۶ ابوسیارہ متعی*

بغوی کا قول ہے: شام میں رہے، بعض نے کہا: ان کا نام عمر ہے، کسی نے کہا: عمیر بن اعلم، ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام
ث بن مسلم ہے۔ بقول بعض: عامر بن ہلال۔
ابن سکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ احمد، بغوی، ابن ماجہ وغیرہ نے سلیمان بن موسیٰ کے طریق سے
ابوسیارہ متعی روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی زکوٰۃ لے کر آیا۔
سلیمان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کا زمانہ نہیں پایا، اس وجہ سے یہ سند منقطع ہے۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ ابوسیارہ
وگوں میں سے تھے جو لوگوں کے ساتھ جاہلیت میں عرفات سے لوٹتے تھے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ فاکہی نے ذکر کیا ہے کہ ابوسیارہ
پر قصی کے غالب ہونے سے پہلے تھے، یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ زمانۂ نبوت سے پہلے ان کا زمانہ گزر چکا تھا، ان دونوں کے
ان اس تفریق سے اس کو تقویت ملتی ہے کہ یہ متعی ہیں اور وہ عدوانی ہیں۔ بعض کا قول ہے: عامری، بنو عامر بن لوی سے ہیں۔
کا نام عمرو یا عمیر یا عامر ہے۔ اور ان کا نام عمیلہ بنت اعزل.... عدوانی ہے، بعض نے کہا: بنو عبد بن بغیض بن عامر بن لؤی سے
۔ وہ عرفہ سے قیس کے پاس ہوتے ہوئے گزرتے کیونکہ وہ ان کے ماموں تھے۔ اسے زبیر بن بکار نے نقل کیا ہے، اور محمد بن
ن مخزومی سے بھی نقل کیا ہے کہ ابوسیارہ گدھے پر سوار ہو کر عرفات سے لوٹتے تھے، ان کے گدھے نے بیمار ہوئے بغیر چالیس

اسد الغابہ (۵۹۸٤) تجرید (۱۷٦/۲)

المعجم الکبیر (۸٤٥/۲۲) مجمع الزوائد (۱۵۱/۳) جامع المسانید والسنن (۱٤۷/۱٤) کشف (۹۷٤)

اسد الغابہ (۵۹۸۷) تجرید (۱۷٦/۲)

سال کی عمر پائی، یہاں تک کہ ضرب المثل بن گئی۔ لوگ کہنے لگے: ابوسیارہ کی سواری سے زیادہ صحت مند، وہ شخص جو عرفات سے د
آتا تھا وہ بعثت سے قبل فوت ہوگیا وہ متعی کے علاوہ کوئی اور ہے، جنہوں نے کھجور کے عشر و زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ واللہ

۱۰۰۶۶ ابوسیف القین [1]

وہ لوہار ہیں، انصار میں سے ہیں، ام سیف کے شوہر ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو د
پلاتی تھیں۔ صحیحین میں ثابت کے طریق سے بحوالہ انس ان کا ذکر ثابت ہے۔ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج ر
میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں نے اس کا نام اپنے والد ابراہیم کے نام پر رکھا اور اسے ام سیف جو مدینہ میں ایک لوہار جسے ابوسب
کہا جاتا تھا، اس کی بیوی کے حوالہ کیا ہے''۔ [2] فرماتے ہیں: ہم ابوسیف کے پاس پہنچے وہ اپنی بھٹی میں پھونک رہا تھا۔ گھر دھو
سے بھر گیا تھا۔ میں جلدی سے ابوسیف کے پاس گیا، میں نے کہا: ابوسیف رُک جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، پھر حد
ذکر کی۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں، بخاری کی روایت میں ہے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس آئے، وہ نبی کریم صلی
کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رضاعی باپ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھایا اور بوسہ دیا..... (الحدیث)

براء بن اوس کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو ام بردہ بنت منذر
سپرد کیا جو براء بن اوس کی زوجہ تھیں، وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے، ان سے ملاقات کرتے،
یہاں قیلولہ فرماتے۔

اسے واقدی نے نقل کیا ہے، اگر یہ ثابت ہے تو اس کا احتمال ہے کہ ام بردہ نے انہیں دودھ پلایا، پھر ام سیف کے حوا
کر دیا، اگر ایسا نہیں تو جو صحیح میں ہے وہی قابل اعتماد ہے۔

۱۰۰۶۷ ابوسیلان

ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں، کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جو حرف سین میں ہے۔ فرماتے ہیں: بعض نے کہا کہ انہ
شرف صحابیت حاصل ہے یہ عبادلہ عبداللہ بن سیلان میں گزر چکا ہے۔ احتمال ہے کہ یہ ان کی کنیت ہے۔

القسم الثانی ازحرف سین

۱۰۰۶۸ ابوسعد

مالک بن اوس بن حدثان نصری، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۶۹ ابوسعد

یا ابوسعید بن حارث.... مخزومی، ابوفرج اصبہانی نے ذکر کیا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام نے ان کی بیٹی فاطمہ سے نکا

---

[1] اسد الغابہ (۵۹۸۸) تجرید (۱۷۶/۲) [2] بخاری (۱۳۰۳) مسلم (۵۹۷۹) مسند احمد (۱۹۴/۳)

ن سے حارث بن خالد پیدا ہوئے، جنہیں مکہ کا امیر بنایا گیا۔ عاص بن ہشام بدر میں قتل ہوا، اس کے بیٹے کو شرف صحابیت
ہے، حارث بن ہشام مشہور صحابی ہیں۔ خلافت عمر میں شہید ہوئے۔ ابوسعد نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کم عمر تھے۔
زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ صخرہ بنت ابوجہل بن ہشام ان ابوسعد کی زوجہ تھیں، ان سے اولاد ہوئی۔

سم الثالث ازحرف سین

۱۰ ابوساسان

بن منذر، رقاشی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے حاکم نے عشرہ مبشرہ سے سماعت کرنے والوں میں انہیں شمار کیا ہے۔

۱۰ ابوسحیف

بن قیس بن حارث بن عباس، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا اور خلافت ابوبکر میں یرموک میں شامل ہوئے۔ مصر کی فتح میں
تھے پھر وہاں سکونت اختیار کی، مروان بن حکم مصر میں خلافت کے سپرد کئے جانے کے بعد آئے وہاں کے لوگوں نے ان سے
ں کیونکہ اس سے پہلے وہ ابن زبیر سے بیعت کر چکے تھے۔ وہ ان کے روکنے والے چند افراد میں سے تھے۔ خرسان سے تھے،
روان غالب ہوگیا تو یہ ابوسحیف طرابلس کی طرف بھاگ گئے اور اپنی وفات تک وہیں رہے۔

۱۰ ابوسعید مقبری ان کا نام کیسان ہے جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

۱۰ ابوسعید*

ابواسید ساعدی کے مولیٰ ہیں، ابن مندہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کوئی ایسی بات ذکر نہیں کی جو ان کے صحابی
پر دلالت کرتی ہو۔ لیکن ثابت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا، تو یہ اس قسم میں سے ہیں۔
ابن مندہ کا قول ہے ابونضرہ عبدی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا طویل قصہ روایت کیا ہے۔ وہ ان کی روایت کی
ہے۔ ہم نے اسے اس طریق سے روایت کر دیا ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰ ابو سلمہ تمیم بن حذیم، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰ ابو سمال أسدی سمعان بن ہُبیرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰ ابو سُوَید عبدی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، بخاری نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم ابواحمد نے ان کی پیروی کی ہے، اور وکیع کے
سے بحوالہ ابوسُوید عبدی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر تھے...... پھر قصہ ذکر کیا۔

الغابة (۵۹۵۱) ، تجرید (۱۷۳/۲)

اسے ابوعقیل نے بحوالہ ابوسوید عبدی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم ابن عمر کے پاس آئے اور ان کے دروازے پر گئے..... پھر قصہ ذکر کیا، حدیث کو احمدؒ نے نقل کیا ہے، وکیع، ابوعقیل سے زیادہ حافظہ والے ہیں۔ واللہ اعلم

القسم الرابع از حرف سین

۱۰۰۷۷ ابوسبرہ نخعی

صحیح یہ ہے کہ یہ جعفی ہیں جن کا ذکر قسم اول میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے لفظی غلطی کی ہے۔

۱۰۰۷۸ ابو سعد اعمی

تابعی ہیں، ان کی حدیث مرسل ہے۔ بعض نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حمیدی کا قول ہے: ہم سے سفیان نے ... ابوسعد اعمی نقل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزاد شخص کو قرض کی وجہ سے بیچ دیا۔ ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں ان لوگوں میں کا ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں، فرماتے ہیں: وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ (یعنی اس آزاد شخص پر اتنا ... ہو گیا کہ خود اس کی اپنی قیمت لگ گئی)۔

۱۰۰۷۹ ابوسعید بن وھب قُرظی [1]

ابن اثیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ [2] انہیں کنیت میں وہم ہے۔ وہ ابوسعد ہیں۔ جیسا کہ گزر چکا ہے، وہ نضری ہیں۔ ... سے ہیں، بنوقریظہ سے ہیں۔

۱۰۰۸۰ ابوسعید [1]

بے نسبت، ان سے مکحول نے روایت کی ہے، اسے ابن عبدالبر نے مختصر نقل کیا ہے۔ اسی طرح ابن اثیر [2] نے ان ... کیا ہے۔ جو استیعاب میں ہے۔ ابوسعدان ہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۰۰۸۱ ابو سفینہ

حارث بن عمرو السہمی: اسی طرح عبدغنی کے کمال میں واقع ہے، مزی نے اس کا اقرار کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ ابومسقب ... میم میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۰۸۲ ابو سلام أسلمی

ابوموسیٰ نے علیحدہ ان کا ذکر کیا ہے، انہیں وہم ہوا ہے جیسا کہ میں نے خبردار کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٥٩٤٨) ، تجريد (١٧٣/٢) [2] اسد الغابة (٤٦٦/٤)

[1] اس نمبر میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں (۹۹۸۶) [2] اسد الغابة (٤٦٦/٤)

۱۰۰ ابوسلمہ انصاری

عبدالحمید بن سلمہ کے دادا ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں ان کے ماں باپ کے پاس جانے کا اختیار دیا، ان کا نام رافع اسی طرح ابوموسیٰ کا قول ہے، صحیح یہ ہے کہ عبدالحمید کے دادا کا نام سلمہ ہے، اور وہ اپنے دادا کی روایت میں عبدالحمید بن زید ہیں۔ رہے رافع عبدالحمید کے دادا تو وہ اس کے علاوہ ہیں وہ عبدالحمید بن جعفر ہیں۔

۱۰۰ ابوسلمہ خدری

بعض نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ خطا ہے جو ساقط کرنے سے پیدا ہوئی، صحیح یہ ہے بحوالہ ابوسلمہ اور وہ ابن عبدالرحمٰن والہ خدری اور وہ ابوسعید ہیں، سند سے عن ساقط کر دیا گیا تھا۔ واللہ اعلم

۱۰۰ ابوسلیمان

جبیر بن مطعم کی اولاد میں سے ہیں۔ بغوی نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مدینہ میں سکونت اختیار کی، ان میں یہ غلط ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے زہیر بن محمد کی روایت سے بحوالہ عثمان بن ابوسلیمان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھی۔

ابن سکن کا قول ہے: صحیح یہ ہے جو سعید بن سلمہ بن ابوحسام نے بحوالہ والد نافع بن جبیر بن مطعم روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں سے ابن جریج نے بحوالہ جبیر روایت کیا ہے، دارقطنی کا قول ہے: اگر زہیر نے عن ابیہ سے مراد اپنے قریب کا جد لیا ہے تو وہ ہے، کیونکہ ابوسلیمان وہ ابن جبیر بن مطعم ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، اگر ان سے مراد دور کے جد ہیں تو وہ ابن جریج روایت کی طرح ہے، صحیح یہ ہے: سعید بن سلمہ کی روایت۔ واللہ اعلم

۱۰۰ ابو سھلۃ

مولیٰ عثمان، بعض کا قول ہے: ابوشہلہ۔

بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان سے خنیس بن ابوحازم نے روایت کی، اسی طرح تجرید میں ہے، ان کی ہونے پر کسی نے تنبیہ نہیں کی، انہوں نے اپنے مولیٰ عثمان سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث روایت کی، بعض نے اسے مرسل کہا ہے: جیسا کہ ابواحمد حاکم نے ان کے سوانح میں نقل کیا ہے، ترمذی، ابن مذکور، حدیث کو اسماعیل بن ابوخالد کے طریق سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے۔

بخاری، ابن حبان، عجلی وغیرہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ دارقطنی نے ذکر کیا ہے کہ محمد بن بشر نے اسے اپنی میں بحوالہ اسماعیل بن ابوخالد نقل کیا ہے۔ ث

۱۰۰۲ میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں۔

حرفِ شین معجمہ

القسم الاول ازحرفِ شین

۱۰۰۸۷ ابوشاہ یمانی ❶

بعض نے کہا: وہ کلبی ہیں، بعض نے کہا: وہ فارسی ہیں، ان لوگوں میں سے ہیں جو یمن سے سیف بن ذی یزن کی نصرت کے لئے آئے، اسی طرح جس نے سلفی کی تحریر میں دیکھا ہے، بعض نے کہا: فارسی میں اس کا مطلب بادشاہ ہے، فرماتے ہیں: جس نے گمان کیا کہ وہ شاہوں میں سے کسی کا نام ہے، اس نے وہم کیا۔

صحیحین میں ان کا ذکر حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دن خطبہ میں فرمایا: ایک شخص جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو لکھ دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوشاہ کو لکھ کر دو''۔ ❷ یعنی مذکورہ خطبہ۔

۱۰۰۸۸ ابوشباث

ان کا نام خدیج بن سلامہ ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۸۹ ابوشبیب ❸

بےنسبت۔ بے نام، تجرید میں اور مسند بقی بن مخلد میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۹۰ ابوشجرہ سلمی ❹

عمرو بن عبدالعزیٰ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض نے کہا: ان کا نام سلیم بن عبدالعزیٰ نے، ان کی والدہ خنساء شاعرہ ہیں، وہ دیہات میں رہتے تھے۔ زبیر بن بکار نے خالد بن ولید کے سوانح میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوشجرہ بن عبدالعزیٰ سلمی نے خالد کے مرتدین سے قتال کے بارے میں فرمایا: ع

''اگر سلمٰی جنگ کی صبح پوچھے، جیسے اگر میں اس سے دور ہو جاؤں تو اس سے پوچھوں، لوی بن غالب کے خاندان میں جنگ کی صبح نیزہ بازی میری ایک ضرورت تھی جو میں نے پوری کر دی، اسی طرح کہتے ہیں میں نے خالد کے لشکر سے اپنے نیزے کو سیراب کر دیا، اور اس کے بعد مجھے امید ہے کہ میں لمبی عمر جیوں گا۔''

میں کہتا ہوں: اس شعر تک اس کا قصہ عمر کے ساتھ ہے، مبرد ❺ نے کامل میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوشجرہ عمر کے پاس سواری کا اونٹ مانگنے آئے، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں ابوشجرہ سلمی ہوں، آپ نے فرمایا: اے اپنی جان کے

---

❶ اسدالغابة (۵۹۸۹)، الاستیعاب (۳۰۶۹) تجرید (۱۷۶/۲) ❷ مسند احمد (۲۳۸/۸)
❸ تجرید (۱۷۷/۲) ❹ اسدالغابة (۵۹۹۱)، تجرید (۱۷۷/۲) ❺ الکامل (۳۸۸/۱)

دشمن! کیا تم نے یہ شعر نہیں کہے پھر شعر کا ذکر کیا، پھر دُرّے کو اٹھانے کے لئے جھکے تو وہ بھاگ نکلے، اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے وہ کہہ رہے تھے: ؏

''ابوحفص نے ہمیں ھدیہ دینے میں بخل کیا، ہر زور سے مارنے والے کا ایک دن پتہ ہوتا ہے''۔

میں نے ان کا اس قسم میں ذکر کیا ہے کیونکہ خنساء اور ان کی اولاد اسلام لائی، جیسا کہ میں عنقریب ان کے سوانح میں ذکر کروں گا۔

مرزبانی نے فرمایا: بعض نے کہا: ان کا نام عمرو ہے بعض نے کہا عبداللہ بن عبدالعزی..... بن سلیم، بعض نے کہا: عمرو بن حارث بن..... مخضرم، بہت زیادہ شعر کہنے والے تھے، ان کا حضرت عمر کے ساتھ قصہ مشہور ہے یعنی ماضی کی خبر، ان کے عباس بن مرداس کے بارے میں اشعار ہیں وہ ان میں کہتے ہیں: ؏

''عباس میرے لئے آرزوئیں چلاتا ہے اور میں نے صخر کے علاوہ کوئی گناہ نہیں کیا''۔

باقی خبر عمرو بن عبدالعزی کے سوانح میں واقدی کی کتاب الردۃ میں ہے۔

۱۰۰۹۱ ابوشجرہ کندی ان کا نام معاویہ بن محصن ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۹۲ ابوشجرہ رھاوی یزید بن شجرہ، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۰۹۳ ابوشراك فهری ✿

بنو ضبہ بن حارث بن فہر سے ہیں، واقدی اور ابومعشر نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا نام عمرو بن ابوعمرو ہے، محمد بن سعد نے یہ جائز قرار دیا ہے کہ وہ عمرو بن حارث ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، کہ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر کیا، واقدی کا قول ہے، ابوشراک ۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ✿

۱۰۰۹۴ ابوشریح خزاعی ✿

پھر کعبی، خویلد بن عمرو، بعض کا قول ہے، عمرو بن خویلد، بعض نے کہا: ھانی، کسی نے کہا: کعب بن عمرو، ایک قول ہے عبدالرحمٰن۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے، ابوعمیر اور ابوخیثمہ نے کعب کا یقین کیا ہے۔ ھارون الحمال نے خویلد اور کعب میں تردد کیا ہے۔ طبری ✿ کا قول ہے: وہ خویلد بن عمرو بن صخر بن عبدعزی بن معاویہ بن بنو عدی بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں، فتح سے پہلے اسلام لائے، ان کے پاس فتح کے دن خزاعہ کا جھنڈا تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم، ابوسعید مقبری، ان کے بیٹے سعید بن ابوسعید، فضیل والد حارث، سفیان بن ابوعوجاء نے روایت کی۔

✿ اسدالغابة (۵۹۹۵)، تجرید (۱۷۷/۲) ✿ طبقات الکبریٰ (۳۰۴/۳)

✿ اسدالغابة (۵۹۹۷)، الاستیعاب (۳۰۷۲)، تجرید (۱۷۷/۲) ✿ تاریخہ (۳۳۹/۵)

ابن سعد [1] کا قول ہے: مدینہ میں ۶۸ھ میں وفات پائی۔ طبقات نے خندقیین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: فتح سے پہلے اسلام لائے، اسی طرح کئی ایک نے ان کی وفات کی تاریخ کے بارے میں کہا۔

ان کا عمرو بن سعید اشدق کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا جب وہ یزید بن معاویہ کی طرف سے مدینہ کے امیر تھے، صحیحین میں ہے کہ ابوشریح نے عمرو سے کہا: وہ مکہ کی طرف لشکر کشی کرنے والے تھے، مجھے اجازت دیجئے اے امیر المؤمنین! کہ آپ سے ایک حدیث بیان کروں..... پھر حدیث کا ذکر کیا ''کسی کے لئے جائز نہیں کہ مکہ میں خون بہائے..... اس میں عمرو بن سعید کا قول ہے: حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا، طبری [2] کا قول ہے، ۶۸ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

۱۰۰۹۵ ابوشریح حارثی

ان کا نام ھانی بن یزید ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، آپ ﷺ نے ان کے سب سے بڑے بیٹے پر ان کی کنیت رکھی۔

۱۰۰۹۶ ابوشریح انصاری [1]

ابوعمر کا قول ہے۔ میں ان کی کنیت کے بغیر انہیں نہیں جانتا، اور اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: مستغفری کی کتاب میں ہے: ابوشریح، بے نسبت ہیں۔ اور ان کی انصار کی طرف نسبت نہیں کی، مجھے معلوم نہیں، وہ ایک ہیں یا دو ہیں، پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ جن کا مستغفری نے ذکر کیا ہے وہ ابوشریح خزاعی ہے۔ انہوں نے ان کا ذکر کیا کہ وہ کہتے ہیں: وہ خزاعی ہیں، انہوں نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے سرکش شخص وہ ہے جو اپنے (مقتول) کے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دے''۔ [2]

یہ ابوشریح خزاعی کی حدیث ہے، اسے عبداللہ بن احمد نے مسند کی زیادات میں عبدالرحمٰن بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ ابوشریح، مسند ابوشریح خزاعی میں نقل کیا ہے۔

۱۰۰۹۷ ابوشعیب لحّام [3]

انصار سے ہیں، صحیح میں حدیث ابومسعود بدری میں ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: انصار کا ایک شخص جس کی کنیت ابوشعیب تھی، آیا، اس نے اپنے غلام لحام سے کہا: میرے لئے کھانا بناؤ جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے، پھر نبی کریم ﷺ کو بلایا۔

امالی المحاملی کے جزء نو میں ہمیں یہ روایت ملی اور بغوی کی کتاب میں، ابن سکن، ابن مندہ کے ہاں عبداللہ بن نمیر کے طریق سے بحوالہ انصار کے ایک شخص جسے ابوشعیب کہا جاتا ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات دیکھے..... پھر حدیث ذکر کی۔

---

[1] طبقات الکبریٰ (۳۲/۴) [2] تاریخہ (۳۳۶/۵)

[1] اسدالغابۃ (۶۰۰۳)، الاستیعاب (۳۰۷۳)، تجرید (۱۷۷/۲)

[2] مسند احمد (۳۲/۴)، مجمع الزوائد (۱۷/۷) [3] اسدالغابۃ (۶۰۰۱)، تجرید (۱۷۷/۲)

ابن مندہ کا قول ہے: اسے ثوری اور شعبہ اور عباس نے روایت کیا ہے، اور بحوالہ ابوشعیب نہیں لکھا، فرماتے ہیں: ابوشعیب نامی ایک شخص سے روایت ہے، پھر زہیر بن معاویہ اور عمار بن زُریق کے طریق سے بحوالہ جابر کہ ایک شخص جسے ابوشعیب کہا جاتا ہے..... پھر حدیث ذکر کی۔

۱۰۰۹۸ ابوشقرہ تمیمی ✿

ان سے مخلد بن عقبہ نے روایت کی، ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں، یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث بیان کی ہے، ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے مگر یہ کہ ان کی حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اسے ابونعیم نے حسن بن سفیان کے طریق سے پھر حماد بن یزید منقری کی روایت سے بحوالہ ابوشقرہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سائے کو اس طرح دیکھو کہ ان کے سروں پر اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہے تو انہیں بتاؤ کہ ان کی نماز قبول نہیں''۔ ✿ بعض راویوں نے کہا: الفیٔ سے مراد فرع (شاخ) ہے۔

۱۰۰۹۹ ابوشماس بن عمر جذامی ✿

ابن اسحاق نے جذام کے وفد میں ان کا ذکر کیا ہے، جو لوگ نبی علیہ السلام کے پاس اپنی قوم کے اسلام کے لئے آئے اور اپنے قیدیوں کو واپس مانگا جنہیں زید بن حارثہ نے قیدی بنایا تھا۔

۱۰۱۰۰ ابوشمر ضبابی

وہ ذوالجوشن ہیں، جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۱۰۱ ابوشمر بن ابرھہ

بن شرحبیل بن ابرہہ بن صباح حمیری پھر ابرھی، رشاطی نے بحوالہ ہمدانی حمیر کے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے۔

رشاطی کا قول ہے: ابن عبدالبر نے اور ابن فتحون نے اس کا ذکر نہیں کیا، ابن مندہ کا قول ہے: ابوشمر بن ابرہہ بن صباح اصحی، بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اخبار میں ان کا ذکر ہے۔

میں کہتا ہوں: ان دونوں کے علاوہ راویوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفد کے ساتھ آئے تو ان سے بنت ابوموسیٰ اشعری نے نکاح کیا یہ بھی احتمال ہے کہ پہلے یہ وفد آیا ہو پھر اپنے ملک کی طرف لوٹ گیا ہو، پھر دوبارہ وفد آیا ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا، پھر میں نے اسے تاریخ دمشق میں پایا، فرماتے ہیں: ابوشمر بن ابرہہ بن صباح بن لہیعہ بن شیبہ بن مرہ، پھر فرماتے ہیں: کریب بن ابرہہ کے بھائی، پھر فرماتے ہیں وہ مصری ہیں۔ پھر فرمایا: بعض کا قول ہے: وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد آیا پھر کئی طرق سے حدیث روایت کی: بحوالہ ابن وہب، انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی کہ

✿ اسدالغابۃ (۶۰۰۲)، تجرید (۷۷/۲) ✿ المعجم الکبیر (۳۷۰/۲۲)، مجمع الزوائد (۱۳۷/۵)

جامع المسانید والسنن (۱۷۳/۱٤) ✿ تجرید (۱۷۸/۲)

حضرت عبداللہ بن سعد نے اساود میں ۳۱ھ میں جہاد کیا، معاویہ بن خدیج کی آنکھ شہید ہوگئی، ابوشمر بن ابرہہ، جندل بن شریح شہید ہوگئے، ان کا نام غزوۂ خندق کے تیراندازوں میں لیا جاتا ہے۔

یحیٰی بن بکیر کے طریق سے بحوالہ لیث مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ تھے جو ابن ابوحذیفہ کے ساتھ معاویہ کے پاس رہن رکھے گئے، پھر انہوں نے قید خانے کو توڑا اور نکلے، ابوشمر رک گئے، انہوں نے کہا، میں اس میں قیدی بن کر داخل نہیں ہوں گا، وہ وہاں سے فرار ہوئے اور اقامت پذیر ہوئے۔

پھر میں نے مقدمہ کتاب انساب میں جو سمعانی کی کتاب ہے۔ اس میں ان کا ذکر بطریق ابن لہیعہ، بحوالہ ربیعہ بن قیس پایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، تین قبائل کہتے ہیں کہ وہ عرب ہیں۔ وہ عرب سے بھی قدیم ہیں، جرھم وہ عاد کے بقیہ لوگ ہیں، ثقیف وہ ثمود کے بقیہ لوگ ہیں، ابوشمر بن ابرہہ آگے بڑھے اور فرمایا: اور یہ قوم وہ تبع کے باقی لوگ ہیں۔

۱۰۱۰۲ ابوشموس بلوی ✿

ابن سکن کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت اور روایت حاصل ہے۔ ان کا نام معلوم نہیں، بغوی کا قول ہے: شام میں رہے، ابن حبان کا قول ہے۔ بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: بخاری رحمہ اللہ نے ان کی تعلیقاً حدیث ذکر کی ہے اور کتاب الکنیٰ المفردہ میں اسے موصولاً نقل کیا ہے۔ ہمیں طبرانی کی معجم کبیر میں یہ عالی سند سے ملی ہے لیکن اس سند میں ضعف ہے۔ وہ سلیمان بن مطیر کے طریق سے بحوالہ ابوشموس بلوی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو بئر حجر سے روکا ہے......الحدیث

بغوی کا قول ہے: ابوشموس کی اس حدیث کے علاوہ کوئی روایت مروی ہے۔ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۱۰۱۰۳ ابوشمیلہ شنئ ✿

ابوسعید بن اعرابی اور مستغفری وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ ابن عباس نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوشمیلہ، شنوءۃ کے ایک شخص تھے، ان پر شراب کا نشہ غالب تھا، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوشمیلہ کو نشے کی حالت میں لایا گیا، وہ کئی بار پی چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کی ایک مٹھی لی، اور ان کے چہرے پر مارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مارو'' ✿ لوگوں نے اسے کپڑوں، جوتوں، ہاتھوں اور متیخ یعنی ہلکی لاٹھی سے یا تر ٹہنی سے مارا، ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۰۴ ابوشھم

قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

✿ اسد الغابۃ (۶۰۰۳)، تجرید (۱۷۷/۲)

✿ اسد الغابۃ (۶۰۰۴)، الاستیعاب (۳۰۷۸) تجرید (۱۷۸/۲)

✿ السنن الکبریٰ (۳۲۰/۸) (۳۲۱)، اسد الغابۃ (۹/۵)

۱۰۱۰۵ ابوشهم *

صاحب جُبَیذ ہ، ان کا نام اورنسب معلوم نہیں۔

بغوی کا قول ہے: کوفہ میں رہے، ابن سکن نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام زید یا یزید بن ابوشیبہ ہے، نسائی، بغوی نے یزید بن عطا کے طریق سے بحوالہ ابوشھم ان کی حدیث روایت کی ہے وہ بہت بہادر شخص تھے۔ ان کے پاس سے ایک لونڈی گزری انہوں نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اگلے دن گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیچھے کر لیا، فرمایا: ''کیا جبیذ ہ والے سے ہاتھ ملاؤں''۔ میں نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اب'' پھر اس سے بیعت لے لی، اس کی اسناد قوی ہے۔

بعض کا قول ہے: ابوشہم کا نام عبید بن کعب ہے، تابعین میں ابوشہم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ان سے اسماعیل بن ابوخالد نے روایت کی، ابواحمد نے صحابہ کے بعد کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۰۶ ابوشيبه أنصاري خدري *

ابوزُرعہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کا نام معلوم نہیں، ابن سکن کا قول ہے، ان کی ایک حدیث ہے، ان کا نام معلوم نہیں، بغوی کا قول ہے: رومی تھے۔

ابن سعد نے انصار کے تیسرے طبقے میں فرمایا: ابوشیبہ خدری، ہمیں ان کا نام نہیں بتایا، ہمیں ان کا نام، اورنسب انصار کی کتاب میں نہیں ملا، ابن مندہ کا قول ہے، اہل حجاز میں ان کا شمار ہے، طبرانی کا قول ہے: ابوسعید کا بھائی ہے، ابن سکن، طبرانی، بغوی، دولابی اور ابن مندہ نے یونس بن حارث کے طریق سے ان کی حدیث نقل کی ہے، فرماتے ہیں مجھ سے شرس نے بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، میں قسطنطنیہ کے غزوے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا، جب ہم پہنچے ہم نے پڑاؤ کیا تو ہم نے غیبی آواز سنی، ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے، وہ کہنے لگے: میں ابوشیبہ خدری ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ *

اسی طرح فرمایا: صحیح یہ ہے یزید بن معاویہ ہیں، طبرانی نے قصہ ذکر نہیں کیا، اور سند میں یہ نہیں کہا بحوالہ ان کے والد، ابواحمد حاکم نے دو طریق سے اسے نقل کیا ہے، ابوعمر نے اس کی پیروی کی ہے، ابن عائذ، دولابی، ابن مندہ نے سلیمان بن موسیٰ کوفی کے طریق سے بحوالہ یونس بن حارث نقل کیا ہے، میں نے شرس کو بحوالہ ان کے والد حدیث روایت کرتے ہوئے سنا: فرماتے ہیں: ابوشیبہ خدری وفات پا گئے اور ہم قسطنطنیہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ جب ابوشیبہ کی غیبی آواز آئی، کہنے لگے: اے لوگو! بہت سے لوگوں کے ساتھ میں بھی ان کی طرف متوجہ ہو گیا، تو اس نے سر جھکایا ہوا تھا، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں

---

* اسد الغابة (٨٠٢٤) تجريد (١٧٨/٢) * اسد الغابة (٦٠٠٦)، تجريد (١٧٨/٢)

* المعجم الكبير (٣١٣/١٢)، مجمع الزوائد (١٨/١)

داخل ہوگا"

عمل کرتے رہو اور امید پر نہ بیٹھے رہو، اور فوت ہو گئے ہم نے انہیں اسی جگہ دفن کر دیا۔

ابوحاتم رازی نے کہا: شرس اور ان کے والد دونوں مجہول ہیں۔

۱۰۱۰۷ ابوشیبه

دوسرے ہیں، بےنسبت، دارقطنیؒ نے علل میں ذکر کیا ہے کہ حماد بن مسلمہ نے بحوالہ ابوشیبہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارے پاس تمہاری قوم میں سے کوئی آئے تو اس کا مسلمان بھائی اس کے لئے جگہ کشادہ کرے تاکہ وہ بیٹھ جائے.....الحدیث۔ اس میں تین چیزیں ہیں جو تمہارے بھائی کی محبت کو خالص کر دیں گی۔ فرماتے ہیں: اسے ابومطرف بن ابووزیر نے بحوالہ شیبہ بن عثمان، انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا اگر انہوں نے اسے یاد رکھا ہے تو بہت اچھا کیا۔

۱۰۱۰۸ ابوشیخ بن ابوثابت ✿

انصاری، خزرجی، حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں، ابن اسحاق ✿ نے اُحد و بدر میں شریک ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بئر معونہ پر شہید ہوئے، ان کے والد ابی جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے۔ واقدی اور ابن کلبی کا قول ہے: وہ ابی بن ثابت حسان کے بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابوشیخ ہے۔ ابن اسحاق نے موسیٰ بن عقبہ کی موافقت کی ہے، فرماتے ہیں اہل بدر میں سے ہیں: ابوشیخ بن ابی بن ثابت، ابن کلبی اس میں موافق نہیں کہ وہ ابوحسان یحییٰ بن سعید اموی کے بھائی ہیں، بحوالہ ابن اسحاق۔ ✿

القسم الثانی ازحرف شین

۱۰۱۰۹ ابوشحمه

بن عمر بن خطاب، ایک انتہائی ضعیف روایت میں ہے کہ ان کے والد نے انہیں زنا کی وجہ سے کوڑے مارے جس سے وہ فوت ہو گئے، جوزقانی نے ان کا ذکر کیا ہے، اگر یہ ثابت ہے تو وہ اس قسم میں سے ہیں۔

القسم الثالث ازحرف شین

۱۰۱۱۰ ابوشجره

کثیر بن مرہ، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۱۱ ابوشداد العمانی ✿

انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، اور ان کے سامنے آپ ﷺ کا خط پڑھا گیا، ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے:

✿ اسد الغابة (٦٠٠٧) الاستيعاب (٣٠٨١) تجريد (١٧٨/٢) ✿ السيرة النبوية (٢٦٢/٢)

✿ السيرة النبوية (٢٦٢/٢) ✿ اسد الغابة (٥٩٩٣) ، الاستيعاب (٣٠٧٠) تجريد (١٧٧/٢)

بخاری، ابن ابوخیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابوحمزہ، عبدالعزیز بن زیاد حنظلی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوشداد نے جو اہل زمار میں سے ایک شخص ہیں: عمان کی بستیوں میں سے ایک بستی میں روایت کیا، فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خط چمڑے کے ٹکڑے میں آیا: ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اہل عمان کی طرف، سلامتی ہو! امابعد اس گواہی کا اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، زکوٰۃ دو، مساجد کی طرف قدم اٹھاؤ، اور فلاں فلاں کام کرو، ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا''۔ ❶

ابوشداد کا قول ہے: ہمیں کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ہمیں یہ خط پڑھ کر سنائے۔ حتیٰ کہ ہمیں ایک لڑکا ملا، جس نے ہمیں پڑھ کر سنایا۔ میں کہتا ہوں: عمان کا ان دنوں حاکم کون تھا؟ فرماتے ہیں: کسریٰ کے گورنروں میں سے ایک گورنر تھا۔

مطین نے ان ابوحمزہ حنظلی کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عمان میں ایک شخص کو دیکھا جس کی کنیت ابوشداد تھی اس کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ ابوعمر کا قول ہے: ابوشداد عمانی زماری، انہوں نے تعاقب کیا ہے کہ زمار صنعاء میں ہے، عمان میں نہیں، اور عمان بحرین کا ضلع ہے، اور زمار اس کی ایک بستی ہے، بعض کا قول ہے: میم بے نقط، یہ رشاطی کا قول ہے، احتمال ہے کہ ابوعمر نے اسے یاد کیا ہے کہ اس کی اصل زمار میں ہے، عمان میں سکونت اختیار کی، اس طرح ابن فتحون نے استیعاب کے اوھام میں قول ابوعمر زماری کا تعاقب کیا ہے، اور ان سے روایت کرنے والے عبدالعزیز بن شداد ہیں، وہ ابن زیاد ہیں۔

۱۰۱۱۲ ابوشداد ❷

دوسرے ہیں، شامی ہیں، دولابی کا قول ہے: ان کا نام سالم ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: سالم بن سالم عیسیٰ حمصی ہیں، ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں معن بن عیسیٰ کے طریق سے بحوالہ ابوشداد نقل کیا ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سمجھدار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا، فرماتے ہیں: میں ابوامامہ کے پاس آیا تو وہ مشروب پی رہے تھے، اس کا دوتہائی پی چکے تھے اور ایک تہائی باقی تھا۔

اسے دولابی نے اور ابن مندہ نے اس طریق سے بحوالہ ایک شخص جسے ابوشداد کہا جاتا ہے، انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی، ان سے معاویہ بن صالح نے روایت کی۔

۱۰۱۱۳ ابوشراحیل

یا ابوشرحبیل وہ ذوالکلاع حمیری ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۱۴ ابوشریک ❸

مستغفری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زمین عطا کی تھی۔

---

❶ اسدالغابة (٦/٥) ، جامع المسانيد والسنن (١٤/١٦٠) ، جمع الجوامع (٤٣٤٥)

❷ اسدالغابة (٥٩٩٤)، تجريد (٢/١٧٧) ❸ اسدالغابة (٦٠٠٠) ، تجريد (٢/١٧٧)

(۱۰۱۱۵) ابوشعیب[1]

بے نسبت، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور بیت المقدس کی فتح میں حاضر ہوئے، احمد نے حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ عبید بن آدم، ابومریم اور ابوشعیب نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ میں تھے، پھر بیت المقدس کی فتح کا ذکر کیا۔

ابوسفیان بحوالہ عبید فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر کو حضرت کعب سے فرماتے ہوئے سنا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نماز کہاں پڑھوں.....الحدیث، عمر کا قول ہے: جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، میں وہاں نماز پڑھوں گا، یعقوب بن شیبہ نے اس طریق سے اسے نقل کیا ہے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔ فرماتے ہیں، عمر جابیہ میں تھے، حضرت خالد بن ولید بیت المقدس آئے، پھر قصہ ذکر کیا، انہوں نے کہا: اسے عمر نے قیساریہ کی فتح کے بعد فتح کیا ہے، یہاں تک کہ کہنے لگے: عمر نے لوگوں کو مشورے میں شریک کیا۔ اور کہا: وہ اہل کتاب ہیں، ان کے پاس علم ہے، وہ قیساریہ کی طرف گئے اور اسے فتح کر لیا، پھر بیت المقدس کی طرف آئے اور ان سے صلح کی، اور مریم علیہا السلام کے عبادت خانے کے پاس نماز پڑھی، پھر انہوں نے اپنی قمیص کی دونوں آستینوں میں سے ایک میں تھوکا، ان سے کہا گیا اس میں تھوکیے، کیونکہ یہاں اللہ کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے، انہوں نے فرمایا: اگر اس میں اللہ کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے تو اس میں اللہ کا بہت زیادہ ذکر بھی کیا جاتا ہے، پھر فرمایا: عمر کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ جہنم کی وادی کے پاس نماز پڑھے۔

نماز کے قصے میں فرماتے ہیں، میں وہاں نماز پڑھوں گا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات نماز پڑھی، پھر وہ قبلہ کی طرف بڑھے اور نماز پڑھی۔

ابن عساکر نے ان سوانح کو ابوشعیب حضرمی کے سوانح سے ملا دیا ہے، جنہوں نے استنجاء کے بارے میں ابوایوب سے روایت کی، ان سے عثمان بن ابوشوکہ نے روایت کی، مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس کے علاوہ ہیں، حاکم ابواحمد نے حضرمی کے بارے میں بیان کیا ہے کہ انہیں ابواشعث کہا جاتا تھا۔

(۱۰۱۱۶) ابوشمر بن قیس

بن فہر بن عمرو بن وھب بن ربیعہ بن معاویہ اُکرمین کندی ابن کلبی کا قول ہے۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں شریف شاعر تھے۔

(۱۰۱۱۷) ابوشهاب هذلی

ابوذؤیب کے والد ہیں، خلافت عمر میں اپنے والد کے ساتھ جہاد کیا، ابن مرزوق نے ہذلیین کے اشعار میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۰۱۱۸) ابوشهم تیمی

تیم الرباب سے ہیں۔ دورِ جاہلیت کے ہیں، اسلام کا زمانہ پایا، ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے کلاب اوّل والی حدیث میں

---

[1] اسد الغابة (۶۰۰۱) تجرید (۱۷۷/۲)

ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوشہم نے اسلام سے قبل اور خلافت عثمان بن عفان تک زندہ رہے۔

۱۰۱۱۹ ابوشیبان

انہوں نے آپ ﷺ کا زمانہ پایا۔ ابن ابوشیبہ نے معن بن عبدالرحمٰن کے طریق سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے شام کی طرف جہاد کیا، اسے شیبان کہا جاتا تھا، اس کا والد بہت بوڑھا تھا، اس نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے: ع

''شیبان تجھے کیا معلوم کتنی راتیں ایسی گزری ہیں جن میں میں نے تجھے شام کا دودھ پلایا جبکہ شام کا دودھ ہمیں بھی لذیذ تھا۔ تو نے مجھ سے لاپروائی کی یہاں تک کہ مجھے چھوڑ دیا اور میری یہ حالت ہوگئی کہ قریب کا آدمی مجھے دو دکھائی دیتے ہیں، شیبان جب تم لشکروں کے پاس آؤ گے تو انہیں دیکھو گے کہ وہ ایسے دن گزار رہے ہیں جو مصیبت زدہ ہیں''۔

فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اشعار پہنچے تو انہوں نے انہیں لوٹا دیا۔

۱۰۱۲۰ ابوشُیَیم مزنی

واقدی [1] نے ان کا ذکر بحوالہ ان کے شیخ کیا ہے۔ کہتے ہیں: ابوشیم مزنی اسلام لائے، ان کا اسلام سنورنے کے بارے میں احادیث مروی ہیں۔ فرماتے ہیں: جب ہم غزوہ احزاب میں عیینہ بن حصن کے ساتھ نکلے، وہ ہمیں واپس لایا، جب خیبر کے نزدیک آیا تو اس نے خواب دیکھا، وہ آیا، اس نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ خیبر فتح کر چکے ہیں، اس نے کہا: اے محمد! میرے حلیفوں سے آپ نے جو غنیمتیں لی ہیں، مجھے بھی اس میں سے دیجئے، میں آپ سے اور آپ سے قتال کرنے سے ہٹ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ دیا، تو وہ واپس لوٹ گیا۔ اس سے حارث بن عوف ملا۔ اس نے اس سے کہا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا، اللہ کی قسم! محمد مشرق اور مغرب پر غالب آئیں گے۔

القسم الرابع ازحرف شین

۱۰۱۲۱ ابوشبل (بے نسبت)

دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے۔ واصل بن مرزوق کے ہاں حدیث بحوالہ بنومخزوم کے ایک شخص مروی ہے جس کی کنیت ابوشبل ہے، بحوالہ ان کے دادا مروی ہے۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، مبہمات میں اس کا بیان آئے گا۔

۱۰۱۲۲ ابوشجرہ [2]

ابوزاہریہ کے شیخ ہیں، دولابی اور مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس سے متنبہ کیا ہے کہ انہیں وہم ہوا ہے۔ بعض نے جائز کہا ہے کہ وہ یزید بن شجرہ ہیں، ان کی کنیت ابوشجرہ ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن ابواحمد حاکم نے ابوشجرہ یزید بن شجرہ اور ابوشجرہ شیخ ابوزاہریہ میں اختلاف کیا ہے، میری رائے

---

[1] مغازی (٦٥٠) [2] ۱۰۰۸۵ میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں۔

صحیح ہے۔

کثیر بن مرہ میں گزر چکا ہے کہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سوانح میں ابوزاہریہ کے طریق سے بحوالہ ابوشجرہ ایک حدیث نقل کی ہے، وہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صفوں کو سیدھا رکھو...''۔ (الحدیث) اس میں ہے: ''جس نے صف کو جوڑا، اللہ اسے جوڑے گا''۔ [1] لگتا ہے کہ وہ کثیر بن مرہ کے علاوہ کوئی اور ہیں۔ واللہ اعلم

۱۰۱۲۳ ابوشَریح [2] (بے نسبت)

مسند بقی بن مخلد میں ان کی حدیث ہے، تجرید [3] میں فرمایا: ہوسکتا ہے وہ ھانی بن یزید ہوں۔

میں کہتا ہوں: بلکہ وہ ابوشریح خزاعی ہیں، یہ حدیث ان کی روایت ہے۔

۱۰۱۲۴ ابوشَریح مصری

ان کی حدیث مرسل روایت کی ہے۔ ان میں سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ساعدی نے لیث کے طریق سے بحوالہ ابوشریح مصری، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، فرماتے ہیں: ''مؤمن کے ہتھیار سے جب اللہ کے رستے میں دفاع کیا جاتا ہے تو ہر روز اس کے صالح اعمال کے ساتھ اس کا وزن کیا جاتا ہے''۔

۱۰۱۲۵ ابوشمیر

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: انہیں وہم ہوا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے محمد بن علی نے بحوالہ شمیر روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میرے والد بہت بوڑھے ہیں، اور میرے بھائی ہیں، میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ شاید وہ اسلام قبول کرلیں۔ تو میں انہیں آپ کے پاس لے آؤں آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اگر انکار کریں تو اسلام وسیع ہے'' یا فرمایا کشادہ ہے۔

بغوی کا قول ہے: میرے خیال میں محمد بن علی کو اس بارے میں وہم ہوا، ہم سے ابوخیثمہ نے بحوالہ والد مجمع بن عتاب بن شمیر نقل کیا، یعنی عتاب بن شمیر کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۰۱۲۶ ابوشھلہ

حرف شین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] مسند احمد (۹۷/۲) اسد الغابہ (۵/۵) [2] اسد الغابہ (۵۹۹۸) تجرید (۱۷۷/۲)

[3] التجرید (۱٦٤)

حرف صاد مہملہ

القسم الاوّل از حرف صاد

۱۰۱۲۷ ابوصالح

حمزہ بن عمرو اسلمی ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۲۸ ابوصبرہ

تجرید میں مذکور ہے کہ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۰۱۲۹ ابوصخر عقیلی [1]

بخاری، مسلم، ابن حبان وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ بن قدامہ ہے، اسے ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے، اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں سالم بن نوح کے طریق سے بحوالہ ابوصخر جو بنو عقیل کے ایک شخص ہیں اور بعض روایتوں میں فرمایا: عبداللہ بن قدامہ، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ آیا، تاکہ تجارت کا مال فروخت کروں۔ میں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے مدینہ کے راستے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان میری ملاقات ہوئی، میں ان کے پیچھے چل پڑا، ایک یہودی کے پاس گئے جو تورات کو کھولے ہوئے اسے پڑھ رہا تھا، اس کا بیٹا موت کی سختی میں تھا، آپ اس کی عیادت کرنے گئے۔

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف جھکے اور میں بھی آپ کے ساتھ جھکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے یہودی! میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری اور تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو پھاڑا، یہودی پر یہ بات بڑی گراں گزری، کیا تم میری صفت اور میرا ظاہر ہونا اپنی کتاب میں پاتے ہو؟'' اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ فرماتے ہیں، اس کے بیٹے نے کہا: وہ موت کی حالت میں تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو اتارا، انہیں آپ کی صفت، مبعوث ہونا اور آپ کا ظاہر ہونا اپنی کتاب میں ملا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے پاس سے اس یہودی کو اٹھا دو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے غسل دے کر، کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی''۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ (٦٠١١) تجرید (١٧٨/٢)

[2] مسند احمد (٤١١/٥) دلائل النبوة (٢٨٤/٦) جامع المسانید والسنن (١٨٤/١٤) اسد الغابہ (١٢/٥)

ابن سعد کا قول ہے: ہم سے علی بن محمد مدائنی نے بحوالہ عبداللہ بن شقیق اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے عبدالوہاب بن عطاء نے بحوالہ جریری روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ عبداللہ بن قدامہ انہوں نے ایک اعرابی سے روایت کیا ہے، اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: بحوالہ ابوصخر، انہوں نے اعراب کے ایک شخص سے نقل کیا، اسے احمد نے بحوالہ ابن علیہ نقل کیا ہے۔

۱۰۱۳۰ ابوصرمہ بن ابوقیس [1]

انصاری مازنی، بعض کا قول ہے: ان کا نام قیس بن مالک ہے۔ ایک قول ہے: ابن ابوقیس، بقول بعض: ابن سعد، ابن برقی نے فرمایا: وہ قیس بن صِرمہ بن ابوصرمہ بن مالک بن عدی بن نجار ہیں، ابن قانع اور دمیاطی نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔

عزل کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، انہوں نے بحوالہ ابوایوب وغیرہ روایت کیا ہے۔

ان سے عبداللہ بن مُحَیریز اور لؤلؤہ جو انصار کی مولاۃ ہیں اور محمد بن قیس اور زیاد بن نعیم نے روایت کی۔

عسکری نے ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن یحییٰ بن حبان کا ذکر کیا ہے، محفوظ یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے۔ بغوی نے ان کی حدیث بطریق یحییٰ بن سعید ان سے روایت کی ہے۔ لؤلؤہ کا واسطہ اس میں ثابت ہے، دوسرے طریق سے ان سے حذف کے ساتھ روایت ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: ان کے بدر میں شریک ہونے میں اختلاف ہے، ان کا تعاقب کیا گیا ہے کہ ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی نے ان کا اِن میں ذکر نہیں کیا، نسائی، ترمذی کے ہاں ان کی حدیث ہے۔ محمد بن ربیع جیزی نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو مصر آئے۔ فرماتے ہیں: یحییٰ بن عثمان نے ذکر کیا ہے کہ وہ مصر کی فتح میں شریک تھے، احمد بن یحییٰ بن وزیر نے ذکر کیا ہے کہ وہ عقبہ بن عامر کے پاس آئے۔

زیاد بن ابوایوب کے طریق سے منقول ہے، فرماتے ہیں: ہم ابوایوب کے ساتھ سمندر میں تھے، ہمارے پاس ابوصرمہ انصاری تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں..... بعض کا قول ہے: ابوصرمہ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے جدا ہو جائے....''۔ (الآیۃ) [2]

۱۰۱۳۱ ابوصُعَیر عُذری

اس کے بارے میں ثعلبہ بن صُعَیر میں اختلاف گزر چکا ہے۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: مدینہ میں رہے۔

۱۰۱۳۲ ابوصفرہ

عسعس بن سلامہ، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۳ ابوصُفرہ ازدی [3]

مہلب کے والد جو مشہور امیر ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اور ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام ظالم بن سارق ہے، بعض نے کہا: ابوسَرّاق، ایک قول ہے: قاطع بن سارق بن ظالم، بعض نے کہا: غالب بن سراق۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٠١٢) تجرید (١٧٩/٢) [2] سورۃ البقرۃ (١٨٧) [3] اسد الغابہ (٦٠١٤) الاستیعاب (٣٠٨٧)

ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: ظالم بن سارق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن .... ازد، بعض نے کہا کہ ان کی اصل عجم ہے۔ اور ازد کی طرف منسوب ہے۔

ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن عبد بن حمید کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ابوصفرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس شرط پر آپ سے بیعت کرنے لگے کہ وہ زرد جوڑا پہنیں گے، جس کے پیچھے ایک جُبہ ہوگا، جسے وہ گھسیٹ رہے ہوں گے، وہ دراز قد، ڈیل ڈول والے، خوبصورت اور فصیح اللسان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کا حسن و جمال دیکھا تو فرمایا: ''تم کون ہو''۔ انہوں نے کہا: میں قاطع بن سارق بن ظالم بن عمر بن شہاب بن حلقام بن جلند بن سلم ہوں جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا، میں شہزادہ ہوں، جس کا باپ بھی بادشاہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ابوصفرہ ہو اپنے نام سے سارق اور ظالم ختم کر دو''۔ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پکار اور عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور برحق اور سچے رسول ہیں۔ اللہ کے رسول! میری اٹھارہ نرینہ اولاد ہے، اور مجھے ایک بیٹی نصیب ہوئی ہے، جس کا نام میں نے صفرہ رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تو واقعی ابوصفرہ ہو''۔ واقدی کتاب الردۃ میں فرماتے ہیں: قبیلہ ازد دَبا سے اسلام کا اقرار کرتے ہوئے نبی علیہ السلام کے پاس آئے، حذیفہ بن یمان ازدی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، اور ان کے لیے زکوٰۃ کے فرائض لکھوائے، پھر ارتداد اور حضرت عکرمہ کی ان سے جنگ والی حدیث ذکر کی، جس میں ان کے ان پر غالب آنے اور ان کے قیدیوں کو حذیفہ کے ساتھ صدیقہ اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ کرنے کا ذکر ہے۔ جب اہل دَبا کے قیدی آئے ان میں ابوصفرہ بھی تھے جو ابھی نابالغ لڑکے تھے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو رملہ بنت حارث کے گھر ٹھہرایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ ان میں سے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مومن قوم تھی جنہوں نے اپنے مال پر بخل کیا، صدیق اکبر نے فرمایا: جس شہر میں جانا چاہتے ہو جاؤ، تم لوگ آزاد ہو چنانچہ یہ لوگ نکلے اور بصرہ فروکش ہو گئے تو ابوصفرہ بصرہ آنے والوں میں سے مہلب کے والد ہیں۔

ابوعمر فرماتے ہیں: ابوصفرہ عہد نبوی میں مسلمان تھے لیکن آپ کے پاس نہ آ سکے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے دس لڑکوں سمیت آئے، دس لڑکوں میں سے مہلب سب سے کم سن تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے، یہ تمہارے بیٹوں کا سردار ہے جو اس وقت کم سن تھے۔

اخبار بصرہ میں عمر بن شبہ لکھتے ہیں: عثمان بن ابی العاص جو ان دنوں بصرہ کے گورنر تھے، انہوں نے ابوصفرہ کو ازد کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، آپ نے ان لوگوں کے نام پوچھے، ابوصفرہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میں ظالم بن سارق ہوں، ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، جب آئے تو خضاب لگا کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم ابوصفرہ ہو، یوں یہ کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔

میں کہتا ہوں: یہ واقدی کی روایت کے خلاف ہے کہ جب وہ آئے تو اس وقت نابالغ لڑکے تھے۔

اصمعی دیوان زیاد اعجم میں فرماتے ہیں ابوصفرہ نے عثمان بن ابی عاص سے زمین کا ٹکڑا مانگا تو انہوں نے مہالبہ میں انہیں جائیداد دے دی، کسی نے ان سے کہہ دیا کہ انہوں نے ابھی تک ختنہ نہیں کرایا تو انہوں نے انہیں بلا بھیجا، کہا: تمہارا ناس ہو تم نے

ابھی تک پا کی حاصل نہیں کی، وہ کہنے لگے، امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں تو دن میں پانچ بار پا کی حاصل کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں تم سے ختنے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ امیر المؤمنین کو عزت بخشے، اس کا پتہ نہیں۔ چنانچہ پھر انہوں نے ان کے ختنے کرانے کا حکم دیا۔ جس پر زیاد بن عجم نے یہ شعر کہا: ع

''کچھ لوگوں نے بڑی عمر میں جا کے ختنہ کرایا، حالانکہ وہ عجمی تھے۔ اس کے بعد عرب بن گئے''۔

ابوفرج نے اغانی میں ابوعیینہ مہلبی کے سوانح میں لکھا ہے۔ ابوصفرہ کا نام سارق ہے۔ بقول بعض غالب، ابن قتیبہ کا قول ہے مہلب، عمان کے دبانامی گاؤں کے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہوئے، پھر (نعوذ باللہ) مرتد ہو گئے۔ حضرت حذیفہ کے حکم کے مطابق اترے آپ نے انہیں ابوبکر کی طرف بھیج دیا، جنہوں نے انہیں آزاد کر دیا۔

ہمیں ابوصفرہ کی سند حدیث ملی ہے جسے طبرانی نے اوسط میں زیاد بن عبداللہ قرشی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ میں ہند بنت مہلب بن ابی صفرہ کے ہاں آیا جو حجاج کی بیوی تھی، اس کے ہاتھ میں سلائی تھی جس سے سوت کات رہی تھی، میں نے کہا: گورنر کی بیوی ہو کر آپ سوت کات رہی ہیں، وہ کہنے لگیں: میرے والد میرے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تم عورتوں میں سے زیادہ اجر والی وہ عورت ہے، جس کا طاق (بغیر گریبان کے کپڑا) زیادہ لمبا ہوگا''۔ ❶

طبرانی کا قول ہے: ابوصفرہ نے اس کے علاوہ کوئی مسند حدیث بیان نہیں کی، ان سے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ جس میں یزید بن مروان بن زیادہ منفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: یزید متروک ہے، اور وہ حدیث جسے ابن سکن نے نقل کیا ہے اس پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۱۳۴ ابوصفوان عبداللہ بن بشر مازنی۔

۱۰۱۳۵ ابوصفوان مالک بن عمیرہ۔

۱۰۱۳۶ ابوصفوان مخرمہ بن نوفل، مسور کے والد ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۷ ابوصفوان ❷ یا ابن صفوان مبہمات میں ذکر ہے۔

۱۰۱۳۸ ابوصفیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی ہیں، بخاری کا قول ہے: مہاجرین میں ان کا شمار ہے۔ اسے معلی بن عبدالرحمن کے طریق سے نقل کیا ہے، میں نے یونس بن عبید سے سنا وہ اپنی والدہ سے کہہ رہے تھے آپ نے ابوصفیہ کو کیا کرتے دیکھا؟ وہ کہنے لگیں: میں نے ابوصفیہ کو دیکھا، وہ اصحاب نبی تھے اور مہاجرین مسلمانوں سے تھے، گٹھلیوں پر تسبیح کا شمار کرتے، عبدالواحد بن زید نے بحوالہ یونس بن عبید ان کی پیروی کی ہے۔ فرماتی ہیں. میں نے ابوصفیہ کو دیکھا جو مہاجرین میں سے ہیں وہ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھ رہے تھے،

---

❶ مجمع الزوائد (١٣/٤ ، ٩٣/٤) ❷ اسد الغابة (٦٠١٦) ، تجريد (١٧٩/٢)

اسے بغوی نے نقل کیا ہے۔ اور دوسرے طریق سے بحوالہ ابی بن کعب نقل کیا ہے، بحوالہ ابوصفیہ مولی رسول اللہ ﷺ، کہ ان کے لئے چٹائی بچھائی جاتی اس پر کنکریاں لائی جاتیں، وہ نصف نہار تک ذکر کرتے جب نماز پڑھ لیتے اور واپس آتے تو وہ دوبارہ لائی جاتیں وہ ذکر کرتے یہاں تک کہ شام ہو جاتی۔

۱۰۱۳۹ ابوصممہ

بعض نے کہا: مستغفری نے یہاں مہملہ ذکر کیا ہے، ضاد میں عنقریب آئے گا۔

۱۰۱۴۰ ابوصہیب

حاکم ابواحمد نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ان سے ہلال نے میرا خیال ہے، ابن یساف نے روایت کی۔ عبدالرزاق کا قول ہے، بحوالہ معمر، انہوں نے ہلال سے روایت کی۔

القسم الثانی ازحرف صاد - خالی ہے۔

القسم الثالث ازحرف صاد

۱۰۱۴۱ ابوصُحار سعدی

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھے، حنین میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے، پھر اسلام لائے۔

ابوعبداللہ بن اعرابی نے کتاب النوادر میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: سروجی کا قول ہے، ابوصحار سعد نے فرمایا: سعد بن ابوبکر بن ہوازن، ان سے ان کی زوجہ نے کہا: ہمارے لیے روئی خرید کر لاؤ، تو انہوں نے کہا: انتظار کرو یہاں تک کہ پہاڑ روئی کے گالے بن جائیں جیسا کہ ایک قریش نے کہا ہے۔ پھر تم سستے داموں روئی لے لینا، ان کی قوم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا، حنین کے موقع پر انہوں نے یہ شعر کہا: ؏

"سنو! اگر تمہارے پاس یہ خبر پہنچے کہ قریش ہوازن پر غالب آ گئے تو جنگوں کی کچھ شرطیں ہوتی ہیں"۔

یہ اشعار اور ان کا جواب عبداللہ بن وہب اسدی کے سوانح میں گزر چکا ہے، فرماتے ہیں: پھر ابوصحار اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام سنور گیا، عبیداللہ بن عباس بقیع کے پاس رہتے تھے جس کی ان کے بارے میں ایک حدیث ہے، اور اس کے متعلق ان کے مدحیہ اشعار نقل کیے۔ ابوعبداللہ بن خالویہ نے اپنی کتاب میں ان کا واقعہ ذکر کیا ہے۔

القسم الرابع ازحرف صاد

۱۰۱۴۲ ابوصالح

ام ہانی کے مولیٰ ہیں، مشہور تابعی ہیں۔ بعض راویوں نے ان کے طریق سے حدیث میں وہم کیا ہے، اسے حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے، اور ابونعیم نے اپنے طریق سے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے، وہ وہم ہیں۔ حسن نے رزین

کے طریق سے بحوالہ ابوصالح نقل کیا ہے۔ ام ہانی نے انہیں آزاد کیا تھا۔ فرماتے ہیں: میں ہر ماہ ان کے پاس آتا، اور ہر دو ماہ میں آنا ہوتا، ایک دن میں ان کے پاس گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچانک وہاں تشریف لائے تو ام ہانی کہنے لگیں: اے چچا زاد، میں بوڑھی ہوگئی ہوں، جسم بھاری ہوگیا ہے، جس سے میرے عمل میں ضعف آ گیا ہے، اس سے چھٹکارے کا کیا طریق ہے؟ آپ نے فرمایا: "بوان خوشخبری ہو، خیر کثیر کی، سو مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، یہ سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ سو مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، جس کا ثواب اللہ کی راہ میں ایسے سو گھوڑے دینے کے برابر ہے جو زین کسے اور لگام والے ہوں، سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ لیا کرو جو سو قلادہ والے اونٹوں کے برابر ہے جنہیں حج کی قربانی کے لیے بھیجا جائے اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا کرو، کوئی گناہ تمہیں شرک کی طرف نہیں لے جائے گا"۔

رزین نے اسی طرح کہا ہے، یہ ضعیف ہے، درست اس طرح ہے کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ام ہانی رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: بھیا! جس شخص کو تھوڑی بہت معرفت ہوگی، اس سے یہ مخفی نہیں کہ ابوصالح، ام ہانی کے غلام، مشہور تابعی ہیں۔

۱۰۱۴۳ ابوصباح بن نعمان

کسی نے ان کا نام غلط لکھ دیا ہے، درست ضاد کے ساتھ ہے جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

حرفِ ضاد معجمہ

القسم الاوّل از حرف ضاد

۱۰۱۴۴ ابوھبیب بلوی بعض کا قول ہے: ابوضبیب، ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۱۴۵ ابوضُبَیس جھنی [1]

ابن مندہ کا قول ہے: میں نے ابن یونس سے بحوالہ واقدی ذکر کرتے ہوئے سنا [2] کہ وہ صحابی ہیں، اسکندریہ میں فروکش ہونے والوں میں ذکر کیا اور بحوالہ واقدی مروی ہے کہ وہ اصحابِ شجرہ میں سے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں وفات پائی، واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے عرنیین کے تعاقب میں نکلنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۴۶ ابوضُبَیس بلوی [3]

محمد بن ربیع جیزی نے مصر میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا نام لیا ہے۔ واقدی نے محمد بن سعد مولیٰ بنومخزوم کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ۹ھ ربیع الاوّل میں میری قوم کا وفد آیا، مجھے ان کے آنے کا پتہ چلا، میں نے انہیں اپنے ہاں اتارا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ان میں سے ایک بوڑھے شخص ابوضبیس نے کہا: یا رسول اللہ! میں ضیافت میں رغبت رکھتا ہوں، کیا میرے لیے اس میں اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اور ہر امیر، غریب کے ساتھ نیکی صدقہ ہے''۔

۱۰۱۴۷ ابوضحاك عمرو بن حزم بن زید انصاری۔

۱۰۱۴۸ ابوالضحاك فیروز دیلمی، ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۴۹ ابوضحاك انصاری [4]

حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابراہیم بن قیس انصاری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف چلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مقدمہ میں کیا، اور ان سے کہا: ''بے شک جبرائیل تم سے محبت رکھتے ہیں''۔ انہوں نے کہا: مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ جبرئیل مجھ سے محبت رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! اور وہ بھی جو جبرائیل سے بہتر ہے، اللہ تم سے محبت رکھتا ہے''۔ [5]

---

[1] اسد الغابہ (٦٠١٨) تجرید (١٧٩/٢) [2] المغازی (٥٧١) [3] تجرید (١٧٩/٢)

[4] اسد الغابہ (٦٠١٩) تجرید (١٧٩/٢) اسد الغابہ (١٥/٥) [5] اسد الغابہ (٦٠٢٠) تجرید (١٨٠/٢)

۱۰۱۵۰ ابوضمرہ بن عیص ✿

اسماء میں جندع بن ضمرہ کے حالات میں ان کے نام کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا اور کلام.....۔ ✿

۱۰۱۵۱ ابوضمرہ حمیری

ضمرہ کے والد ہیں، ابن مندہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان پر بغوی سبقت لے گئے ہیں اور ان سے پہلے محمد بن سعد، انہوں نے ان کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ مولیٰ رسول اللہ ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام سعد ہے، بقول بعض: رَوح ہے۔ ضمیرہ کے سوانح میں اس کتاب میں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آل ضمیرہ کے لیے لکھا ان کی روایت گزر چکی ہے۔

مصعب زبیری کا قول ہے: ابوضمیرہ کا دارعقیق میں گھر تھا اور وہ اس ابوضمیرہ کے علاوہ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں، ابن سعد اور بلاذری نے فرمایا: حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ مہدی کے پاس خط لے کر گیا، اس نے اسے اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور اسے تین سو دینار دیئے، وہ سفر میں تھا اور اس کے ساتھ اس کی قوم اور یہ خط تھا، انہیں چوروں نے آلیا، انہوں نے سب کچھ لے لیا، خط نکالا اور اسے پڑھا پھر انہیں جو کچھ لیا تھا لوٹا دیا، اور ان سے پوچھ گچھ نہ کی، پھر بغوی نے بحوالہ اسماعیل بن ابواوس اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۵۲ ابوضمیمہ ✿

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عطاء خراسانی کے طریق سے بحوالہ حسن بصری نقل کیا ہے: میں نے ابوضمیمہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انصاف کے دروازوں کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، لوگوں میں سلام پھیلانا''۔ ✿

میں کہتا ہوں: عطاء کا قول ہے: اس میں ضعف ہے، اور اس حدیث کے ان سے راوی پر کذب کی تہمت ہے، وہ اسحاق بن نجیح ہیں، اسے ابونعیم نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے، فرمایا: بحوالہ ابوتمیمہ۔ واللہ اعلم!

القسم الثانی ازحرفِ ضاد - خالی ہے۔

القسم الثالث ازحرفِ ضاد - خالی ہے۔

القسم الرابع ازحرفِ ضاد

۱۰۱۵۳ ابوضمضم ✿

ان کا نام اور نسبت معلوم نہیں، ابوعمر نے کتاب ابن سکن کے حاشیہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اسے ان کی تحریر سے

✿ بیاض فی الاصل، تین کلمک۔ ✿ ... ✿ اسد الغابہ (٦٠٢٣) تجرید (١٨٠/٢)

✿ جامع المسانید والسنن (١٩٥/١٤) اسد الغابہ (١٦/٥) ✿ اسد الغابہ (٦٠٢١) تجرید (١٨٠/٢)

پڑھا ہے۔ ابوضمضم غیر منسوب ہیں۔ ثابت نے بحوالہ انس نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم ابوضمضم کی طرح ہو جاؤ؟'' لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کون ابوضمضم؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوضمضم جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے: اے اللہ! میں نے اپنی عزت کو اس پر صدقہ کیا جس نے مجھ پر ظلم کیا''۔ [1]

فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کی مغفرت کر دی گئی، اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی۔ اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص فرماتے ہیں.... پھر اسی طرح ذکر کیا۔ [2] ابوعمر کا قول ہے: میرا خیال ہے یہ ابوضمضم مذکور ہے۔

میں کہتا ہوں: حاکم ابواحمد نے اس کی پیروی کی ہے، انہوں نے حماد بن زید کے طریق سے بحوالہ قتادہ نقل کیا ہے، دونوں کہتے ہیں: ابوضمرہ نے کہا: اے اللہ!.... پھر اسے ذکر کیا پھر حدیث ابوہریرہ، سعید بن عبدالرحمٰن کے طریق سے بحوالہ سفیان نقل کی ہے، وہ بھی جامع سفیان میں ہے۔

اسے ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں نقل کیا ہے، بطریق شعیب بن بیان، بحوالہ انس، مرفوعا۔

ابن فتحون نے ابن عبدالبر کے قول کا تعاقب کیا ہے کہ ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی، فرماتے ہیں: یہ وہم ہے، اس میں ڈھکی چھپی بات نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو ابوضمضم کے بارے میں خبر دے رہے تھے، وہ اسے نہیں جانتے تھے اور کہنے لگے، ابوضمضم کون ہے؟ اور ابوعمر کا قول ہے: ان سے حسن اور قتادہ نے روایت کی ہے۔

اسے بزار اور ساجی نے ابونضر ہاشم بن قاسم کے طریق سے بحوالہ انس حدیث نقل کی ہے، اس میں ہے، وہ کہنے لگے: ابوضمضم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابوضمضم جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے: اے اللہ!..... (الحدیث)

بزار کی روایت میں یہ اضافہ ہے: وہ سخت آدمی تھے۔ ابن فتحون کا قول ہے: وہ شخص اس امت میں سے نہیں تھا، وہ اس سے پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے حال کی خبر ترغیب دینے کے لیے دی تا کہ وہ اس کے اعمال کی طرح عمل کریں۔ اس سے وہم نہیں ہوتا کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں جو صحابی ہیں وہ ابوضمضم خطا سے ہیں بلکہ وہ عُلبہ بن زید انصاری ہیں جیسا کہ حرف عین میں گزر چکا ہے۔ اگر اس بات کی تصریح نہ ہوتی کہ ابوضمضم پہلے گزر چکا ہے تو یہ جائز تھا کہ علبہ کی کنیت ابوضمضم ہو، لیکن ابوداؤد کی روایت سے بحوالہ موسیٰ بن اسماعیل اس سے انکار ہے، ابوبکر خطیب نے کتاب الموضح میں روح بن عبادہ کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عجلان روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی طرح ہو؟'' وہ کہنے لگے: ''ابوضمضم کون ہے؟ یارسول اللہ ﷺ!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک شخص تھا.....''۔ (الحدیث) [3]

ابوداؤد کا قول ہے، اسے ابونضر نے بحوالہ انس روایت کیا ہے اور حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے، اسے محمد بن ثور کے طریق سے بحوالہ قتادہ موقوفاً نقل کیا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اسے مسنداً نقل کیا ہے اور بزار اور ساجی نے ابونضر کے طریق سے اور بزار نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ اسے روایت کرنے میں تنہا ہیں، اسے بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں اور عقیل نے ضعفاء میں نقل کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (۱۶/۵) [2] جامع المسانید والسنن (۱۹۳/۱۴) [3] عمل الیوم واللیلۃ (۲۲) اسد الغابہ (۱۶/۵)

حرفِ طاء

القسم الاوّل ازحرف طاء

۱۰۱۵۴ ابوطخفہ طخفہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۵۵ ابوطریف هذلی [1]

بغوی، مطین، ابن حبان، ابن سکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، طائف کے محاصرے میں شریک تھے، ابن قانع کا قول ہے: ان کا نام کیسان ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: ان کا نام سنان ہے۔ احمد، حسن بن سفیان وغیرہ نے زکریا بن اسحاق کے طریق سے روایت نقل کی ہے، بغوی کی روایت میں ابوشمیرہ ہے، مجھ سے ابوطریف نے نقل کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل طائف کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی حتیٰ کہ کوئی شخص اگر اپنی کمان سے تیر پھینکتا تو اس تیر کے گرنے کی جگہ دیکھ سکتا، ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۶ ابوطریف عدی بن حاتم طائی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۵۷ ابوطفیل [2]

عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن جحش، بعض نے کہا: جہیش بن جُدی.... کنانی، پھر لیثی، انہوں نے جوانی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے احادیث یاد کیں۔ ابن عدی کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، بحوالہ ابوبکر، عمر، علی، معاذ، حذیفہ، ابن مسعود، ابن عباس، نافع بن عبدحارث، زید بن ارقم وغیرہ احادیث روایت کیں، ان سے زہری، ابوزبیر، قتادہ، عبدالعزیز بن رُفیع، عکرمہ بن خالد، عمرو بن دینار، یزید بن ابوحبیب، معروف بن خربوذ وغیرہ نے روایت کی۔

مسلم کا قول ہے: ۱۰۰ھ میں وفات پائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں وفات پانے والوں میں آخری تھے۔ ابن برقی کا قول ہے: ۱۰۲ھ میں وفات پائی، وہ اپنا نام اور کنیت دونوں سے مشہور ہیں اور بحوالہ مبارک بن فضالہ ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔ وہب بن جریر بن حازم نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا: ۱۱۰ھ میں مَیں مکہ میں تھا۔ میں نے ان کا جنازہ دیکھا اور اس بارے میں دریافت کیا، مجھ سے کہا گیا کہ یہ ابوطفیل ہیں۔

ابن سکن کا قول ہے: ان سے روایات ثابت ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اور رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت کرنا

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٢٧) تجرید (١٨٠/٢)

[2] اسد الغابہ (٦٠٢٨) الاستیعاب (٣٠٩٥) تجرید (١٨٠/٢)

تو وہ ثابت نہیں۔

ابن سعد نے بحوالہ ابوطفیل ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: میں تلاش کرنے والوں کے ساتھ آپ ﷺ کو ڈھونڈ رہا تھا، جبکہ آپ ﷺ نماز میں تھے..... (الحدیث) یہ ضعیف ہے، کیونکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ ابوطفیل اس رات میں پیدا نہیں ہوئے۔

میں کہتا ہوں: میرا خیال ہے یہ ابوطفیل کی بحوالہ ان کے والد روایت ہے۔

صالح بن احمد بن حنبل نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: ابوطفیل مکی ہے، ثقہ ہیں، بخاری نے تاریخ صغیر میں بحوالہ ابوطفیل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے آٹھ سال پائے، ابوعمر کا قول ہے: وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے قائل تھے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان دونوں پر مقدم کرتے تھے۔

۱۰۱۵۸ ابوطلحہ انصاری [1]

زید بن سہل..... انصاری، بخاری۔ اپنے نام اور کنیت سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کہا: ع

''میں ابوطلحہ ہوں میرا نام زید ہے، ہر روز میرے تھیلے میں شکار ہوتا ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے''۔

۱۰۱۵۹ ابوطلحہ أنصاری

یہ دوسرے ہیں، خطیب نے مبہمات میں ان کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے ایک شخص کی ضیافت کی اور اسے اپنے کھانے پر ترجیح دی، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں.....﴾ [2] ذکر کیا کہ وہ ابوطلحہ کے علاوہ ہیں، جو ام سلیم کے شوہر ہیں، اور اس کا نسب بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت میں واقع ہیں جسے مسلم نے نقل کیا ہے، تو انصار کا ایک شخص کھڑا ہوا جسے ابوطلحہ کہا جاتا تھا، گویا انہوں نے اسے بعید سمجھا ہے کہ ابوہریرہ، ابوطلحہ کو جو ام سلیم کے خاوند ہیں نہ جانتے ہوں، یہاں تک کہ ان سے یہ عبارت تعبیر کی، دوسرے لوگوں نے یقین کیا ہے کہ یہ مانع نہیں کہ یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مدینہ تشریف لانے کے اوائل میں پیش آیا ہو، اس سے پہلے کہ غالب اپنے اہل کو پہچانے۔

۱۰۱۶۰ ابوطلحہ

درع خولانی، طبرانی کا قول ہے: ان کی صحبت میں اختلاف ہے، حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ابوطلحہ خولانی مروی ہے۔ ان کا نام درع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار لشکر ہوں گے تم پر شام میں جانا لازم ہے.....''۔ (الحدیث) [1]

ابن یونس کا قول ہے: مصر کی فتح میں شریک تھے۔

۱۰۱۶۱ ابوطلیق [2]

بعض کا قول ہے، طلیق، بغوی اور ابن سکن وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مختار بن فُلفُل کے طریق سے نقل

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٢٩) الاستیعاب (٣٠٩٦) [2] سورۃ الحشر (٩)

[1] المعجم الکبیر (٢٧٥/٤) [2] اسد الغابہ (٦٠٣٠) تجرید (١٨٠/٢)

کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے طلق بن حبیب بصری نے نقل کیا ہے کہ ابوطلیق نے ان سے بیان کیا کہ ان کی زوجہ ام طلیق ان کے پاس آئی اور ان سے کہا: اے ابوطلیق! حج کا موسم آ گیا ہے، ان کے پاس ایک اونٹ اور ایک اونٹنی تھی۔ وہ اونٹنی پر حج کرتے اور اونٹ پر غزوات میں شریک ہوتے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ انہیں اونٹ دے دیں تا کہ وہ اس پر حج کریں، انہوں نے کہا: کیا تم نہیں جانتی کہ میں نے اسے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے روکا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: حج بھی اللہ کے راستے میں ہوتا ہے، مجھے اونٹ دے دے اللہ تم پر رحم کرے، انہوں نے انکار کیا۔ وہ کہنے لگیں: پھر مجھے اونٹنی دے دو اور تم اونٹ پر حج کرو، انہوں نے کہا: میں تمہیں اپنے آپ پر ترجیح نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا: اپنے خرچ میں سے مجھے دے دو۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اپنے اور اپنے عیال کے خرچ سے زائد نہیں جو تمہیں دے دوں، جسے تمہارے لیے چھوڑوں۔ انہوں نے کہا: اگر تم مجھے دے دو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں دے گا، فرماتے ہیں: جب میں نے اس پر بھی انکار کیا تو کہنے لگیں: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملو تو میری طرف سے سلام کہنا، اور آپ ﷺ بتانا جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس کی طرف سے آپ کو سلام پہنچایا، اور جو کچھ اس نے کہا تھا آپ ﷺ کو اس کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام طلیق نے سچ کہا، اگر تم اسے اونٹ دے دو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے، اگر تم اسے اونٹنی دے دو تو وہ اور تم اللہ کے راستے میں ہو، اگر تم اسے اپنے خرچ میں سے دو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا''۔ [1] انہوں نے کہا کہ وہ آپ سے پوچھ رہی ہیں کیا چیز حج کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا''۔

حفص بن غیاث کے الفاظ ہیں جو بحوالہ ابوبشر دولابی منقول ہیں، اسے ابن ابوشیبہ، ابن سکن اور ابن مندہ نے عبدالرحیم بن سلیمان کے طریق سے بحوالہ مختار نقل کیا ہے، اس کی سند جید ہے۔

۱۰۱۶۲ ابوطویل کندی

شطب ممدود، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۶۳ ابوطیبہ حجام [2]

مولیٰ انصار، بنو حارثہ سے ہیں، بعض کا قول ہے: بنو بیاضہ سے ہیں۔ بعض نے کہا: ان کا نام دینار ہے، اسے ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے، اور یہ صحیح نہیں، حاکم ابواحمد نے ذکر کیا ہے کہ دینار حجام آخری تابعی ہیں، ابن مندہ نے دینار حجام کی ایک حدیث بحوالہ ابوطیبہ نقل کی ہے، بعض نے کہا: ان کا نام میسرہ ہے۔

بغوی نے معجم الصحابہ میں بحوالہ احمد بن عبید ابوطیبہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کے دادا ابوطیبہ کے نام کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا: میسرہ، بعض کا قول ہے: نافع، عسکری کا قول ہے: ایک قول ہے کہ ان کا نام نافع ہے جو صحیح نہیں، ان کا نام معلوم نہیں۔

---

[1] المعجم الکبیر (۳۲٤/۲۲) الآحاد والمثانی (۱۷٦/۵) مجمع الزوائد (۲۸۰/۳) کشف الاسرار (۳۸/۲)

[2] اسد الغابہ (٦۰۳۲) تجرید (۱۸۱/۲)

میں کہتا ہوں: اسی طرح فرمایا: اسی طرح مسند محیصہ بن مسعود میں مسند احمد میں ان کا نام ہے، پھر یزید بن ابوحبیب سے بحوالہ محیصہ روایت ہے کہ ان کا ایک غلام پچھنے لگاتا تھا جس کا نام نافع ابوطیبہ تھا، نبی کریم ﷺ سے اپنی کمائی کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو چارا کھلا دیا کرو۔

اسے احمد وغیرہ نے لیث کی حدیث سے بحوالہ محیصہ بن مسعود نقل کیا ہے کہ ان کا ایک غلام پچھنے لگاتا تھا جس کا نام نافع ابوطیبہ تھا، ان کا ذکر صحیحین میں ثابت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو پچھنے لگائے، یہ حدیث انس اور جابر وغیرہ سے ہے۔

ابن ابوخیثمہ نے ضعیف سند سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے پاس ابوطیبہ رمضان کے اٹھارہ دنوں کے بعد آئے۔ ہم نے ان سے کہا: آپ کہاں تھے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے تھے۔ [1]

ابن سکن نے دوسری ضعیف سند سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے تھے۔ ہمارے پاس ابوطیبہ اپنے کپڑے میں کوئی چیز اٹھائے ہوئے آئے۔ ہم نے کہا: ابوطیبہ! یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کے پچھنے لگائے تھے، آپ ﷺ نے مجھے میری اجرت عطا فرمائی۔

القسم الثانی ازحرف طاء

اس میں رجال میں سے کسی کا ذکر نہیں۔

القسم الثالث ازحرف طاء

۱۰۱۶۴ ابوطفیل سہیل بن عوف۔

۱۰۱۶۵ ابوطمحان قینی ان کا نام حنظلہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الرابع ازحرف طاء

۱۰۱۶۶ ابوطالب بن عبدالمطّلب

بن ہاشم بن عبد مناف.... ہاشمی۔ نبی کریم ﷺ کے چچا ہیں، آپ ﷺ کے والد کے سگے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ مخزومیہ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہوگئے۔ ان کا نام عبد مناف ہے۔ بعض نے کہا: عمران، حاکم کا قول ہے: اکثر متقدمین کے نزدیک ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے، نبی کریم ﷺ سے پینتیس (۳۵) سال قبل ولادت ہوئی۔ جب عبدالمطلب کی وفات ہوئی تو انہوں نے محمد ﷺ کے بارے میں ابوطالب کو وصیت کی، انہوں نے آپ کی کفالت اور اچھی تربیت کی اور آپ کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا، اس وقت وہ نوجوان تھے۔

جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو آپ ﷺ کی نصرت کے لیے کھڑے ہوئے، اور آپ ﷺ سے آپ کے دشمنوں کو ہٹایا، اور آپ کی کئی مرتبہ تعریف کی، ان میں سے ایک ان کا یہ شعر ہے، جب اہل مکہ نے پانی طلب کیا اور ان پر بارش ہوگئی: ع

---

[1] مسند احمد (۴۲۵/۵) المعجم الکبیر (۹۵۴/۲۲)

''وہ سفید چہرے والے ہیں جن کی وجہ سے بادلوں سے پانی مانگا جاتا ہے وہ یتیموں کا رکھوالا اور بیواؤں کا محافظ ہے''۔

ایک شعر یہ ہے: ع

''اللہ نے اپنے نام سے ان کا نام علیحدہ کیا ہے، عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہے''۔

ابن عیینہ کا قول بحوالہ علی بن زید ہے: میں نے اس شعر سے بہتر نہیں سنا۔ احمد نے حبہ عُرنی کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے دیکھا حتیٰ کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر ابو طالب کا قول ذکر کیا کہ وہ ہمارے پاس آئے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ دونوں کیا کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا: جو آپ کہہ رہے ہیں اس میں حرج نہیں لیکن اللہ کی قسم! میری کمر ٹوٹ جائے گی۔

بخاری نے تاریخ میں طلحہ بن یحییٰ کے طریق سے بحوالہ عقیل بن ابو طالب روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: قریش نے ابو طالب سے کہا: تیرے اس بھتیجے نے ہمیں ایذا دی ہے.... پھر قصہ ذکر کیا۔ فرماتے ہیں: یا عقیل میرے پاس محمد کو لے آؤ۔ فرماتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر دوپہر کے وقت آیا، انہوں نے کہا: تیرے یہ چچا زاد دعویٰ کرتے ہیں کہ تم انہیں ایذاء دیتے ہو۔ انہیں تکلیف دینے سے رُک جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ یہ آ جائے تو پھر بھی اسے چھوڑنے کا نہیں''۔

تو اس پر ابو طالب نے فوراً کہا: [1] اللہ کی قسم! میرے بھتیجے نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرزاق کا قول ہے: ہم سے سفیان نے بحوالہ حبیب بن ابو ثابت جنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں سنا: ﴿وہ اس سے دور کرتے اور خود اس سے رکتے ہیں﴾۔ [2]

یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایذاء کو روکتے اور خود اس چیز سے رُکتے جسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔

ابن عدی نے ہیثم بکاء کے طریق سے بحوالہ انس نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابو طالب بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت کی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! اپنے رب سے دعا کرو جس نے تمہیں بھیجا ہے کہ مجھے عافیت دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میرے چچا کو شفا دے''۔ تو وہ کھڑے ہو گئے گویا رسیوں سے آزاد ہوئے ہوں۔

انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تیرا رب تیری بات مانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چچا جان! آپ اگر اس کی اطاعت کریں تو آپ کی بات بھی ضرور مانے گا''۔ [3]

مغازی میں یونس بن بکیر کی زیادات میں بحوالہ ابو سفر مروی ہے، فرماتے ہیں: ابو طالب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام

---

[1] دلائل النبوۃ (۱۸۷/۲) [2] سورۃ الانعام (۲۶)

[3] مستدرک حاکم (۵۴۲/۱) مجمع الزوائد (۳۳۰/۲)

بھیجا کہ مجھے اپنی جنت کے انگور کھلایئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے کافروں پر حرام کر دیا ہے، اور رافضہ کا قول لیا ہے کہ وہ مسلمان فوت ہوئے، انہوں نے اس بات کو لیا ہے جو ان کی طرف منسوب ہے: ؏

''آپ نے مجھے دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ آپ سچے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا، آپ اس سے پہلے امانت دار تھے، میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین دنیا کے تمام ادیان سے بہتر ہے''۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمے کے شروع میں فرمایا: بعض کا قول ہے کہ وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام صحیح نہیں۔

میں بعض شیعہ کی تصانیف سے واقف ہوں کہ انہوں نے ابوطالب کا اسلام لانا ثابت کیا ہے۔ اس میں سے وہ ہے جسے یونس بن بکیر کے طریق سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا گیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے پاس ان کے مرض میں آئے تو ان سے کہا: ''اے چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، تاکہ قیامت والے دن میں آپ کی شفاعت کر سکوں''۔ ❶

فرماتے ہیں: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! اگر مجھ پر اور میرے اہل پر میرے بعد عار نہ ہوتی کہ وہ کہیں گے کہ میں نے موت کی گھبراہٹ میں یہ کلمہ کہا تو میں ضرور کہہ دیتا۔

تو ان کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی طرف جھکے اور ان کی بات سنی۔ پھر اپنا سر ان سے اٹھایا اور کہا: انہوں نے اللہ کی قسم وہ کلمہ کہا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا۔

اسحاق بن عیسیٰ ہاشمی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے میں نے مہاجر مولیٰ بنونفیل کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں: میں نے ابورافع کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے ابوطالب کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے بھتیجے محمد بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہیں ان کے رب نے صلہ رحمی کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے، اور محمد سب سے بڑے سچے اور امانت دار ہیں۔

ابن مبارک کے طریق سے بحوالہ ابوعامر ہوزنی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے جنازے کے سامنے سے گزرے۔ اور آپ فرما رہے تھے: ''رشتہ داری تم سے جڑی رہے گی''۔ ❷ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا: اپنے چچا زاد کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ابوطالب نے جعفر بن ابی طالب سے کہا: جب وہ اسلام لا چکے تھے، اپنے عم زاد کا بازو چوموں چنانچہ حضرت جعفر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صدیق اکبر ابوقحافہ کو ساتھ لے کر آئے اور انتہائی سن رسیدہ بزرگ تھے جن کی نظر بھی جاتی رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے ہی فرمایا: ''بوڑھے میاں کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی ان کے پاس آ جاتا''۔ ❸ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اجر عطا فرمائے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، اگر آپ کے چچا ابوطالب اسلام لے آتے تو مجھے اپنے والد کی نسبت ان کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ اس سے آپ کو مسرت ہوتی تھی۔ ان احادیث کی سندیں بے حد کمزور ہیں۔ آخری حدیث میں ابوطالب کے مسلمان ہونے کا ثبوت مراد نہیں، چنانچہ عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں، ابویعلی، ابوبشر اور سمویہ

---

❶ بخاری (٤٧٧٢) مسلم (٣٩) ❷ بدایہ والنہایہ (١٢٥/٣) کنز العمال (٣٤٤٣)

❸ المعجم الکبیر (٢٩/٩) مجمع الزوائد (١٧٤/٦)

نے اپنے فوائد میں بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے جس میں ابوقحافہ کے اسلام لانے کا واقعہ ہے جب انہوں نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ابوبکر صدیق رو پڑے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے؟ [1] عرض کی: اگر آپ کے چچا کا ہاتھ ان کی جگہ ہوتا اور وہ اسلام لے آتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسرت بخشتا یہ مجھے ان کے اسلام لانے سے زیادہ پسند ہوتا۔ اس کی سند صحیح ہے۔ حاکم نے اسی سند سے نقل کیا ہے کہ شیخین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح ہے۔ بالفرض اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو صحیح حدیث اس سے ٹکرا رہی ہے۔ پہلی حدیث صحیحین میں بطریق زہری مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی وفات کے وقت ان کے پاس تشریف لے گئے۔ وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی تھا آپ نے فرمایا: چچا جان! لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کی سفارش کر سکوں، تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولا: ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منہ پھیر رہے ہو؟ وہ دونوں مسلسل انہیں یہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے آخری بات یہی کہی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک مجھے ممانعت نہیں ہو جاتی میں آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا''۔ [2] جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نبی اور ایمان والوں کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے استغفار کریں﴾۔ [3] اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے نبی! آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے﴾۔ [4] یہی صحیح ہے جس سے اس روایت کی تردید ہو جاتی ہے جو ابن اسحاق نے ذکر کی ہے کیونکہ اگر انہوں نے کلمۂ توحید کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے استغفار کرنے سے نہ روکتا۔ یہ جواب اس شخص کے اعتراض کے زیادہ مناسب ہے جس کا کہنا ہے کہ عباس باوجودیکہ مسلمان تھے لیکن انہوں نے شہادت ادا نہیں کی، نا قابل توجہ ہے۔ مذکورہ رافضی نے اس بات کا جواب دیا ہے کہ ''وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں'' کہ عبدالمطلب بھی مسلمان تھے اور دلیل میں ایک مقطوع اثر پیش کیا جو جعفر صادق رحمہ اللہ سے منقول ہے جسے میں عنقریب ذکر کروں گا جو منقطع اور اس کے رجال (راویوں) کے ضعیف ہونے کی وجہ سے دلیل بننے سے قاصر ہے۔

رہی دوسری حدیث جس میں ابوطالب کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کی گواہی ہے اس کا اور ابوطالب کے اشعار کا جواب یہ ہے کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قریش کے کافروں کا حال بیان کیا: ''انہوں نے اس کا انکار کیا جبکہ ان کے دل اس کا یقین رکھتے ہیں کہ یہی ظالم اور سرکش ہیں''۔ [5] ان کا کفر عناد و ضد کی وجہ سے تھا جو تکبر و نفرت سے پیدا ہوا، اس کی طرف ابوطالب نے اپنی اس بات سے اشارہ کیا ہے ''اگر قریش مجھے عار نہ دلائیں''۔ رہی تیسری حدیث جو ہوزنی کا اثر ہے اور مرسل ہے، اس کے باوجود اس میں رشتہ داری آپ کو جوڑے رکھے گی۔ ان کے مسلمان ہونے کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کے منافی بات موجود ہے وہ یہ کہ آپ ان کے جنازے کی طرف مخالف سمت سے آئے ورنہ آپ جنازے کے ساتھ چلتے اور خود نمازِ جنازہ پڑھاتے۔ اس سے زیادہ صحیح روایت میں ہے جو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، بطریق ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے، فرمایا: جب ابوطالب کا انتقال ہوا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ کا گمراہ چچا چل بسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مجمع الزوائد (١٤١/٧) [2] بخاری كتاب الجنائز باب اذا قال المشرك عند الموت (١٣٦٠)
مسلم كتاب الايمان باب الدليل على صحة اسلام .... (١٣١) [3] سورة التوبة (١١٣)
[4] سورة القصص (٥٦) [5] سورة النمل (١٤)

فرمایا: جاؤ ان کی نعش دفن کر دو اور یہ کام ختم کرنے تک مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ [1] چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے کئی دعائیں دیں۔ مذکورہ رافضی نے ایک اور سند سے بواسطہ ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علی یہ روایت ''لفظ ضال (گمراہ) کے بغیر'' نقل کی ہے۔

رہی چوتھی اور پانچویں حدیث کہ ابوطالب نے اپنے بیٹوں کو نبی ﷺ کے اتباع کا حکم دیا اور خود اتباع نہ کرنا بجائے خود عناد وضد ہے جو ان کی اچھی مدد اور آپ علیہ السلام کا دفاع اور آپ علیہ السلام کی وجہ سے اپنی قوم کی دشمنی مول لینے کا سبب ہے۔

رہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات کہ مجھے ابوطالب کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی ہوتی، سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ اسلام لے آتے۔ جس کی وضاحت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت سے ہو جاتی ہے کہ فتح مکہ کے روز ابوبکر، ابوقحافہ کا ہاتھ تھامے آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیرانہ سالی دیکھ کر فرمایا: ''میاں کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی ان کے پاس آ جاتا''۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے۔ اللہ کی قسم! اگر ابوطالب ایمان لے آتے تو مجھے اپنے والد کے اسلام سے زیادہ ان کے اسلام کی خوشی ہوتی''۔

ابن اسحاق کا بیان ہے: فتح مکہ کی رات جب حضرت عباس ابوسفیان کو لے کر آئے تو راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مل گئے، عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر یہ شخص بنی عدی کا ہوتا تو تم اس کے قتل سے خوش نہ ہوتے!؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہارے اسلام سے بنسبت خطاب کے اسلام کے زیادہ خوش ہوں، اگر اسلام لاتے۔

پھر رافضی نے بطریق راشد الحمانی روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ یعنی جعفر الصادق سے کسی نے جنتی لوگوں کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: انبیاء جنت میں، صلحاء جنت میں، اسباط (نواسے/ پوتے) جنت میں ہیں۔ سب لوگوں سے زیادہ عزت والے محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد والے آباء واجداد، آگے ہوں گے۔ یہ قسمیں اس کی باتیں کر رہی ہوں گی۔ عبدالمطلب کا حشر اس عالم میں ہوگا کہ ان کے ساتھ انبیاء کا نور ہوگا اور بادشاہوں کا جمال ہوگا۔ ابوطالب انہی کی جماعت میں اٹھائے جائیں گے جب پیشی کے لئے روانہ ہوں گے اور جنتی اپنے ٹھکانوں میں اور جہنمی اپنے ویرانوں میں جا پہنچیں گے۔ ایک شعلہ بلند ہوگا جسے ہر دیکھنے والا بلاشک وشبہ آگ کا بادل سمجھے گا۔ اس وقت ہر مذہب کا وہ شخص حاضر ہوگا جسے رب کی معرفت تو ہوگی لیکن وہ اپنے نبی کو نہ جانتا ہوگا اور جو شخص اکیلا ہوگا، جن میں بوڑھے، بچے ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا رب تعالیٰ تمہیں اس آگ میں کود جانے کا حکم دیتا ہے تو جو کوئی اس میں کود پڑے گا وہ بلند جنتوں تک پہنچ جائے گا اور جو اڑا رہے گا وہ آگ کا بادل اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ یہی روایت ابوبشر احمد بن ابراہیم بن یعلی بن اسد سے بحوالہ ابوصالح حمادی وہ اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ میں نے راشد حمانی کو فرماتے سنا.... پھر اسے ذکر کیا۔ یہ غالی رافضیوں کا سلسلہ ہے۔ آخری حدیث مختلف طریق کے ذریعہ، بوڑھے آدمی، زمانہ فترت میں فوت ہونے والے، کوڑھی، اندھے بہرے پیدا ہونے والے، مجنون یا پاگل پیدا ہونے والے یا جس پر بالغ ہونے سے پہلے پاگل پنا طاری ہو جائے کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنی دلیل پیش کرے گا کہ اگر مجھے سمجھ بوجھ ہوتی یا میں یاد رکھتا تو ایمان لے آتا، تو ان کے لیے آگ بلند ہوگی اور ان سے کہا جائے گا: اس میں

---

[1] ابوداؤد كتاب الجنائز باب الرجل يموت له قرابة مشرك (٣٢١٤)

نسائی كتاب الطهارة باب الغسل من موارة المشرك (١٩٠) مسند احمد (١٣٠/١)

کود پڑو! جو اس میں داخل ہو جائے گا وہ اس کے لیے گلزار بن جائے گی اور جو رکا رہا اسے زبردستی داخل کیا جائے گا۔ یہ اس کا مطلب ہے جو اس قسم کی احادیث ہیں، جس کے طرق میں نے علیحدہ رسالے میں جمع کیے ہیں۔ ہم بھی یہی اُمید رکھتے ہیں کہ عبدالمطلب اور ان کے گھرانے کے لوگ اس میں خوشی سے داخل ہو جائیں اور نجات حاصل کر لیں لیکن ابوطالب کے بارے میں اس کے خلاف حدیث آتی ہے۔ ایک تو یہ آیت براءت اور صحیحین کی حدیثِ عباس کہ انہوں نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اپنے چچا ابوطالب کو کیا فائدہ پہنچائیں گے کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتا اور آپ کے لیے لوگوں سے ناراض رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پایاب آگ میں ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا''۔ یہ کفر پر مرنے والے شخص کا درجہ ہے اگر وہ توحید پر مرے ہوتے تو جہنم سے بالکل نجات یافتہ ہوتے۔ اس بارے میں صحیح احادیث اور کئی روایات موجود ہیں۔ مدینہ میں جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تو منصور نے اس پر فخر کیا جس کے بارے میں ان کی خط و کتابت مشہور ہے۔ ان میں سے منصور ایک خط میں لکھتا ہے: جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو ان کے چار چچے تھے جن میں سے دو آپ پر ایمان لائے، ان میں سے ایک میرا جد امجد تھا اور دو نے کفر کیا جن میں سے ایک تمہارا جدِّ اعلیٰ تھا۔ عبداللہ بن المعتز کا شعر ہے جس میں فاطمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے: ؏

''تم لوگ ہمارے مقابلہ میں آپ ﷺ کی بیٹی کی اولاد ہو اور ہم آپ علیہ السلام کے مسلمان چچا کی اولاد میں سے ہیں''۔

اسی طرح رافضی نے ابوطالب کی وفات کا واقعہ بطریق علی بن محمد بن متیم نقل کیا ہے میں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ابوطالب تمام حالات میں عبدالمطلب کے پیروکار رہے یہاں تک کہ دنیا سے انہی کے مذہب پر رہتے ہوئے رخصت ہوئے۔ اور مجھے وصیت کی تھی کہ مجھے ان کی قبر میں دفن کرنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ''جاؤ! انہیں دفن کر آؤ''۔ میں آیا انہیں غسل دیا کفنانے کے بعد انہیں حجون لے آیا، عبدالمطلب کی قبر کھودی تو وہ قبلہ کی جانب رُخ کیے ہوئے تھے چنانچہ انہیں بھی ان کے ساتھ دفن کر دیا۔ متیم کہتے ہیں: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے آباء و اجداد میں سے کسی نے شرک نہیں کیا، صرف اللہ کی عبادت کی اور مرتے دم تک اسی پر قائم رہے''۔ یہی روایت ابوبشر سے منقول ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے وہ ابوبردہ سلمی سے وہ حسن بن ماشاء اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن متیم سے، یہ غالی شیعوں کا سلسلۂ روایت ہے جس پر خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے زیادہ صحیح جو پہلے گزر چکا ہے وہ اس سے ٹکرا رہا ہے۔ وہی معتبر ہے پھر اس رافضی نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''پھر جن لوگوں نے نبی پر ایمان لا کر ان کی مدد و نصرت کی اور جو نور ان پر نازل ہوا (یعنی قرآن) اس کی پیروی کی حقیقت میں یہی لوگ کامیاب ہیں'' [1] کو بطورِ دلیل پیش کیا ہے کہ ابوطالب نے جیسا کہ مشہور ہے آپ کی مدد کی، آپ کی وجہ سے قریش کی دشمنی مول لی، جس کا کوئی مؤرخ انکار نہیں کرتا۔ لہٰذا وہ بھی فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے۔ یہ ان کے علم کی رسائی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ خواجہ ابوطالب نے آپ کی مدد کی اور اس میں بہت ہمت کوشش کی لیکن انہوں نے آپ پر نازل ہونے والے نور کا اتباع نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کی کتابِ عزیز ہے جو توحید کی دعوت دیتی ہے۔ فلاح و کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس پر تمام صفات مرتب نہیں ہوتیں۔

مرزبانی لکھتے ہیں: ابوطالب کا انتقال بعثت کے دسویں (۱۰) سال ہوا، اس وقت ان کی عمر اَسّی (۸۰) سے زائد تھی۔

---

[1] سورة الاعراف (۱۵۷)

ابن سعد بحوالہ واقدی بیان کرتے ہیں: وہ سال کی پندرہ شوال میں فوت ہوئے۔ ہمیں ابوطالب کی وہ روایت جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے جسے خطیب نے "روایة الاباء عن الابناء" نامی کتاب میں بطریق احمد بن حسن (جو دبیس سے مشہور ہیں) نقل کی ہے۔ حسین بن علی کہتے ہیں: میں نے ابوطالب کو فرماتے سنا: مجھ سے میرے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کیا۔ جو اللہ کی قسم سچا انسان ہے، میں نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا دے کر مبعوث کیا ہے؟ اس نے کہا: "صلہ رحمی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ"۔ خطیب لکھتے ہیں: میں نے یہ سند صرف اسی شیخ سے لکھی ہے اور دبیس المقریٔ بڑی عجیب وغریب اور زیادہ تر منکر روایات نقل کرتا ہے۔ نیز خطیب فرماتے ہیں: ابونعیم نے ہمیں بتایا کہ ابورافع فرماتے ہیں میں نے ابوطالب کو فرماتے سنا: مجھ سے محمد (علیہ السلام) نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے صلہ رحمی، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اس کے ساتھ کسی کی پکار نہ کرنے کے ساتھ بھیجا ہے، اور محمد میرے نزدیک بے حد سچا اور امین ہے۔ خطیب لکھتے ہیں: علم حدیث کے ناقلین اس حدیث کو ثابت نہیں کرتے اور اس کی اسناد میں بے شمار مجہول راوی ہیں۔ اور جعفر بن عبدالواحد قصہ گو بے حد کمزور راوی ہے۔ ابن سعد طبقات میں بحوالہ عمرو بن سعید روایت کرتے ہیں کہ ابوطالب نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ذوالمجاز میں تھا مجھے سخت پیاس لگی، میں نے اس سے شکایت کی حالانکہ اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ وہ جھک کر نیچے اترا زمین کی طرف اپنی لاٹھی کی اور پانی لے آیا، کہنے لگا: چچا جان! پییں! میں نے پی لیا۔

اس سلسلے میں وہ احادیث جو اس رافضی نے ذکر نہیں کی ہیں وہ "تمام" نے اپنے فوائد میں نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن عمر سے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اپنے والدین، چچا ابوطالب اور جاہلیت میں اپنے ایک بھائی کے لیے شفاعت کروں گا۔ "تمام" فرماتے ہیں: ولید منکر احادیث نقل کرتا ہے۔ حافظ ابن عساکر کا قول ہے جو حدیث مسلم نے حدیث ابی سعید خدری سے نقل کی وہ صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا تذکرہ ہوا آپ نے فرمایا: "میری شفاعت سے انہیں فائدہ ہوگا۔ انہیں جہنم کی پایاب (پاؤں تک پہنچنے والی) آگ میں عذاب ہوگا جس سے ان کا دماغ کھولے گا"۔

۱۰۱۶۷ ابوطرفه کندی ✿

تابعی۔ ان کی حدیث مرسل ہے، بعض نے اس کی وجہ سے ان کا ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ مستغفری نے بقیہ کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھ سے ولید بن کامل نے بحوالہ ابوطرفہ کندی روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی صحت اس کے مرض پر غالب آ جائے تو وہ دوا نہ کرے"۔ ✿

۱۰۱۶۸ ابوطریف

مولیٰ عبدالرحمٰن بن طریف، تابعی ہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ اس وجہ سے بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد نے کتاب القدر میں عمر بن عبداللہ مولیٰ عفرہ کے طریق سے بحوالہ ابوطریف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اپنے رب سے انسان کی اولاد میں سے لہو میں مشغول لوگوں کے بارے سوال کیا"۔

✿ اسد الغابہ (٦٠٢٦) تجرید (١٨٠/٢) ✿ اسد الغابہ (١٨/٥)

حرفِ ظاء

القسم الاوّل از حرف ظاء

۱۰۱۶۹ ابوظبیان

ان کا نام عبداللہ بن حارث بن کبیر عامدی ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۷۰ ابوظَبیہ [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دودھیا جانور دیا تھا۔ ابن مندہ کا قول ہے: ابوسلامہ نے بحوالہ ابوسلام ان سے حدیث روایت کی ہے، اسے بحوالہ عبدالرحمٰن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابوسلمہ، اسے ابواحمد حاکم نے ابواسامہ کے طریق سے موصولاً نقل کیا ہے، اس کے الفاظ بحوالہ ابوسلام مولیٰ قریش مروی ہیں، فرماتے ہیں: میں کوفہ میں آیا، میں جمعہ کے دِن مجلس عظیم میں بیٹھا پھر ایک شخص آیا، اس نے لوگوں کو سلام کیا، اور کہنے لگا: میں ابوظبیہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دودھیا جانور دیا تھا آپ مجھے بتاتے تھے کہ میں اس کے بعد ضرورت مند ہو جاؤں گا، مجھے وظیفہ ملتا تھا۔

انہیں مغیرہ بن شعبہ کے بارے میں خوف ہوا، میں آپ سے جمعہ سے لے کر جمعہ تک سوال کرتا ہوں، ان سے لوگوں نے کہا: اے ابوظبیہ! آپ ہم سے ایسی حدیث بیان کریں جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واہ واہ! پانچ چیزیں میزان میں وزن رکھتی ہیں۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا اِلٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، مومن جس کی صالح اولاد فوت ہو جائے تو وہ ثواب کی اُمید رکھے''۔ [2] فرماتے ہیں: اسے ولید بن مسلم بحوالہ ابوسلمٰی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریاں چرانے والے ہیں [3] روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں ان سے کوفہ کی مسجد میں ملا، انہوں نے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا''۔ پھر اسی طرح حدیث نقل کی۔ ولید کی روایت زیادہ راجح ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن یزید جن سے ابواسامہ نے روایت کی ضعیف ہیں، وہ شامی ہیں جو کوفہ میں آئے، پھر انہوں نے ان سے حدیث بیان کی، لوگوں نے ان کا نام پوچھا، انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن یزید، انہوں نے گمان کیا کہ وہ ابن جابر ہیں اور وہ ثقہ راوی ہیں، تو انہوں نے ان سے حدیث نقل کی اور اسے جابر کی طرف منسوب کر دیا۔

کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ یہ پیش آیا۔ ان میں ابواسامہ شامل ہیں وہ ابن جابر نہیں۔ وہ ابن تمیم ہیں۔ ان کا اور ان کے بیٹے کا نام ابن جابر اور ان کے بیٹے جیسا ہے۔ ان کی نسبت بھی ایک جیسی ہے، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کوفہ کبھی نہیں آئے،

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٣٤) الاستیعاب (٣١٠٠) تجرید (١٨١/٢) [2] جامع المسانید والسنن (٢٣٩/١٤) اسد الغابہ (٢٢/٥)

[3] المعجم الکبیر (٨٧٣/٢٢) الآحاد والمثانی (٣٤٧/١) المستدرك (٥١١/١) جامع المسانید والسنن (٢٣٩/١٤) مسند جامع (٢٧٠/١٦)

جب یہ ثابت ہوگیا۔ تو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، جو معتبر ہیں، کا قول بحوالہ ابوسلمہ، جو چرواہے ہیں، یہ عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم کے قول سے زیادہ صحیح ہے جو ضعیف ہیں بحوالہ ابوظبیہ، عبداللہ بن علاء بن زبیر جو ثقات میں سے ہیں، وہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کے اس قول کی وجہ سے موافق ہیں۔ میں نے احتمال کی وجہ سے اس قسم میں ان کا ذکر کیا۔

القسم الثانی **ازحرف ظاء** - خالی ہے۔

القسم الثالث **ازحرف ظاء**

۱۰۱۷۱ ابوظبیہ کلاعی

ابوبشر دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، اور ابومغیرہ کے طریق سے بحوالہ ابوظبیہ سلفی کلاعی ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا، اور یہ آیت پڑھی: ﴿جب آسمان پھٹ جائے گا﴾۔ [1]

پھر وہ منبر سے اترے اور سجدہ کیا، لوگوں نے ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ اسی طرح احمد نے بحوالہ ابومغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نقل کیا ہے، اس کے رجال ثقات ہیں، لیکن احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نقط ہے، اس طرف اشارہ کیا کہ اس میں لفظی غلطی ہے، صحیح نقطے کے ساتھ ہے۔

عباس بن محمد دوری نے فرمایا: میں نے ابن معین کو فرماتے ہوئے سنا: ابوظبیہ کلاعی معاذ بن جبل کے ساتھی ہیں، ابن خراش کا قول ہے: مجھے امید ہے کہ انہوں نے معاذ سے سنا، ابویعلی نے اعمش کے طریق سے بحوالہ شہر بن حوشب نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا تو ابوامامہ بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس بیٹھ گیا تو شیخ ابوظبیہ آئے، لوگ سوائے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو ان کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

ابوظبیہ نے بھی عمر بن خطاب سے روایت کیا، اور جابیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے وقت موجود تھے۔ بحوالہ معاذ، مقداد، عمرو بن العاص، ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن عبسہ وغیرہ۔ ان سے تابعین میں سے ثابت بنانی، شہر بن حوشب، شریح بن عبید وغیرہ نے روایت کی۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الادب المفرد میں ان کی حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مروی ہے۔

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوزرعہ سے ابوظبیہ کے نام کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: میں کسی کو نہیں جانتا جو ان کا نام بتائے۔ ابوزرعہ دمشقی نے اہل دمشق کے تابعین کے طبقہ علیا میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الرابع **ازحرف ظاء** - خالی ہے۔

---

[1] سورہ انشقاق آیۃ (۹)

حرفِ عین

القسم الاوّل از حرفِ عین

۱۰۱۷۲ ابوعازب

فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ملائکہ نے اللہ کی اطاعت میں عقل کے ساتھ کوشش کی، بنوآدم میں سے مومنوں نے اللہ کی اطاعت میں اپنی عقلوں کے بقدر کوشش کی، تو یہ علم و عقل میں ان سے زیادہ ثابت ہوئے''۔ بغوی رحمہ اللہ نے میسرہ بن عبدربہ کے طریق سے جو متروک راوی ہیں بحوالہ ابوعازب روایت کیا ہے۔

۱۰۱۷۳ ابوالعاص بن ربیع ✿

بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف عبشمی، ہالہ بنت خویلد کے والد ہیں، ان کا لقب جرو بطحاء ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: انہیں امین کہا جاتا تھا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: لقیط، مصعب زبیری، عمرو بن علی فلاس، علائی، حاکم ابواحمد اور دوسرے راویوں کا قول ہے۔ بلاذری نے اسے ترجیح دی ہے۔ بعض کا قول ہے: زبیر، اسے زبیر نے بحوالہ عثمان بن ضحاک بیان کیا ہے۔ بعض نے کہا: ہشیم۔ اسے ابن عبدالرزاق نے بیان کیا ہے، بعض نے کہا: مہشم، اسے زبیر اور بغوی نے بیان کیا ہے۔

اسے ابن مندہ نے بیان کیا ہے، ابونعیم نے اس کی پیروی کی ہے کہ انہیں کہا گیا، ان کا نام یاسر ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ یاسم سے بدلا گیا ہے۔ وہ بعثت سے قبل تھے جیسا کہ زبیر نے بحوالہ اپنے چچا مصعب روایت کیا ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ ان کا رسول اللہ ﷺ سے بھائی چارہ تھا۔ آپ ﷺ رات کا کھانا اکثر ان کے گھر کھاتے، آپ ﷺ نے اپنی بڑی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کر دیا، وہ ان کی خالہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں، پھر اس پر اتفاق نہیں کہ وہ ہجرت کے بعد اسلام لائے۔

ابن اسحاق کا قول ہے: یہ مکہ کے مالدار، امانت دار اور تاجر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔

حاکم ابواحمد نے صحیح سند سے بحوالہ شعبی رحمہ اللہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: زینب بنت رسول اللہ ﷺ ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ تھیں، انہوں نے ہجرت کی اور ابوالعاص اپنے دین پر تھے۔ اس پر اتفاق ہے کہ وہ تجارت کے لیے شام گئے۔ جب مدینے کے قریب پہنچے تو بعض مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف جائیں اور اس کا سامان لے کر اسے قتل کر دیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا مسلمان کا عقد اور وعدہ ایک نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ انہوں نے کہا: گواہ رہیے کہ میں نے ابوالعاص کو پناہ دی۔ جب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے دیکھا تو بغیر ہتھیار ان کی طرف نکلے، ان سے ابوالعاص نے کہا: آپ قریش میں شرف والے ہیں، اور آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد ہیں۔ آپ اسلام نہیں لائیں

✿ اسد الغابہ (۶۰۳۵) تجرید (۱۸۱/۲)

گے تو اہل مکہ کے جو اموال آپ کے پاس ہیں آپ کو نہیں ملیں گے۔ انہوں نے کہا: تم مجھے بری بات کا حکم دیتے ہو کہ میں دھوکے سے اپنے دین کو بدل لوں، وہ چلے گئے یہاں تک کہ مکہ آئے، ہر حقدار کو اس کا حق دیا پھر کھڑے ہوئے اور کہا: اے اہل مکہ! میں نے اپنا ذمہ پورا کر دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر ہجرت کر کے مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا اپنی بیٹی سے پہلا نکاح برقرار رکھا۔

یہ حدیث سند کی صحت کے ساتھ شعبی تک مرسل مروی ہے، وہ شاذ ہے۔ اس کی مخالفت اس روایت سے ہوتی ہے جو اس سے زیادہ ثابت ہے۔ ابن اسحاق کے مغازی میں ہے مجھ سے یحییٰ بن عباد بن زبیر نے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے ابوالعاص کے فدیے میں اپنا وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں شادی کے موقع پر دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہوگئی۔ اور مسلمانوں سے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو ان کے قیدی کو واپس بھیج دو اور ان کا ہار لوٹا دو''۔ [1] انہوں نے ایسا ہی کیا۔

ابن اسحاق نے ان کا قصہ اس سے بھی طویل نقل کیا ہے۔ وہ بدر میں مشرکین کے ساتھ شریک تھے اور قیدیوں میں شامل تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کا فدیہ دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے شرط رکھی کہ انہیں مدینہ بھیج دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر قریش کے قافلے میں آئے تو مسلمانوں نے انہیں قیدی بنا لیا، اور جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا۔ تو انہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پناہ دی وہ مکہ لوٹے، لوگوں کی امانتیں واپس کیں پھر مدینہ ہجرت کی اور اسلام لائے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی انہیں لوٹا دی۔ دونوں روایتوں کے درمیان جمع کرنا ممکن ہے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ بدر کے دن انہیں عبداللہ بن جبیر بن نعمان نے قید کیا، واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ خراش بن صمہ نے انہیں قیدی بنایا، فرماتے ہیں: ان کے بھائی عمرو بن ربیع ان کا فدیہ لے کر آئے، موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا کہ دوسری مرتبہ انہیں ابوبصیر ثقفی اور ان کے ساتھی مسلمانوں نے انہیں قید کیا، جب وہ ساحل پر ٹھہرے اور حدیبیہ اور فتح کے درمیان مدت ہدنہ میں قریش کے تاجروں کا راستہ روکتے تھے۔

ابن مقری نے اپنے فوائد میں ابراہیم بن سعد کے طریق سے بحوالہ زہری روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوالعاص بن ربیع جنہیں قریش کے قافلے میں ابوجندل بن سہیل اور ابوبصیر بن عتبہ بن اسید کے ساتھ رہنے کا موقع ملا تو وہ انہیں قید کر کے لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب نے ابوعاص کو مال و متاع کے ساتھ پناہ دی ہے چنانچہ باہر نکلے اور ان کی ہر چیز انہیں واپس کر دی، انہوں نے ابوعاص سے مدینہ جانے کی اجازت چاہی تو اس نے اجازت دے دی تھی۔ پھر وہ شام گئے جب یہ نکلیں تو ہشام بن اسود اور دوسرے لوگوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ انہیں گھر واپس لے آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں لانے کے لیے مدینہ آدمی بھیجا، مدینہ پہنچ کر ابوعاص ان سے مل گئے جو فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ تھا۔ راوی کا بیان ہے پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو انہیں یمن میں اپنا نائب مقرر کر آئے۔ پھر جس دن صدیق

---

[1] ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب فی فداء الأسير بالمال (٢٦٩٢) مسند احمد (٢٧٦/٦) مستدرك (٢٣٦/٣) السنن الكبرى (٣٢٢/٦) مختصر تاريخ دمشق (٤٤/٢٩، ٤٥)

اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی تو ابوعاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حاکم کا بیان ہے کہ ابوعاص حدیبیہ سے پانچ ماہ قبل اسلام لا کر مکہ لوٹ گئے، ابن سعد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مہم میں شریک نہیں ہوئے۔

بیہقی نے بحوالہ زینب رضی اللہ عنہا قوی سند سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ ابوعاص اگر قریب ہوں تو چچا زاد ہیں اگر دور ہوں تو بچے کے والد ہیں، اب میں انہیں پناہ دے چکی ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح کے ساتھ اپنی بیٹی ان کے ساتھ رخصت کر دی۔ لگتا ہے یہ مذکورہ قصے سے ماخوذ ہے۔

ترمذی حدیث ابن عباس میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی سند معروف نہیں ہے۔ میں نے عبد بن حمید کو بحوالہ یزید بن ہارون فرماتے سنا، انہوں نے یہ دونوں حدیثیں ذکر کیں، فرمایا: سند کے اعتبار سے حدیث ابن عباس بہت عمدہ ہے، لیکن عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ بطریق حجاج بن ارطاۃ بحوالہ عمرو بن شعیب، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو مہر جدید کے ساتھ ابوعاص کے ساتھ رخصت کیا۔ صحیحین میں حدیث مسور بن مخرمہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، جس میں ابوعاص کے داماد ہونے کی تعریف کی کہ ''اس نے مجھ سے جو کچھ کہا سچ کہا، اور جو وعدہ کیا پورا کیا''۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ہمیں ابوعاص کے داماد ہونے پر کوئی عیب نہیں، صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت امامہ بنت زینب جو ابوعاص بن ربیع سے تھیں اٹھا لیتے تھے۔ [1]

حاکم نے صحیح سند سے بحوالہ قتادہ نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہی امامہ سے ان کی خالہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی تھی۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ ان سے ابن عباس، عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں۔

ابراہیم بن منذر کا قول ہے: ابوعاص بن ربیع کا انتقال خلافت صدیقی میں ذی الحجہ ۱۲ھ میں ہوا۔ یہی تاریخ ابن سعد، ابن اسحاق نے نقل کی ہے۔ انہوں نے زبیر بن عوام کو وصیت کی تھی۔ ابوعبید نے شاذ قول نقل کیا ہے کہ ان کا انتقال ۱۳ھ میں ہوا، اس سے عجیب تر قول ابن مندہ کا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۱۰۱۷۴ ابوعاکیه بن عبید ازدی

بعض کا قول ہے: علیکہ، ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۱۷۵ ابوعالیه مزنی

ان کا نام اور نسب معلوم نہیں، حاکم نے کنیتوں میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ طبرانی نے مسند شامیین میں ابومعید کے طریق سے اوران کا نام غیلان ہے بحوالہ ابوعالیہ مزنی روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد سخت فتنے ہوں گے، اس میں دیہاتیوں کے مسلمان بہتر لوگ ہیں، جو لوگوں کے خونوں اور مال کا فدیہ نہیں لیں گے''۔

۱۰۱۷۶ ابوعامر أشعری [2]

ابوموسیٰ کے چچا ہیں، ان کا نام عبید بن سلیم بن حضار ہیں۔ ان کا باقی نسب عبداللہ بن قیس میں گزر چکا ہے۔ ابن قتیبہ نے

---

[1] بخاری (٦٥١٦) مسلم (٥٤٣/٤٣) ابوداؤد (٩١٧) نسائی (٧١٠) [2] اسد الغابہ (٦٠٣٦) الاستیعاب (٣١٠٣) تجرید (١٨١/٢)

صحبہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ گویا وہ ابتدائی دور میں آئے اور اسلام لائے، اور ذکر کیا ہے کہ وہ نابینا تھے، پھر دیکھنے لگے۔

صحیحین میں قصہ حُنین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں سریہ میں بھیجا، بخاری مسلم [1] میں ابوبُردہ بن ابوموسیٰ اشعری کے طریق سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ حنین سے فارغ ہوئے تو ابوعامر کو لشکر کے ساتھ اوطاس بھیجا، تو ان سے دُرید بن صمہ ملے، انہوں نے درید کو قتل کر دیا، پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ابوعامر نے ان کے گھٹنوں پر مارا، تو ان کو بنوجُشم کے ایک شخص نے تیر مارا، انہوں نے اشارہ کیا، اور کہا: میرا قاتل کون ہے؟ میں اس کی طرف گیا اور اسے جا لیا، جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر لی۔ میں نے کہا: تمہیں حیا نہیں آتی، میں اس تک پہنچا اور اسے قتل کر دیا، پھر میں ابوعامر کی طرف لوٹا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے تیرے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اس تیر کو نکالو، میں نے اسے نکالا تو اس سے پانی بھی نکلا، انہوں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ کو میری طرف سے سلام دو اور آپ سے کہو کہ وہ آپ سے کہتا ہے کہ میرے لیے مغفرت مانگیں..... (الحدیث) اس میں ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا، پھر اپنے ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: ''اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرما''۔

۱۰۱۷۷ ابوعامر اشعری [2]

یہ دوسرے ہیں، بخاری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن غنم سے حدیث معازف روایت کی، بخاری کی روایت میں ہے: بحوالہ ابوعامر یا ابومالک اشعری، اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''میری اُمت میں سے کچھ لوگ باریک ریشم یا موٹا ریشم اور موسیقی کے آلات کو حلال کر لیں گے''..... (الحدیث) [2] اسی طرح اس میں شک ہے۔

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں بخاری کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوعامر اور ابومالک اشعری نے روایت کیا، وہ دونوں فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، پھر اسے ذکر کیا، اگر یہ روایت محفوظ ہے تو ابوعامر ابوموسیٰ کے چچا کے علاوہ ہیں گویا وہ عامر کے والد ہیں جن سے ابوعامر نے یہ حدیث روایت کی: ''بہترین قبیلہ اشعری ہے.....''۔ (الحدیث)

اسے ترمذی نے نقل کیا ہے، احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابوحسین کے طریق سے بحوالہ عامر یا ابوعامر یا ابومالک اشعری کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام دوسری صورت میں تشریف لائے، انہیں مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روک لیا..... (الحدیث) اس میں اسلام کے بارے میں سوال ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس طریق سے نقل کیا ہے، لیکن ان کے ہاں بحوالہ ابوعامر یا صرف ابومالک مروی ہے۔

ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے بحوالہ ابومالک اشعری دوسری حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ابوعامر کا ذکر نہیں۔

---

[1] مسلم (٦٣٥٦) [2] اسد الغابہ (٦٠٣٨) الاستیعاب (٣١٠٥)

[2] بخاری (٥٥٩٠) ابوداؤد (٦٠٣٩)

۱۰۱۷۸ ابوعامر اشعری ✿

عامر کے والد ہیں۔ ان سے پہلے والے میں ان کا ذکر ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول ہے: عبداللہ بن ہانی، بخاری نے یقین کیا ہے کہ وہ عبید بن وہب ہے۔ ایک قول ہے: عبداللہ بن عمار یا عبیداللہ، ایک قول ہے: ان کے والد کا نام وہب ہے۔

ترمذی نے ان کی حدیث عبداللہ بن معاذ کے طریق سے بحوالہ والد عامر بن ابوعامر اشعری روایت کی ہے، فرماتے ہیں: غریب ہے۔

اسے بغوی نے اس طریق سے نقل کیا ہے اور خلیفہ بن خیاط نے یمن کے قبائل میں سے شام آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ خلافت عبدالملک بن مروان میں وفات پائی۔

۱۰۱۷۹ ابوعامر ✿

دوسرے، بے نسبت۔ جبرائیل علیہ السلام کے آنے اور اسلام کے بارے میں پوچھنے کے بارے میں حدیث روایت کی، اور ابوعامر اور ابو مالک کے سوانح میں اس کا ذکر ہے۔

۱۰۱۸۰ ابوعامر اشعری ✿

ابوموسیٰ کے بھائی ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام ہانی بن قیس یا عبدالرحمٰن یا عباد یا عبید ہے اور اسے ابوعمر نے نقل کیا ہے۔

۱۰۱۸۱ ابوعامر ثقفی ✿

محمد بن حسن شیبانی نے کتاب آثار میں بحوالہ محمد بن قیس نقل کیا ہے کہ ایک آدمی ابوعامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال شراب کا مٹکا دیتا تھا..... (الحدیث) اسے مستغفری نے ابوحنیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن سکن کے ہاں دوسرے طریق سے بطریق زید بن ابوانیسہ انہوں نے ثقیف کے ایک شخص سے روایت کیا ہے، جسے ابوعامر کہا جاتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مٹکا تحفہ بھیجا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعامر! یہ تمہارے بعد حرام کر دی گئی''۔ انہوںؓ نے کہا: یارسول اللہ! اسے بیچ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا، اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے''۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اس طریق سے نقل کیا ہے، لیکن فرماتے ہیں: ثقیف کا ایک شخص کی کنیت ابوتمام ہے۔ ابوموسیٰ نے اس میں لفظی غلطی کی ہے، جیسا کہ آخری حرف میں آئے گا۔

۱۰۱۸۲ ابوعامر سکونی ✿

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن لہیعہ کی روایت

✿ تجرید (۱۸۱/۲) ✿ اسد الغابہ (٦٠٤٢) تجرید (۱۸۲/۲) ✿ اسد الغابہ (٦٠٣٧) تجرید (۱۸۱/۲)
✿ اسد الغابہ (٦٠٤٠) تجرید (۱۸۲/۲) ✿ اسد الغابہ (٦٠٤٤) تجرید (۱۸۲/۲)

سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن غنم روایت کی ہے۔ میں نے ابو عامر سکونی سے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: نیکی کس سے ختم ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پوشیدہ عمل کو علانیہ کرو۔

ابن مندہ کا قول ہے، اسماعیل بن عیاش نے بحوالہ ابو عامر حدیث روایت کی ہے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا، میرے خیال میں وہ یہ ہے۔

۱۰۱۸۳ ابو عامر [1]

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ابن مندہ نے بطریق عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بحوالہ ابو عامر ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے شام کی طرف بھیجا..... پھر حدیث ذکر کی۔ [2]

اسی طرح اس میں ہے، شاید یہ عامر کے والد ہیں۔

۱۰۱۸۴ ابو عامر [3]

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ مطین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان سے اہل کوفہ نے روایت کی، طبرانی نے مالک بن مغول کے طریق سے بحوالہ ابو عامر روایت کیا ہے: ان میں کوئی بات ہوگئی تھی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آنے سے رُکے رہے، جب آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کس وجہ سے آنا نہ ہوا؟'' عرض کی: مجھے یہ آیت یاد آ گئی تھی ﴿اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خیر مناؤ، جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا﴾۔ [4] تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''جب تم ہدایت یافتہ ہو تو کفار میں سے تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا''۔ [5]

۱۰۱۸۵ ابو عائشہ

محمد تابعی مشہور کے والد ہیں، دولابی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

۱۰۱۸۶ ابو عبادہ انصاری

ان کا نام سعید بن عثمان ہے۔ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بغوی کا قول ہے: انصار کے قبیلہ معینہ کی طرف ان کی نسبت کا ذکر نہیں۔

۱۰۱۸۷ ابو عباس

عبداللہ بن عباس ہاشمی، معبد بن عباس ان کے بھائی ہیں اور سہل بن سعد ساعدی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٤٥) تجرید (١٨٢/٢) [2] ترمذی (٣٩٤٧) مسند احمد (١٢٩/٤) جامع المسانید والسنن (٢٥/١٤)

[3] اسد الغابہ (٦٠٤٣) تجرید (١٨٢/٢) [4] سورہ مائدہ (١٠٧) مجمع الزوائد (١٩/٧)

[5] مجمع الزوائد (١٩/٧)

جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور نام بھی یہی سمجھا جاتا ہے، اسی سے وہ مشہور ہیں

۱۰۱۸۸ ابوعبدالله أرقم

بن ابوارقم، اسود بن سریع تمیمی، اور ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ اور جابر بن سمرہ سوائی، جبار بن صخر، جد بن قیس، جو دونوں انصاری ہیں، جعفر بن ابوطالب ہاشمی، حذیفہ بن یمان عبسی، حرملہ بن عمرو مدلجی، حسن بن علی بن ابوطالب ہاشمی، زبیر بن عوام اسدی، زیاد بن لبید انصاری، سلمان فارسی، شرحبیل بن حسنہ، طارق بن شہاب، عامر بن ربیعہ، عبید بن خالد، عبید بن مروان، عتبہ بن فرقد، عتبہ بن مسعود ہذلی، عمرو بن عاص سہمی، عمرو بن عوف مزنی، عیاش بن ابوربیعہ مخزومی، محمد بن عبداللہ بن جحش، نافع بن حارث ثقفی جو ابوبکر کے بھائی ہیں۔ نعمان بن بشیر انصاری، اسماء میں ان سب کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۸۹ ابوعبدالله اشعری

حدیث انس میں مسند عبد بن حمید میں بحوالہ حمید ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے ان کے دِل بہت نرم ہوں گے، اشعری ہوں گے، ان میں ابوعبداللہ ہوگا، وہ شعر پڑھ رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے: ؏

”کل ہم اپنے محبوب سے ملیں گے محمد اور ان کی جماعت سے“۔

احمد بن منیع نے بحوالہ یزید بن ہارون اسی طرح نقل کیا ہے۔ ایک قول ہے: بحوالہ حمیدہ ان میں ابوموسیٰ ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۰۱۹۰ ابوعبدالله خطمی [1]

ملیح بن عبداللہ کے دادا ہیں، بعض نے کہا: ان کا نام حصین ہے۔ جیسا کہ اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ملیح نے اپنے والد کے دادا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ مبہمات میں ان کی حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۱۹۱ ابوعبدالله اسلمی [2]

ابوخدرد ہیں، والد عبداللہ بن ابوحدرد، حاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۱۹۲ ابوعبدالله قینی [3]

ابن مندہ نے بحوالہ ابوسعید بن یونس نقل کیا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان سے ابوعبدالرحمٰن حبلی نے روایت کیا ہے، بعض نے کہا: حبلی کے شیخ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ طبرانی [4] نے ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن قینی نقل کیا ہے کہ کچھ چوروں نے ایک شخص سے جس نے سورۂ بقرہ یاد کر رکھی تھی، ایک بکری خریدی جو وہ اپنے ساتھ لائے، انہوں نے ان سے تقاضا کیا تو وہ غائب ہوگئے، پھر کہیں سے ہتھے چڑھے تو انہیں نبی علیہ السلام کے پاس لے آئے۔ آپ نے اس سے فرمایا: چوری کی چیز بیچ دو۔ وہ فرماتے ہیں: میں اسے لے کر باہر نکلا تو اصحاب محمد (ﷺ) نے مجھ سے تین دن سودا کیا پھر مجھے معلوم ہوا میں نے

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٥٠) تجرید (١٨٢/٢) [2] اسد الغابہ (٦٠٤٩) تجرید (١٨٢/٢)

[3] اسد الغابہ (٦٠٥٢) الاستیعاب (٣١٠٨) تجرید (١٨٣/٢) [4] المعجم الکبیر (٢٩١/٢٢)

اسے چھوڑ دیا، احتمال ہے کہ دونوں ایک ہوں۔

۱۰۱۹۳ ابوعبداللہ مخزومی [1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور خالد بن یزید بن ابومالک کے طریق سے بحوالہ ابوعبداللہ مخزومی نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کے راستے میں جو قدم غبار آلود ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر آگ حرام کر دے گا''۔ [2] خالد ضعیف ہیں۔

۱۰۱۹۴ ابوعبداللہ [3]

اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص ہیں۔ بخاری رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے یحییٰ بکاء نے روایت کی۔ فرماتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان سے لے لو۔

ابن مندہ نے بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ یحییٰ بکاء اسی طرح روایت کی ہے، اور یحییٰ بکاء ضعیف راوی ہیں۔

ابن حزم کا قول ہے: طحاوی کا دعویٰ ہے کہ وہ نافع ابوبکرہ کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں: اس میں وہم ہوا ہے۔ بلکہ شاید وہ اسود بن سریع یا عتبہ بن غزوان یا عتبہ بن فرقد ہیں۔

میں کہتا ہوں: میرا خیال نہیں کہ انہوں نے یہ بات درست لکھی ہو۔ عتبہ بن غزوان تو وہ بہت پہلے وفات پا گئے۔ انہوں نے یحییٰ بکاء نے بالکل ان کا زمانہ نہیں پایا، اسی طرح اسود بن سریع نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ رہے عتبہ بن فرقد عبسی، ممکن ہے کہ انہوں نے ان کا زمانہ پایا ہو، ان لوگوں میں کہ جابر بن سمرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور نعمان بن بشیر، پھر مجھے معجم بغوی میں ملا، ابوعبداللہ بے نسبت پھر عطاء بن سائب کے طریق سے بحوالہ عرفجہ، فرماتے ہیں: ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے وہ ہم سے رمضان کے بارے میں احادیث بیان کر رہے تھے، جب اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص آیا تو وہ خاموش ہوگئے، انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم سے رمضان کے بارے میں حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا.... پھر حدیث ذکر کی۔ [4] پھر اسے دوسرے طریق سے بحوالہ عرفجہ نقل کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے بحوالہ عتبہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۰۱۹۵ ابوعبداللہ [5]

بے نسبت، بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور احمد نے اپنی مسند میں حماد کے طریق سے بحوالہ ابونضرہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک صحابی بیمار ہوئے ان کے پاس ان کے ساتھی عیادت کرنے کے لیے آئے تو وہ رونے لگے، انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم کس لئے رو رہے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ''تم اپنے کام سے کام رکھنا اور صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو''۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ لوگ جنت کے لیے ہیں، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا: یہ لوگ آگ کے لیے ہیں، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں''۔ [6]

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٥٣) تجرید ٢/١٨٣) [2] مسند احمد (٢٢٥/٥) [3] اسد الغابہ (٦٠٥٧) تجرید (١٨٣/٢)

[4] مسند احمد (١٧٦/٤) جامع المسانید والسنن (٢٥٢/١٤) اسد الغابہ (٣١/٥) [5] اسد الغابہ (٦٠٥٥) تجرید (١٨٣/٢)

[6] اسد الغابہ (٦٠٥٤) تجرید (١٨٣/٢)

۱۰۱۹۶ ابوعبداللہ ✿

بے نسبت، دوسرے ہیں۔ حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کی حدیث روایت کی، بطریق ولید بن مسلم، بحوالہ ابوعبداللہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کا کیا ہی برا تکیہ کلام ہے کہ لوگ یوں سمجھتے ہیں یا لوگوں نے کہا''۔ اس کی سند صحیح، متصل ہے۔ جو ولید کی تدلیس سے محفوظ ہے۔

ابوداؤد نے سنن میں وکیع کے طریق سے بحوالہ اوزاعی نقل کیا ہے، اس میں فرماتے ہیں: بحوالہ ابوقلابہ، فرماتے ہیں: ابومسعود نے ابوعبداللہ سے یا ابوعبداللہ نے ابومسعود سے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بارے میں نہیں سنا، ان کا گمان ہے..... (الحدیث)

ابوداؤد کا قول ہے: ابوعبداللہ یہ حذیفہ بن یمان میں اسی طرح فرمایا: اس میں تردد ہے، کیونکہ ابوقلابہ نے حذیفہ کو نہیں پایا، ولید کی روایت میں تصریح ہے کہ ابوعبداللہ نے ان سے بیان کیا، ولید کو میں اوزاعی کی حدیث سے جو وکیع سے مروی ہے جانتا ہوں۔

ابن مندہ کا قول ہے: یہ ابوعبداللہ وہی ہیں جن سے ابونضرہ نے روایت کیا۔

میں کہتا ہوں: اس کا احتمال ہے۔

۱۰۱۹۷ ابوعبداللہ ✿ (بے نسبت)

میرا خیال ہے ان لوگوں میں سے ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے، جائز ہے کہ وہ عتبہ بن فرقد ہوں۔ نسائی نے نقل کیا ہے بطریق شعبہ، بحوالہ عرفجہ یعنی ابن عبداللہ ثقفی سے، فرماتے ہیں: میں عتبہ بن فرقد کے گھر میں تھا، میں نے چاہا کہ حدیث بیان کروں اور اصحاب نبی ﷺ مجھ سے حدیث بیان کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، پھر ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی اور رمضان کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی۔ اسے ثوری نے بحوالہ ایک صحابی نقل کیا ہے۔

اسے محمد بن فضیل نے بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک شخص سے عتبہ بن فرقد نے روایت کی۔

اسے ابن عیینہ نے بحوالہ عتبہ بن فرقد بیان کیا ہے، نسائی کا قول ہے: ابن عیینہ سے حدیث شعبہ صحیح ہونے میں اولیٰ ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کے قول کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ابراہیم بن طہمان انہوں نے بحوالہ عرفجہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں عتبہ کے پاس تھا تو ایک صحابی آئے عتبہ نے جب انہیں دیکھا تو روک لیا، عتبہ نے کہا: اے فلاں! ہم سے حدیث بیان کرو پھر اس کا ذکر کیا۔

اسے حارث بن ابواسامہ نے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے حماد بن سلمہ نے بحوالہ عرفجہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں عتبہ بن فرقد کے پاس تھا وہ ہم سے رمضان کے بارے میں حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک صحابی آئے تو عتبہ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: اے ابوعبداللہ! ہم سے رمضان کے مہینے کے بارے میں حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں''۔ ✿

✿ ترمذی (٦٨٢) ابن ماجہ (٦٨٢) جامع المسانید والسنن (٢٣٤/١٤) اسد الغابہ (٣٠/٥) ✿ مسند احمد (١٧٦/٤) جامع المسانید والسنن (٢٥٢/٤١) اسد الغابۃ (٣١/٥) ✿ اسد الغابۃ (٦٠٥٥) الاستیعاب (٣١٠٩) تجرید (١٨٣/٢)

اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے، اس سے پہلے باوردی ہیں۔

۱۰۱۹۸ ابوعبداللہ [1]

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ان سے ابومصبح مقرئ نے اللہ کے راستے میں چلنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث بیان کی، اس میں مالک بن عبداللہ خثعمی کا قصہ ہے۔ میں نے مالک کے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ وہ جابر بن عبداللہ انصاری ہیں۔

اِن لوگوں کا ذکر جن کی کنیت عبدالرحمٰن ہے، جو ان کا نام سمجھا جاتا ہے اور اس سے مشہور ہو گئے

۱۰۱۹۹ ابوعبدالرحمٰن

بلال بن حارث مزنی، بلال بن رباح مؤذن، بشر بن ارطاۃ، ابن ابوارطاۃ عامری، حارث بن ہشام مخزومی، زید بن خالد جہنی، زید بن خطاب عدوی، سائب بن خباب، شرحبیل جعفی، ضحاک بن قیس فہری، عبداللہ بن حنظلہ بن ابوعامر انصاری، عبداللہ بن سائب، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عبداللہ بن ابوربیعہ مخزومی، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ایک قول ہے، عبداللہ بن مسعود، عویم بن ساعدہ، مسور بن مخرمہ زہری، معاویہ بن خدیج کندی، معاویہ بن ابوسنان اموی، اسماء میں ان سب کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۰۰ ابوعبدالرحمٰن انصاری [2]

جن سے نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو''۔ انہوں نے قاسم نام رکھنے کے بعد عبدالرحمٰن رکھا، صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔

۱۰۲۰۱ ابوعبدالرحمٰن جہنی [3]

مصر میں آئے، بغوی کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو احادیث روایت کیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی، ان سے ابوخیر مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: ان میں سے ایک احمد، ابن ماجہ، طحاوی کے ہاں محمد بن اسحاق کی روایت سے بحوالہ ابوالخیر ان سے مروی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، فرماتے ہیں: ''میں کل یہود کی طرف جاؤں گا، تم سلام سے ابتدا نہ کرنا''..... (الحدیث) [4]

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٥٦) تجرید (١٨٣/٢)

[2] اسد الغابہ (٦٠٥٩) الاستیعاب (٣١١٠) تجرید (١٨٣/٢)

[3] اسد الغابہ (٦٠٦٠) الاستیعاب (٣١١٠) تجرید (٨٣/٢)

[4] مسند ابویعلی (١٣٧٤/٢)

ابن لہیعہ اور عبدالحمید بن جعفر نے ان کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے بحوالہ ابونضرہ غفاری روایت کی ہے۔ اسے احمد، نسائی اور طحاوی نے ابن لہیعہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: بحوالہ محمد بن اسحاق، عبدالحمید بن جعفر کی روایت کی طرح ہے۔ اسے طحاوی نے عبداللہ بن عمرو رقی کی بحوالہ ابن اسحاق روایت کے بغیر نقل کیا ہے۔ ہم نے ضیاء کی مختارہ میں محمد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق اسے روایت کیا ہے، اسے معجم طبرانی میں عبدالحمید بن جعفر کی روایت کے پیچھے بحوالہ یزید بن ابوحبیب روایت کیا ہے، ان دونوں میں سے دوسری کو بغوی نے ابن اسحاق کے طریق سے اسی طرح اس سند میں دو مذحجی سواروں کے واقعہ کے بارے میں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، نقل کیا ہے۔

بخاری، ترمذی، بغوی، طبرانی، دولابی، عسکری، ابن یونس باوردی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن سعد [1] نے خندق میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوفتح ازدی نے تنہا ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ان کا نام زید ہے۔ میں نے حافظ عماد الدین بن کثیر کے خط میں پڑھا ہے کہ انہوں نے کہا: وہ مشہور صحابی عقبہ بن عامر ہیں۔

۱۰۲۰۲ ابوعبدالرحمٰن خطمی [2]

بخاری اور طبرانی وغیرہ نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ موسیٰ بن عبدالرحمٰن خطمی نقل کیا ہے کہ انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے عبدالرحمٰن کے بارے میں سوال کیا، تم نے اپنے والد سے کیا سنا، میں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شطرنج سے کھیلنے والا اس شخص جیسا ہے جو خون میں لت پت ہو''۔

اسے طبرانی نے حاتم بن اسماعیل کے طریق سے بحوالہ جُعید نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں: وہ اپنے والد عبدالرحمٰن سے پوچھتے ہیں، میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے جوا کھیلا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کرے، کیا ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نماز قبول کر لی ہے''۔ [2] ابونعیم کا قول ہے، اسے ان کے علاوہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۲۰۳ ابوعبدالرحمٰن فہری [3]

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ یزید بن انیس یا کرز بن ثعلبہ یا عبید یا حارث، ابن یونس نے مصر کی فتح میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوداؤد، بغوی نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ ہمیں عالی سند سے مسند دارمی میں یہ ملی ہے۔ بطریق یعلی بن عطاء بحوالہ ابوہمام عبداللہ بن یسار، ان سے روایت ہے کہ وہ حنین میں حاضر تھے۔

ابوعمر کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا کعبہ میں مقام پوچھا۔

---

[1] طبقات الکبریٰ (۷۰/۴) [1] اسد الغابہ (۶۰۶۲) تجرید (۱۸۳/۲)

[2] مسند احمد (۳۷۰/۵) المعجم الکبیر (۷۴۸/۲۲) مجمع الزوائد (۱۱۳/۸) جامع المسانید (۲۶۲/۱۴)

[3] اسد الغابۃ (۶۰۶۴) الاستیعاب (۳۱۱۳) تجرید اسماء الصحابۃ (۱۸۳/۲)

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ یہ وہی ہیں کہ اس کا راجح ہونا ظاہر ہے، کئی راویوں نے صراحت کی ہے کہ عبداللہ بن یسار بحوالہ ابوعبدالرحمٰن فہری روایت کرنے میں تنہا ہے، گویا ابوعمر نے جب فہری اور قرشی کو ایک نسبت کو دیکھا تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ دونوں ایک ہیں۔

۱۰۲۰۴ ابوعبدالرحمٰن قرشی ❶

محمد بن عبدالرحمٰن بن سائب کے چچا ہیں، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ میں ان کا ذکر ہے اور وہ ثابت نہیں، محمد بن عبدالرحمٰن بن سائب نے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن قرشی نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے ان سے اس جگہ کا پوچھا، جہاں نبی کریم ﷺ نماز کے لیے آئے تھے ❷ یعنی کعبہ میں، فرماتے ہیں: ہاں! باب بنوشیبہ کے قریب، کعبہ کی جانب تیسرے ٹکڑے کے پاس، اس میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے انہیں کھڑا کیا تھا، انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے انہیں کھڑا کیا تھا۔

۱۰۲۰۵ ابوعبدالرحمٰن قینی ❸

ابوعبداللہ کی کنیتوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: وہ اس کے علاوہ ہے۔ ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ انہیں ذوالشوکہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس ایک کانٹا تھا جب وہ لڑائی کرتے تو اسے جدا نہ کرتے، فرماتے ہیں: بڑے ڈیل ڈول والے تھے، شام کی فتوح میں شریک تھے، اجنادین کے دن ابوعبیدہ کے ساتھ لڑائی میں شریک ہوئے، اور آٹھ رومیوں کو قتل کیا، جنہیں ابوعبیدہ نے بلند آواز سے پڑھا: ؏

''میں قضاعہ کے مضبوط آدمی کی طرح اللہ کی اطاعت کروں گا جو کیا ہی اچھی فرمانبرداری ہے''۔

خلیفہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ معاویہ نے روم کے جہاد میں انہیں امیر بنایا تھا، انہوں نے انطاکیہ میں جہاد کیا، ۴۵ھ سے ۴۸ھ تک۔

۱۰۲۰۶ ابوعبدالرحمٰن مخزومی ❹

ان کا طبرانی نے ذکر کیا ہے، اور عثمان بن عبدالرحمٰن کی روایت سے، بحوالہ ان کے والد، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ سعید نے رسول اللہ ﷺ سے وصیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ''چوتھائی''۔ ❺ میرا خیال ہے وہ سعید بن یربوع ہے۔ کیونکہ ابوداؤد نے زید بن حباب کے طریق سے بحوالہ جد والد عمرو بن عثمان بن سعید مخزومی نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''چار افراد کو میں حل وحرم میں پناہ نہیں دوں گا''.....(حدیث)

۱۰۲۰۷ ابوعبدالرحمٰن المذحجی ❻

عیاض بن عبدالرحمٰن مذحجی نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

---

❶ اسد الغابہ (٦٠٦٥) تجرید (١٨٤/٢) ❷ اسد الغابہ (٣٤/٥)

❸ اسد الغابہ (٦٠٦٦) تجرید (١٨٤/٢) ❹ اسد الغابہ (٦٠٦٧) تجرید (١٨٤/٢)

❺ المعجم الکبیر (٧٤٧/٢٢) مجمع الزوائد (٢١٣/٤) جامع المسانید والسنن (٤٦٨/١٤)

❻ اسد الغابہ (٦٠٦٨) تجرید (١٨٤/٢)

۱۰۲۰۸ ابوعبدالرحمٰن نخعی ❶ ان کا ذکر ہے، اسی طرح تجرید میں ہے۔

۱۰۲۰۹ ابوعبدالرحمٰن ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے تھے، دولابی، مطین، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور علی بن ہاشم کے طریق سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے تھے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نے اس سے کہا: آپ ہم سے فضائل علی بن ابوطالب بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: اس کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ ہم نے کہا: اس میں سے کچھ بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، میں اس وقت گھر میں تھا، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دِن سب سے پہلے تم اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھوگے''۔

میں کہتا ہوں: عباد، غالی رافضی ہے۔ اور علی بن ہاشم شیعہ ہے۔ اسے مطین اور دولابی نے علی بن ہاشم کے طریق سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گود لینے والے، روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ پر چادر تھی، اس کا کچھ حصہ علی پر اور کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا، ایک روایت میں الفاظ ہیں: ''اس کا نصف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نصف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا''۔ ❸

۱۰۲۱۰ ابوعبدالعزیز ❹

ابن ابوعاصم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق بقیہ بن عبدالغفور انصاری، انہوں نے والد عبدالعزیز سے نقل کیا ہے، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، انہوں نے ایک حدیث ذکر کی، سعید نامی لوگوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

طبری نے تفسیر سورۂ اعراف میں بحوالہ والد عبدالعزیز شامی نقل کیا ہے۔ انہیں شرفِ صحابیت حاصل تھا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے عمل صالح پر اللہ کی حمد وثنا نہیں کی، اور اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوگا اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا، جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا ہے تو اس نے انبیاء پر نازل ہونے والی چیزوں کا انکار کیا: ﴿خبردار! اسی کے لیے پیدا کرنا اور اس کا حکم چلتا ہے﴾۔ ❺ ❻

۱۰۲۱۱ ابوعبدالملك

قیس بن سعد بن عبادہ انصاری خزرجی ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۱۲ ابوعبدالملك

حکم بن ابوعاص ثقفی، عثمان کے بھائی ہیں، ان کا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

---

❶ تجرید (۱۸۴/۲) ❷ اسد الغابہ (۶۰۶۱) تجرید (۱۸۳/۲)

❸ طبرانی (۲۹۲/۲۲) الآحاد والمثانی (۱۰۱/۵) جامع المسانید والسنن (۲۶۱/۱۴)

❹ اسد الغابہ (۶۰۶۹) تجرید (۱۸۴/۲) ❺ سورۃ اعراف آیۃ (۵۴)

❻ الآحاد والمثانی (۲۲۷/۵) جامع المسانید والسنن (۲۶۹/۱۴) کنز العمال (۷۶۷۷) اسد الغابہ (۳۶/۵)

۱۰۲۱۳ ابوعبد یسوع

بیہقی کے دلائل میں یونس بن بکیر کی زیادات میں مغازی ابن اسحاق میں ان کی حدیث ہے، مبہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۱۴ ابوعبس بن جبر ❶

بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی، بعض کا قول ہے: جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ یا معبد تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا، ابن کلبی کا قول ہے: کعب بن اشرف کو قتل کرنے والوں میں سے ہیں، ابن مندہ نے اپنی مسند سے جسے وہ محمد بن طلحہ تیمی تک لے گئے ہیں نقل کیا ہے، بحوالہ عبدالمجید بن ابوعبس بن محمد بن ابوعمس بن جبر، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: کعب بن اشرف شعر کہتا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے باز رکھتا تھا۔ پھر ان کے قتل کے قصہ میں حدیث کا ذکر کیا۔

موسیٰ بن عقبہ وغیرہ نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کی عمر اس وقت اڑتالیس (۴۸) سال تھی، وہ اور ان کے والد بردہ دونوں نے بنوحارثہ کے بت توڑے تھے، جب وہ اسلام لائے۔

زبیر بن بکار نے موفقیات میں فرمایا: مجھ سے محمد بن ضحاک نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبس بن جبر کو ان کی بینائی جانے کے بعد عصا دیا اور فرمایا: ''اس سے روشنی حاصل کرو''۔ تو ان کے سامنے روشنی ہوتی تھی۔ ❷

مدائنی کا قول ہے: ۳۴ھ میں ستر (۷۰) سال کی عمر میں وفات پائی، ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی۔

بخاری میں عبایہ بن رفاعہ کے طریق سے ان سے مروی حدیث ہے، جو اللہ کے راستے میں چلنے کے بارے میں ہے۔

کنیتوں میں بطریق ابن ابوذئب بحوالہ صالح مولیٰ توأمہ ذکر کیا ہے کہ عثمان نے ابوعبس کی عیادت کی جو بدری صحابی تھے۔

ان سے اسی طرح ان کے بیٹے زید اور پوتے ابوعبس بن محمد بن ابوعبس نے روایت کی۔

ابن سعد ❸ کا قول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان اور خنیس بن حذافہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے۔

۱۰۲۱۶ ابوعبس بن عامر ❹

بن عدی بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہیں، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے۔

۱۰۲۱۷ ابوعبیداللہ ❺

حرب بن عبیداللہ کے دادا ہیں، ابوعمر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان کی کوئی حدیث مجھے یاد نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابوداؤد نے کتاب الخراج میں بطریق عطاء بن سائب بحوالہ حرب بن عبیداللہ ثقفی، انہوں نے اپنے دادا

---

❶ اسد الغابہ (۶۰۷۰) تجرید (۱۸۴/۲) ❷ بیاض فی الأصل نحو کلمتین

❸ طبقات الکبریٰ (۲۳/۳) ❹ اسد الغابہ (۶۰۷۱) تجرید (۱۸۴/۲)

❺ اسد الغابہ (۶۰۷۲) تجرید (۱۸۴/۲)

سے نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اسلام قبول کیا۔آپ ﷺ نے مجھے اسلام سکھایا اور مجھے بتایا کہ میں زکوٰۃ کیسے لوں؟.... (الحدیث) عطاء بن سائب پر اختلاف کا ذکر کیا۔عبدالسلام بن حرب کی ان سے روایت میں ہے، بحوالہ حرب بن عبیداللہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، اور ان کا نام نہیں لیا۔

بطریق ابواحوص انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے دادا ابواُمہ سے اور بطریق ثوری، انہوں نے عطاء سے بحوالہ حرب، مرسل روایت کیا ہے، ایک روایت میں ان سے مروی ہے بحوالہ بکر بن وائل کے ایک شخص اس نے اپنے ماموں سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم سے زکوٰۃ لوں؟ اس میں دوسرا اختلاف ہے۔بعض کا قول ہے: ان کے دادا کا نام حرب بن عبیداللہ ہے۔

۱۰۲۱۸ ابوعبید (بےنسبت)

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی ہے، قسم رابع میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۱۹ ابوعبید بن مسعود [1]

بن عمرو بن عمیر بن عوف..... ثقفی، جو گھوڑے کی لڑائی میں مسلمانوں کی جماعت میں شہید ہوئے، یہ منبر والے ہیں، بعض نے کہا: ابوعبید یوم جسر میں شہید ہوئے، مختار بن ابوعبید کے والد ہیں جو ۶۳ھ میں عبداللہ بن زبیر کی خلافت میں کوفہ پر غالب آیا تھا۔

ابوبکر بن ابوشیبہ نے اپنی مصنف میں فرمایا ہم سے ابواسامہ نے بحوالہ قیس بن ابوحازم فرمایا: ابوعبید بن مسعود ثقفی نے فرات کو نہروان تک عبور کیا، لوگوں نے اس کے پیچھے پل کو کاٹ دیا، جس سے وہ اور اس کے ساتھی قتل کیے گئے۔

بلاذری کا قول ہے، بعض نے کہا: ایک ہاتھی نے ابوعبید پر پاؤں رکھ دیا۔جس سے وہ فوت ہو گئے تو ان کے بھائی حکم نے جھنڈا لے لیا، وہ شہید ہوئے تو جبر بن ابوعبید نے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔

۱۰۲۲۰ ابوعبید زرقی [2]

بعض نے کہا: عبیداللہ، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن قاری نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابن ابوعبید زرقی نے نقل کیا ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ نکلے، جب رات ہوئی تو راستے میں ایک شخص سفر کر رہا تھا، فرماتے ہیں: ہم نے اس کے پاس رات گزاری جب صبح ہوئی تو کہا: تمہیں کیا ہوا اکیلے سفر کر رہے ہو؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس نے کہا: میں مسافر نہیں، میں اس پانی سے اس تک آیا ہوں۔انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: انصاری۔ کہنے لگے: خوشخبری ہو۔انہوں نے کہا: میں ان میں سے نہیں بلکہ ان کے موالی میں سے ہوں۔انہوں نے کہا: تو تم ان میں سے ہو...... پھر طویل حدیث ذکر کی۔اس میں آپ ﷺ کا قول ہے: ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما''۔اس میں یہ قول بھی ہے: ''ہمارے حلیف ہم میں سے ہیں اور ہمارے موالی ہم میں

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٧٦) الاستیعاب (٣١١٧) تجرید (٨٥/٢) [2] اسد الغابہ (٦٠٧٥) تجرید (١٨٥/٢)

سے ہیں"۔ ابن مندہ نے اسے مختصر نقل کیا ہے، ابوداؤد نے انصار کے فضائل میں ابن ابوعبید زرقی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما"..... حدیث مختصر ہے۔

۱۰۲۲۱ ابوعبید [1]

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، حاکم ابواحمد نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جن کا نام معلوم نہیں، ترمذی نے شمائل میں اور دارمی نے شہر بن حوشب کے طریق سے ان کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے ہانڈی پکائی، آپ ﷺ کو دست کا گوشت پسند تھا..... (الحدیث) [2]

اس کے رجال سوائے شہر بن حوشب کے صحیح ہیں، بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مجھ سے عباس نے بحوالہ یحییٰ بن معین نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوعبید جن سے شہر نے روایت کیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

۱۰۲۲۲ ابوعبید [3]

رفاعہ بن رافع کے مولیٰ ہیں، دولابی، طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عبداللہ بن معقل، بحوالہ ابوعبید مولیٰ رفاعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص ملعون ہے جس نے اللہ کے لیے سوال کیا، وہ شخص ملعون ہے جس سے اللہ کے لیے سوال کیا گیا تو اس نے نہ دیا"۔ [3]

۱۰۲۲۳ ابوعبیدہ

بعض کا قول ہے: ابومحجن ثقفی کی کنیت ہے، ان کا نام ابومحجن ہے جو کنیت کی طرح رکھا گیا۔

۱۰۲۲۴ ابوعبیدہ بن جراح فہری

اس اُمت کے امین ہیں، سبقت لے جانے والے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہوگئے۔ اپنے دادا کی طرف نسبت ہے، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۲۲۵ ابوعبیدہ بن عمرو [5]

بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن..... انصاری۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

۱۰۲۲۶ ابوعبیدہ بن عمارہ [6]

بن ولید بن مغیرہ مخزومی، اجنادین میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے، ان کی والدہ فاطمہ بنت ولید بن

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٧٣) الاستیعاب (٣١١٦) تجرید (٦٤/٢)

[2] مسند احمد (٤٨٤/٤) (٤٨٥/٤) [3] اسد الغابہ (٦٠٧٤) تجرید (١٨٤/٢)

[4] المعجم الکبیر (٩٤٣/٢٢) مجمع الزوائد (١٠٣/٣) جامع المسانید والسنن (٢٨٥/١٤) کنز العمال (١٦٧٢٥)

[5] اسد الغابہ (٦٠٨٠) تجرید (١٨٥/٢) [6] اسد الغابہ (٦٠٧٨) الاستیعاب (٣١١٥) تجرید (١٨٥/٢)

مغیرہ ہے، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، میں نے ان کے بھائی ولید بن عمارہ کے سوانح میں عمارہ کی والدہ کا قصہ ذکر کیا۔

۱۰۲۲۷ ابوعبیدہ

ابوراشد ازدی کے مولیٰ ہیں، عبدالقیوم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سکن، باوردی، حاکم نے ان کی کنیت ابوعبید رکھی ہے۔

۱۰۲۲۸ ابوعبیدہ دیلی ✿

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں، ابن ابو عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے مسافع میں ان کا ذکر کیا ہے، وہاں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۲۹ ابوعتاب اشجعی ✿

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ابو مالک اشجعی نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن نوفل، انہوں نے عتاب اشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے ﴿ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ ﴾ ✿ کی قراءت کے بارے میں جبکہ سونے کا وقت ہو۔

ابونعیم کا قول ہے، اس میں صحیح ابواسحاق کی روایت بحوالہ فروہ بن نوفل، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ابن اثیر ✿ کا قول ہے: لیکن ابن مندہ کے پاس معذور ہیں، کیونکہ اگر وہ ان کا تذکرہ چھوڑتا تو لوگ اپنے استدراک میں اس کا ذکر کرتے، اگرچہ ان سے روایت کرنے میں بعض راوی شاذ ہیں۔

میں کہتا ہوں: وہ ایسا ہی ہے، احتمال ہے کہ حدیث کی دو سندیں دو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوں۔

۱۰۲۳۰ ابوعثمان انصاری ✿

ابن سکن اور طبرانی نے بطریق ابن ابوزناد بحوالہ ابوعثمان انصاری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور میں اپنی بیوی کے پاس تھا..... (الحدیث) ✿ اس میں ہے: ''پانی سے پانی واجب ہے''۔ بعض نے کہا: بحوالہ عتبان بن مالک وہ مشہور ہے۔ اس میں تعدد کا احتمال ہے۔

۱۰۲۳۱ ابوعثمان حجبی

وہ شیبہ بن عثمان ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۲ ابوعثمان بکالی

ان کا نام عمرو بن عبداللہ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٦٠٧٨) الاستیعاب (٣١١٥) تجرید (١٨٥/٢)

✿ اسد الغابہ (٦٠٨٢) تجرید (١٨٥/٢) ✿ سورۃ الکافرون الآیۃ (١)

✿ اسد الغابہ (٣٩/٥) ✿ اسد الغابہ (٦٠٨٧) تجرید (١٨٥/٢)

✿ طبرانی (٩٢٩/١٢) جامع المسانید والسنن (٢٨٨/١٤) اسد الغابہ (٤٠/٥)

۱۰۲۳۳ ابوعدیسہ

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۲۳۴ ابوعدی

ان کا نام طلب بن عمیر بن وہب ہے۔ بدری ہیں اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۳۵ ابوعذرہ

قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۳۶ ابوعرس [1]

ابوعمر کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی: ''جس کی دو بیٹیاں ہوں انہیں کھلائے....''۔ (الحدیث) [2] فرماتے ہیں: یہ ضعیف مجہول طریق سے مروی ہے، اسی طرح اسے مختصر ذکر کیا ہے، حاکم نے بطریق اسحاق بن ادریس بحوالہ ابوعرس نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی دو بیٹیاں ہوں انہیں اپنی وسعت کے مطابق کھلائے پلائے اور پہنائے، اور ان پر صبر کرے تو اس کے لیے آگ سے حجاب ہو جائیں گی جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے''۔ [3]

پھر اسی طرح ذکر کیا، اور یہ اضافہ کیا: ''اس پر صدقہ اور جہاد نہیں''۔

۱۰۲۳۷ ابوعریان محاربی [4]

بغوی اور طبرانی وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے بطریق خلدہ خالد بن دینار بحوالہ محمد بن سیرین کہ ان سے نماز میں سہو کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: مجھ سے ابوعریان نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک دِن نماز پڑھی اور گھر میں چلے گئے، لوگوں میں ایک لمبے ہاتھوں والا شخص تھا..... (الحدیث) [5]

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، ان سے محمد بن سیرین نے ذوالیدین کے قصے میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح روایت کی ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابوعریان ابوخلدہ کی غلط شکل ہے، بعض نے کہا: وہ ابوعریان ہیثم بن اسود نخعی ہیں۔ پھر ابوعریان نخعی کی احادیث میں سے نقل کیا، وہ خطا ہے۔ کیونکہ ابوعریان نخعی صحابی نہیں۔ اور نہ ہی ان کا نبوت کا زمانہ پانا ثابت ہے، جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۸ ابوعریب ملیکی

عریب میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٨٩) تجرید (١٨٦/٢) [2] جامع المسانید والسنن (٢٨٩/١٤) اسد الغابہ (٤١/٥)

[3] کنز العمال (٤٥٣٩٠) [4] اسد الغابہ (٦٠٩١) الاستیعاب (٣١٢٧) تجرید (١٨٦/٢)

[5] طبرانی (٩٣٠/٢٢) جامع المسانید والسنن (٢٩٠/١٤) مجمع الزوائد (١٥٢/٢) اسد الغابہ (٤١/٥)

۱۰۲۳۹ ابو عریض [1]

ابو عمر کا قول ہے: ابو حاتم رازی نے بحوالہ ابو عریض ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ اہل خیبر میں سے رسول اللہ ﷺ کے رہنما (گائیڈ) تھے۔ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا کیا.... پھر منکر حدیث نقل کی۔ [2]

اس حدیث کو حاکم نے کنیتوں میں بحوالہ ابو حاتم نقل کیا ہے، اور اس کا تعاقب کیا ہے۔ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے خوف ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں مجھے نہ دیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! عنقریب تمہیں یہ دیا جائے گا''۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے یہ کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو بکر'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں اس کی خبر تھی، انہوں نے فرمایا: ان کی طرف جاؤ اور انہیں کہو ابو بکر کے بعد مجھے یہ کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر''۔ انہوں نے پوچھا: عمر کے بعد کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان'' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو خاموش ہوگئے۔

اس کا طریق ضعیف ہے کہ محمد بن جابر حنفی اور ان سے روایت کرنے والے ضعیف ہیں۔ لیکن اسے یعقوب بن عبدالرحمٰن حنفی نے بحوالہ محمد بن جابر اسے روایت کیا ہے۔ اسے ابو موسیٰ نے عبداللہ بن موسیٰ بن اسحاق ہاشمی کے طریق سے بحوالہ یعقوب نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: میرے رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور قرض کا تقاضا کیا، آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا: پھر بھی باقی بچ گیا، مں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے، اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ابو بکر کے پاس آؤ''۔ مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے، انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو، اگر ابو بکر بھی نہ ملیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو عمر کے پاس آؤ''۔ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے، انہوں نے کہا: آپ ﷺ سے پوچھو اگر عمر بھی نہ ملیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان کے پاس آؤ''۔

۱۰۲۴۰ ابو عزہ ھذلی [1]

ان کا نام یسار ابن عبد ہے، بعض کا قول ہے: ابن عبداللہ یا ابن عمرو، حاکم نے تین قول بیان کئے ہیں، پہلا قول اکثر ہے اسی پر بخاری نے اعتماد کیا ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے جنہوں نے کہا: ابن عمرو، ابو احمد عسکری نے نقل کیا ہے کہ وہ عبداللہ اضافت کے ساتھ ہے، حاکم نے بحوالہ ابو نعیم فضل بن دُکین اسے نقل کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ مطر بن عکامس ہیں، کیونکہ ابو عزہ اور مطر کی حدیث ایک ہے، ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث ابو عزہ کے بعض طرق میں ان کا نام یسار ہے۔ جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ [2] نے ان کی حدیث نقل کی ہے اور اپنے جامع میں بطریق ایوب بحوالہ ابو عزہ ان کا نام لیا ہے اور مرفوع حدیث نقل کی ہے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے کسی زمین میں مرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کی طرف کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے''۔ ترمذی کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں، ان کا نام یسار بن عبد ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٩٢) تجرید (١٨٦/٢) [2] جامع المسانید والسنن (٢٩١/١٤) اسد الغابہ (٤٢/٥)

[1] اسد الغابہ (٦٠٩٣) الاستیعاب (٣١٢٩) تجرید (١٨٦/٢) [2] ترمذی (٢١٤٧)

حاکم نے بطریق عبداللہ بن ابوحمید بحوالہ ابوعزہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: ''پانچ چیزیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا''۔

۱۰۲۴۱ ابوعزیز بن عبدالرحمٰن [1]

ان کا نام ابیض ہے، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۴۲ ابوعزیز بن جندب [2]

بن نعمان، ابوعمر کا قول ہے: صحابی ہیں، مشہور نہیں۔ بعض نے کہا: جندب بن نعمان ہیں۔ راجح ہے کہ وہ ابوجندب ہیں اور ابوعزیز ان کی کنیت ہے۔ جیسا کہ اسماء میں گزر چکا ہے۔

۱۰۲۴۳ ابوعزیز بن عمیر [3]

بن ہاشم بن عبدمناف بن عبددار عبدری، ابوعمر کا قول ہے ان کا نام زُرارہ ہے صحابی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ مشرکوں کے ساتھ بدر میں قیدی بنائے گئے۔

ابن اسحاق [4] کا قول ہے: مجھ سے نبیہ بن وہب نے بیان کیا، فرماتے ہیں میں نے بحوالہ ابوعزیز سنا، فرماتے ہیں: میں بدر کے قیدیوں میں تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔ ابن مندہ کا قول ہے جب انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا عنوان قائم کیا، ان سے نبیہ بن وہب نے روایت کیا، ان کی مسند معروف نہیں، پھر اپنی سند سے ذکر کیا جسے وہ خلیفہ بن خیاط تک لے گئے کہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کا اسلام لانا مجھے معلوم نہیں۔

زبیر بن بکار، ابن کلبی، ابوعبید، بلاذری، دارقطنی نے کہا کہ ابوعزیز اُحد کے دن کافر قتل ہوئے۔ ابوعمر نے اسے ردّ کیا کیونکہ ابن اسحاق نے بنوعبدالدار سے مقتول گیارہ (۱۱) آدمیوں میں ابوعزیز کا ذکر نہیں کیا، ان میں ابویزید بن عمیر شامل ہیں، اور خلیفہ بن خیاط سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر چھوٹ گیا ہے۔

۱۰۲۴۴ ابوعسیب [5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ پہلے گزر چکا ہے کہ بعض نے کہا ان کا نام احمر یا سفینہ مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے، راجح یہ ہے کہ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

احمد، حارث بن ابواسامہ، طبرانی، حاکم نے بطریق یزید بن ہارون بحوالہ مسلم بن عبید ان کے حوالے سے بخار اور طاعون [6] کے بارے میں حدیث نقل کی۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٩٤) تجرید (١٨٦/٢) [2] اسد الغابہ (٦٠٩٥) تجرید (١٨٦/٢)

[3] اسد الغابہ (٦٠٩٦) تجرید (١٨٦/٢) [4] السیرة النبویة (٤٣/٥)

[5] اسد الغابہ (٦٠٩٧) الاستیعاب (٣١٣٢) تجرید (١٨٧/٢)

[6] مسند احمد (٨١/٥) المعجم الکبیر (٩٧٤/٢٢) جامع المسانید والسنن (٤٩٥/١٤) مسند جامع (٣٠٩/١٦)

حاکم کے ہاں بحوالہ ابوبصیر ان کی حدیث ہے۔ ابن مندہ نے دوسری حدیث بروایت حشرج بن نباتہ، بحوالہ ابوبصیرہ نقل کی ہے، اس کی اسناد حسن ہیں۔

۱۰۲۴۵ ابوعسیم *

بعض نے کہا: پہلے والے ہیں۔ بغوی، حاکم نے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں صحابی ہیں یا نہیں؟ دونوں نے بطریق حماد بن سلمہ انہوں نے ابوعسیم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ کہنے لگے: ہم آپ پر نماز جنازہ کیسے پڑھیں؟ انہوں نے کہا: اس دروازے سے تھوڑے تھوڑے داخل ہو اور نماز پڑھو۔ اور دوسرے دروازے سے باہر چلے جاؤ جب آپ ﷺ کو لحد میں رکھ دیا گیا تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ کے پاؤں کی جانب کچھ درستگی باقی ہے، میں اتر کر ٹھیک کر آتا ہوں چنانچہ قبر میں اترے، آپ ﷺ کے پاؤں کو بوسہ دیا اور لوگوں سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دو، جب آدھی پنڈلیوں تک مٹی پہنچی تو باہر نکل آئے، فرمانے لگے: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو کر آیا ہوں۔ * اسی طرح ابومسلم کجی نے حماد کے طریق سے اسے نقل کیا ہے، اسے ابن مندہ نے ابوعسب کے سوانح میں نقل کیا ہے۔

۱۰۲۴۶ ابوعصیب *

بغوی نے ابوعسیب کے سوانح میں لکھا ہے کہ اس سے پہلے ان کی حدیث بطریق حشرج بن نباتہ گزر چکی ہے کہ مجھ سے ابوبصیر نے بحوالہ ابوعصیب نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور مجھے بلایا، میں آپ ﷺ کے پاس آ گیا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بھی آپ کے پاس آ گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ بھی آ گئے۔ پھر آپ ﷺ پیدل چلنے لگے، ہم آپ کے ساتھ تھے، یہاں تک کہ کسی انصاری کے کسی باغ میں گئے، ان سے کہا: "ہمیں کھجوریں کھلائیں"۔ وہ کھجور کا خوشہ لے کر آ گئے۔ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے وہ کھا لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا، پانی پی کر فرمایا: "قیامت کے دِن تم سے اس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا"۔ * حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشہ اٹھا کے زمین پر دے مارا، جس کی کھجوریں نبی علیہ السلام کے سامنے بکھر گئیں اور حیران ہو کر کہنے لگے کیا قیامت کے دِن ہم سے اس کی بھی پوچھ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! صرف تین چیزیں مستثنیٰ ہیں، اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر ڈھانپے اور اتنا کھانا جس سے اپنی بھوک مٹا سکے۔ اور سر چھپانے کی جگہ جہاں گرمی اور سردی سے بچ سکے"۔ میں نے اس احتمال سے ان کا ذکر ابوعصیب سے علیحدہ کیا ہے کہ یہ اور ہیں۔

۱۰۲۴۷ ابوعصیر

صاحب فردوس نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! مجھے دنیا

---

* اسد الغابہ (٦٠٩٨) تجرید (١٨٧/٢) * مسند احمد (٨١/٥) * ۱۰۲۳۹ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

* مسند احمد (٨١/٥) جامع المسانید (٢٩٧/١٤) المسند الجامع (٣٠٩/١٦)

ایسی کر کے دکھا جیسا کہ آپ اپنے نیک بندوں کو دکھاتے ہیں''۔ [1] ان کے بیٹے نے ان کی سند نہیں بیان کی۔

۱۰۲۴۸ ابو عطیه بکری [2]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم سے مسلم نے بحوالہ عبداللہ ابو فاطمہ ازدی نقل کیا ہے۔ میں نے ابو عطیہ بکری سے سنا: میرے گھر والے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور میں نوجوان لڑکا تھا، ابو فاطمہ نے کہا: میں نے ابو عطیہ کو دیکھا کہ بجستان میں جمعہ کی نماز پڑھا رہے تھے۔ [3] وہ مدینہ کے باہر میل کے فاصلے پر ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے ابو عطیہ کو دیکھا کہ سر اور داڑھی سفید تھی میں نے انہیں دیکھا کہ سفید عمامہ [4] باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۲۴۹ ابو عطیه مُزنی [5]

بکر بن سوادہ نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عطیہ، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، اہل مصر میں ان کا شمار ہے، ابن مندہ نے بحوالہ ابن یونس فرمایا۔

۱۰۲۵۰ ابو عطیه [6] (بے نسبت)

طبرانی وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بغوی، حاکم نے بطریق اسماعیل بن عیاش، اور طبرانی نے بقیہ کے طریق سے، دونوں نے بحوالہ بُجیر بن سعد، بحوالہ ابو عطیہ نقل کیا ہے: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فوت ہوگیا، بعض لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس پر نماز جنازہ نہ پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کسی نے اسے کوئی عمل خیر کرتے دیکھا، ایک شخص نے کہا: اس نے فلاں فلاں رات ہمارے ساتھ چوکیداری کی۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر اس کی قبر کے پاس گئے اور اس پر مٹی ڈالی۔

فرمایا: ''تمہارے ساتھی خیال کرتے ہیں کہ تم اہل دوزخ میں سے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ہو''۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا تم سے غیبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔ [7] اسماعیل کے الفاظ ہیں۔ بغوی کی روایت سے ابو احمد کے ہاں ہے، تم سے فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا، بقیہ روایت اس کے شروع میں ہے۔ ابو عطیہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی وفات پا گیا، انہوں نے کہا: ''کیا اسے کسی نے دیکھا ہے؟'' اس میں ہے، کسی نے کہا: میں نے اللہ کے راستے میں اس کے ساتھ چوکیداری کی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا لیکن تم سے فطرت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بغوی کی روایت میں یہ اضافہ ہے یعنی اسلام۔

---

[1] اتحاف السادة المتقين [2] اسد الغابه (٦١٠٠) تجريد (١٨٧/٢) [3] بجمع جمع کی نماز پڑھ رہے تھے۔
[4] جامع المسانيد والسنن (٢٩٨/١٤) (٤٥/٥) [5] اسد الغابه (٦١٦١) تجريد (١٨٧/٢)
[6] اسد الغابه (٦١٠٢) تجريد (١٨٧/٢)
[7] المعجم الكبير (٩٤٥/٢٢) مجمع الزوائد (٢٨٨/٥) جامع المسانيد والسنن الآحاد والمثانى (١٩٦/٥)

اسے ابونعیم نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کے طریق سے نقل کیا ہے، ابوعمر نے ان کے حالات کو ابوعطیہ وادعی کے حالات میں ملا دیا ہے۔فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے: ابوعطیہ کا نام مالک بن ابوعامر ہے، ابوولید بن دباغ نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ ابوعطیہ جن کے حالات بیان کیے جا رہے ہیں، ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔

حاکم نے بحوالہ واقدی اسے الگ ذکر کیا ہے۔اور وادعی کے نام میں اختلاف ہے، ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جن کا نام معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے کہا: ابواحمد کا قول ہے، ایک شخص فوت ہوگیا.....ان سے خالد بن معدان نے روایت کیا، مناسب ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہو۔

میں کہتا ہوں: ابن عساکر کے کلام میں ہے کہ وہ ابوعطیہ مذبوح ہیں، حاکم نے مذبوح کو بھی ان لوگوں میں ذکر کیا ہے، جن کا نام معلوم نہیں۔ ابوبکر بن ابومریم نے بحوالہ حماد بن سعد ان کے حوالے سے روایت کیا، محمد بن اسماعیل نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: گویا ابن عساکر نے جب ابوبکر بن ابومریم کے مذبوح شامی اور خالد بن معدان شامی کی روایت کو دیکھا، انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی ہیں، پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور ہیں، جیسا کہ ابواحمد نے کہا۔ واللہ اعلم!

۱۰۲۵۱ ابوعطیہ

دوسرے ہیں، بے نسبت۔ ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔فرماتے ہیں: ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ پھر عمرو بن ابومقدام کے طریق سے بحوالہ ابوعطیہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ ابن سکن کا قول ہے: ''ان کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کی، دوسرے راویوں نے جائز کہا ہے کہ وہ وادعی ہوں''۔ اگر وہی ہیں تو حدیث مرسل ہے۔

۱۰۲۵۲ ابوعفیر

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۲۵۳ ابوعقبہ فارسی [1]

مولیٰ انصار، ان کا نام رُشَید ہے۔ پہلے گزر چکا ہے۔ ابوداؤد نے بطریق ابواسحاق، انہوں نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ فارسی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں اُحد میں شریک تھا، میں نے ایک شخص کو نیزہ یا تلوار ماری، اور میں نے کہا: ''لو! میں فارسی لڑکا ہوں''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے یہ کیوں نہ کہا: میں انصاری لڑکا ہوں؟'' [2]

یہ ابن اسحاق کے مغازی میں ہے۔ اس میں فرمایا: عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ، بحوالہ ان کے والد۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٠٣) الاستیعاب (٣١٣٥) تجرید (١٨٧/٢)

[2] ابوداؤد (٥١٢٣) ابن ماجہ (٢٧٨٤) مسند احمد (٢٩٥/٥) جامع المسانید والسنن (٢٩٩/١٤)

۱۰۲۵۴ ابوعقبہ

اہبان بن اوس اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۵۵ ابوعقبہ ❶

بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں حدیث روایت کی ہے۔ تجرید میں ان کا تذکرہ ہے۔ شاید وہ عقبہ فارسی ہیں۔ ان پر تنبیہ ہے کہ عقبہ کا اسماء میں ذکر ہے۔

بغوی نے ان کے سوانح ذکر کئے ہیں، فرماتے ہیں: ابوعقبہ فارسی اور بطریق داؤد بن حُصین، بحوالہ عبدالرحمن بن ابوعقبہ ابوعقبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، اہل فارس کے مولیٰ تھے۔ فرماتے ہیں: میں اُحد کے دِن حاضر تھا.... پھر اسے ذکر کیا۔

۱۰۲۵۶ ابوعقرب بکری ❷

بنوعُرَیج سے ہیں، بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ، ان کا قول ہے: لیثی، وہ غلط ہے۔

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: خالد بن بجیر یا عویج یا عریج، ان کے جد اعلیٰ ابن خویلد کے نام کی طرح، بعض کا قول ہے: معاویہ بن خویلد، بعض نے کہا: بلکہ معاویہ ان کے بیٹے کا نام ابونوفل ہے جو ان سے روایت کرتے ہیں، بعض نے کہا: ان سے روایت کرنے والے کا نام معاویہ بن مسلم ہے۔ اس وجہ سے ان کا نام مسلمہ ہے، ایک قول ہے کہ ابن عقرب، اس وجہ سے یہ ابوعقرب ان کے دادا ہیں، بعض کا قول ہے: ابونوفل کا نام عمرو ہے۔

ابن سعد کا قول ہے: اہل مکہ میں سے تھے، پھر بصرہ میں رہے۔ بعض کا قول ہے: نہایت سخی تھے، نسائی کے پاس ان کی حدیث بطریق اسود بن سنان بحوالہ والد ابونوفل بن ابوعقرب فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روزے کے بارے میں پوچھا، اس کی سند حسن ہے۔

حاکم نے دوسرے طریق سے بحوالہ والد ابونوفل بن ابوعقرب لہب بن ابولہب کا قصہ نقل کیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے بددعا دی کہ اسے درندہ کھائے۔

۱۰۲۵۷ ابوعقیل انصاری ❸

صاع والے ہیں، صحیح میں حدیث ابن مسعود میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ فرماتے ہیں: جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا تو ہم چند چیزیں صدقے میں لائے، ابوعقیل نے نصف صاع صدقہ دیا، ایک شخص نے اس سے زیادہ صدقہ دیا تو منافق کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کو اس صدقے کی ضرورت نہیں...... (الحدیث)

قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں ان کا نام لیا: ﴿وہ لوگ جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں

---

❶ ۱۰۲۴۸ کے تحت گزر چکا ہے۔ ❷ اسد الغابہ (٦١٠٤) تجرید (١٨٧/٢)

❸ اسد الغابہ (٦١٠٦) الاستیعاب (٣١٣٩) تجرید (١٨٨/٢)

بناتے ہیں ﴾۔ [1]

اسے طبری وغیرہ نے نقل کیا ہے۔اس میں ہے عبدالرحمٰن بن عوف اپنا آدھا مال لے آئے۔ انصار کے غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص حثحاث ابوعقیل آگے بڑھے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا، ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کے لیے رکھ دیا اور دوسرا صاع یہ ہے، منافقوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ابوعقیل کے صاع سے غنی ہیں۔

اسے ابن ابوشیبہ اور طبرانی نے اسی طرح اور طبرانی، باوردی نے بطریق موسیٰ بن عبیدہ بحوالہ ابوعقیل نقل کیا ہے کہ وہ رات بھر دو صاع کھجور کے عوض ڈول کھینچتے رہے.... پھر حدیث ذکر کی۔ [2]

موسیٰ ضعیف ہیں، لیکن قتادہ کی مرسل روایت سے ان کی تقویت ہوتی ہے۔ ابن مندہ نے سعید بن عثمان کے طریق سے بحوالہ ان کی دادی بنت عدی نقل کیا ہے کہ ان کی والدہ عمیرہ بنت سہل بن رافع ان دو صاع والے تھے جنہیں منافقوں نے لعن طعن کی، وہ اپنی بیٹی عمیرہ کے ساتھ ایک صاع کھجور کا صدقہ لے کر آئے..... (الحدیث)

ابوعمر نے بحوالہ ابن کلبی نقل کیا ہے کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن بیجان ہے، بنو اسد سے ہیں۔ ایک قول ہے: عبدالرحمٰن بن ثعلبہ بن بیجان ہے۔ تعدد کا احتمال ہے۔ کیونکہ ایک قصے میں نصف صاع ہے، دوسرے میں ایک صاع ہے۔ ابوخیثمہ کے ساتھ بھی اسی طرح پیش آیا، کعب بن مالک نے صحیح مسلم میں توبہ والی طویل حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۵۳ ابوعقیل بن لبید

بن ربیعہ عامری، جو مشہور شاعر ہیں۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں ان کی بیٹی کا قول ہے جنہوں نے ولید بن عقبہ کو مخاطب کیا: ع

''جب ابوعقیل کی طرف سے ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں''۔

۱۰۲۵۹ ابوعقیل بلوی [3]

اوس کے حلیف ہیں۔ بنو جحجبی سے پھر بنو عمرو بن عوف سے ہیں۔ ابن اسحاق [4] نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن یا عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے۔

۱۰۲۶۰ ابوعقیل احمدی

بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں: مدنی ہیں، پھر بطریق ابن ابوحبیبہ بحوالہ ابوعقیل احمدی کہ انہوں نے فرمایا: میری بیوی نے حج کا وعدہ کیا پھر مجھے غزوہ اُحد پیش آیا، اسے یہ بات ناگوار گزری، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا، وہ لوگوں میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کہو کہ رمضان میں عمرہ کرے کیونکہ وہ حج کے برابر ہوتا ہے''۔ ام عقیل میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] سورة التوبة الآية (٧٩) [2] جامع المسانيد والسنن (٣٠٣/١٤) اسد الغابه (٤٧/٥)

[3] اسد الغابه (٦١٠٥) الاستيعاب (٣١٣٨) تجريد (١٨٨/٢) [4] السيرة النبوية (٢٥١/٢)

۱۰۲۶۱ ابوعقیل مُلیلی

ان کا نام لاحق بن مالک ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۶۲ ابوعقیل جعدی [1]

ان سے اسلم مولیٰ عمر نے روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو کا شربت پیا اور مجھے آخر میں دیا۔
ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر [2] نے اور اسے ان سے پہلے والے کو ایک ہی قرار دیا ہے، لیکن حدیث ملیلی کا مدار مسور بن مخرمہ پر ہے۔ یہ ابوعمر نے فرمایا: وہ اسلم مولیٰ عمر سے ہے۔ واللہ اعلم!

۱۰۲۶۳ ابوعقیل

عدی بن عدی کے دادا ہیں، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں ان سے کہا گیا: وہ صحابی ہیں، مجھے ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔

۱۰۲۶۴ ابوعقیل ام عقیل میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۲۶۵ ابوعکر [3]

بن ام شریک جنہوں نے اپنا نفس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، بعض نے کہا: ان کا نام مسلم بن سلمی ہے، اسی طرح ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ ابن ام شریک ہیں عجیب ہے۔ وہ ام شریک کے خاوند ہیں، اس کا واضح بیان ام شریک کے سوانح میں آئے گا، اسی طرح ایک قول ہے۔
وہ ام شریک بنت ابوعکر ہیں، صحیح روایت میں ہے لگتا ہے ابوعمر کے سامنے یہ نام الٹ ہوگیا، لیکن اس سے لازم آتا ہے کہ یہ ام شریک کے بیٹے کے حالات ہوں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ان کے شوہر کے حالات ہیں۔
ابن سعد نے بحوالہ منیر بن عبداللہ دوسی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ام شریک کے شوہر اسلام لائے وہ غزیہ بنت جابر دوسیہ ہیں، ازد سے ہیں۔ وہ ابوعکر ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کے ساتھ قبیلہ دوس نے بھی ہجرت کی، ام شریک فرماتی ہیں: میرے پاس ابوعکر کے گھر والے آئے اور کہنے لگے: شاید تم اس کے دین پر ہو، میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں اسی کے دین پر ہوں۔ انہوں نے کہا: کچھ شک نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہیں سخت تکلیفیں دیں گے۔ وہ ہمیں ہمارے گھر سے سوار کر کے لے گئے، ہم اس وقت ذی الخلصہ میں تھے، وہ صنعاء میں ہے۔ وہ چلے اور منزل پر پہنچنا چاہتے تھے، انہوں نے مجھے ایک سست اونٹ پر بٹھا دیا جس کا پالان اور رکاب سخت تھا۔ [4]
وہ مجھے روٹی کے ساتھ شہد کھانے کو دیتے اور پانی کا ایک قطرہ نہ پلاتے، جب ٹھیک دوپہر ہوئی اور سورج گرم ہوگیا، ہم

---

[1] اسد الغابہ (۶۱۰۷) تجرید (۱۸۸/۲) [2] اسد الغابہ (۴۸/۵)
[3] اسد الغابہ (۶۱۰۸) الاستیعاب (۳۱۴۱) تجرید (۱۸۸/۲) [4] جمل ثقال البطی الثقیل

گرمی میں چل رہے تھے۔ یہ لوگ اترے اور خیمے لگا لیے۔

انہوں نے مجھے دھوپ پہ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ میری عقل، سماعت اور بینائی چلی گئی، انہوں نے میرے ساتھ تین دِن ایسا کیا، وہ مجھے تیسرے دِن کہنے لگے: اپنے دین کو چھوڑ دو، وہ فرماتی ہیں: مجھے معلوم نہیں وہ کیا کہہ رہے تھے، سوائے اس کے کہ کچھ کہہ رہے تھے، میں نے اپنی انگلی سے آسمان کی طرف توحید کا اشارہ کیا، اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں اسی دین پر ہوں، میری حالت انتہائی نازک ہوگئی، اچانک میں نے اپنے سینے پر ڈول رکھنے کی ٹھنڈک محسوس کی، میں نے اسے پکڑا اور اس میں سے ایک گھونٹ پانی پیا۔ پھر وہ مجھ سے ہٹا لیا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا، میں اسے پکڑ نہیں سکتی تھی، پھر میری طرف دوبارہ لٹکایا گیا، میں نے اس میں سے پانی پیا، پھر وہ بلند ہوگیا، میں اسے دیکھنے لگی تو وہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا۔ پھر میری طرف تیسری مرتبہ لٹکایا گیا، میں نے پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگئی، میں نے اپنے سر، چہرے اور کپڑے پر ڈالا، وہ لوگ باہر نکلے اور دیکھا، کہنے لگے: اے اللہ کی دشمن! تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا، میں نے ان سے کہا: اللہ کا دشمن میرے علاوہ ہے جس نے اس کے دین کی مخالفت کی، رہا تمہارا یہ قول کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، جو مجھے اللہ نے عطا کیا۔ وہ کہنے لگیں: وہ جلدی سے اپنے مشکیزوں اور برتنوں کی طرف گئے تو انہیں بندھا ہوا پایا جنہیں کھولا نہیں گیا تھا، وہ کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ تیرا رب ہی ہمارا رب ہے، جس نے ہمارے تم سے اس سلوک کے بعد تمہیں رزق دیا، اسی نے اسلام شروع کیا، پھر وہ اسلام لے آئے۔ ان سب نے رسول اللہ ﷺ [1] کی طرف ہجرت کی، وہ میری ان پر فضیلت کو جانتے تھے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے کیا، یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لیے اپنے نفس کو ہبہ کر دیا تھا، وہ حسین وجمیل تھیں۔ لیکن عمر رسیدہ ہو چکی تھیں۔ کہنے لگیں: میں نے اپنے نفس کو آپ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا میں اسے آپ پر صدقہ کرتی ہوں، نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: کوئی عورت کسی مرد کے لیے اپنے نفس کو ہبہ کرے اس میں بھلائی نہیں، ام شریک کہنے لگیں: میں وہ ہوں، اللہ نے میرا نام مومنہ رکھا ہے، فرمایا: ﴿کوئی مومن عورت اگر اپنا نفس نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے.....﴾۔ (الآیۃ) [2] جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی مرضی میں جلدی کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اگر یہ ثابت ہو جائے تو شاید ابوعکر فوت ہوگئے یا انہیں طلاق دے دی تھی، جنہیں یہ گمان ہے کہ انہوں نے اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تو یہ ام شریک دوسری ہیں، جیسا کہ خواتین کی کنیتوں میں آئے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ میں نے ڈول کے بارے میں ان کا قصہ دوسرے طریق سے روایت کر دیا ہے۔ عنقریب ان کے سوانح میں آئے گا۔

۱۰۲۶۶ ابوعلاء انصاری [3]

بعض نے کہا: اُحد میں شریک ہوئے، طبرانی نے واقدی کے طریق سے بحوالہ ایوب بن علاء انصاری، انہوں نے اپنے

---

[1] جامع المسانيد والسنن (١٦/٤٤٠) (١٦/٤٤١) اسد الغابه (٥/٤٩)

[2] سورة الاحزاب الآية (٥٠) [3] اسد الغابه (٦١٠٩) تجريد (٢/١٨٨)

والد کے دادا سے روایت کیا ہے۔فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ پر اُحد کے دِن دو زرہیں دیکھیں۔ [1] اسے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے،فرماتے ہیں: ایوب بن نعمان ابوموسیٰ نے اسے دوطریق سے نقل کیا ہے،فرماتے ہیں: ابوعلاء/ ابونعمان۔

۱۰۲۶۷ ابوعلاء [2]

مولیٰ محمد بن عبداللہ بن جحش ہیں، خلیفہ بن خیاط کا قول ہے: بنواسد بن خزیمہ میں سے نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں، پھر ایک جماعت کا ذکر کیا، پھر فرمایا: محمد بن عبداللہ بن جحش ان کے مولی ابوالعلاء۔

۱۰۲۶۸ ابوعلقمه بن اعور سلمی [3]

ابن اسحاق نے مغازی میں غزوہ تبوک میں ان کا ذکر کیا ہے،فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں آخر میں مارا، انہوں نے غزوۂ تبوک میں شرکت کی رات کے وقت ابوعلقمہ بن الاعور سلمی نشے کی حالت میں آپ کے حجرہ تک پہنچ گئے یہاں تک کہ حجرے کا ایک کڑا کاٹ ڈالا، آپ ﷺ نے ان کی حالت دیکھ کر فرمایا: ''اسے تم میں سے کوئی شخص پکڑ کر اس کی جگہ پہنچا دے''۔ [4]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک وغیرہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۶۹ ابوعلکثه [5]

بن عبید ازدی، ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے،فرماتے ہیں: ابوراشد کے بھائی ہیں، ان کے بھائی کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ابونعیم کا قول ہے: ابن مندہ نے لفظی غلطی کی ہے، وہ ابوعبیدہ ہیں، ان کا نام قیوم ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالقیوم رکھا، ابوعبیدہ ان کی کنیت ہے، ابن اثیر [6] نے ابونعیم کو اسی پر برقرار رکھا ہے تو وہ وہم میں شریک ہیں۔صحیح بات ابن مندہ کی ہے۔عبدالقیوم، ابوراشد کے مولیٰ ہیں، ان کے بھائی نہیں، ابوعلکثہ ان کے بھائی ہیں، جیسا کہ ابن مندہ کا قول ہے، وہ ازد کے قبائل سے تھے،عبدان مروزی نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کا نام حارث ہے۔

۱۰۲۷۰ ابوعلیبه حضرمی

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اسماء میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام حرملہ ہے۔

۱۰۲۷۱ ابوعلی بن عبدالله [7]

بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لؤی قرشی عامری، فتح مکہ کے وقت اسلام لائے،

---

[1] المعجم الكبير (٩٣٨/٢٢) جامع المسانيد والسنن (٣٢٣/١٤) اسد الغابه (٤٩/٥)

[2] اسد الغابه (٦١١١) الاستيعاب (٣١٤٢) تجريد (١٨٨/٢) [3] اسد الغابه (٦١١٢) تجريد (١٨٨/٢)

[4] السنن الكبرىٰ (٣١٥/٨) اسد الغابه (٥٠/٥) كنز العمال (١٣٧٠٣)

[5] اسد الغابه (٦١١٣) تجريد (١٨٨/٢) [6] اسد الغابه (٥٠/٥)

[7] اسد الغابه (٦١١٤) تجريد (١٨٩/٢)

یمامہ میں شہید ہوئے، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن عبدالبر نے ان کی پیروی کی ہے۔

۱۰۲۷۲ ابو علی

قیس بن عاصم تیمی منقری.... ابو علی۔ طلق بن علی حنفی.... اور ابو علی، معقل بن یسار مزنی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۷۳ ابو علی بن بجیر [1]

یا بجیر، تجرید [2] میں ان کا ذکر ہے، بقی بن مخلد کا حوالہ دیا ہے۔

۱۰۲۷۴ ابو عمارہ

براء بن عازب، اور ابو عمارہ خزیمہ بن ثابت انصاریان، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۷۵ ابو عمر

قدامہ بن مظعون، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۷۶ ابو عمر

بعض کا قول ہے: ابو عمرو بن حباب بن منذر، ان کی طرح قتادہ بن نعمان دونوں انصاری ہیں۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۷۷ ابو عمر [3]

مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حسن بن سفیان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بقیہ کے طریق سے بحوالہ عکرمہ اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ہیں روایت کیا ہے کہ مجھ سے ابو عمر مولیٰ عمر نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی کے لقمہ کو نہ دیکھے''۔ [4]

ابو نعیم نے اس کو نقل کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اس کی پیروی کی ہے۔

۱۰۲۷۸ ابو عمر انصاری [5]

اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں بحوالہ عمر انصاری، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے بنو اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے''۔ [6]

اسے طبرانی نے اپنے طریق سے اور ابو نعیم نے ان سے اور ابو موسیٰ نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔ طبرانی نے بطریق ابو نعیم فضل بن دکین، بحوالہ انصار کے ایک شیخ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا۔

---

[1] تجرید (۲/۱۸۸) [2] التجرید (۱٦٦) [3] اسد الغابہ (٦١١٩) تجرید (۲/۱۸۹)

[4] جامع المسانید والسنن (۱٤/۳۰۸) کنز العمال (٤٠٨١٦) اسد الغابہ (٥/٥١)

[5] اسد الغابہ (٦١١٨) تجرید (۲/۱۸۹) [6] المعجم الکبیر (۲۲/۹٦٤) مجمع الزوائد (۲/۲۲۱) اسد الغابہ (٥/٥١)

۱۰۲۷۹ ابوعمر بن شیسیم عبدی

پھر محاربی، ابن کلبی نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، وہ عبدقیس کے شریف لوگوں میں تھے۔ رشاطی کا قول ہے: ابوعمر نے اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۲۸۰ ابوعمرو

بن بدیل بن ورقاء خزاعی، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ اہل مصر کے ان رؤساء میں سے تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا۔

میں کہتا ہوں: ان کے والد بدیل کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور ان کے دونوں بھائی عبداللہ اور نافع جو بدیل کے بیٹے ہیں۔

۱۰۲۸۱ ابوعمرو جریر بن عبداللہ، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۸۲ ابوعمرو[1]

بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ فاطمہ بنت قیس کے شوہر ہیں۔ بعض کا قول ہے: ابوحفص بن عمرو بن مغیرہ ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: احمد یا عبدحمید ہے۔ بعض نے کہا: ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے۔ ان کی والدہ دُرّہ بنت خزاعی ثقفیہ ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف گئے وہ وہیں وفات پاگئے، بعض نے کہا: بلکہ راجح ہے کہ وہ شام کی فتوحات میں لوٹے، علی بن رباح نے بحوالہ ناشرہ بن سمی یہ ذکر کیا ہے، میں نے عمر کو کہتے ہوئے سنا، میں خالد بن ولید کے معزول ہونے کے بارے میں تم سے عذر کرتا ہوں، ابوعمرو بن حفص نے فرمایا: آپ نے ہم سے ایسے امیر کو معزول کر دیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا تھا، پھر قصہ ذکر کیا، اسے نسائی نے نقل کیا ہے۔

بغوی کا قول ہے: مدینہ میں رہے، پھر محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے طریق سے بحوالہ ابوعمرو نقل کیا ہے، ان کی زوجہ فاطمہ بنت قیس ہے، پھر ان کا مختصر قصہ ذکر کیا۔

۱۰۲۸۳ ابوعمرو

سعد بن معاذ، اوس کے سردار ہیں، ابوعمر، سفیان بن عبداللہ ثقفی، ابوعمرو، سوید بن مقرن مزنی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۸۴ ابوعمر

صفوان بن بیضاء فہری، ابوعمرو، صفوان بن معطل، ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۸۵ ابوعمرو[2]

بن عدی بن حمراء خزاعی، ان کے بھائی عبداللہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ ابوعمرو فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٢٢) تجرید (١٨٩/٢) [2] تجرید (١٨٩/٢)

واقدی نے بطریق سلمہ بن ابوعبدالرحمٰن بن عوف، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعمر بن عدی سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سہیل بن عمرو کو دیکھا جب انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اطلاع ملی تو انہوں نے تلوار لٹکائی ہوئی تھی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ دیا جو انہوں نے مدینہ میں دیا تھا، گویا انہوں نے اسے سنا تھا۔

۱۰۲۸۶ ابوعمرو بن مغیث

نسائی نے دوطریق سے ان کی حدیث نقل کی ہے، بحوالہ ابن اسحاق، ان میں سے ایک کے بارے میں فرماتے ہیں: مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس پر میں تہمت نہیں لگاتا، بحوالہ ابوعمرو بن مغیث دوسرے طریق سے اس واسطے کو ساقط کر دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... پھر دعا کے بارے میں حدیث ذکر کی، جب کسی بستی میں جانے کا ارادہ کرتے۔

اس حدیث کو ثقات وغیرہ کی ایک جماعت نے بحوالہ صہیب روایت کیا ہے، اور وہ محفوظ ہے۔

بحوالہ صالح بن کیسان، انہوں نے ابومروان سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔

۱۰۲۸۷ ابوعمرو

عبادہ بن نعمان انصاری، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۸۸ ابوعمرو[1]

بن کعب بن مسعود انصاری، بئر معونہ میں شہید ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا نام معلوم نہیں۔

۱۰۲۸۹ ابوعمرو

ہاشم بن عتبہ بن ابو وقاص، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۹۰ ابوعمرو انصاری[2]

یحییٰ حمانی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے ابواسحاق حمیسی نے بحوالہ انس روایت کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت کے لیے کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے“۔ ایک شخص نے کہا: واہ واہ، اس کے بھائی نے اسے بلایا، انہوں نے کہا: اے ابوعمرو! جنت کا سودا نفع ہے، رب کعبہ کی قسم! اُحد کے اس پار جنت ہے، فرماتے ہیں، پھر وہ لڑنے لگے اور شہید ہو گئے۔[3]

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ مقتول سعد بن ربیع ہوں اور ان سے کہنے والے سعد بن معاذ ہوں، کیونکہ سعد بن ربیع اُحد میں شہید ہوئے، ان سعد بن معاذ کے ساتھ ان کا قصہ گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٢٦) تجرید (١٨٩/٢)

[2] اسد الغابہ (٦١٢٠) تجرید (١٨٩/٢)

[3] اسد الغابہ (٥١/٥)

۱۰۲۹۱ ابوعمرو انصاری *

دوسرے ہیں، طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر بن محمد صادق کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، بحوالہ محمد بن حنفیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے صفین کے دِن ابوعمرو انصاری کو دیکھا، وہ بدری اُحدی ہیں۔ وہ روزہ سے تھے۔

پھر فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کے راستے میں تیر مارا اور وہ نشانے پر لگا یا خطا گیا یہ اس کے لیے قیامت کے دِن نور ہوگا''۔ وہ سورج کے غروب سے پہلے شہید ہوگئے۔ *

دوسری روایت میں یہ قصہ بحوالہ ابوعمرہ ہے۔

۱۰۲۹۲ ابوعمرو شیبانی *

حارث بن ابواسامہ نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق حسان بن ابراہیم کرمانی بحوالہ ابوعمرو شیبانی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں بیٹھے تھے۔ کسی نے چڑیا کا بچہ پکڑ لیا اور وہ چڑیا ان کے خیموں پر منڈلانے لگی، تو نبی ﷺ نے بچہ کو واپس رکھنے کا حکم دیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ چڑیا اپنے بچے پر شفیق ہے۔

میں کہتا ہوں: اگر یہ محفوظ نہیں، تو وہ سعد بن ایاس کے علاوہ ہیں جو مشہور تابعی ہیں، اگر وہ نبی کریم ﷺ سے نہیں ملے۔ میرا خیال ہے کہ اس حدیث کے صحابی ساقط ہیں، شیخ حارث اس میں ضعیف ہیں۔

۱۰۲۹۳ ابوعمرو نخعی *

نبی کریم ﷺ کے پاس نخع سے آنے والے وفد میں تھے، ابومحمد بن قتیبہ نے غریب حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے لیے خواب کا ذکر کیا۔ ابن اثیر * نے بحوالہ غسانی اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ زرارہ بن قیس، عمرو بن زُرارہ کے والد ہیں، اسماء میں ان کا ذکر اور ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

۱۰۲۹۴ ابوعمرو *

بے نسبت۔ طبرانی، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ طبرانی نے ابن وہب کے طریق سے بحوالہ زامل بن عمرو، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دِن آئے، آپ کے دائیں طرف ابی بن کعب تھے، پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ''اے لوگو!.....الخ''۔ *

اسے ابن مندہ نے خالد بن نزار، بحوالہ ابراہیم بن طہمان، بحوالہ زامل اسی طرح نقل کیا ہے۔

---

* اسد الغابہ (٦١٢١) تجرید (١٨٩/٢) * المعجم الكبير (٩٥١/٢٠) مجمع الزوائد (٢٧٠/٥)

* تجرید (١٨٩/٢) * اسد الغابہ (٦١٢٧) تجرید (١٩٠/٢)

* اسد الغابہ (٥٣/٥) * اسد الغابہ (٦١٢٨) تجرید (١٨٩/٢)

* المعجم الكبير (٩٥٢/٢٢) مجمع الزوائد (٨١/٤) جامع المسانيد والسنن (٣١٢/١٤)

۱۰۲۹۵ ابوعمرہ انصاری ✿

بعض نے کہا: ان کا نام بشر یا بشیر ہے، پہلا قول ابومسعود دوسرا ان کے پوتے یحییٰ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوعمرو کا ہے۔ یہ ابن مندہ کی روایت ہے، بعض نے کہا: ان کا نام ثعلبہ بن عمرو..... نجار ہے۔ بعض نے کہا: ان کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے اس کا یقین کیا ہے۔ ابن کلبی کا قول ہے: ان کا نام عمرو بن محصن ہے۔ پھر یہ نسب بیان کیا، دوسری جگہ فرمایا: ان کا نام بشیر بن عمرو ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد مقوم بن عبدالمطلب کے شوہر ہیں۔

ابن مندہ نے بطریق یونس بن بکیر بحوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ بدر یا اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے (چچا زاد اور پھوپھی زاد) بھائی تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیادہ کو ایک ایک حصہ اور گھوڑ سوار کو دو دو حصے دیے۔

ابوداؤد ✿ نے بطریق ابوعبدالرحمٰن مقری، انہوں نے بحوالہ ابوعمرہ انہوں نے اپنے والد کے دادا سے اسے نقل کیا ہے۔

امیہ بن خالد کے طریق سے بحوالہ آل عمرہ کا ایک شخص، انہوں نے اپنے والد کے دادا سے نقل کیا ہے۔ اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں فرمایا: روایت سے.... بحوالہ زید بن خالد جہنی بعض نے اس کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا بحوالہ ابن ابوعمرہ، بحوالہ زید، حدیث میں ہے: سب سے اچھے شہید ہیں، اسے ابن جریج نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نقل کیا ہے۔

۱۰۲۹۶ ابوعمرہ انصاری ✿

دوسرے ہیں، اسے ابواحمد حاکم نے اور مستغفری نے طبرانی نے بطریق دراوردی بحوالہ ایوب بن بشر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوا، اسے ابوعمرہ کہا جاتا ہے، اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، اور اسے پکارا، اس کے گھر والوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اگر یہ طاقت رکھتا ہے تو مجھے جواب دے گا''۔ فرماتے ہیں: عورتیں چیخنا چلانا شروع ہوگئیں، انہیں مردوں نے خاموش کرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو!....''۔ ✿

ابن عبدالبر کا قول ہے: اگر وہ اس وقت فوت ہوگئے تو وہ ابوعمرہ والد عبدالرحمٰن کے علاوہ ہیں۔

۱۰۲۹۷ ابوعمرہ ✿

بن سکن انصاری، زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں فرمایا: میم سے محمد بن حسن نے بحوالہ یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ فرمایا، فرماتے ہیں: ابوعمرہ بن سکن اُحد میں شہید ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا، وہ مقبرہ بنوحرام میں سب سے پہلے دفن کیے گئے۔

✿ اسد الغابہ (٦١٢٩) الاستیعاب (٣١٤٧) تجرید (١٩٠/٢) ✿ ابوداؤد (٢٧٣٤)

✿ اسد الغابہ (٦١٣٠) الاستیعاب (٣١٤٨) تجرید (١٩٠/٢) ✿ اسد الغابہ (٥٥/٥)

✿ پہلے والے میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۰۲۹۸ ابوعمیر

مسعود بن ربیعہ قاری، بنوزہرہ کے حلیف ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۹۹ ابوعمیرہ أزدی

مستغفری نے بحوالہ یحییٰ بن بکیر، انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے مصر آنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۰۰ ابوعمیلہ

قسم رابع میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۳۰۱ ابوعنبہ خولانی ✿

صحابی ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: عبداللہ بن عنبہ یا عمارہ، خلیفہ، بغوی، ابن سعد ✿ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: شام میں رہے۔ عبدالصمد بن سعید نے حمص میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حمص کے رجال میں فرمایا: انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور عبدالملک کی خلافت تک زندہ رہے۔ وہ معاذ کے ہاتھ پر اسلام لانے والوں میں تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے، وہ نابینا تھے، اسی طرح بطریق ابوزاہریہ بحوالہ ابوعنبہ نقل کیا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کی قراءت کے بارے میں حدیث ذکر کی، وہ نابینا تھے۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، عمرو غیرہ سے روایت کی، ان سے بکر بن زرعہ، ابوزاہریہ، شرحبیل بن سعد، لقمان بن عامر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

بغوی، ابن ماجہ نے بطریق جراح بن ملیح، بحوالہ بکر بن زرعہ نقل کیا ہے کہ میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف نماز پڑھی، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

بغوی کی روایت میں ہے: میں نے ابوعنبہ سے سنا، وہ اصحاب نبی ہیں، انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے جاہلیت ✿ میں خون کھایا۔

فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ اس دین کو تروتازہ رکھے گا، لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے گا''۔ ✿

✿ اسد الغابہ (٦٦٣٣) الاستیعاب (٣١٥٦) تجرید (١٩٠/٢)

✿ طبقات کبریٰ (١٦٥/٧) ✿ جامع المسانید والسنن (٣١٩/١٤) اسد الغابہ (٥٦/٥)

✿ ابن ماجہ (حدیث: ٨) احمد (١٧٧٩٩) الأحاد والمثانی (٤٤٤/٤)

بغوی نے بقیہ کے طریق سے بحوالہ ابوعنبہ خولانی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ اسلام میں جو رخنہ بھی پڑا وہ پُر ہو گیا، اللہ اسلام اور مسلمانوں کو تروتازہ رکھے گا۔ ابوعنبہ دورِ جاہلیت کے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں، اسلام لائے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے بحوالہ محمد بن زیاد نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوعنبہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عمل صالح کی توفیق دیتا ہے، پھر اس پر موت آ جاتی ہے''۔

شریح کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اہل شام نے فرمایا: وہ صحابی نہیں، وہ اہل یمن اور یرموک کی مدد کے لیے بھیجے جانے والوں میں تھے۔ ابن ابوحاتم نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: وہ صحابی نہیں، ابوزرعہ دمشقی نے طبقہ العلیا میں ان کا ذکر کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملے ہوئے ہیں، اسے ابن عائذ اور بخاری نے تاریخ میں نقل کیا ہے۔ بطریق طلیق بن شہر، بحوالہ ابوعنبہ خولانی، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ آئے پھر قصہ ذکر کیا۔

ابن سعد [2] نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو لوگ شام میں آئے، خلیفہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اہل شام کے تیسرے طبقے میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: ۱۱۸ھ میں وفات پائی، ابن عیسیٰ کا قول پہلے گزرا ہے، زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم!

ابن مبارک نے زہد میں بطریق محمد بن زیاد روایت کی ہے کہ ابوعنبہ خولانی کی مجلس میں تھے، عبداللہ بن عبدالملک طاعون سے بھاگ کر آئے پھر ابوعنبہ کے اس پر انکار کا قصہ ذکر کیا، فرماتے ہیں: ''جب طاعون آتا وہ لوگ جمے رہتے اِدھر اُدھر نہ بھاگتے''۔

۱۰۳۰۲ ابوعوسجہ الضبیّ [1]

حاکم نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اور بغوی نے دارقطنی نے افراد میں بطریق محمد بن اسحاق صنعانی بحوالہ عوسجہ، ان کے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے تھے۔ [2] اسے بخاری [3] نے اس طریق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں فوائد ابوعباس اُصم میں عالی سند سے یہ روایت ملی ہے۔ بغوی کا قول ہے: محمد بن اسحاق صنعانی نے فرمایا: یہ خطا ہے، انہوں نے علی کے ساتھ سفر کیا۔

۱۰۳۰۳ ابوعَوْجَاء

ابن ابوعوجاء کے سوانح میں مبہمات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۳۰۴ ابوعوف

سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] مسند احمد (۲۰۰/٤) [2] طبقات کبرٰی (۱٦٥/۷) [3] اسد الغابہ (٦١٣٥) تجرید (۱۹۰/۲)

[1] جامع المسانید والسنن (۳۲۱/۱٤) اسد الغابہ (٥٧/٥) [3] بخاری (٦١/٨)

۱۰۳۰۵ ابوعویمر اسلمی ❶

مستغفری نے بطریق ابواویس بحوالہ ابوعویمر اسلمی ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بجلی کی طرف اشارہ کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۳۰۶ ابوعیاش ❷

زرقی انصاری، ان کا نام زید بن صامت ہے۔ بعض نے کہا: ابن نعمان، بعض نے کہا: ان کا نام عبید بن معاویہ ہے، بعض نے کہا: عبدالرحمٰن بن معاویہ بن صامت ہے۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ الخوف کے بارے میں روایت کیا، ابوداؤد، نسائی نے جید سند سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ بطریق شعبہ بحوالہ مجاہد ان کے حوالے سے فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عسفان کے مقام پر تھے اور مشرکوں کے کمانڈر خالد بن ولید تھے، ابن سعد کا قول ہے: اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے، بعض کا قول ہے، خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔

۱۰۳۰۷ ابوعیاش

بعض کا قول ہے: ابن عائش یا ابن ابی عیاش، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا: ''جس نے صبح کے وقت لا إلٰہ الا اللہ کہا.....''۔ (الحدیث) سہیل بن ابوصالح کی روایت سے، بحوالہ ان کے والد، ان سے مروی ہے، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ اس کے بعض طرق میں ہے۔ بحوالہ ابن ابوعیاش، اس کے بعض طرق میں ہے، بحوالہ ابوعیاش زرقی، بعض نے کہا: پہلے والے ہیں، حاکم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ بعض نے کہا: اس کے علاوہ ہیں۔ ابوبشر دولابی کی کنیتوں میں ہے، ابوعیاش زرقی، ان سے زید بن اسلم نے روایت کی حدیث: ''جو صبح کے وقت کہے.... الخ''۔

۱۰۳۰۸ ابوعیسٰی

مغیرہ بن شعبہ ثقفی، مشہور صحابی ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثانی ازحرف عین

۱۰۳۰۹ ابوعاصم عبید بن عمیر لیثی۔

۱۰۳۱۰ ابوعائشہ عبداللہ بن فضالہ لیثی۔

۱۰۳۱۱ ابوعبداللہ کثیر بن صلت۔

۱۰۳۱۲ ابوعبدالرحمٰن سائب بن ابولبابہ۔

---

❶ اسد الغابہ (٦١٣٦) تجرید (١٩٠/٢) ❷ اسد الغابہ (٦١٣٧) تجرید (١٩٠/٢)

۱۰۳۱۳ ابوعبدالملك محمد بن عمر ابن حزم۔

۱۰۳۱۴ ابوعبدالملك مروان بن حکم۔

۱۰۳۱۵ ابوعتيق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق۔

۱۰۳۱۶ ابوعثمان عتبہ بن ابوسفیان، اسماء میں ان سب کا نام گزر چکا ہے۔

۱۰۳۱۷ ابوعثمان بن عبدالرحمٰن

بن عوف زہری، ان کی والدہ بنت ابوحسیر ہیں، یہ وہی ہیں جن سے عبدالرحمٰن بن عوف نے ہجرت کے شروع میں نکاح کیا، نبی کریم ﷺ نے ان کے درمیان اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ جب ان سے نکاح کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو، اگر چہ ایک بکری کا ہو''۔ صحیح میں اس کی خبر ہے، زبیر بن بکار نے عبدالرحمٰن کی اولاد کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ابوعثمان ہیں، گویا وہ کمسنی میں وفات پا گیا، اس کا تعاقب نہیں کیا۔

۱۰۳۱۸ ابوعمير [1]

بن ابوطلحہ، زید بن سہل اَنصاری ہیں، اس قصے والے ہیں جس میں ہے: ''اے ابوعمیر! نغیر (چڑیا) کا کیا ہوا؟'' [2]

یہ صحیحین میں بطریق ابوتیاح بحوالہ انس ہے، بعض نے کہا: ان کا نام حفص ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات میں وفات پا گئے۔ صحیح مسلم [3] میں بطریق ثابت بحوالہ اَنس مروی ہے کہ ابوطلحہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا.... پھر اس کی موت کا قصہ نقل کیا، انہوں نے ابوطلحہ سے کہا: وہ پہلے سے سکون میں ہے اور ان کے ساتھ رات گزاری، نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو ان کے لیے برکت کی دعا کی، تو ان کے ہاں عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوئے، ابوعمیر میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث ازحرف عین

۱۰۳۱۹ ابوعاليه رباحى

ان کے مولیٰ ہیں، ان کا نام رفیع بن مہران ہے، جاہلیت کا زمانہ پایا، بعض نے کہا: خلافت ابوبکر میں آئے اور اس میں داخل ہوئے۔ بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں بطریق مسلم بن قتیبہ، بحوالہ ابوخلدہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ابوعالیہ سے پوچھا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کی وفات کے دو سال بعد اسلام لایا۔

حاکم نے بطریق علی بن نصر جہضمی بحوالہ ابوخلدہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابوعالیہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں آپ کے دو یا تین سال بعد آیا، میں نے حافظ عبدالغنی مقدسی کی کتاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتاب اوہام ابونعیم میں دیکھا ہے کہ ابونعیم نے ابوعالیہ ریاحی سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کی اور ان کے

---

[1] اسد الغابہ (٦١٣١) تجرید (٢/١٩٠) [2] بخاری (٦١٢٩) (٦٢٠٣) [3] مسلم (٦٢٧٢)

سوانح میں ابوعالیہ براء کے سوانح میں سے کچھ ملا دیا۔

ابوعالیہ نے بحوالہ کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں سے ابن مسعود، ابوذر، حذیفہ اور علی ہیں۔ بحوالہ ابوموسیٰ، ابوایوب، خوبان، رافع بن خدیج، ابوہریرہ، ابوسعید وغیرہ روایت کیا۔

ان سے خالد حذاء، داؤد بن ابوہند، ابن سیرین، ربیع بن انس، بکر بن عبداللہ مزنی، قتادہ، ثابت، حمید بن ہلال، منصور بن زاذان اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا۔

بعض نے کہا: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، ابوداؤد کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ابوعالیہ سے بڑھ کر قرآن جاننے والا کوئی نہ تھا۔ ان کے بعد سعید بن جبیر ہیں، فرماتے ہیں: نضر بن شمیل بحوالہ عاصم، میں نے ابوعالیہ سے کہا: تمہارے خیال میں بڑا کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوایوب، عجلی کا قول ہے، ثقہ تابعی ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابوخلدہ کا قول ہے: ۹۰ھ میں فوت ہوئے، ایک قول ہے: ۹۳ھ میں، مدائنی نے کہا: ۹۶ھ میں، ابوعمر ضریر نے کہا: ۹۸ھ میں فوت ہوئے۔ ابن حبان نے اسی کا یقین کیا ہے۔

۱۰۳۲۰ ابوعامر ❶

بن عمرو بن حارث بن غیمان اصحی، ذہبی نے تجرید ❷ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کسی نے ان کا ذکر کیا ہو۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے، ان کے بیٹے مالک کی عثمان وغیرہ سے روایت ہے۔

۱۰۳۲۱ ابوعائشہ

مسروق بن اجدع ہمدانی، کوفہ کے فقیہ ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۲۲ ابوعبیداللہ صنابحی

عبدالرحمٰن بن عسیلہ، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۲۳ ابوعبداللہ جدلی

ان کا نام عبد بن عبد ہے، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۲۴ ابوعبداللہ

قیس بن ابوحازم احمسی۔

۱۰۳۲۵ ابوعبداللہ

عمرو بن میمون ازدی، دونوں اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۲۶ ابوعبداللہ اشعری

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جہاد کیا، خالد بن ولید اور امراء اجناد، معاذ بن جبل، یزید بن ابوسفیان، عمرو بن العاص، شرحبیل بن حسنہ، ابودرداء سے روایت کی۔

ان سے ابوصالح اشعری، اسماعیل بن عبیداللہ بن ابومہاجر، زید بن واقد، یزید بن ابومریم نے روایت کی ہے، ابن سمیع نے طبقہ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں: مجھے ان کا نام معلوم نہیں، مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو،

---

❶ تجرید (۱۸۱/۲) ❷ التجرید (۱۶۵)

ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۲۷ ابوعبداللہ قیسی *

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے، خلافتِ عمر میں عتبہ بن غزوان کی معیت میں اصطخر کا جہاد کیا اور اسے فتح کیا، پھر مال غنیمت حاصل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ کی طرف لکھا کہ انہیں ستر کے وظیفے میں اور ان کے عیال کو دس میں شامل کر دو۔ ہشام بن عمارہ نے اپنے فوائد میں ان کا ذکر کیا ہے، محمد بن خریم کی روایت بحوالہ ہیثم بن عمران، وہ ان کے جداعلیٰ ہیں۔

۱۰۳۲۸ ابوعبدالرحمٰن

حجر بن اُدبر، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۲۹ ابوعبدالرحمٰن

بے نسبت۔ ابوبکر نے ان کا قول سنا، ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم نے اس کی پیروی کی ہے۔ ان کا نام معلوم نہیں۔

۱۰۳۳۰ ابوعثمان اصبحی *

جاہلیت میں عمرہ کیا، ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی، ابن مندہ اور ابن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۳۱ ابوعثمان صنعانی

ان کا نام شراحیل بن مرثد ہے۔ ابوبکر کے زمانے میں مرتدین سے جہاد کیا، پہلے گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۳۲ ابوعثمان نہدی

عبدالرحمٰن بن مُل، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۳۳ ابوعذبہ

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، خلافت عمر میں حمص آئے، یعقوب بن سفیان نے بحوالہ ابوعذبہ حمصی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں عمر کے پاس چار کا چوتھا تھا جو شام سے آیا، ہم حج کے ارادے سے آئے تھے، اسی اثناء میں ہم اس کے پاس تھے..... پھر اہل عراق کا قصہ ذکر کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! ان پر ثقفی لڑکے کو امیر بنا جو ان کی اچھائیوں کو قبول نہ کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر نہ کرے۔ ابن سعد * نے اس روایت کی وجہ سے اہل شام کے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

* اسد الغابہ (٦٠٥٢) تجرید (١٨٣/٢) (١٨٤/٢) * اسد الغابہ (٦٠٨٤) تجرید (١٨٥/٢)

* طبقات الکبریٰ (١٥٢/٧)

۱۰۳۳۴ ابوعُذرہ ✿

ابن ابوخیثمہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور مسلم نے کنیتوں میں ان کی پیروی کی ہے۔ اور اوہام میں ان کا شمار کیا ہے۔ ہاں! انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا صحابی نہیں، یہ بخاری، دولابی، حاکم کا قول ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بروایت عبداللہ بن شداد واسطی اعرج، بحوالہ ابوعذرہ نقل کی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حمام ✿ میں جانے کے بارے میں حدیث ذکر کی، ابوزُرعہ کا قول ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا نام لیا ہو، ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک قول ہے کہ صحابی ہیں۔

۱۰۳۳۵ ابوعریان

ہیثم بن اسود نخعی، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۳۳۶ ابوعطیہ وادعی ✿

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جہاد کیا، پھر ابن مسعود کے ساتھ رہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: مالک بن عامر یا ابن ابوعامر یا مالک بن حمزہ یا ابن ابوحمزہ یا عمرو بن جندب یا ابن ابوجندب۔

ان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے پاس عمر بن خطاب کا خط آیا، بحوالہ ابن مسعود اور ابوموسیٰ وغیرہ روایت کی، ان سے ابواسحاق سبیعی، عمارہ بن عمیر، محمد بن سیرین، خیثمہ بن عبدالرحمٰن، اعمش اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی جنگوں میں شریک تھے۔

ابوداؤد نے دوسری روایت میں فرمایا: خلافت عبدالملک میں وفات پائی، ابوعمر نے ان کے سوانح کو ابوعطیہ کے سوانح سے ملا دیا، جن سے خالد بن معدان نے روایت کیا، صحیح یہ ہے کہ دونوں الگ ہیں۔

۱۰۳۳۷ ابوعکرمہ

صعصعہ بن صوحان عبدی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۳۸ ابوعلاء

قبیصہ بن جابر اسدی، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۳۹ ابوعمر

اسود بن یزید نخعی، عبداللہ بن قیس سلمانی، سعد بن ایاس شیبانی، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

✿ اسد الغابہ (٦٠٨٨) الاستیعاب (٣١٢٥) تجرید (١٨٦/٢) ✿ ترمذی (٢٨٠٢)

✿ اسد الغابہ (٦١٠٢) تجرید (١٨٧/٢)

۱۰۳۴۰ ابوعمرو حمیری

پھر سیبانی، والد ابوزرعہ، یحییٰ بن عمر فلسطینی نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض نے کہا: ان کا نام زرعہ ہے۔

ابن جوصا نے بحوالہ ابن سمیع طبقہ اولیٰ میں ان لوگوں میں کیا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد ہیں اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا۔ عمر، ابودرداء، عقبہ بن عامر سے سنا۔

ان سے ان کے بیٹے، عمرو بن عبدالملک فلسطینی نے روایت کی۔ ابوزرعہ نے تابعین کے طبقہ اولیٰ میں فرمایا: ابوعمر، ان کا نام زرعہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، رملہ میں اترے، یعقوب بن سفیان نے اہل مصر کے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۴۱ ابوعُمیلہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، فتح خیبر کے بارے میں ان سے قصہ نقل کیا۔ واقدی [1] نے مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔

بطریق عیسیٰ بن عمیلہ، بحوالہ ان کے والد کے دادا، فرماتے ہیں: میں وادی جمح میں تھا، مجھے اس وقت پتہ چلا جب بنی سعد اپنے سامان اٹھائے بھاگے جا رہے تھے، میں ان کے سردار کے پاس آیا، پوچھنے پر اس نے بتایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لشکر اچانک آ گیا، ہم نہتے تھے، طاقتِ مقابلہ نہ تھی اس سے پہلے وہ قریظہ پر چڑھائی کر چکے ہیں، اب وہ خیبر میں ان کی طرف روانہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کے بیٹے علیہ کی ان سے اسلام کے بارے میں روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام لائے، لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے تصریح کی ہو کہ انہوں نے اسلام لانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔

۱۰۳۴۲ ابوعنبس

حجر بن عنبس کوفی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۴۳ ابوعیال

بن ابوعتبہ ہذلی، بنوضاعہ بن سعد بن ہذیل سے ہیں، عبد بن وجزہ ہذلی کے ماں شریک بھائی ہیں، ابن عساکر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں، جاہلیت کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ خلافت عمر میں جہاد کیا، پھر مصر گئے، پھر خلافتِ معاویہ تک زندہ رہے اور یزید بن معاویہ کے ساتھ روم کی طرف جہاد کیا، معاویہ کی طرف قصیدہ لکھا۔ اس واقعہ کے بارے میں فرمایا: ؏

> ''معاویہ بن صخر تک یہ پیام پہنچا دو کہ ایک جلد باز بہادر تمہارا مشتاق ہے۔ تمہارے بعد جنگ میں ابراج کی جانب ہمیں ایک الو ملا ہے جو پر جھاڑتا ہے۔ ایسا عجیب معاملہ ہے جس سے دِل تنگ ہوتے اور اس کے سامنے لوگوں کو اپنی روح نظر آ رہی تھی اور اس سے چھٹکارا بھی نہ تھا''۔

ان کے والد کا نام آیا نون کے باء ہے یا تا۔ اس میں اختلاف ہے۔

---

[1] المغازی (۵۶۳)

القسم الرابع | از حرف عین

۱۰۳۴۴ ابوعامر انصاری ❶

ان سے فرات بہرانی نے روایت کیا کہ انہوں نے اہل دوزخ کے بارے میں پوچھا، ابن مندہ نے اسے مختصر نقل کیا ہے، وہ وہم ہے، وہ ابوعامر اشعری ہیں، قسم ثالث میں فرات کے سوانح میں حدیث گزر چکی ہے۔

۱۰۳۴۵ ابوعامر ثقفی ❷

ان سے محمد بن قیس نے روایت کیا، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ولید بن مسلم کے طریق سے بحوالہ محمد بن قیس، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: ''خواب میں سبزہ دیکھنا جنت ہے، کشتی نجات، عورت بھلائی، بوجھ غم، دودھ فطرت، میں بیڑی کو ناپسند کرتا ہوں اور قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے''۔ ❸

ابن مندہ کا قول ہے: اسی طرح حیم نے بحوالہ ولید روایت کیا ہے، دوسرے راویوں نے کہا: بحوالہ ابوعامر۔

قسم اوّل میں ابوعامر ثقفی کے سوانح میں اسی طرح گزر چکا ہے۔ لیکن یہ دوسری حدیث ہے، ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، لکھا کہ ابوعامر ایک ہیں اور حدیث، خواب میں سبزہ دیکھنا وہ کسی اور شخص سے مروی ہے۔

۱۰۳۴۶ ابوعامر انصاری ❹

حنظلہ غسیل ملائکہ کے والد ہیں، دارقطنی نے جو مؤتلف میں ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اس کے متعلق ذکر کیا ہے، کوفی سند سے جو ضعیف ہے، اسے اُجلح تک لے گئے ہیں، بحوالہ ابن عباس، فرماتے ہیں: اوس نے ابوقیس بن اَسلت اور ابوعامر والد غسیل ملائکہ کو، اور خزرج نے اسعد بن زرارہ کو اور معاذ بن عفراء کو بھیجا، وہ مسجد میں آئے، تو وہاں رسول اللہ ﷺ تھے، وہ انصار میں سے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملے، ❺ یہ روایت شاذ ہے کہ ابوعامر ان لوگوں کے ساتھ تھے جو انصار میں سے پہلی مرتبہ آئے تھے، ہوسکتا ہے کہ راوی نے ان سے یاد کیا ہے، ان کی حکایت میں ایسی بات نہیں جو ان کے اسلام لانے پر دلالت کرے اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں بھی کسی نے ان کا شمار نہیں کیا، اور اگر بالفرض بیعت کرنے والوں میں ان کا نام مل بھی جائے تو لگتا ہے وہ مرتد ہوگئے تھے، کیونکہ ان کا مسلمانوں سے جدا رہنا اور مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی مدد کرنا اور بعض جنگوں میں ان کا ساتھ دینا یہاں تک کہ ان کے بیٹے حنظلہ نے ان پر حملہ کرنا چاہا تھا پھر اسلام کے بارے ان کی فریب کاریاں سیر ومغازی میں مشہور ہیں۔ انہی کی وجہ سے منافقوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔ ❻ جس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اور اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے برسر پیکار رہ چکا ہے﴾۔ ❼

---

❶ اسد الغابہ (٦٠٣٩) تجرید (١٨٢/٢) ❷ اسد الغابہ (٦٠٤٠) تجرید (١٨٢/٢)

❸ جامع المسانید والسنن (٢٤٨/١٤) كنز العمال (٤١٤٦٤) اسد الغابہ (٢٦/٥)

❹ اسد الغابہ (٦٠٤١) تجرید (١٨٢/٢) ❺ اسد الغابہ (٢٦/٥)

❻ اسد الغابہ (٢٧/٥) ❼ سورة التوبة (١٠٧)

۱۰۳۴۷ ابوعائشہ ❶

بے نسبت۔ ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کی پیروی کی ہے۔ دونوں نے بطریق حسن بن سفیان نقل کیا ہے، فرماتے ہیں ہم سے اسحاق بن بھلول بن حسان نے بحوالہ ابوعائشہ نقل کیا ہے، وہ سچے آدمی تھے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہمارے پاس آئے، اور فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے''۔ (الحدیث) اس میں ہے: ''ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری اُمت کو رکھا گیا، میرا ان سے وزن کیا گیا، تو میرا وزن ان سے زیادہ تھا''۔ ❷

اسی طرح یعقوب بن مشبہ نے مسند علل میں نقل کیا ہے، بحوالہ اسحاق بن بھلول، اسے ان سے ابن فتحون نے اپنی کتاب اوہام بن عبدالبر میں نقل کیا ہے، یعقوب کا کلام نقل نہیں کیا، سوائے اس مقام کے جس میں اسے نقل کیا، زیادہ لائق ہے کہ یہ مسند ابن عمر میں ہو، اس میں وہم کا ہونا مشکل ہے۔ اس میں سے ایک صحابی ساقط ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابوعائشہ صحابی ہیں، ایسا نہیں ہے۔ بخاری نے کنی المفردہ میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوداؤد الحفری نے اس سند میں برابر فرمایا، ان کے قول رجل صادق کے بعد بحوالہ ابن عمر، فرماتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے.... پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

حاکم نے کنیتوں میں اس کی پیروی کی ہے، ابوعائشہ نے فرمایا: وہ سچے شخص تھے، ان سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی، ان سے عبداللہ بن مروان نے روایت کی، اسی طرح ابن حبان نے ''ثقات تابعین'' کے آخر میں فرمایا: ابوعائشہ نے بحوالہ ابن عمر روایت کی، ان سے عبداللہ بن مروان نے روایت کی، یہ وہم ابن اثیر ❸ ذہبی ❹ اور اس شخص پر ہے جس نے ان دونوں کی پیروی کی۔

۱۰۳۴۸ ابوعائشہ ❺

دوسرے ہیں۔ بغوی اور ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ممکن ہے یہ پہلے والے ہوں۔ ابونعیم نے ان کی بات اختیار کی ہے۔ چنانچہ وہ ان کی حدیث سابقہ شخصیت کے حالات میں نقل کرتے ہیں جبکہ وہ اور ہیں۔ ان کی حدیث بطریق یحییٰ بن سعد بواسطہ خالد بن معدان بحوالہ ان کے نقل کی ہے کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے: ہمارے سامنے تورات کے ان ابواب کی تشریح کریں جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا باتیں ہیں؟ پھر اس حدیث کا ذکر کیا۔ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: انہوں نے آپ سے ملک الموت کے بارے میں پوچھا تھا، آپ نے فرمایا: ''وہ آدم علیہ السلام کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کا قتل کیا تھا''۔ ابواحمد الحاکم نے دونوں میں فرق کیا ہے، ان کے متعلق کہا ہے: ابوعائشہ مولا سعید بن عاص، ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے اور ان سے مکحول، خالد بن معدان روایت کرتے ہیں، یہ تابعی ہیں۔

میں کہتا ہوں: حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ سے ان کی مروی روایات سنن ابی داؤد میں تکبیرات عید میں ہیں۔

---

❶ اسد الغابہ (٦٠٤٧) تجرید (١٨٢/٢) ❷ مسند احمد (٧٥/٢) مجمع الزوائد (٥٨/٩)
❸ اسد الغابہ (٢٨/٥) (٢٩/٥) ❹ تجرید (١٦٥) ❺ اسد الغابہ (٦٠٤٧) تجرید (١٨٢/٢)

۱۰۳۴۹ ابوعبداللہ الخطمی ❶

ان کی ایک غریب حدیث ہے۔ تجرید ❷ میں ایسا ہی لکھا ہے، یہ وہی ابوعبداللہ سعدی ہیں جن کا ذکر انہوں نے اسی طرح ان کے بعد کیا ہے کہ ان کی حدیث ملیح بن عبداللہ نے نقل کی ہے..... وہم سے ان کا دوبارہ ذکر کر دیا۔ جبکہ ان کے اصل مسودے میں لکھا ہے ابوعبداللہ الخطمی حجازی انصار کے فرد ہیں۔ ان کی حدیث ابن ابی فدیک نے عمر بن محمد سے بحوالہ ❸ ملیح بن عبداللہ روایت کی ہے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ نہیں لکھا۔ جو ان کا اچھا اقدام ہے۔ جب ذہبی ❹ نے انہیں دوسرے مقام پر خطمی کے بجائے سعدی لکھا دیکھا تو وہ انہیں دوسری شخصیت سمجھ بیٹھے۔

۱۰۳۵۰ ابوعبداللہ ❺ (بےنسبت)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوا ہے اور آپ سے اللہ کی راہ میں چلنے کی فضیلت کے بارے حدیث روایت کرتے ہیں، ان سے ابومصبح مقری نے روایت کی ہے، مالک بن عبداللہ خثعمی کے حالات میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ جابر بن عبداللہ انصاری اس سے ابن الاثیر نے خبردار کیا ہے اور نہ ذہبی نے۔

۱۰۳۵۱ ابوعبدالرحمٰن اشعری ❻

بقول بعض: اشجعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں: ''پاکی ایمان کا نصف حصہ ہے''۔ ❼ (جسے ''صفائی نصف ایمان ہے'' سے تعبیرہ کیا جاتا ہے)۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے، ابن مندہ فرماتے ہیں: درست ''ابومالک اشعری'' سے ہے۔ ایسا ہی ابن الاثیر ❽ نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ ''بقول بعض: اشجعی''۔ ابن مندہ اور ابونعیم کی کتاب میں نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر صرف اس طرح کیا ہے کہ یحییٰ بن میمون، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ زید بن سلام، وہ ابوسلام وہ ابوعبدالرحمٰن اشعری سے.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔ فرماتے ہیں: اسی حدیث کو اَبان العطّار نے یحییٰ سے نقل کیا تو کہا: ابومالک سے مروی ہے جو درست ہے، ابونعیم نے ان کا اتباع کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی وہ روایت جس کی ابن مندہ نے تصویب کی ہے اسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۳۵۲ ابوعبدالرحمٰن الصنابحی ❾

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مدینہ کے رہائشی تھے، پھر بطریق صلت بن بہرام، حارث بن وہب سے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن صنابحی یہ حدیث روایت کی ہے: میری اُمت جب تک تین کام نہیں کرے گی مضبوط رہے گی۔ ❿ جب تک یہود

---

❶ اسد الغابہ (٦٠٥٠) تجرید (١٨٢/٢) ❷ تجرید (١٦٥)

❸ المعجم الکبیر (٧٤٩/٢٢) مجمع الزوائد (٩٩/٢) جامع المسانید (٢٥٨/١٤) کشف الاسرار (٥٠٠)

❹ تجرید (١٨٢/٢) ❺ اسد الغابہ (٦٠٥٧) تجرید (١٨٣/٢) ❻ اسد الغابہ (٦٠٥٨) تجرید (١٨٣/٢)

❼ مسند احمد (٢٤٢/٥، ٢٤٣) ❽ اسد الغابہ (٣١/٥) ❾ اسد الغابہ (٦٠٦٣) تجرید (١٨٣/٢)

❿ اسد الغابہ (٦٠٦٣) تجرید (١٨٣/٢)

کی مشابہت میں مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرے گی...... (حدیث) ✿ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ صنابح بن اعسر کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے تو یہ وہی ہیں ورنہ وہم ہے۔ ادھر ابن الاثیر ✿ کا قول ہے: ابوعبدالرحمٰن صنابحی ان سے حارث بن وہب روایت کرتے ہیں، بقول بعض: یہ وہی ہیں جن سے عطاء بن یسار تاروں کے چڑھنے تک مغرب میں تاخیر کی ممانعت والی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور ابوعبداللہ صنابحی دوسرے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کا دور نہیں پایا ہے اور مذکورہ حدیث جو نمازِ مغرب کے بارے میں ہے ان کی حدیث ہے۔ رہی ان کی یہ بات کہ ابوعبداللہ صنابحی اور ہیں جنہوں نے دورِ نبوی نہیں پایا، ایسا نہیں جیسا انہوں نے کہا۔ چنانچہ میں نے عبداللہ الصنابحی کے حالات میں جو عبادلہ میں ہیں اس کی وضاحت کر دی ہے کہ وہ عبداللہ ہیں جو ان کا نام ہے نہ کہ کنیت۔ جو بات اہل علم کی گفتگو سے حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ صنابحہ تین ہیں۔ عبداللہ جن سے عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ جس نے انہیں ابوعبداللہ کہا اسے وہم ہوا ہے۔ شاید یہ وہ ہیں جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور صنابح نام ہے نسب نہیں۔ ابن الاعسر تو یہ بلا اختلاف صحابی ہیں۔ اور جس نے انہیں صنابحی کہا اسے بھی وہم ہوا ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن عیلہ صنابحی جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے جو مخضرمی ہیں شرفِ صحابیت سے محروم ہیں۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ آئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں جس نے ان کا نام عبداللہ بتایا وہ اس کا وہم ہے۔

۱۰۳۵۳ ابوعبید ✿

بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے یا نہیں۔ پھر بطریق جبیر بن سعد بحوالہ ابوعبید مرفوع روایت کیا ہے: ''ابن آدم کا دِل چڑیا کی طرح ہے جو دِن میں سات مرتبہ پلٹتا ہے''۔ ✿ اس سند میں صحیح ابوعبیدہ ہیں وہ ابن جراح ہیں، اسی طرح ابن ابودنیا، حاکم اور بیہقی نے شعب میں اس طریق سے نقل کیا ہے۔ اس کی سند منقطع ہے، کیونکہ خالد بن معدان ابوعبیدہ بن جراح سے نہیں ملے۔

۱۰۳۵۴ ابوعثمان بن سنہ ✿

خزاعی کعبی، حدیث کو مرسل روایت کیا ہے۔ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابوعاصم نے کتاب الجہاد میں قصہ طائف میں اپنے طریق سے مرسل حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا: بہت سے لوگوں کا خیال ہے..... الخ، کہ ابوعثمان سنہ کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، ایسا نہیں، وہ تابعین.....

اسے ابن مندہ نے ربیع بن سلمان کے طریق سے بحوالہ زہری، انہی سے لیلۃ الجن کے بارے میں نقل کیا ہے۔ اسے حرملہ نے بحوالہ ابن مسعود نقل کیا ہے، اسے ابونعیم نے نقل کیا ہے، اور اسے ٹھیک کہا ہے۔ اسی طرح لیث نے بحوالہ یونس نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح نسائی کے ہاں بحوالہ ابن وہب مروی ہے، ابوعثمان نے بحوالہ علی اور ابن مسعود وغیرہ روایت کیا

✿ المستدرك (۳۷۰/۱) المعجم الكبير (۹٤/۸) مجمع الزوائد (۳۱۱/۱) (۳۲/۳)

✿ اسد الغابه (۳۳/۵) ✿ اسد الغابه (٦۰۷۷) تجريد (۱۸۵/۲)

✿ مستدرك (۳۰۷/٤) (۳۲۹/٤) ✿ اسد الغابه (٦۰۸٦) تجريد (۱۸٦/۲)

ہے، ان سے زہری نے روایت کیا ہے۔ ابوزرعہ کا قول ہے: مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔ یونس نے بحوالہ زہری نقل کیا ہے کہ مجھ سے ابوعثمان بن سنہ نے نقل کیا ہے، وہ اہل دمشق میں سے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان لوگوں کے ساتھ آئے جو اہل شام سے ان کے پاس آئے تھے۔ وہ ان کی مجلس میں آتے تھے۔ حرملہ بن یحییٰ کے نسخے میں بحوالہ براء بن مقری ان کی حدیث موجود ہے۔ ابن مسعود کی حدیث میں عثمان بن سنہ خزاعی ہیں، وہ اہل شام میں سے ہیں، ابن مقری کا قول ہے: اصل مسودہ میں عثمان تھا، ابوعثمان صحیح کرلیا، یہی صحیح ہے۔

۱۰۳۵۵ ابوعشراء دارمی [1]

ابن اثیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ [2] فرماتے ہیں: بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ صحیح نہیں، ان کے والد صحابی ہیں۔

میں کہتا ہوں: سنن میں ان کی حدیث بطریق حماد بن سلمہ بحوالہ والد ابوعشراء ہے، ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ میں مبہمات میں اس کی وضاحت کروں گا، جنہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر نے ان کا نام نہیں لیا۔ وہ ابن شاہین ہیں، مالک بن قہطم کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ روایت ان کو بحوالہ ان کے والد معلوم ہے، تمام الرزای نے تصنیف میں ان کی حدیث کو ذکر کیا ہے اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا وہ غریب احادیث ہیں۔ اس کے اکثر حصے میں اختلاف ہے سوائے اس حدیث کے جو سنن میں ہے اور دوسری مسند میں ہے۔

۱۰۳۵۶ ابوعصیمہ انصاری

ابومعشر نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوعمر نے ان کا تعاقب کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ لفظی غلطی ہے، وہ ابوحُمیضہ ہیں، جیسا کہ حا میں گزر چکا ہے۔

۱۰۳۵۷ ابوعقیل [3]

بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان بلوی، اوس کے حلیف ہیں، بدر میں حاضر ہوئے، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، ان سے پہلے ابوعقیل بلوی کا ذکر ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہے۔ جو بنوجحجبی کے حلیف ہیں، بدر میں شریک ہوئے، ان کے دو شمار کرنے میں وہم ہے۔ بنوجحجبی اوس سے ہیں۔ ابن اثیر [4] نے ایک سے زیادہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرماتے ہیں: ابوعقیل کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بلوی ہے، پھر اوسی ہیں جو بنوجحجبی بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔

میں کہتا ہوں: عمرو بن عوف وہ ابن مالک بن اوس ہیں۔

۱۰۳۵۸ ابوعلاء عامری [5]

باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق اسود بن شیبان بحوالہ ابوعلاء نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں بنوعامر

---

[1] اسد الغابہ (٦٠٩٩) تجرید (١٨٧/٢) [2] اسد الغابہ (٤٤/٥) [3] اسد الغابہ (٦١٠٥) تجرید (١٨٨/٢)
[4] اسد الغابہ (٤٧/٥) [5] اسد الغابہ (٦١١٠) تجرید (٨٨/٢)

کے وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر دسترس رکھنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو! ایسا نہ کہو، اپنی بات کہو، شیطان تمہیں دلیر نہ کرے، سردار (وقادر) تو اللہ تعالیٰ ہے''۔ [1]

ابن مندہ کا قول ہے، اسی طرح اسود نے روایت کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے، ابونعیم قول ہے، صحیح یہ ہے۔ بحوالہ ابوعلاء انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ابوعلاء وہ یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں، ان کے والد صحابی ہیں، اور وہی آئے تھے۔

اسے قتادہ نے بحوالہ والد ابوعلاء نقل کیا ہے، اور اسے ابونضرہ نے بحوالہ والد مطرّف بن عبداللہ بن شخیر نقل کیا ہے، یہ ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح ابوداؤد نے ابوسلمہ شعیب بن مہدی کی روایت سے بحوالہ مطرف نقل کیا ہے، میرے والد نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔

۱۰۳۵۹ ابوعلیط جمحی صحیح یہ ہے: ابوغلیظ۔

۱۰۳۶۰ ابوعمرو بن حماس [2]

معروف تابعی ہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: اہل حجاز میں ان کا شمار ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، بطریق ابن ابوذئب، بحوالہ ابوعمرو بن حماس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے: ''عورتوں کے لیے راستے کا درمیانی مقام نہیں'' [2] (یعنی دائیں یا بائیں ہو کر وقار سے چلیں)۔

حماس کا ذکر ان لوگوں میں گزر چکا ہے جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے، ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے۔ خلیفہ کا قول ہے: ابوعمرو بن حماس ۱۳۹ھ میں فوت ہوئے، واقدی کا قول ہے: میں نے ان کا نام نہیں سنا۔

۱۰۳۶۱ ابوعیسیٰ انصاری [3]

حارثی، مدنی، بدر میں حاضر ہوئے، ابوعمر نے حاکم کی پیروی میں ان کا ذکر کیا ہے، ابواحمد نے بخاری [3] سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابن ابوذئب کا قول ہے: بحوالہ صالح مولیٰ توأمہ کہ عثمان ابوعیسیٰ کی طرف لوٹے، وہ بدری تھے، وہ خلافت عثمان میں فوت ہوئے۔

یہ خطا ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوئے، جو بخاری کی کتاب میں ہے یہ ہے۔ ابوعبس اور وہ ابن جبیر ہیں۔ قسم اوّل میں ان کے سوانح گزر چکے ہیں، بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں معروف ہیں، ابوعمر نے اپنے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ وہ ۳۴ھ میں خلافت عثمانی میں فوت ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

---

[1] دلائل النبوۃ (۴۹۸/۵) جامع المسانید (۳۲۴/۱۴) ارواء الغلیل للالبانی (۱۹۱/۱۱) اسد الغابہ (۴۹/۵)

[2] اسد الغابہ (۶۱۲۴) تجرید (۱۸۹/۲) [2] مجمع الزوائد (۱۱۵/۸) جامع المسانید والسنن (۳۱۱/۱۴) اسد الغابۃ (۵۳/۵)

[3] اسد الغابہ (۶۱۳۸) استیعاب (۳۱۵۳) تجرید (۲۱۳/۲) [3] تاریخ کبیر (۵۷/۸)

حرفِ غین

القسم الاوّل ازحرفِ غین

۱۰۳۶۲ ابوغادیہ جہنی [1]

ان کا نام یسار ہے، بن سبع، خلیفہ کا قول ہے: شام میں رہے، انہوں نے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے خون اور اموال حرام ہیں.....''۔ [2]

دوری نے بحوالہ ابن معین فرمایا: ابوغادیہ جہنی، عمار کو قتل کرنے والے، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ انہوں نے ان میں اور ابوغادیہ جہنی میں فرق کیا ہے، مزنی نے فرمایا: ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی، بغوی کا قول ہے: ابوغادیہ جہنی، بعض نے کہا: ان کا نام یسار ہے، شام میں رہے، بخاری کا قول ہے: جہنی صحابی ہیں، اور یہ اضافہ کیا: نبی کریم ﷺ سے سنا اور ابوحاتم نے ان کی پیروی کی ہے، فرماتے ہیں: ان سے کلثوم بن جبر نے روایت کی، ابن سمیع کا قول ہے، بعض نے کہا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، حاکم نے فرمایا جیسا کہ بخاری کا قول ہے، اور یہ اضافہ کیا وہ عمار بن یاسر کے قاتل ہیں، مسلم نے کنیتوں میں فرمایا: ابوغادیہ یسار بن سبع، عمارہ کو قتل کیا۔ شرفِ صحابیت حاصل ہے، بخاری کا قول ہے: ابوزرعہ دمشقی، سب کا قول ہے: بحوالہ دحیم کہ ابوغادیہ جہنی کا نام یسار بن سبع ہے، ان سب نے جہنی ان کی نسبت لکھی ہے۔ اسی طرح دارقطنی، عسکری، ابن ماکولا [3] کا قول ہے: اسی طرح یعقوب بن شیبہ نے مسند عمار میں فرمایا: ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بحوالہ والد ربیعہ بن کلثوم بن جبیر فرمایا: میں ''واسط قصب'' میں عبداعلیٰ بن عبداللہ بن عامر کے پاس تھا، دربان نے کہا: یہ ابوغادیہ الجہنی ہیں، انہوں نے کہا: انہیں اندر بلاؤ! تو ان کے پاس ایک شخص آیا، جس نے پیوند لگے کپڑے پہن رکھے ہیں درمیانہ قد گویا وہ اس اُمت کا شخص نہیں ہے۔ جب وہ بیٹھا تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، میں نے کہا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عقبہ کے دِن خطبہ دیا، آپ ﷺ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے آپس کے خون اور مال تم پر حرام ہیں''.....۔(الحدیث)

اپنی روایت میں فرمایا: ہم عمار بن یاسر کو بہت نرم دِل شمار کرتے تھے، اللہ کی قسم! میں مسجد قباء میں تھا، جب وہ کہہ رہے تھے معقل یعنی عثمان نے ایسا کیا۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر میرے ساتھی ہوتے میں اسے روند ڈالتا یہاں تک کہ قتل کر دیتا، جب

---

[1] اسد الغابہ (٦١٤٠) تجرید (١٩١/٢) [2] مسند احمد (٧٦/٤) [3] الاکمال (١٠٤/٢)

صفین کا دِن ہوا تو وہ پہلے دستے میں چلتے ہوئے آئے جب وہ دونوں صفوں کے درمیان ہوئے تو ایک شخص نے ان کے گھٹنے میں نیزہ مارا، وہ گرے خود ان کے سر سے اتر گیا۔ اس پر وار کیا تو وہ ان کا سر تھا۔ راوی (جو اس موقع پر موجود تھے) فرماتے ہیں: لوگ ان پر تعجب کرتے تھے کہ انہوں نے یہ روایت سنی: بے شک تمہارے خون اور مال حرام ہیں، پھر بھی حضرت عمار کو قتل کر دیا۔

اسے احمد اور ابن سعد نے بحوالہ عفان نقل کیا ہے۔ احمد نے بحوالہ عبدالصمد بن عبدالوارث باضافہ نقل کیا ہے، دونوں نے ربیعہ سے نقل کیا ہے عفان کی روایت میں ہے، میں نے عمار سے سنا وہ مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے تھے۔ میں نے انہیں قتل کی دھمکی دی کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے تم پر دسترس دی تو ایسا بھی کر گزروں گا۔ صفین کے روز وہ لوگوں کے علمبردار تھے۔ جب وہ سامنے ہوئے تو لوگوں نے کہا: یہ عمار ہے، میں نے ان کے گھٹنے میں نیزہ مارا، وہ گر پڑے، پھر میں نے انہیں قتل کر دیا۔ عمرو بن عاص کو خبر دی گئی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عمار کا قاتل اور اس کا سامان چھین لینے والا آگ میں جائے گا۔

عمرو سے کہا گیا: آپ کیسے ان کے مقابلہ میں لڑ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کا قاتل اور ان کا سلب (سامان) چھیننے والا''۔ ابن ابی الدنیا نے بحوالہ والد محمد بن ابو معشر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی اثناء میں کہ حجاج بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی قریب قریب قدم رکھتے چل رہا تھا۔ جب حجاج نے اسے دیکھا تو کہا: ابوغادیہ کو خوش آمدید! اسے اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا، کہنے لگے: تم نے ابن سمیہ (عمارہ بن یاسر) کو قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تم نے کیسے قتل کیا۔ اس نے کہا: میں نے ایسا ایسا کیا یہاں تک کہ میں نے اسے قتل کیا۔ حجاج نے کہا: اے اہل شام! جسے یہ پسند ہو کہ قیامت والے دِن بڑے ہاتھوں والے شخص کو دیکھے تو وہ اس کی طرف دیکھ لے، پھر ابوغادیہ نے سرگوشی میں حجاج سے کوئی چیز مانگی تو حجاج نے دینے سے انکار کر دیا، تو ابوغادیہ کہنے لگا: ''ہم ان لوگوں کے لیے دنیا کو روندتے ہیں اور پھر اسی کا سوال کر کے محروم رہتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے میں قیامت کے روز بڑے ہاتھوں والا ہوں گا، ہاں! اللہ کی قسم! جس کی داڑھ اُحد کے برابر اور جس کی ران ورقان کے برابر اور جس کی نشست مدینہ اور ربذہ کے درمیانی مقام جتنی ہوگی وہ قیامت کے روز واقعی لمبے ہاتھوں والا ہوگا''۔ [1]

میں کہتا ہوں: یہ روایت منقطع ہے۔ ابو معشر شیعہ ہیں اور ضعیف ہیں، اور اس اضافہ میں سخت برائی ہے۔ ان جنگوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق یہ گمان رکھنا چاہیے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے اور مجتہد سے غلطی بھی ہو جائے تو اسے اجر ملے گا، تو ایسی بات جب لوگوں میں سے کسی کے حق میں ثابت ہو جائے تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بطریق اولیٰ ثابت ہوگی۔

۱۰۳۶۳ ابوغادیہ مزنی [*]

کئی نے ان کے اور جہنی کے درمیان فرق کیا ہے۔ ابن سعد نے ان کی مخالفت کی ہے۔ فرماتے ہیں: بصرہ میں آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ ابوغادیہ مزنی، عمار کو قتل کیا، مسلم نے کنیتوں میں فرمایا: ابوغادیہ مزنی، یسار بن سبع، عمار کے قاتل

[1] مسند احمد (۷٦/٤) جامع المسانید والسنن (۳۳۱/١٤) اسد الغابہ (٥٩/٥)

[2] اسد الغابہ (٦١٤١) استیعاب (۳١٥٥)

[*] ابوغادیہ مزنی میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

ہیں، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ نسائی نے اسی طرح فرمایا: سوائے اس کے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے: ابن حبان نے ثقات سے طبقہ ثالثہ میں فرمایا: ابوغادیہ مزنی، یسار ابن سبع مراسیل میں روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا یہ نام غلط ہے، یہ تو جھنی کا نام ہے۔ تمام نے اپنے فوائد میں بطریق مساور بن شہاب بن مسرور بن سعد بن ابوغادیہ نقل کیا ہے، مجھ سے میرے والد نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سعد سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا، آپ نے اس کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: مزینہ سے ہے۔ تھوڑی دیر گزری تو دوسرا جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کس قبیلے سے ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''مزینہ سے ہے''۔ پھر تھوڑی دیگر گزری کہ تیسرا جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کس قبیلے سے ہے؟'' انہوں نے کہا: ''مزینہ سے ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو مزینہ! تم میں سے کسی کو دجال نہیں پاسکے گا.....(الحدیث)

ابن عساکر نے اس کی تخریج کے بعد فرمایا: غریب، میں نے اسے اس طریق سے لکھا ہے، راجح یہ ہے کہ مزنی جھنی نہیں، لیکن جس نے کہا کہ مزنی عمار کا قاتل ہے، اسے وہم ہوا ہے۔

۱۰۳۶۴ ابوغادیہ [1]

ان کا نام معلوم نہیں، اور کسی کی طرف منسوب نہیں، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن عبدالبر نے ام غادیہ کے سوانح میں فرمایا، ان کا ذکر ان کے طریق سے مجہول ہے، ابوعمر نے کنیتوں میں ان کا عنوان قائم نہیں کیا۔ ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا اسے ابونعیم نے اس طرح بطریق محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی بحوالہ عاص بن عمرو طفاوی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوغادیہ، حبیب بن حارث، ام غادیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے گئے، وہ اسلام لائے، ایک خاتون کہنے لگیں: یارسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بات کان کو بری لگی اس سے بچنا (یہی میری وصیت ہے)''۔ [2] خواتین کی کنیتوں میں دوسرے طریق سے ان کا ذکر آئے گا۔

ابوموسیٰ نے اس حدیث کو مزنی کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی مزنی کے سوانح میں حدیث نقل کی ہے: ''میرے بعد سخت فتنے ہوں گے، لوگوں میں سب سے بہتر دیہاتوں میں رہنے والے مسلمان ہوں گے، جو لوگوں کے خون اور مال سے ذرا بھی اپنے ہاتھ تر نہیں کرتے''۔ [3] اس حدیث کو طبرانی نے مسند یسار بن سبع میں لکھا ہے، ابن اثیر نے یقین کیا ہے کہ یہ حدیث جھنی کی ہے، کیونکہ اس معنی کی حدیث ہم نے بطریق کلثوم بن جبران سے روایت کی ہے، اور ان کے یقین کرنے میں تردد ہے۔

۱۰۳۶۵ ابوغاضرہ فقیمی

ان کا نام عروہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] تقدم ترجمته فی أبی الغادیة المزنی [2] مسند احمد (٧٦/٤)

[3] المعجم الكبير (٩١٤/٢٢) الآحاد والمثانی (٤٢/٥) مجمع الزوائد (٢٤/٧) جامع المسانيد والسنن (٣٣٤/١٤)

۱۰۳۶۶ ابوغزوان [1]

عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، اسے طبرانی نے بطریق ابن وہب نقل کیا ہے کہ مجھ سے حیی بن عبدالرحمٰن نے بحوالہ عبداللہ بن عمر حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس سات آدمی آئے، آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک نے ان میں سے ایک ایک کو ٹھہرایا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ٹھہرایا، اور اس سے فرمایا: ''تمہارا کیا نام ہے؟'' اس نے کہا: ابوغزوان، فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس کے لیے سات بکریوں کا دودھ دوہا، وہ ان کا سارا دودھ پی گیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: ''اے ابوغزوان! کیا تم اسلام لاؤ گے؟'' اس نے کہا: ہاں! پھر اسلام لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے سینے پر دست مبارک پھیرا، جب صبح ہوئی تو ان کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا، اس کا دودھ ختم نہ ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوغزوان! تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں سیراب ہوگیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سات آنتوں سے کھاتے تھے، آج میرے ساتھ تم ایک آنت سے کھاتے ہو''۔ [2]

۱۰۳۶۷ ابوغزوان

دوسرے ہیں۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بعض سے سنا کہ ان کی کنیت عتبہ بن غزوان، ابوغزوان ہے، معروف یہ ہے کہ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

۱۰۳۶۸ ابوغزیہ انصاری [3]

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت کے بارے میں حدیث سنی، بروایت یزید بن ربیعہ، بحوالہ والد غزیہ بن ابوغزیہ انصاری، ابوعمر نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے بطریق ابوحاتم رازی بحوالہ ربیعہ حدیث نقل کی ہے، ان کی ایک اور حدیث ہے جسے مطین نے جابر جعفی کے طریق سے بحوالہ ابوغزیہ انصاری نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے تو ایک سائبان سا نظر آیا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو اس میں سے عجیب چیزیں دیکھتے''۔

اسے ابونعیم نے نقل کیا ہے، احتمال ہے کہ اس سے پہلے والے صحابی کے علاوہ ہوں۔

۱۰۳۶۹ ابوغسیل أعمی

بعض کا قول ہے: ابوبصیر، ثعلبی نے تفسیر میں حمید طویل کے طریق سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک نابینا کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: ''پاؤں کے تلوے'' تو وہ پاؤں کے نیچے سے دھونے لگا یہاں تک کہ اس کا نام ابوغسیل پڑ گیا، خطیب نے تاریخ میں بطریق ابومعاویہ بحوالہ محمد بن محمود بن محمد بن سلمہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نابینا شخص کے پاس

---

[1] اسد الغابہ (٦١٤٢) تجرید (١٩١/٢) [2] مجمع الزوائد (٣٢/٥) اسد الغابہ (٦٠/٥)

[3] اسد الغابہ (٦١٤٣) استیعاب (٣١٥٦) تجرید (١٩١/٢)

سے گزرے جو وضو کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبصیر! پاؤں کے تلوے، پاؤں کے تلوے''۔ تو اس کا نام ابوبصیر پڑ گیا۔

ابوموسیٰ نے ذیل میں ذکر کیا ہے کہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں محمد بن محمود بن محمد بن سلمہ ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے دو طریق سے بحوالہ یحییٰ بن سعید نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قدموں کے تلوے دھوؤ''۔ تو وہ اپنے قدموں کے تلوے دھونے لگا، بقیہ حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۳۷۰ ابوغطیف ❶

اسماء میں غطیف میں گزر چکے ہیں، ان کے بارے میں اختلاف ہے۔

۱۰۳۷۱ ابوغلیظ ❷

بن امیہ بن خلف جمحی، بعض نے کہا: ابن مسعود بن امیہ بن خلف، ابوغلیظ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: عنبسہ، بعض نے کہا: نشیط، وہ عبداللہ بن معاویہ جمحی کے جداعلیٰ ہیں جو ترمذی کے شیخ ہیں۔ خطیب ❸ نے اسماعیل بن اسحاق رقی کے سوانح میں بحوالہ ابوعباس بن نجیح نقل کیا ہے، وہ میرے نزدیک ابن نجیح کے فوائد میں عالی سند سے ہے، فرماتے ہیں: ہم سے اسماعیل نے بحوالہ ابوغلیظ بن اُمیہ بن خلف نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر چڑیا تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورا کے دِن روزہ رکھا''۔ ❹ اسماعیل کا قول ہے: عبداللہ بن معاویہ ابوغلیظ کا بیٹا تھا، اسے دوسرے طریق سے بحوالہ اسماعیل بن اسحاق نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوعلیط، پھر اسے تیسرے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن معاویہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ اپنے دادا سے روایت کر رہے ہیں، بحوالہ ابوامیہ بن عنبسہ بن امیہ بن خلف، پہلا قول قابل اعتماد ہے۔

اسے ابن قانع نے نقل کیا ہے، اپنی کتاب میں فرمایا: بحوالہ عبداللہ بن معاویہ، پہلے کا ذکر کیا، لیکن اسے سلمہ بن اُمیہ بن خلف کے سوانح میں یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ ان کی کنیت ہے نقل کیا ہے۔ ایسا نہیں جو بغوی کا گمان ہے۔

۱۰۳۷۲ ابوغنیم

ان کا نام قیس ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۷۳ ابوغَوْث ❺

بن حصین خثعمی۔ فرع کا ایک شخص ہے، جو مدینہ کے نواح میں معروف جگہ ہے۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ابن ماجہ ❻ نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے، نبی کریم ﷺ سے میت کی طرف سے حج کے بارے میں

---

❶ اسد الغابہ (٦١٤٥) استیعاب ❷ اسد الغابہ (٦١٤٥) تجرید (١٩١/٢)

❸ تاریخ بغداد (٢٩٥/٦) ❹ جامع المسانید والسنن (٣٣٧/١٤) اسد الغابہ (٦١/٥)

❺ اسد الغابہ (٦١٤٦) تجرید (١٩٢/٢) ❻ ابن ماجہ (٢٩٠٥)

پوچھا گیا، ان سے عطاء خراسانی نے روایت کی، اور ان سے کچھ نہیں سنا، فرماتے ہیں وہ عرج پر اترتے تھے، وہ فرع کا نواحی علاقہ ہے۔

نوٹ: قسم ثانی خالی ہے اور یہی حال قسم ثالث کا ہے۔

القسم الرابع ازحرف غین

۱۰۳۷۴ ابوغلیط

ان سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں مجہول راوی ہیں۔ اس کے الفاظ عجیب ہیں ان کا نام سلمہ بن حارث ہے ایسا ہی تجرید [1] میں لکھا ہے۔ ابن الاثیر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں۔ کنیتوں کے علاوہ ناموں میں بھی ان کا تذکرہ نہیں ہے۔ واللہ المستعان

---

[1] ابن ماجہ (۲۹۰۵)

حرف الفاء

القسم الاوّل از حرف فاء

۱۰۳۷۵ ابوفاطمہ ازدی [1]

بعض نے کہا: دوسی، بعض کا قول ہے: لیثی، ابن یونس نے مصر کی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: دوسی صحابی ہیں، مصر کی فتح میں حاضر ہوئے، حاکم نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جن کا نام معلوم نہیں۔ فرماتے ہیں: ابوزرعہ، بغوی اور ابن سمیع نے شام آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ربیع جیزی نے مصر آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن برقی کا قول ہے: مصر میں تھے، ان سے تین احادیث مروی ہیں، مسلم نے کنیتوں میں فرمایا اور ابواحمد نے ان کی پیروی کی ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ فضل غلابی کا قول ہے: ان کی قبر شام میں فضالہ بن عبید کی قبر کی طرف ہے۔ حاکم نے ان کے اور ابوفاطمہ لیثی کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مصری اور دوسرے نے ابوفاطمہ ازدی ہیں۔ فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: شامی۔ واللہ اعلم۔

مزی نے تہذیب میں فرمایا: ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے کہا: انیس یا عبداللہ بن انیس۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے کثیر بن قلیب، کثیر بن مرہ، ابوعبدالرحمٰن حُبلی نے روایت کی، ان سے مسلم بن عبداللہ جھنی نے مرسل روایت نقل کی ہے۔ دوس کے پاس ان کی حدیث حسن سند سے ہے۔

ابن مبارک نے زہد میں بطریق حارث بن یزید بحوالہ کثیر اعوج نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم ذی صواری کے مقام پر تھے، ہمارے ساتھ ابوفاطمہ ازدی تھے۔ ان کی پیشانی اور دونوں گھٹنے سجدوں کی کثرت سے سیاہ ہو چکے تھے۔

۱۰۳۷۶ ابوفاطمہ انصاری [2]

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ضعیف طریق سے ابان بن ابی عیاش سے جو متروک راوی ہیں، بحوالہ انس ان کی حدیث نقل کی ہے کہ ابوفاطمہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تم پر روزہ فرض ہے بے شک اس کی مثل نہیں''۔ [2]

---

[1] اسد الغابہ (٦١٥٠) تجرید (١٩٢/٢) [1] اسد الغابہ (٦١٤٨) تجرید (١٩٢/٢)

[2] نسائی (٤١٧٨) ابن ماجہ (١٤٢٢) مسند احمد (٤٢٨/٣) طبرانی (٨١٠/٢٢) الآحاد والمثانی (٢١٨/٢) مجمع الزوائد (٢٤٩) جامع المسانيد والسنن (٣٤٣/١٤) مسند جامع (٣٢٤/١٦) اسد الغابہ (٦٢/٥)

احتمال ہے کہ یہ ازدی ہوں، کیونکہ انصاری ازد سے ہیں، اور روزے کا بھی ذکر کیا، جو حدیث ازدی کے بعض طرق میں ہے، لیکن حدیث کا مخرج مختلف ہے۔

۱۰۳۷۷ ابوفاطمہ لیثی

حاکم نے بحوالہ دوسی ان کا الگ ذکر کیا ہے اور یہ بخاری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے دوسی کے سوانح میں فرمایا، بعض کا قول ہے: لیثی، اس کا احتمال ہے۔

۱۰۳۷۸ ابوفاطمہ ضمری [1]

بخاری کا قول ہے: ابن ابواویس نے فرمایا: مجھ سے میرے بھائی نے بحوالہ مسلم بن عقیل مولیٰ زرقیین نقل کیا، میں عبیداللہ بن ابوایاس بن ابوفاطمہ ضمری کے پاس گیا۔ اور کہا: اے ابوعقیل! مجھ سے میرے والد نے بحوالہ میرے دادا روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ تندرست رہے بیمار نہ ہو؟'' (الحدیث) اس میں ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ مومن کو آزماتا ہے، وہ اس کی کرامت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ یا اس لیے کہ اس کا اللہ کے نزدیک ایک مقام ہے جس پر وہ آزمائشوں کے بغیر نہیں پہنچ سکتا''۔ [2] ابوعقیل مذکور کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، اس پر اضافہ نہیں کیا۔

مجھے ابن مندہ کی معرفہ میں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے۔ بطریق ابوعامر عقدی بحوالہ عبداللہ بن ابوایاس، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: اسے رشدین بن سعد نے بحوالہ عبداللہ نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: لیکن ان کے والد کا نام ایاس کے بجائے انس ہے، اسی طرح فرمایا: اسے حاکم نے رشدین کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ایاس، شاید نسخے سے وہم ہوا ہے۔

۱۰۳۷۹ ابوفراس اسلمی

ربیعہ بن کعب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۸۰ ابوفراس اسلمی [1]

دوسرے ہیں، ان کا نام معلوم نہیں، بخاری نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ حاکم نے ان کی پیروی کی ہے۔ بخاری نے بحوالہ ابوفراس جو قبیلہ اسلم کا ایک شخص ہے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟.... (الحدیث)

ابوعمر نے حاکم کی پیروی میں فرمایا: زیادہ قوی یہ ہے کہ وہ دو ہیں، کیونکہ ابوفراس کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔

ان سے ابوعمران جونی، ربیعہ بن کعب نے روایت کی، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ زید بن دشنہ کے پاس آئے یہاں تک کہ وہ حرہ کے بعد وفات پا گئے حاکم نے اضافہ کیا ہے، اور دونوں کی حدیث کا الگ ذکر کیا ہے، وہ روایت اس روایت کے علاوہ

---

[1] اسد الغابہ (٦١٥١) تجرید (٢/١٩٧) [2] مجمع الزوائد (٢/٢٩٣)

[1] اسد الغابہ (٦١٥٤) تجرید (٢/١٩٢)

ہے۔ اوروں نے اس کی تائید کی ہے کہ مشہور یہ ہے کہ ربیعہ بن کعب سے ابوسلمہ عبدالرحمٰن کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی، میں نے مستدرک حاکم میں مبارک بن فضالہ کے طریق سے بحوالہ عمران جونی نقل کیا ہے کہ مجھ سے ربیعہ بن کعب اسلمی نے روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا..... (الحدیث)

یہ حدیث ربیعہ ہے جسے محدثین نے ان کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔ اگر مبارک بن فضالہ نے اسے یاد کیا تو وہ پہلی ہے۔ انہوں نے تاخیر کی یہاں تک کہ انہیں ابوعمران جونی ملے، انہوں نے ان کا دوبارہ نام لیا، اور دوسری کنیت لکھی، یہ زیادہ مناسب ہے کہ انہیں وہم ہوا ہے، ہاں میں نے بغوی سے مروی سند سے ابوفراس اسلمی کا ذکر دوسری حدیث میں پایا ہے، فرماتے ہیں: ابوفراس اسلمی مدینہ میں رہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی پھر بطریق ابن لہیعہ بحوالہ ابوفراس اسلمی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا اور آپ کی ضروریات کا خیال رکھتا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت الخلاء کے لیے پانی لا کر دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا''۔ انہوں نے کہا: اللہ سے دعا کر دیجئے کہ مجھے قیامت کے دن آپ کے ساتھ کرے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر سجود کی کثرت سے میری مدد کرو''۔ [1] یہ ربیعہ بن کعب کی حدیث کی طرح ہے۔ گویا وہ اس روایت میں مذکور نوجوان ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوفراس ربیعہ بن کعب کے علاوہ ہیں۔

۱۰۳۸۱ ابوفروہ

حارث بن ہشام، قاف میں آئیں گے، اس میں کہتے ہیں: ابوقُرہ۔

۱۰۳۸۲ ابوفروہ اشجعی

وہ نوفل والد فروہ ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔ کنیتوں میں مسند حارث میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۳۸۳ ابوفریعہ اسلمی [2]

ابوعمر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، حنین میں حاضر ہوئے، مجھے معلوم نہیں کہ انہیں روایت حاصل ہے۔

ابن مندہ نے ان کے لیے ان کے پوتوں کے طریق سے ان کی مسند سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صفین کے دن لوگ متفرق ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنوسلیم رہے: ''اے بنوسلیم! اللہ تعالیٰ تمہیں اس دن نہیں بھرے گا''۔ [3] فرماتے ہیں: ابوفریعہ ان کی کنیت ہے۔

۱۰۳۸۴ ابوفسیلہ

واثلہ بن اسقع، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ بغوی، ابن ماجہ نے ان کی حدیث بطریق عباد بن کثیر فلسطینی، بحوالہ ان کی ایک

---

[1] مسلم (۱۰۹۴) ابوداود (۱۳۲۰) ترمذی (۳۴۱۶) نسائی (۱۱۳۷)

[2] اسد الغابہ (٦١٥٧) استیعاب (٣١٦٥) تجرید (٢/١٩٣)

[3] جامع المسانید والسنن (١٤/٣٤٧)

خاتون نقل کی ہے، ان کا نام فسیلہ تھا، میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کیا یہ عصبیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے''۔ [1]

ابوداؤد نے بطریق سلمہ بنت بسر بحوالہ بنت واثلہ بن اسقع، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یارسول اللہ! عصبیت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو''۔

ابن عساکر نے اس کا یقین کیا ہے اور ان کی پیروی کرنے والوں نے بھی ان کا یقین کیا ہے کہ فسیلہ وہ بنت واثلہ ہیں جو اس روایت میں واضح نہیں۔

۱۰۳۸۵ ابوفضاله انصاری [2]

احمد، حارث بن ابواسامہ نے اپنی اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابوخیثمہ، بغوی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسد بن موسیٰ نے صحابہ میں، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے موسیٰ نے بحوالہ فضالہ بن ابوفضالہ انصاری روایت کیا، ابوفضالہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، وہ اہل بدر میں سے تھے۔

اسے ابن ابوخیثمہ نے بحوالہ ابن راشد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے بحوالہ فضالہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مرنے سے پہلے امیر بنایا جائے گا''۔ پھر یہ اس سے رنگین ہوگی یعنی ان کے سر کے خون سے ان کی داڑھی رنگین ہوگی۔ [2]

فضالہ نے فرمایا: میرے والد صفین میں ان کے ساتھ تھے، اور آپ کے ساتھ شہید ہوئے۔ ابوفضالہ اہل بدر میں سے ہیں۔

احمد نے اسے طویل روایت کیا ہے۔ اس میں ابوفضالہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصے کا اضافہ کیا ہے۔ اس میں فضالہ موجود تھے۔ اسی طرح اسے بغوی نے بحوالہ محمد بن راشد طویل نقل کیا ہے۔

۱۰۳۸۶ ابوفضل عباس بن عبدالمطلب ہاشمی، رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔

۱۰۳۸۷ ابوفوره حدیر اسلمی، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۳۸۸ ابوفکیهه جهمی [3]

مولیٰ صفوان بن امیہ، بعض کا قول ہے: مولیٰ بنوعبددار، بعض نے کہا: وہ ازد سے ہیں، اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائے، تو امیہ بن خلف نے ان کے پاؤں میں رسی ڈال کر باندھ لیا۔ پھر انہیں کھینچا اور رمضاء مقام پر ڈال دیا، اور اس کا گلہ گھونٹنے لگے۔ اس کا بھائی ابی بن خلف آیا، اس نے کہا: اور زیادہ تکلیف دو، وہ اسی طرح کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے گمان کیا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور انہیں خرید کر آزاد کردیا۔

ان کا نام یسار ہے، تحتانیہ میں گزر چکا ہے۔ بعض نے کہا ان کا نام افلح بن یسار ہے۔ عمر بن شبہ نے فرمایا: بعض کا قول

---

[1] اسد الغابه (٦١٥٨) تجريد (١٩٣/٢) [2] مسند احمد (١٠٢/١) اسد الغابه (٦٦/٥)

[2] مسند احمد (١٠٢/١) اسد الغابه (٦٦/٥) [3] اسد الغابه (٦١٤٢) تجريد (١٩٣/٢)

ہے: اشعریین کی طرف منسوب ہیں۔

۱۰۳۸۹ ابوفیل خُزاعی [1]

مطین، ابن سکن وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے، سماک بن حرب کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن جبیر خزاعی نے بحوالہ ابوفیل نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اسے گالی نہ دو"۔ [2] یعنی ماعز بن مالک کو جب انہیں رجم کیا گیا۔

بغوی کا قول ہے: ان کی اس کے علاوہ حدیث نہیں اور ان سے ماک بن حرب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی، ابن سکن کی روایت میں ہے: اسے گالی نہ دو یعنی عریب بن مالک کو، کتاب کے حاشیہ میں ہے، عریب ان کا نام اور ماعز ان کا لقب ہے۔

القسم الثانی ازحرف فاء

اس میں رجال میں سے کسی کا ذکر نہیں۔

القسم الثالث ازحرف فاء

۱۰۳۹۰ ابوفالج انماری [3]

ابن ابوحاتم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل نہیں۔ حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جاہلیت میں خون کھایا، نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، فتح کے بعد حمص آئے، معاذ بن جبل کے ساتھ تھے۔

یہ باقی سب بحوالہ محمد بن زیاد مذکور ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے چند ساتھیوں اور ان لوگوں کا زمانہ پایا جو اسلام لائے تھے اور نبی کریم ﷺ زندہ تھے، خون کا کھانا جاہلیت میں تھا۔

ان سے محمد بن زیاد الہانی، مروان بن رُوبہ نے روایت کی، بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ابو یمان نے فرمایا، ہم سے صفوان بن عمرو نے بحوالہ ابوفالج روایت کیا، فرماتے ہیں: حمص کی فتح کے بعد حمص آئے، احمد نے بطریق شرحبیل بن مسلم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے دو آدمیوں کو جاہلیت میں خون کھاتے ہوئے دیکھا، وہ یہ ہیں: ابوعنبہ خولانی اور ابوفالج انماری۔ [4]

ابوزرعہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد طبقہ علیا میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: معاذ کے ساتھ تھے، ابوعیسیٰ نے حمصیین میں ابوعبیدہ اور معاذ کے ساتھیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جابیہ کے خطبے میں ۱۶ھ میں موجود تھے۔

۱۰۳۹۱ ابوفراس نہدی

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابوداؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا قصہ ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ ربیع بن زیاد حارثی ہیں، بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد کیا ہے۔ خلیفہ کا قول ہے: ربیع بن زیاد کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، ممکن ہے کہ ان کی دو کنیتیں ہوں۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٦٢) تجرید (١٩٣/٢)

[2] طبرانی (٨١٧/٢٢) مجمع الزوائد (٣٩٩/٩) کشف الاسرار (٢٥٩/١) کنز العمال (٣٣٦٤٥) اسد الغابہ (٦٧/٥)

[3] اسد الغابہ (٦١٥٢) تجرید (١٩٢/٢) [4] مسند احمد (٢٠٠/٤)

۱۰۳۹۲ ابوفرقد

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، اور اہواز کی فتح میں ۱۸ھ میں حاضر ہوئے۔ ابن ابوشیبہ کا قول ہے: ہم سے ریحان بن سعید نے بحوالہ ابوفرقد روایت کی۔ فرماتے ہیں: سوق اھواز میں فتح کے دن ہم ابوموسیٰ کے ساتھ تھے۔ مشرکین میں سے ایک شخص دوڑا، اس سے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا: بچاؤ کرو۔ تو فوراً ابوموسیٰ نے فرمایا: یہ امان ہے، اور اسے چھوڑ دیا۔

القسم الرابع ازحرف فاء

۱۰۳۹۳ ابوفاختہ [1]

تابعی ہیں، تابعین میں معروف ہیں، مرسل حدیث نقل کی ہے۔ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے، جو ثابت نہیں۔ ہشام بن محمد بن عمارہ کے طریق سے بحوالہ ابوفاختہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے..... (الحدیث)

عجلی، ابن حبان وغیرہ نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ قابل توجہ ہے۔ ان کا نام سعید بن علاقہ ہے، مذکورہ حدیث ابوداؤد طیالسی نے نقل کی ہے۔ بحوالہ والد عمرو بن ثابت، فرماتے ہیں: ابوفاختہ سے بحوالہ علی فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں رات گزاری..... (الحدیث) [2]

۱۰۳۹۴ ابوفاطمہ ضمری [3]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے: ان کے سوانح میں ابوفاطمہ ازدی کی ایک حدیث نقل کی ہے، ان دونوں کا مخرج ایک ہے، گویا بعض راویوں نے ان کی نسبت میں غلطی کی ہے، احتمال ہے کہ لیثی پہلے پر مقدم ہوں کیونکہ لیث اور ضمرہ بنوکنانہ سے ہیں، جیسا کہ دوس اور انصار ازد سے ہیں۔

۱۰۳۹۵ ابوفحم بن عمرو [4]

ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بحوالہ ابوعلی سمرقند میں [5] بحوالہ ابوفحم بن عمرو نقل کیا ہے کہ انہوں نے احجار زیت کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

میں کہتا ہوں: وہ واضح تبدیلی ہے۔ وہ بحوالہ عمیر مولیٰ آبی اللحم مروی ہے انہوں نے عمیر کو بدل کر عمر کر دیا، اور اسے اپنی جگہ سے مؤخر کر دیا، اور مولیٰ کو بدل کر بیٹا کر دیا، آبی کو بدل دیا وہ اسم فاعل ہے اسے کنیت بنا دیا، لام کو بدل کر فاء کر دیا، یہ حدیث عمیر سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم!

---

[1] اسد الغابہ (٦١٤٧) تجرید (١٩٢/٢)

[2] مسند احمد (١٠١/١) مسند ابویعلی (٥١٠) المعجم الکبیر (٢٦٢٢/٢٩) مجمع الزوائد (١٦٩/٩) جامع المسانید والسنن (٣٤١/١٤)

[3] ۱۰۳۷۱ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ [4] اسد الغابۃ (٦١٥٣) تجرید (١٩٢/٢) [5] اسد الغابہ (٦٤/٥)

حرف القاف

القسم الاوّل ازحرف قاف

۱۰۳۹۶ ابوقابوس

ان کا نام مخارق ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: ابومخارق۔

۱۰۳۹۷ ابوقاسم انصاری [1]

انس کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ بقیع میں تھے، ایک شخص نے کہا: اے ابوقاسم! رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو نہیں بلایا، میری مراد فلاں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو''۔ [2]

اسے بخاری نے نقل کیا ہے: مجھے اس شخص کا نام اور نسب معلوم نہیں۔

۱۰۳۹۸ ابوقاسم [3]

مولیٰ ابوبکر صدیق، خیبر میں شریک ہوئے، بعض کا قول ہے: اس کا نام قاسم ہے، اسے ابن ابوخیثمہ نے بطریق مطرف بحوالہ ابوقاسم مولیٰ ابوبکر صدیق نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے لہسن کھایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ بدبودار ترکاری کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، یہاں تک کہ اس کی بدبو اس کے منہ سے دور ہو جائے''۔ [4]

مطین، بغوی، دولابی نے دوسرے طریق سے بحوالہ ابوقاسم مولی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو تلوار سے مارا، وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا؟'' اس نے کہا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ! جب تک چاہو زندہ رہو''۔ ابن ابوخیثمہ کے الفاظ ہیں، دوسروں کے نزدیک: ''جب تک طاقت رکھتے ہو زندہ رہو''۔

۱۰۳۹۹ ابوقاسم

محمد بن حاطب جمحی، ابوقاسم محمد بن طلحہ بن عبیداللہ، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٦٣) تجرید (١٩٣/٢)

[2] بخاری، کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الأسواق (الحدیث: ٢١٢٠، ٢١٢١) السنن الکبریٰ (٣٠٨/٩) اسد الغابة (٦٨/٥)

[3] اسد الغابہ (٦١٦٤) تجرید (١٩٣/٢)

[4] جامع المسانید والسنن (٣٥١/١٤) اسد الغابہ (٦٨/٥)

۱۰۴۰۰ ابوقاسم [1]

ان کا نام معلوم نہیں، کسی کی طرف نسبت نہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ان سے بکر بن سوادہ نے روایت کی، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کیا وہ مولیٰ ابوبکر ہیں یا مولیٰ زینب بنت جحش ہیں؟ یا ان دونوں کے علاوہ کسی کے مولیٰ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس کا ذکر نہیں کہ مولیٰ زینب ہیں۔

۱۰۴۰۱ ابوقبیصہ

ذؤیب خزاعی ہیں، حاکم نے ذکر کیا، ابوقبیصہ ہلب، دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۰۲ ابوقتادہ بن ربعی انصاری [2]

مشہور ہے کہ ان کا نام حارث ہے، واقدی، ابن قداح، ابن کلبی نے یقین کیا ہے کہ ان کا نام نعمان ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام عمرو ہے، ان کے والد ربعی ہیں، وہ ابن بلدمہ بن خناس بن عبید بن غنم بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی ہیں۔ ان کی والدہ کبشہ بنت مطہر بن حرام بن سواد بن غنم ہیں۔ ان کے بدر میں حاضر ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ نہیں کیا، وہ اس پر متفق ہیں کہ وہ اُحد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہسوار کہا جاتا تھا۔

صحیح مسلم میں یہ ثابت ہے یہ سلمہ بن اکوع کی طویل حدیث میں ہے جس میں ذی قرد وغیرہ کا قصہ ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ذی قرد کے دِن ملے میری طرف دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! اس کے بالوں اور جلد میں برکت فرما اور اس کے چہرے کو سرخرو فرما''۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ کا چہرہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تمہارا چہرہ نہیں؟'' میں نے عرض کیا: جو تیر مجھے لگا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ''۔ میں نزدیک ہوا تو اس پر لعاب لگایا پھر نہ اس پر وار ہوا اور نہ وہ ہرا ہوا۔ [3] طویل حدیث میں ان کا ذکر ہے۔

سلمہ بن اکوع نے طویل حدیث میں فرمایا جسے مسلم نے نقل کیا ہے: ''ابوقتادہ ہمارے اچھے شہسوار اور سلمہ بن اکوع ہمارے اچھے پیادہ ہیں''۔

یہ قصہ ابن مندہ کی معرفہ میں عالی سند سے ہے۔ خود حدیث ابوقتادہ میں معجم صغیر طبرانی کے آخر میں یہ قصہ ہے، انہیں

---

[1] اسد الغابہ (٦١٦٥) استیعاب (٣١٧٠) تجرید (١٩٤/٢)

[2] اسد الغابہ (٦١٦٦) تجرید (١٩٤/٢)

[3] المعجم الکبیر (٢٢/٧) کنز العمال (٢٩٩٠٨) مجمع الزوائد (٣٦٣/٩) اسد الغابہ (٦٩/٥)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہسوار کہا جاتا تھا۔

اسی طرح بحوالہ معاذ اور عمر روایت کیا، ان سے ان کے دونوں بیٹوں ثابت، عبداللہ اور ان کے مولا ابو محمد نے روایت کیا جو نافع اقرع ہیں۔ انس، جابر، عبداللہ بن رباح، سعید بن کعب بن مالک، عطا بن یسار اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابن مندہ کا قول ہے: احد اور اس کے بعد غزوات میں حاضر ہوئے، حاکم کا قول ہے: بعض نے کہا: بدری ہیں۔ ایاس بن سلمہ نے بحوالہ اپنے والد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے شہسواروں میں سب سے بہتر ابوقتادہ ہیں۔ ابونضرہ نے بحوالہ ابوسعید فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے ابوقتادہ۔

ایک روایت میں بحوالہ ابوقتادہ جو فاطمہ بنت محمد صالحیہ کے سامنے پڑھا گیا اور ہم سن رہے تھے بحوالہ نصیر بن شیرازی، ہمیں عبدالحمید بن عبدالرشید نے اپنی کتاب میں خبر دی کہ ہمیں حافظ ابوعلاء نے بحوالہ ابوقتادہ بتایا کہ انہوں نے بدر کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پہرہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابوقتادہ کی حفاظت فرما، جیسا کہ اس نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس رات پہرہ دیا''۔

اس میں بحوالہ قتادہ مروی ہے، فرماتے ہیں: مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں پر ٹوٹ پڑے تو میں ان کا پیچھا کر کے ان تک پہنچ گیا، مسعدہ کو میں نے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: ''فلاح پائے چہرہ''۔ طبرانی کا قول ہے: ابوقتادہ سے ان کے بیٹے کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ ہم نے اسے عبدہ سے سنا ہے، وہ فصیح، عقلمند اور دیانت دار خاتون تھیں۔

میں کہتا ہوں: پہلی حدیث بحوالہ ابوقتادہ طویل قصے کے ساتھ مروی ہے۔ بروایت عبداللہ بن رباح، بحوالہ ابوقتادہ، فرماتے ہیں: میں بعض سفروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب اپنی سواری سے جھکے تو میں نے سہارا دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت کی''۔

اسے مسلم نے طویل نقل کیا ہے۔ اس میں ہے ان لوگوں کے نماز پڑھے بغیر سوئے رہنے کا واقعہ ہے، اس کے آخر میں ہے: ''قوم کو پلانے والے سب سے آخر میں پئیں''۔ [1]

بدر کی رات عبدہ کی روایت میں ان کا قول غلط ہے، کیونکہ وہ بدر میں شریک نہیں، دوسری حدیث میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

خلافت علی رضی اللہ عنہ میں کوفہ میں ابوقتادہ کی وفات ہوئی، بعض نے کہا: ان پر چھ تکبیریں کہی گئیں، فرماتے ہیں: وہ بدری ہیں، حسن بن عثمان نے فرمایا: ۶۰ ھ میں فوت ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے۔ [2] خلیفہ کا قول ہے: مکہ پر انہیں امیر بنایا، اس کے بعد قثم بن عباس کو امیر بنایا، واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: مدینہ میں ۵۴ ھ میں فوت ہوئے اور بہتر (۷۲) سال عمر پائی۔ بعض کا قول ہے: ستر (۷۰) سال کے تھے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہمارے علماء میں اس بارے میں اختلاف ہو، اہل کوفہ نے روایت کی کہ وہ کوفہ میں فوت ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں پچاس (۵۰) اور ساٹھ (۶۰) کے درمیان وفات پانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان

---

[1] مسلم (٣١١/٦٨١) [2] جامع المسانيد والسنن (٣٥٢/١٤) اسد الغابه (٦٩/٥)

کی سند سے نقل کیا کہ مروان جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے والی تھے، تو ابوقتادہ کی طرف ایک شخص کو بھیجا تاکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ٹھہرنے کی جگہ دکھائیں وہ ان کے ساتھ گئے، انہوں نے وہ مقامات انہیں دکھائے۔

عبدالرزاق کی روایت بھی اس کے مؤخر ہونے پر دلالت کرتی ہے جو بحوالہ عبداللہ بن محمد بن عقیل مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ آئے تو ان سے لوگ ملے، انہوں نے ابوقتادہ سے فرمایا: اے انصار کی جماعت! مجھے تمہارے سوا تمام لوگ ملے ہیں۔

۱۰۴۰۳ ابوقتادہ سدوسی

مسند بقی بن مخلد میں ان کی حدیث ہے، اسی طرح تجرید [1] میں ہے۔

۱۰۴۰۴ ابوقتیلہ

ان کا نام مرثد بن وداعہ حمصی ہے، اسماء میں گزر چکے ہیں، ابن ابوخیثمہ اور بغوی نے کنیتوں میں اسے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۰۵ ابوقحافہ

عثمان بن عامر تیمی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۰۶ ابوقحافہ [2]

بن عفیف مری ہے، ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ دمشق [3] میں رہے۔ فرماتے ہیں: ابوحسن رازی والد تمام نے ان میں سے بعض سے ذکر کیا ہے کہ سویقہ جناح میں جو گھر ہے وہ ابوقحافہ اور معاویہ جو عفیف کے بیٹے ہیں ان کے گھر ہیں، ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل ہے۔

۱۰۴۰۷ ابوقدامہ انصاری [4]

ابوعباس بن عقدہ نے کتاب الموالاۃ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جس میں حدیث کے کئی طرق جمع ہیں: ''میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے''۔ [5]

اس میں محمد بن کثیر کے طریق سے بحوالہ ابوطفیل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن حاضر تھے کھڑے ہوں، سترہ آدمی کھڑے ہوئے، ان میں ابوقدامہ انصاری تھے۔ انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اس کے بعد والے حالات میں ان کے والد کا نام اور تمام ان کا نسب ہے، مذکور ہے۔

---

[1] التجرید (۱٦۸) [2] اسد الغابہ (٦۱٦۸) تجرید (۱۹٤/۲)

[3] اسد الغابہ (۷۰/۵) [4] اسد الغابہ (٦۱٦۹) استیعاب (۳۱۷۳) تجرید (۱۹٤/۲)

[5] مسند احمد (۷۰/٤) المعجم الکبیر (٤۹٦۸/۵) مجمع الزوائد (۱۰٤/۹) جامع المسانید والسنن (٤۰۲/۱٤)

۱۰۴۰۸ ابوقدامه بن حارث ❁

بنوعبد مناۃ بن کنانہ سے ہیں، بعض کا قول ہے: بنوعبد بن کنانہ سے ہیں، ابن دباغ نے بحوالہ عدوی ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ اُحد میں شریک ہوئے، ابن عبدالبر کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر ❁ نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابن دباغ نے بحوالہ عدوی اضافہ کیا ہے، وہ اُحد میں پانچ سال کے تھے، زندہ رہے۔ یہاں تک کہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، ان کی نسل نہیں بڑھی، فرماتے ہیں بعض کا قول ہے: ابوقدامہ بن سہل بن حارث بن جعدبہ بن ثعلبہ بن سالم بن مالک بن واقف ہیں، وہ سالم ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ انصار میں سے دوسرے ہیں، بنوکنانہ کے ساتھ جمع نہیں ہوئے، وہ اس کے علاوہ ہیں۔ شاید یہ پہلے والے ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔

۱۰۴۰۹ ابوقراد سلمی ❁

ابن ابوعاصم، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اہل بصرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ دونوں نے اسے بطریق ابوجعفر خطمی بحوالہ ابوقراد سلمی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، جب آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اس میں ہاتھ ڈالا اور وضو کیا، ہم نے آپ کو تلاش کیا اور وہ پانی تھوڑا تھوڑا پی لیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اس کام پر تمہیں کس نے آمادہ کیا؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے تو امانتیں ادا کرو، بات کرو تو سچ بولو، اور اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو''۔ ❁ اس کا مدار عبداللہ بن قیس ہیں، وہ ضعیف راوی ہیں۔

ایک اور ضعیف راوی نے ان کی مخالفت کی ہے، وہ حسن بن ابوجعفر ہیں، ان دونوں نے اسے ابوجعفر خطمی سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابوقراد روایت کیا، دونوں میں سے ایک طریق وہم ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ یہ اولیٰ ہو۔ میں نے عبدالرحمٰن میں اس پر تنبیہ کر دی ہے۔

۱۰۴۱۰ ابوقرصافه

ان کا نام جندرہ ہے۔ اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۱۱ ابوقُرّہ ❁

مولیٰ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام مخزومی، بعض کا قول ہے: ابوفروہ۔ ابوعمر کا قول ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایمان لائے۔ واقدی نے ان کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال تقسیم کیا، میرے لئے

❁ پہلے سوانح میں گزر چکے ہیں۔ ❁ اسد الغابہ (۷۱/۵) ❁ اسد الغابہ (۶۱۷۰) استیعاب (۳۱۷٤) تجرید (۱۹٤/۲)
❁ الآحاد والمثانی (۸۱/۳) ❁ تجرید (۱۹۵/۲)

میرے مولیٰ کی طرح حصہ دیا، ابوعمر نے حرف فاء میں اور حاکم نے حرف قاف میں ان کا ذکر کیا ہے، دوسرا اولیٰ ہے۔

۱۰۴۱۲ ابوقُرّہ بن معاویہ ✿۱

بن وہب بن قیس بن حجر کندی، ابن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: شریف آدمی تھے، ✿۲ نبی کریم ﷺ کے پاس وفد میں آئے، ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ ان کا بیٹا عمرو بن ابوقرہ شریح کے بعد کوفہ کے قاضی بنا۔

۱۰۴۱۳ ابوقریع ✿۳

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: طالب بن قریع نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں حج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے ساتھ تھا۔ ✿۴

۱۰۴۱۴ ابوقصم

اُحد کے دِن لڑائی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ کنیت رکھی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۱۵ ابوقطبہ بن عمرو

یا عامر بن حدیدہ انصاری، ان کا نام یزید ہے۔

۱۰۴۱۶ ابوقطن

وہ قبصہ بن مخارق ہلالی ہیں، اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۱۷ ابوقُلب

تجرید ✿۵ میں مذکور ہے کہ بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں ان کی ایک حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۸ ابوقمراء ✿۶

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بطریق ابوعبدالرحمٰن نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے شریک نے گویا وہ ابن ابونمر ہیں بحوالہ ابوقمراء فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں حلقہ باندھے ہوئے تھے، ہم باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرے سے ہمارے پاس آئے، پھر اصحاب قرآن کے پاس بیٹھ گئے، فرمایا: ''اس مجلس کا مجھے حکم دیا گیا ہے''۔ ✿۷

۱۰۴۱۹ ابوقنشر

وہ حبان بن ابجر ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں، ابواحمد نے ان کی کنیت ذکر کی ہے۔

✿۱ اسد الغابہ (٦١٧٢) تجرید (١٩٤/٢) ✿۲ اسد الغابہ (٧١/٥) ✿۳ اسد الغابہ (٦١٧٣) تجرید (١٩٥/٢)

✿۴ جامع المسانيد والسنن (٤٠٤/١٤) اسد الغابہ (٧١/٥) ✿۵ التجريد (١٦٨) ✿۶ اسد الغابہ (٦١٧٦) تجريد (١٩٥/٢)

✿۷ كنز العمال (٤٠٤٠) جامع المسانيد والسنن (٤٠٥/١٤) اسد الغابہ (٧٣/٥)

۱۰۴۲۰ ابوقیس

صرمہ بن ابوقیس یا ابن ابوانس یا اس کے علاوہ ہیں، ان کے مکمل حالات حرف صاد میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۲۱ ابوقیس بن حارث [۱]

بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی، اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں، اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے۔ عبداللہ بن حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب محمد بن اسحاق [۲] نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر نے بحوالہ محمد بن اسحاق نقل کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے۔ ابن اثیر [۳] نے تعاقب کیا ہے کہ مغازی کے نسخے بحوالہ ابن اسحاق اس پر متفق ہیں کہ عبداللہ ان کے بھائی ہیں، ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق [۴] نے بھی ذکر کیا ہے کہ یمامہ میں شہید ہوئے، اسی طرح زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۲۲ ابوقیس بن عمرو

بن عبدوڈ بن عبد بن ابوقیس بن عبدوقد بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر قرشی عامری، ان کے والد قریش کے زمانے میں شہسوار تھے، یہ وہی ہیں۔ جنہوں نے غزوۂ خندق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مبارزت کی تھی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کردیا۔ زبیر نے ان ابوقیس کی ایک بیٹی ذکر کی ہے، عمرو بن عبدوڈ کی نسل میں سوائے اس کی نسل کے کوئی باقی نہ رہا۔

۱۰۴۲۳ ابوقیس جہنی [۵]

فتح کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، گاؤں میں رہتے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر تک زندہ رہے۔ [۶] یہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۲۴ ابوقیس بن معلی [۷]

بن لوذان بن حارثہ انصاری خزرجی، ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے۔ ابن اثیر [۸] نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۲۵ ابوقیس بن أسلت [۹]

اسلت کا نام ونسبت یہ ہے: عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن اوس اُوسی، ان کے نام میں

---

[۱] اسد الغابہ (٦١٨٠) استیعاب (٣١٧٩) تجرید (١٩٦/٢) [۲] السیرة النبویة (١١٦/٢) (١١٧/٢)
[۳] اسد الغابہ (٧٣/٥) [۴] السیرة النبویة (١١٦/٢) (١١٧/٢) [۵] اسد الغابہ (٦١٨١) استیعاب (٣١٨١) تجرید (١٩٦/٢)
[۶] اسد الغابہ (٧٥/٥) [۷] اسد الغابہ (٦١٨٢) تجرید (١٩٦/٢) [۸] اسد الغابہ (٧٥/٥) [۹] اسد الغابہ (٦١٧٩) تجرید (١٩٥/٢)

اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: صیفی یا حارث یا عبداللہ یا صرمہ۔

ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے، ابوعبید قاسم بن سلام نے ان کے بیٹے عقبہ بن ابوقیس کے سوانح میں فرمایا: انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ بن قداح نے فرمایا: وہ شجاعت اور شعر و شاعری میں قیس بن حطیم کے برابر تھے۔ وہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف رغبت دلاتے تھے۔ اور کہتے: اس شخص کی طرف بڑھو، یہ نبی کریم ﷺ کی طرف جانے اور آپ ﷺ کی بات سننے کے بعد کا قصہ ہے، اس سے پہلے وہ جاہلیت میں ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے، اور انہیں حنیف کہا جاتا تھا۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کئی سندوں سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج میں سے دین ابراہیمی کو زیادہ بیان کرنے والا اور اس کے بارے میں زیادہ پوچھنے والا ابوقیس بن اسلت سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، وہ یہودیوں سے ان کے دین کے بارے میں پوچھتے اور ان کے قریب رہتے، شام کے سفر میں نکلے تو آل جفنہ کے ہاں فروکش ہوئے، ان لوگوں نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا، وہاں انہوں نے راہبوں اور یہودی علماء سے پوچھا ان لوگوں نے انہیں اپنے دین کی دعوت دی تو یہ ان کا دین قبول کرنے سے باز رہے، ان میں سے ایک راہب ان سے کہنے لگا: ابوقیس! اگر تم دین ابراہیمی کے متلاشی ہو تو وہ وہیں ہے جہاں سے تم آئے ہو۔ تو ابوقیس نے کہا: میں دین ابراہیمی پر ہوں، اس کے بعد عمرہ کرنے مکہ گئے۔ زید بن عمرو بن نفیل کو پتہ چلا تو ان سے گفتگو کی، وہ فرماتے تھے: میرے اور زید کے علاوہ کوئی بھی دین ابراہیمی پر نہیں، وہ لوگوں کو نبی علیہ السلام کی علامات بتاتے تھے کہ وہ یثرب ہجرت کریں گے۔ جنگ بعاث میں شریک ہوں گے جو ہجرت سے پانچ برس پہلے پیش آئی جب نبی علیہ السلام مدینہ تشریف لائے تو یہ آپ ﷺ کے پاس آ کر پوچھنے لگے، آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام کے احکام ذکر کئے تو کہنے لگے: یہ کیا ہی اچھی باتیں ہیں۔

عبداللہ بن اُبی بن سلول ان سے ملا، کہنے لگا: تم نے ہماری جماعت سے بھرپور پناہ لے لی، کبھی تم قریش کے حلیف بنتے ہو اور کبھی محمد (ﷺ) کا اتباع کرتے ہو، انہوں نے فرمایا: یقیناً ایسی بات نہیں، میں سب سے آخر میں ان کی پیروی کروں گا، جس کی وجہ سے لوگوں کا گمان ہے کہ ان کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ لا الہ الا اللہ کہہ لو، اس کی وجہ سے میں شفاعت کر سکوں تو قریب کے لوگوں نے سنا کہ انہوں نے یہ کلمات کہہ لیے تھے، ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ موت کے وقت ان سے توحیدی کلمات سنے گئے۔ ابوعمر نے یہ آخری واقعہ نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے نبی علیہ السلام کی گفتگو سنی تو کہنے لگے: کیا ہی اچھا کلام ہے، مجھے اپنے بارے میں سوچنے کا موقع دیں پھر میں آپ کے پاس آؤں گا، ان سے عبداللہ بن ابی ملے اور ان سے کہا: کیا یہ وہی شخص ہے کہ یہود کے علماء ہمیں ان کے بارے میں خبر دیتے ہیں، عبداللہ نے کہا: تو خزرج کی لڑائی ناپسند کرتا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک سال تک اسلام نہیں لاؤں گا، وہ سال گزرنے سے پہلے ہجرت کے دس ماہ بعد ہی فوت ہو گئے، [1] ابوعمر کا قول ہے: ان کے اسلام میں تردد ہے۔ بحوالہ ابن اسحاق مروی ہے کہ وہ مکہ بھاگ گیا اور فتح کے سال تک قریش کے ساتھ رہا، ایک عورت کی تعریف میں اس کا اچھا شعر یہ ہے: ع

---

[1] اسد الغابہ (۷۴/۵)

''اس کی پڑوسنیں اس کی عزت کرتی ہیں اور اس کی ملاقات کو آتی ہیں''۔

اس میں سے ان کا قول ہے......

ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان قیس بن اُسلت کا ذکر کیا ہے۔ بحوالہ عکرمہ فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں اور ایک خاتون کبشہ بنت معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ﴾۔ [1]

اسی طرح روایت کیا، طبری وغیرہ میں بحوالہ ابن جریج اسی طرح منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا.....﴾ (الآیۃ)۔ [2] فرماتے ہیں: یہ کبشہ بنت معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی، ان کے شوہر ابوقیس بن اُسلت فوت ہوگئے تو ان کا بیٹا ان کی طرف مائل ہوا تو ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

بحوالہ عدی بن ثابت مروی ہے، فرماتے ہیں: جب ابوقیس بن اُسلت کی وفات ہوئی تو ان کے بیٹے نے ان کی بیوی کو نکاح کا پیغام دیا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور کہنے لگیں: ابوقیس فوت ہوگئے اور ان کا بیٹا قبیلے کا اچھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ فرماتے ہیں: یہ پہلی خاتون ہیں جو اپنے شوہر کے بیٹے پر حرام قرار دی گئیں، اسے سنید بن داؤد نے اپنی تفسیر میں بحوالہ عدی اسی طرح نقل کیا ہے۔ ابن اثیر [3] کا قول ہے: ابوعمر نے یہ قصہ ان سوانح میں نقل کیا ہے اور ابونعیم نے اسے علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اسے ابوقیس انصاری کے سوانح میں نقل کیا ہے۔ ابن اسلت کا ذکر نہیں کیا، ابوموسیٰ نے دونوں سوانح کا اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے۔ جو کچھ مستغفری نے ذکر کیا ہے، اسے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابن اثیر [4] کا قول ہے: اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ ایک قصہ ہے۔

میں کہتا ہوں: تفسیر سنید میں بحوالہ ابن جریج مروی ہے جو کچھ نزول میں گزر چکا ہے: ﴿جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا، ان عورتوں سے نکاح نہ کرو﴾۔ یہ ابوقیس بن اُسلت اور ان کی بیوی اور کسی اور بیوی سے ان کے بیٹے کے بارے میں نازل ہوئی، یہ دوسری روایت سے مروی ہے، یہ نازل ہونے کے اسباب میں واضح ہے۔

۱۰۴۲۶ ابوقیس انصاری [5]

ان کا اور ان کے والد کا نام مروی نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فوت ہوگئے۔ طبرانی نے بطریق قیس بن ربیع بحوالہ عدی بن ثابت، انہوں نے انصار کے ایک شخص سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوقیس وفات پاگئے، وہ انصار کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان کی بیوی کو نکاح کا پیغام دیا، اس نے کہا: میں تمہیں اولاد میں شمار کرتی ہوں اور تم قوم کے نیک لوگوں میں سے ہو، لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گی اور ان سے اجازت طلب کروں گی، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں،

---

[1] سورة النساء الآية (١٩) [2] سورة النساء الآية (٢٢)

[3] اسد الغابه (٧٤/٥) [4] اسد الغابه (٧٤/٥)

[5] اسد الغابه (٦١٧٧) تجريد (١٩٥/٢)

اور آپ سے اس کا ذکر کیا: ''آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر لوٹ جاؤ''۔ [1] یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے﴾۔

پہلے گزر چکا ہے کہ سنید نے اسے بحوالہ اشعث نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ عدی مرسلاً منقول ہے، فرماتے ہیں: جب ابوقیس بن اُسلت کی وفات ہوئی..... الخ۔ بعض کا قول ہے: بعض راویوں سے مروی ہے کہ ان کا قول اُسلت وہم ہے، اس کی تائید اس سے ہوتی ہے جو حرف قاف میں گزر چکا ہے کہ قیس بن اُسلت جاہلیت میں مر گیا، گویا قیس بن ابوقیس وہ شخص ہیں جن کے لیے یہ دوسرا قصہ مروی ہے، ان کے نام میں قیس غلط ہے۔ جیسا کہ وہاں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

۱۰۴۲۷ ابوقین حضرمی [2]

انہیں دیدار حاصل ہے، ان سے سعید بن جمہان نے روایت کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں، حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ بعض کا قول ہے: وہ ابوقین نصر بن دہر ہیں، اسی طرح ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

اسے دولابی، بغوی، ابن سکن اور ابن عدی نے کامل میں بطریق یحییٰ بن حماد انہوں نے سعید بن جمہان نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گدھے پر گزرے ان کے ساتھ کچھ کھجوریں تھیں۔

ابن عدی کی روایت میں اس سند سے مروی ہے جو وہ سعید بن جمہان تک لے گئے ہیں کہ ابوقین کا چچا گدھے پر سوار تھا، اس کے سامنے کھجوریں تھیں، ابوقین کا چچا کھڑا ہوا تاکہ اس میں سے کچھ لے لے۔ پھر ان کا ذکر کیا۔

ابن مندہ نے بطریق ہدبہ بحوالہ حماد اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ سعید بن جمہان، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ان کے مولیٰ ابوقین اسلمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے، وہ لڑکے تھے، ان کی طرف ان کے چچا بڑھے..... پھر اس کا ذکر کیا۔ اس کے آخر میں فرماتے ہیں: گویا وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل تھے۔ ابن مندہ نے ان کے قول میں اضافے سے انکار کیا ہے، بحوالہ ان کے والد کہ لوگوں نے اسے بحوالہ ابوقین روایت کیا، بغوی کا قول ہے: ابوقین بصرہ میں رہے، اور اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث بیان نہیں کی، نہ اسے بحوالہ سعید بن جمہان نقل کیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کی نسبت حضرمی لکھی ہو جیسا کہ ابوعمر کا قول ہے۔ واللہ اعلم!

۱۰۴۲۸ ابوقین خزاعی [3]

اسید بن عامر نے بحوالہ اپنے والد روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس کچھ دیر ٹھہرے، ابن مندہ نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے، اور اسے شیخ سعید بن جمہان سے علیحدہ ذکر کیا ہے، احتمال ہے کہ وہ دوسرے ہوں، بے شک اسلم خزاعہ سے ہیں، صحیح یہ ہے کہ وہ اسلمی ہیں۔

---

[1] المعجم الكبير (٩٧٨/٢٢) مجمع الزوائد (٣/٧)
[2] اسد الغابه (٦١٨٤) استيعاب (٣١٨٢) تجريد (١٩٦/٢)
[3] اسد الغابه (٦١٨٥) تجريد (١٩٦/٢)

القسم الثانی ازحرف قاف

۱۰۴۲۰ ابوقاسم محمد بن اشعث بن قیس اور محمد بن ابوبکر صدیق، اسماء میں دونوں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۳۰ ابوقیس یُسَیر بن عمرو، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثالث ازحرف قاف

۱۰۴۳۱ ابوقتادہ مدلجی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا، ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ ہے۔ ابن ابوشیبہ نے بطریق عمرو بن شعیب ذکر کیا ہے کہ ابوقتادہ مدلجی نے اپنے بیٹے قتادہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کر دیا، قتادہ دوسرے طریق سے گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۳۲ ابوقدامہ

بے نسبت۔ ابوعیسیٰ نے حمص کے لوگوں میں حضرت ابوعبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہما میں ان کا ذکر کیا ہے جو ۱۶ھ میں جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر تھے۔

۱۰۴۳۳ ابوقرعان کندی

انہوں نے زمانہ نبوت پایا، وثیمہ نے ارتداد میں اسلام پر ثابت رہنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۳۴ ابوقیس بن شمر کندی

دعبل بن علی نے طبقات شعراء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مخضرمی ہیں۔ ان کا شعر پڑھا۔

القسم الرابع ازحرف قاف

۱۰۴۳۵ ابوقیس بن سائب مخزومی

دولابی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صحیح یہ ہے، قیس بن سائب، جیسا کہ اسماء میں حرف قاف میں گزر چکا ہے۔

۱۰۴۳۶ ابوقیس [1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: عمرو بن قیس نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نماز کی طرف چلنے والے قدم پسند ہیں''۔ [2]

ابن مندہ کا قول ہے: بشیر بن عمر ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہیں روایت حاصل ہے، لیکن شرف صحابیت حاصل نہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٨٣) تجرید (٢/١٩٦) [2] جامع المسانید والسنن (١٤/٤٠٤)

حرف کاف

القسم الاوّل ازحرف کاف

۱۰۴۳۷ ابوکاھل احمسی [1]

ان کا نام قیس بن عائذ یا عبداللہ بن مالک ہے۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، اسماعیل بن ابوخالد نے بحوالہ ان کے بھائی ان سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ عید کے دِن اونٹنی پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، اور ایک حبشی اس کی لگام تھامے ہوئے تھا۔ [1]

یہ حدیث بحوالہ قیس بن عائذ بلاواسطہ مروی ہے، بغوی کا قول ہے: مجھے ان کے علاوہ کسی کا علم نہیں۔ دولابی کی کنیتوں میں دوسرے طریق سے بحوالہ اسماعیل مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابوکاہل کو دیکھا وہ ہمارے امام تھے۔ پسندیدہ دِن ختم ہوگئے، بخاری کی روایت میں ہے، اسماعیل کا قول ہے: ابوکاہل قبیلے کے امام تھے۔

۱۰۴۳۸ ابوکاھل [2]

دوسرے، بےنسبت ہیں۔ ابن سکن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ احمسی نہیں، اسی طرح حاکم وغیرہ نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قابل اعتماد طریق سے ان کی حدیث مروی نہیں۔

ابوعمر کا قول ہے: ان کی طویل حدیث مذکور ہے، جو منکر ہے، میں اسے ذکر نہیں کروں گا۔ اسے ابواحمد اور عقیلی نے ضعفاء میں نقل کیا ہے اور ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ سب نے بحوالہ فضل بن عطاء بحوالہ ابوکاہل نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جان لو ابوکاہل! جس نے ظاہر اور پوشیدہ اپنا ستر چھپایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن ضرور اس کا ستر چھپائیں گے''۔

ابن سکن نے اسے اس سے مختصر کیا ہے، فرماتے ہیں: اس کی اسناد مجہول ہے، ابواحمد کے ہاں اس کا شروع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا:.....

فرماتے ہیں، میں نے کہا: کیوں نہیں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا...

---

[1] اسد الغابہ (٦١٨٦) استیعاب (٣١٨٣) تجرید (١٩٦/٢)

[1] نسائی (١٥٧٢) ابن ماجہ (١٢٨٤، ١٢٨٣) مسند احمد (٣٠٦/٤) جامع المسانید والسنن (٤١١/١٤) مسند جامع (٣٩٩/١٦) [2] تجرید (١٩٦/٢)

اللہ تعالیٰ تمہارے دِل کو زندہ رکھے گا تو وہ مرے گا نہیں، یہاں تک کہ تو مر جائے۔ پھر اسے طویل ذکر کیا، یہ تیرہ (۱۳) خصائل پر مشتمل ہے۔ ان سب میں فرماتے ہیں: ''اے ابوکاہل! جان لو! ان میں سے یہ ہے کہ جس نے مجھ پر تین مرتبہ ہر روز اور تین مرتبہ ہر رات محبت اور شوق سے درود بھیجا، تو اللہ تعالیٰ اس کے دِن اور اس کے رات کے گناہ معاف کر دیں گے''۔ عقیلی کا قول ہے: فضل بن عطاء میں تردد ہے، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کو ایک کہا ہے، اسی طرح ابواحمد عسال نے ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۳۹ ابوکبشہ انمار مذحجی ✿

ان کے نام میں اختلاف ہے، ابن حبان نے عبداللہ بن ابوکبشہ کے سوانح میں فرمایا: ثقات میں سے ہیں، ابوکبشہ انماری کا نام سعید بن عمر ہے، دوسرے راویوں نے کہا: شام میں آئے ان کا نام عمرو بن سعید ہے، بعض نے کہا: عمیر، میں نے اسے مؤتلف میں خطیب کی تحریر سے پڑھا جو حیم سے منقول ہے، بعض نے کہا: عامر یا سلیم، ابواحمد حاکم کا قول ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، یقین ہے کہ وہ عمیر بن سعد ہیں جیسا کہ ترمذی نے اس پر یقین کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے خلاف بیان ہے، اس میں ان کا نام عمرو ہے۔

بیہقی نے دلائل میں بطریق مسعودی بحوالہ محمد بن ابوکبشہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب غزوۂ تبوک ہوا تو لوگ جلدی سے پتھر کی طرف دوڑے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ اپنے اونٹ کو روکے ہوئے تھے، آپ فرما رہے تھے: ''کب تک تم اس قوم میں رہو گے جن پر اللہ کا غضب ہے''۔ (الحدیث) ✿

ابوکبشہ نے بھی بحوالہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے، ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور محمد نے اور سالم بن ابوجعد، ابوعامر ہوزنی، ابوبختری طائی، ثابت بن ثوبان، عبداللہ بن بسر حبرانی، ازہر بن سعید حرازی وغیرہ نے روایت کیا، آجری کا قول ہے: بحوالہ ابوداؤد، ابوکبشہ انماری، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابوکبشہ بلوی کو شرف صحابیت حاصل نہیں۔

۱۰۴۴۰ ابوکبشہ ✿

مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے نام میں بھی اختلاف ہے، خلیفہ کا قول ہے، ان کا نام سلیم ہے، ابن حبان کا قول ہے: اوس، بعض نے کہا: سلمہ، عسکری کا قول ہے، بعض نے کہا: اوس، موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق ✿ نے بدر میں حاضر ہونے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم کا قول ہے: اوس کی زمین پر پیدا ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے پہلے دِن فوت ہوئے، اسی طرح ابن سعد نے ان کی وفات کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بروز منگل، جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کا دِن تھا۔

۱۰۴۴۱ ابوکبشہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضن (پرورش کنندہ) قریش ان کی اپنی طرف نسبت کرتے تھے، وہ کہتے ہیں: ابن ابوکبشہ کا قول

✿ اسد الغابہ (٦١٨٧) تجرید (١٩٧/٢) ✿ مصنف ابن ابوشیبہ (٥٤٦/١٤)

✿ اسد الغابہ (٦١٨٨) استیعاب (٣١٨٤) تجرید (١٩٧/٢) ✿ السیرۃ النبویۃ (١٩٢/٢)

ہے، بعض نے کہا کہ وہ حارث بن عبد عزیٰ سعدی حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں، اسماء میں گزر چکے ہیں۔ ابن کلبی نے کتاب دقائق میں بحوالہ ابن عباس نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوشمر سیف بن ذی یزن''۔ بعض کا قول ہے: ابوکبشہ وہ شخص ہیں کہ ان کی طرف ان کے دادا منسوب ہیں، ان کے والد کے دادا کی طرف سے، وہ سلمی انصاریہ خزرجیہ کے والد ہیں، جو عبدالمطلب کی والدہ ہیں، وہ ابن عمرو بن زید بن لبید خزرجی ہیں۔ استیعاب میں لبید کے بجائے اسد ہے، جو تبدیلی ہے۔

۱۰۴۴۲ ابوکبیر ✿

ہذلی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ابویقظان ذکر کیا کہ وہ اسلام لائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: میرے لیے زنا حلال کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو پسند کرتا ہے کہ کوئی تیرے پاس اس طرح آئے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرو جو تم اپنے نفس کے لیے پسند کرتے ہو''۔ اس نے کہا: اللہ سے دعا کیجئے کہ اسے مجھ سے دور کر دے۔ ✿

۱۰۴۴۳ ابوکثیر ✿

مولیٰ تمیم داری، دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عتبہ بن عبدالملک بن ابوکثیر نقل کیا ہے۔ وہ سو (۱۰۰) برس زندہ رہے، ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بحوالہ عبدالملک ان کے والد حدیث نقل کی، انہوں نے ابوکثیر سے روایت کی، فرماتے ہیں: میں تمیم داری کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں ان کا سامان اٹھانے والا تھا۔ ✿

حسن بن رشیق نے اپنے فوائد میں بطریق عتبہ اس سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں سمندر میں کشتی میں تمیم داری کے ساتھ تھا، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ہم نے ایک جانور دیکھا جس کا سر، پیر پتہ نہ چلتا تھا، ہم نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ پھر دجال کا قصہ اختصار کے ساتھ نقل کیا۔ اس میں ہے کہ تمیم سے فرمایا: اس کے پاس آؤ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کہتے ہیں، اس نے کہا: ان لوگوں کو فلسطین لے جاؤ، بیت عینون کی بستی کی طرف، ابوکثیر کا قول ہے: میں اور ہند کا بھائی اور ان کے بھائی نعیم تھے۔

۱۰۴۴۴ ابوکریمہ

مقدام بن معدی کرب، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۴۴۵ ابوکعب أسدی

حرف زاء میں قسم ثالث میں زر بن حبیش کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٦١٨٩) تجرید (١٩٧/٢) ✿ كنز العمال (١٣٦/١)

✿ اسد الغابہ (٦١٩٠) تجرید (١٩٧/٢) ✿ جامع المسانيد والسنن (٤١٧/١٤)

۱۰۴۴۶ ابوکعب

بے نسبت۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں فرمایا: ہم سے ابوحسن، حامد بن ابوعاصم نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن علاء مکی نے اسناد میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوکعب مرد تھے، انہیں عورتوں کی طرح حیض آتا تھا۔ انہوں نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ نے اگر انہیں عافیت دی تو حج اور عمرہ کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے عافیت دی تو ہر سال حج کرتے تھے۔ انہوں نے اس بارے میں شعر پڑھا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوکعب!...
انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! جب سے اسلام لایا ہوں''۔

۱۰۴۴۷ ابوکعب حارثی

انہیں ذوادادوہ کہا جاتا تھا، رشاطی نے ذکر کیا ہے بحوالہ ابن شق اللیل طلیطلی کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، معمر نے اپنی جامع میں اپنی سند سے جوان تک پہنچتی ہے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: میں اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا، میں نے برتن میں زادراہ کے طور پر دودھ رکھا پھر میں نے کہا۔
وضو کا پانی کہاں ہے؟ پھر میں نے دودھ گرادیا اور برتن کو پانی سے بھرلیا۔ میں نے کہا: یہ وضو کے لیے اور پینے کے لیے ہے۔ پھر جب میں وضو کرنا چاہتا تو برتن سے پانی گراتا اور جب پینا چاہتا تو دودھ پیتا، اس طرح تین دن رہا، ان سے اسماء نجرانیہ نے کہا۔

۱۰۴۴۸ ابوکلاب بن ابوصعصعہ [1]

ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول انصاری مازنی ہے، ابوعمر کا قول ہے: موتہ کے دن شہید ہوئے، ہوسکتا ہے کہ بعد والے ہوں۔ ابن عساکر نے انہیں ایک قرار دیا ہے، اور کتاب الکنی میں اپنی روایت سے جسے انہوں نے ابوطاہر عبدالملک بن محمد بن ابوبکر بحوالہ ان کے چچا عبداللہ بن ابوبکر نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بنو مازن بن نجار سے ابوکلیب اور جابر جو عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن عتم بن مازن بن نجار کے بیٹے ہیں، موتہ میں شہید ہوئے، عبداللہ بن عمارہ بن قداح نے فرمایا: انصار کے نسب میں فرمایا، عوف کی اولاد کون ہے؟ قیس بن ابوصعصعہ اور ان کے بھائی ابوکلاب، اُحد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے اور موتہ میں شہید ہوئے۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں موتہ میں شہید ہوئے۔

۱۰۴۴۹ ابوکلیب بن عمرو

بن زید بن عوف بن مبذول انصاری، جابر کے سگے بھائی ہیں، ابن ہشام نے زیادات السیرہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں موتہ میں شہید ہوئے، ابن ہشام نے کہا، بعض کا قول ہے: ابوکلاب۔

---

[1] اسد الغابہ (٦١٩٣) تجرید (١٩٧/٢)

۱۰۴۵۰ ابوکلیب

دوسرے ہیں، ابوعمر کا قول ہے کہ بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا، مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ انہوں نے اس کا ارادہ کیا ہے، احتمال ہے کہ وہ عاصم بن کلیب کے دادا ہوں کیونکہ عاصم کو اپنے والد سے بحوالہ ان کے دادا روایت حاصل ہے۔

۱۰۴۵۱ ابوکنود سعد بن مالک بن اقیصر، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۵۲ ابوکیسان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دولابی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثانی ازحرف کاف

۱۰۴۵۳ ابوکثیر زبید بن صلت ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث ازحرف کاف

۱۰۴۵۴ ابوکبیر افلح، مولیٰ ابوایوب، خالد بن زید انصاری، اسماء میں گزر چکے ہیں۔

۱۰۴۵۵ ابوکنود ازدی کوفی*

مخضرمی ہیں، ان کا نام عبداللہ بن عامر ہے، بعض نے کہا: ابن سعد یا ابن عمران یا ابن عویمر یا عمرو بن حُبشی۔ ذیل میں ابوموسیٰ لکھتے ہیں: انہوں نے دورِ جاہلیت پایا ہے۔ پھر ان کی مرسل حدیث بطریق ہندہ بن خالد بحوالہ ان کے نقل کی ہے، فرمایا:

میں ہے: ابن مسعود کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات میں حاضر ہونے والوں کی تعداد تیرہ (۱۳) تھی، ان میں ابومفرز تمیمی بھی تھے۔ سیف ہی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے دورِ فاروقی میں شراب پی لی تھی اور انہیں حد لگائی تھی۔ جس کے متعلق ابومفرز نے کہا: ع

''ہم نے صبر کیا اور وہ صبر ہماری ہی عادت تھا، جن راتوں میں ہم مہمان نوازی اور مشروبات حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ وہاں کسی حلال چیز میں مقابلہ نہ تھا جیسے شام میں دس ماہ کی گابھن اونٹنیوں کی بڑی تعداد میں مقابلہ تھا'' (دوسرے نسخہ میں الفاظ کی تھوڑی تبدیلی ہے)۔

۱۰۶۰۳ ابوالمقشعر

۱۰۶۰۴ ابوالمهلب الجرمی

ابوقلابہ کے چچا۔ دورِ نبوی پایا ہے۔ ابن سعد نے اہل بصرہ کے تابعین میں سے پہلے طبقہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ معتبر اور کم حدیث بیان کرنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت حاصل ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض: عمرو بن معاویہ بن زید لکھا ہے جس پہ ابن حبان نے ''ثقات'' میں اعتماد کیا ہے۔ بقول بعض: معاویہ بن عمرو بن زید جسے ابن عبدالبر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ایک قول ہے: عبدالرحمٰن بن عمرو/ ابن معاویہ/ نضر۔ ابی بن کعب، عثمان رضی اللہ عنہما وغیرہ سے بھی روایت لیتے ہیں۔ ان سے محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۶۰۵ ابومَیْسرہ

عمرو بن شرحبیل، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

القسم الرابع ازحرف میم

اس قسم میں غلطی سے جن حضرات کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق تنبیہ ہے۔

۱۰۶۰۶ ابومالك غفاری [1]

غزوان نامی مشہور تابعی ہیں۔ ایک مرسل حدیث بیان کی ہے جس کی وجہ سے عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔ پھر یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا، ان کے ساتھ سات نعشیں لائی جاتیں اور آخر تک آپ نے سب کی نماز جنازہ پڑھا دی (دوسروں کی میتیں لائی جاتیں اور جنازے کے بعد اٹھالی جاتیں جبکہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہیں رکھی رہی)۔ ابن الاثیر [2] نے اپنے سے پہلے لوگوں کی کتابوں پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی علت انہیں بھی نہ سمجھ آئی، رہے ذہبی [3] تو وہ لکھتے ہیں: شاید یہ تابعی ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٢١٢) تجرید (١٩٩/٢) [2] اسد الغابہ (٨٧/٥)

[3] التجرید (١٦٩)

۱۰۶۰۷ ابومالك دمشقی ✿

حاکم فرماتے ہیں: بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی حدیث مرسل ہے، یہی عسکری نے کہا ہے، جبکہ ابن مندہ لکھتے ہیں: ان کا صحابہ میں ذکر ملتا ہے حالانکہ ثابت نہیں۔ معاویہ بن صالح بواسطہ عبداللہ بن دینار بحوالہ ان کے روایت کرتے ہیں۔ ابوعمر انہیں نخعی لکھتے ہیں کہ تابعی ہیں جو مرسل روایت کرتے ہیں، ایک قول کے مطابق: صحابی ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے اور یہ صحابی نہیں، معاویہ بن صالح بواسطہ عبداللہ بن دینار بحوالہ ان کے والدین کو ناراض کرنے والے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں اور اس کے بارے میں جو زبردستی کسی جماعت کی امامت کرے اور جو بالغ عورت بغیر اوڑھنی کے نماز پڑھے ان لوگوں کی نماز قبول نہیں۔

میں کہتا ہوں: قسم اوّل میں ابومالک نخعی (۱۰۴۹۰) کا تذکرہ ہوا ہے۔ اور ابن السکن نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث بھی نقل کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے سماع کی صراحت بھی کی ہے جس سے ابوعمر نادانستہ طور پر نابلد رہے۔ اور صرف ان کے ذکر پر اکتفا کیا یا دونوں کو ایک سمجھ لیا ہے جو بعید ہے۔ لیکن ظاہر یہی ہے کہ یہ اور ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم!

۱۰۶۰۸ ابومبتذر بعد والی شخصیت میں ان کا تذکرہ ہونا ہے۔

۱۰۶۰۹ ابوالمبتذل ✿

یحییٰ بن عبدالوہاب بن ابی عبداللہ بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پہ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا اتباع کیا اور بطریق احمد بن سلیمان بحوالہ ابوالمبتذل صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے وہ افریقہ میں ہوا کرتے تھے، پھر یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں صبح کے وقت یہ کہنے کی فضیلت ہے "رضیت باللّٰہ ربًّا"۔ ✿ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اسے احمد بن الطیب نے رشدین سے نقل کیا تو کہا: ابوالمبتذر یا ابوالمبتذل۔ یحییٰ بن غیلان المبتذر یا المبتذل سے روایت کرتے ہیں اور ابوعبداللہ بن مندہ نے ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بات یہی ہے، احمد بن سلیمان والی روایت میں لفظی غلطی ہے۔ میں نے یہی نام حافظ ابراہیم صریفینی کے قلم سے المبتذل لکھا دیکھا ہے، رہی احمد بن طیب والی روایت المبتذر یا المنتذر اور یحییٰ کی روایت طیب کی پہلی روایت کی طرح یا نون اور تصغیر سے ہے ان سب میں درست بات یہ ہے کہ ان کا نام کنیت کے حرف (ابو) کے بغیر ہے اور یہ نام تصغیر میں ہے جیسا کہ حرف نون کے ناموں کے آخر میں بیان ہوا ہے (۸۶۲۷)۔

۱۰۶۱۰ ابوالمتوکل

صحابی ہیں جن کا ایک واقعہ ہے جسے ابوجعفر نحاس اور ان کی پیروی میں مہدوی وغیرہ نے ذکر کیا ہے، قرطبی اپنی تفسیر میں سورۂ حشر کی تفسیر میں لکھتے ہیں: مہدوی نے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ﴿اور وہ اپنے مقام

✿ اسد الغابة (٦٢١٨) تجريد (١٩٩/٢) ✿ اسد الغابه (٦٢١٢) ✿ اتحاف السادة المتقين (١٩/٥) كنز العمال (٣٥٦٧)

میں دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں فاقہ ہی کیوں نہ ہو﴾۔ [1] انصار میں سے ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوا۔ انہیں ابوالمتوکل کہا جاتا تھا، ثابت ان کے ہاں مہمان ہوئے، ابوالمتوکل کے پاس صرف اپنا اور اپنے بچوں کا کھانا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا: ''چراغ بجھا کر بچوں کو سلا دو اور جو کچھ ہے مہمان کے سامنے لے آؤ''۔ فرماتے ہیں: نحاس نے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے ابوالمتوکل ثابت بن قیس ایک انصاری کے ہاں کوئی شخص مہمان ہوا ان کے پاس کچھ بھی نہ تھا، پھر اس کا مفہوم ذکر کیا۔ ذیل میں ابن عساکر التعریف للسھیلی میں لکھتے ہیں، بقول بعض: یہ آیت ابوالمتوکل ناجی کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ ثابت بن قیس کے ہاں مہمان ہوئے اسے مہدوی نے نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں، بقول بعض: یہ ایثار کرنے والے ثابت بن قیس تھے۔ اسے یحییٰ بن سلام نے نقل کیا ہے۔

یہ سارا خبط ہے جس سے رجال کی معرفت کے بارے میں ان لوگوں کی کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ حالانکہ ابوالمتوکل ناجی درمیانے درجے کے تابعی ہیں۔ ابوسعید سے ان کی حدیث اسی مفہوم میں منقول ہے جو صحاح ستہ میں درج ہے، انہوں نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کا دور نہیں پایا ہے چہ جائیکہ یہ صحابی ہوں۔ قصہ کے راوی نہ مہمان ہیں اور نہ میزبان وہ دونوں (مہمان و میزبان) صحابی ہیں۔ جس کی واضح روایت عبداللہ بن المبارک نے ''البر والصلۃ'' اور ''کتاب الزہد'' میں نقل کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے ان کے طریق سے ''قری الضیف'' نامی کتاب میں نقل کی ہے کہ اسمٰعیل بن مسلم سے بحوالہ ابوالمتوکل ناجی مروی ہے کہ ایک مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں فروکش ہوا، تین دن تک اس نے کچھ نہیں کھایا، ثابت بن قیس ان کی حالت بھانپ گئے، پھر وہ واقعہ ذکر کیا۔ جس سے معلوم ہوا ابوالمتوکل حدیث کے راوی ہیں جسے انہوں نے مرسل نقل کیا ہے اور مہمان کا نام معلوم نہیں اور میزبان ثابت بن قیس تھے، جن کی کنیت ابومحمد ہے نہ کہ ابوالمتوکل۔ واللہ المستعان!

۱۰۶۱۱ ابومحرز بن زاھر

ابوعمر نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں اور نہ کسی اثر (قول صحابی) کا علم ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ لفظی غلطی کا خمیازہ ہے یہ تو ابومجزأہ زاہر ہیں جو اسلمی ہیں۔ دولابی نے ان کا یہی عنوان قائم کیا ہے: ''ابومجزأہ زاہر اسلمی''۔ ابن عبدالبر نے اسے غلط ہی لکھ دیا اور ان کے حال کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا اس واسطے انہوں نے کہا سو کہا۔

۱۰۶۱۲ ابومحمد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرسل حدیث کی روایت کرتے ہیں، ان سے شعیب نے روایت کی ہے۔ ابواحمد الحاکم کا قول ہے: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۱۳ ابومخارق [2]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے اعمش روایت کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے جو صحیح نہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کا

---

[1] سورۃ الحشر آیت (۹) [2] اسد الغابہ (۶۲۲۵) تجرید (۲/۲۰۰)

ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ان کی حدیث مرسل ہے۔
میں کہتا ہوں: شاید یہ قابوس کے والد ہیں۔

۱۰۶۱۴ ابومرحب ❶

نامعلوم، ذہبی نے کنیتوں میں ایسا ہی ذکر کیا ہے کہ دو میں سے ایک ہیں۔

۱۰۶۱۵ ابومسعود بن عمرو ❷

بن ثعلبہ، ابوبکر بن علی اور ان کی پیروی میں ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کر کے انہیں وہم ہوا ہے یہ تو ابومسعود بدری ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۰۶۱۶ ابومسلم اشعری ❸

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق عثمان بن ابی العاتکہ، جو ایک ضعیف راوی ہے۔ بحوالہ ابومسلم اشعری بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے کہ ''عنقریب ایک قوم ہوگی جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اسے حلال سمجھے گی''۔ (حدیث) ❹ جبکہ اوروں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن غنم سے بحوالہ ابومالک اشعری نقل کی ہے۔
میں کہتا ہوں: یہی درست ہے، عثمان سے اس میں غلطی ہوئی ہے۔ ابونعیم نے اسے درست بیان کیا ہے جو بطریق معاویہ بن صالح بحوالہ ابومالک اشعری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عثمان سے اس کی سند میں بھی خبط ہوا ہے۔ اور ان کا یہ کہنا ''معاویہ بن حاتم'' غلط ہے۔ حالانکہ یہ معاویہ عن حاتم ہے اور معاویہ ابن حریث ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۰۶۱۷ ابومصعب اسدی ❺ ابومکعت میں تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۶۱۸ ابومصعب انصاری ❻

دوسرے ہیں۔ تابعی ہیں جو ایک مرسل حدیث بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر دیا اور لکھ دیا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ پھر بطریق عبدالحمید بن جعفر روایت کی ہے کہ میں نے ابومصعب کو فرماتے سنا: ''اچھے چہروں کے ہاں سے بھلائی طلب کیا کرو''۔

۱۰۶۱۹ ابومعن ❼

اسکندریہ والے۔ تابعی ہیں، مرسل حدیث روایت کرتے ہیں جس کی وجہ سے مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کر دیا

---

❶ اسد الغابہ (٦٢٣٢) تجرید (٢٠١/٢) ❷ اسد الغابہ (٦٢٤٢) تجرید (٢٠٢/٢)
❸ اسد الغابہ (٦٢٤٥) تجرید (٢٠٢/٢) ❹ مسند احمد (٣٤٢/٥) جامع المسانید (٥١٩/١٤)
❺ اسد الغابہ (٦٢٤٩) تجرید (٢٠٣/٢) ❻ اسد الغابہ (٦٢٥٠) تجرید (٢٠٢/٢)
❼ اسد الغابہ (٦٢٦٥) تجرید (٢٠٥/٢)

ہے اور ابوموسیٰ بھی ان کے پیرو ہیں۔ وہ روایت بطریق سعید بن العلاء بحوالہ ابومعن صاحب اسکندریہ ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ باقی اعمال کی حیثیت ایسے ہے جیسے جو شلے سمندر میں تھوک''۔ [1] اسی سند سے یہ روایت ہے: ''ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ماسوائے اس نعمت کے جو اللہ کی راہ میں ہو''۔

مستغفری فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس اسناد سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور اس شخص کا نام عبدالواحد بن ابی موسیٰ ہے۔ ابن یونس نے تاریخ مصر میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کا دور پایا ہے اس سے لیث بن سعد وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ حاکم نے ''الکنیٰ'' میں اس کا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

۱۰۶۲۰ ابومعشر الاشج [2]

تجرید [3] میں ان کا ذکر ہے کہ یہ صحابی ہیں، جو بہتان ہے۔
میں کہتا ہوں: ابوالدنیا کی حدیث کے کسی طریق میں یہ بات ہے کہ اشج۔

۱۰۶۲۱ ابوملحه

فراء بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور مصابیح میں بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے کہ ''اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور یہ اجنبی ہو جائے گا''۔ (حدیث) اسے زید بن ملحہ نے اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کیا ہے، شرح السنۃ میں لکھتے ہیں: زید بن ملحہ سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا نبی ﷺ کی حدیث روایت کی جاتی ہے پھر اسے ذکر کیا۔ یہ غلطی سند میں سے سقط (رہ جانے) کی وجہ سے پیدا ہوئی جس کی طرف ان کا دھیان نہیں گیا کیونکہ یہی حدیث ترمذی میں بطریق اسمٰعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا مروی ہے لگتا ہے بغوی کے پاس جو ترمذی والا نسخہ ہے اس میں یوں ہے: **كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف عن زيد بن ملحه عن ابيه عن جده** جو لفظی غلطی ہے، حالانکہ وہ ابن زید ہیں۔ زید عوف کے والد ہیں اور عوف عمرو کے اور عمرو کثیر کے دادا ہیں۔ اس حدیث کے صحابی عمرو بن عوف ہیں جو صحابہ میں مشہور ہیں۔ اور کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حالات سنن ابی داؤد اور جامع الترمذی وغیرہ میں ہیں۔ مذکورہ ملحہ کو ملیحہ تصغیر سے بھی لکھا جاتا ہے۔ وہ ابن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن اوس بن طابخہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اسماعیل بن ابی اویس سے اسی سند کے ذریعہ ایک حدیث نقل کی ہے اور اس میں وضاحت کی ہے کہ صحابی وہ عمرو بن عوف ہیں، فرمایا: عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عمرو بن عوف، ہم نبی ﷺ کے پاس تھے پھر ایک حدیث ذکر کی۔

۱۰۶۲۲ ابوالمنذر پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۶۲۳ ابوالمهلب [4]

مطین وغیرہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جو تحریف کا نتیجہ ہے، حالانکہ یہ ابوالمطلب ہیں،

---

[1] جامع المسانيد (٥٣٦/١٤) [2] تجريد (٢٠٤/٢) [3] ايضًا

[4] اسد الغابه (٦٨٩٤) تجريد (٢٠٧/٢)

چنانچہ ابونعیم ان کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن حنطب حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے نبی ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ دونوں آنکھ اور کان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میری کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے جبکہ درست عبدالعزیز بن المطلب ہے شاید ان کی کنیت ابوالمہلب ہو جو تصحیف لفظی غلطی ہے۔

دوسری بات قابل اعتماد ہے، یہی حدیث عبداللہ بن حنطب کے حالات میں بیان ہوئی ہے۔ وہاں میں نے اس کی سند عبداللہ کے صحابی ہونے اور عبدالعزیز کے نسب میں اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ المطلب بن عبداللہ بن المطلب بن حنطب ہیں اور صحابی ان کے جد امجد ہیں۔

۱۰۶۲۴ ابومیسرہ ❁

مولا عباس بن عبدالمطلب۔ مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابوموسیٰ نے ان کے اتباع میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق محمد بن احمد بن سعید البزار طوسی المعروف بابی کساء بحوالہ ابومیسرہ مولا عباس بن عبدالمطلب روایت کی ہے، فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ہاں رات گزاری آپ نے فرمایا: عباس دیکھو! آسمان میں کوئی چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں جی! مجھے کہکشاں نظر آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اولاد میں ان کی مقدار اس اُمت کے حاکم ہوں گے''۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث عبید بن ابی قرہ کے حوالہ سے مشہور ہے۔ لیث سے اس کی روایت میں منفرد ہے، سند میں سے عباس بن عبدالمطلب کا نام رہ گیا اور بظاہر یوں ہوا کہ صحابی ابومیسرہ ہیں حالانکہ ایاس نہیں یہی روایت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں عبید بن ابی قرہ سے نقل کی ہے۔ اسی طرح ابوحاتم رازی نے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے جو ابوکساء کے شیخ ہیں۔ بحوالہ عبید روایت کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الکنی میں عبداللہ محمد الجعفی سے اور حاکم نے بطریق ابراہیم بن سعید جوہری اور مستدرک میں بطریق احمد بن ابراہیم دورقی اور ابن ابی داؤد نے بطریق حجاج شاعر سب نے عبید سے نقل کی ہے۔ ابن ابی حاتم بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں کہ لیث یہ حدیث صرف عبید بن قرہ نے نقل کی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اس میں بخل کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: میرے والد اس حدیث کو اچھا سمجھتے تھے اور اس پر خوش ہوتے تھے کہ یحییٰ قطان سے مل گئی ہے۔ ابن ابی داؤد کا قول ہے: احمد بن ابی صالح نے یہ حدیث میرے والد سے بواسطہ حجاج سنی ہے، ان تمام طرق میں اتنا اتفاق ہے کہ سیاقِ سند بواسطہ ابومیسرہ بحوالہ عباس بن عبدالمطلب ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درست اسے ثابت رکھنا ہے میں نے لسان المیزان میں عبید بن ابی قرہ کا حال ذکر کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے علل میں ایک حدیث بطریق زکریا بن ابی زائدہ، ابواسحاق سے بواسطہ ابومیسرہ نقل کی ہے جس سے کسی نے سمجھ لیا ہے کہ یہی ''صاحب ترجمہ'' (جن کے حالات بیان ہو رہے) ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں وہ تو عمرو بن شرحبیل ہیں جن کا تذکرہ قسم ثالث میں ہوا ہے یہ روایت بھی مرسل ہے۔ واللہ اعلم!

❁ اسد الغابہ (٦٢٩٦) تجرید (٢٠٧/٢)

حرف نون

القسم الاوّل از حرف نون

۱۰۶۲۵ ابونافع

نام کسان بن عبداللہ بن طارق ہے۔

۱۰۶۲۶ ابونافع

ان کا نام طارق بن علقمہ ہے، دونوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۶۲۷ ابونائلہ انصاری [1]

نام سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی ہے۔ سلمہ ابن سلامہ بن وقش کے بھائی ہیں۔ بقول بعض: ان کا نام سعد ہے کسی کا قول ہے سعد ان کے بھائی ہیں۔ ایک قول ہے: سلکان ان کا لقب ہے، نام سعد ہے، کنیت سے مشہور ہیں۔ صحیح میں کعب بن اشرف کے قتل کے واقعہ میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ غزوۂ اُحد وغیرہ میں شریک ہوئے، شاعر اور معروف تیر اندازوں میں شمار ہوتے تھے، سراج اپنی تاریخ میں بطریق عبدالمجید اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ کعب بن اشرف یہودی شعر کہتا تھا اور لوگوں کو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد سے روکتا تھا اور یہ زہرہ لوگوں میں سے عرب کے قبائل غطفان میں پھیلاتا تھا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مجھے ابن اشرف کے شر سے کون بچائے گا''۔ تو محمد بن مسلمہ حارثی پکار اٹھے یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کروں؟ آپ خاموش رہے۔ پھر محمد بن سعد بن عبادہ نے گفتگو کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی برکت سے روانہ ہو جاؤ اور اپنے ساتھ اپنے چچا زاد بھائی حارث بن اوس بن معاذ، ابوعبس بن جبر، عباد بن بشر ابونائلہ سلکان بن وقش اشہلی کو بھی لے جانا''۔

فرماتے ہیں: میں ان کے پاس پہنچا انہیں بتایا تو سوائے سلکان بن وقش کے سب تیار ہو گئے وہ کہنے لگا: میں جب تک رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مشورہ نہ کر لوں ایسا کرنا نہیں چاہتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہو جاؤ''۔ فرماتے ہیں: ہم وہاں سے نکلے، پھر اس کے قتل کا واقعہ نقل کیا جس کے متعلق عباد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے: ؏

''میں نے اسے پکارا تو اس نے میری آواز کی طرف توجہ نہ دی اور بالا خانے سے جھانک کر دیکھا، میں نے پھر آواز دی تو اس نے کہا: کون آواز دے رہا ہے؟ میں نے کہا: تیرا بھائی عباد بن بشر ہوں۔ یہ ہماری زرہیں

[1] اسد الغابہ (٦٢٩٨) استیعاب (٣٢٤١) تجرید (٢٠٧/٢)

اپنے پاس رہن رکھ لو جس کی ادائیگی میں مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ لگے گا تو وہ ہماری طرف دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا: شاید تم لوگ کسی کام سے آئے ہو؟ ابوعبس بن جبر نے اپنی تلوار سونت کر اس پر وار کیا اور اسے دولخت کر دیا۔ ہم پانچ تھے، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ چھٹے تھے پھر ہم بھرپور نعمت اور غلبہ سے واپس ہوئے۔ معزز جماعت اس کا سر لے کر آئی وہ سچے اور نیکوکار کافی ہیں"۔

یہ روایت حاکم نے بواسطہ سراج بحوالہ محمد بن عباد، محمد بن طلحہ سے بحوالہ عبدالمجید نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: اسے ابراہیم بن المنذر نے محمد بن طلحہ سے نقل کیا تو فرمایا: **عن عبدالمجید عن محمد بن ابی عبس عن ابیہ عن جدہ،** فرماتے ہیں: پہلی سند صحیح ہے۔

۱۰۶۲۸ ابونبقہ بن عبدالمطلب ✿

ابن عبد مناف المطلبی۔ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں۔ بقول ابوعمر: "کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے جبکہ میرے نزدیک یہ نامعلوم ہیں"۔ طبری نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن اسحاق کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر سے پچاس وسق کھجوریں کھانے کے لیے دی تھیں۔ یہی بات مستغفری نے ابن اسحاق تک کی سند سے نقل کی ہے ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا اتباع کیا ہے یہی بات نسب قریش کے سب سے بڑے عالم زبیر بن بکار نے کی ہے، وہ فرماتے ہیں: علقمہ بن المطلب کے ہاں ابونبقہ پیدا ہوئے ان کا نام عبداللہ تھا والدہ کا نام ام عمرو خزاعیہ تھا۔ ان کے بیٹے علاء و ہذیم دونوں یمامہ میں شہید ہوئے، دونوں کی نسل نہ رہی۔ ابوالولید فرضی کا قول ہے: محمد بن علاء بن حسین بن ابی نبقہ نبقی مکی انہی کی اولاد سے ہیں۔

ابن الاثیر ✿ فرماتے ہیں: اس سب سے معلوم ہوا کہ یہ اپنی ذات اور نسب میں مجہول و نامعلوم نہیں (جیسا کہ ابوعمر نے آغاز میں کہا تھا)۔

۱۰۶۲۹ ابوالنجم ✿ (بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے کہ حسین بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی حدیث ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے ابونجم کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "بنی امیہ میں چپٹی ناک والا ایک شخص ہوگا"۔ ✿ ابوموسیٰ نے اسی کے ساتھ اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳۰ ابونجیح

عمرو بن عبسہ السلمی، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٦٢٩٩) استیعاب (٣٣٤٢) تجرید (٢/٢٠٧) ✿ اسد الغابہ (٥/١١٤)

✿ اسد الغابہ (٦٣٠٠) تجرید (٢/٢٠٨) ✿ جامع المسانید (١٤/٦٩٩) اسد الغابہ (٥/١١٥)

۱۰۶۳۱ ابونجیح عبسی

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔
میں کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الکنی المجردہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں عمرو بن عبسہ سے الگ ذکر کیا ہے، لیکن کہا: عبسی، فرماتے ہیں ربیعہ بن لقیط بواسطہ ایک شخص کے بحوالہ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اسے الحاکم نے نقل کیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ قسم رابع میں میں اس کی وضاحت کروں گا۔

۱۰۶۳۲ ابونجیح السلمی ✿

ابن جریج ان کی حدیث نقل کرتے ہیں، یہ ابونعیم کا قول ہے پھر بطریق عبدالرزاق ابن جریج سے کہ مجھے ابوالمغلس نے بیان کیا کہ ابونجیح نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار ہوتے ہوئے جس نے نکاح نہ کیا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں''۔ ✿ دوسری روایت ہے: ''وہ شخص انتہائی لاچار و مسکین ہے جس کے گھر بیوی نہ ہو''۔ ✿ ابن الاثیر ✿ فرماتے ہیں: یہ عمرو بن عبسہ ہیں کیونکہ وہ سلمی ہیں اور نکاح کے بارے میں ان کی حدیث مشہور ہے۔ ذہبی ✿ لکھتے ہیں: نہیں بلکہ یہ عرباض بن ساریہ ہیں۔
میں کہتا ہوں: اس پر ابواحمد الحاکم نے اعتماد کیا ہے اور بغوی نے یقین سے لکھا ہے یہ سلیمی نہیں، فرماتے ہیں: ان کے صحابی ہونے میں شک ہے۔

۱۰۶۳۳ ابونجیح

العرباض بن ساریہ سلمی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شامی سند بحوالہ عرباض بن ساریہ روایت کی ہے، فرمایا: ''اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ ابونجیح کے کام سے علیحدہ ہو جائیں گے تو میں اپنا مال اس کے راستوں میں پہنچا دیتا''۔

۱۰۶۳۴ ابونجیح عبداللہ کے والد، نام یسار ہے۔

۱۰۶۳۵ ابونجید (تصغیر) عمران بن حصین دونوں کا ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۳۶ ابوبجیلہ ✿

دارقطنی وغیرہ کے ہاں ایسا ہی لکھا ہے، میں ابواحمد کے الکنی والے معتبر نسخہ میں بجیلہ لکھا دیکھا ہے، عبدالغنی نے تصغیر اور حاء

✿ اسد الغابہ (٦٣٠١) تجرید (٢٠٨/٢)
✿ المصنف لعبدالرزاق (١٠٣٧٦) المعجم الكبير (٩٢٠/٢٢) مجمع الزوائد (٢٥٢/٤)
جامع المسانيد (٧٠٠/١٤) الكنى للدولابی (٥٨/١)
✿ جامع المسانيد (٧٠١/١٤) اسد الغابہ (١١٣/٥) ✿ اسد الغابہ (١١٥/٥)
✿ تجريد (١٧١) ✿ اسد الغابہ (٦٣٠٤)

سے لکھا ہے حاء پر ابراہیم حربی نے اعتماد کیا ہے یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ بجیلہ کے نیک آدمی تھے، اسے دارقطنی نے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ ابونخیلہ صحابی ہیں، یہ بجلی ہیں۔ دارقطنی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن المدینی، بخاری ابواحمد الحاکم کا قول ہے: صحابی ہیں، ان کی حدیث ثوری، منصور سے بواسطہ ابووائل بحوالہ ابونخیلہ جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک ہیں روایت کرتے ہیں کہ ان کے تیر لگ گیا کسی نے کہا نکلوا لیں، انہوں نے فرمایا: اے اللہ! درد کم کر دے اور اجر کم نہ فرما، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، انہوں نے کہا: اے اللہ! مجھے مقربین میں شامل فرما اور میری والدہ کو حور عین بنا دے۔ [1]

ابن مندہ کی کتاب میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے پہنچی ہے لیکن انہوں نے اس کے آغاز میں فرمایا: وہ جہاد میں نکلے انہیں پتھر لگ گیا تو انہوں نے دعا کی: "اے اللہ! درد کم فرما"۔ باقی الفاظ اسی طرح ہیں۔ ابوعمر بحوالہ ابن المدینی لکھتے ہیں: انہیں ابونخیلہ بھی کہا جاتا ہے، جبکہ مشہور ابوبجیلہ ہے، انہیں جریر بجلی سے روایت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ روایت الادب المفرد للبخاری اور نسائی وغیرہ میں ہے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں: یہ صحابی نہیں ہیں۔

۱۰۶۳۷ ابونخیلہ اللھبی [2] (تصغیر)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق سلیمان بن داؤد مکی از اہل تبالہ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عقیل بن یزید بن راشد بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں۔ ہم لوگ مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لھبی نے فرمایا: ہم عقیق کا ٹکڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے ہمارے لیے تحریر لکھوائی۔ اس میں ہے جسے کوئی چیز ملے وہ اس کی کانوں میں خمس (پانچواں حصہ) ہے اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار زکوٰۃ ہے۔ سلیمان فرماتے ہیں: یعنی جسے معادن (کانوں) میں سے کچھ ملے اس میں زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ اس کی مقدار چالیس دینار [3] تک پہنچ جائے۔ اس کے راویوں میں غیر معروف رجال ہیں۔ البتہ یہ بروایت ابوحاتم رازی عن سلیمان ہے لفظ اللھبی میں نے صریفینی کی کتاب میں لام کے زیر اور ھاء کے سکون سے لکھا دیکھا ہے۔

۱۰۶۳۸ ابونضرہ [4]

بقول ابوعمر: فتح خیبر کے شرکاء میں سے ایک۔ ان کا وہاں ذکر آتا ہے۔ اسی سے میں انہیں جانتا ہوں۔ ابن الاثیر [5] فرماتے ہیں: جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جاگیر دی ان میں ابن ہشام [6] نے ابونضرہ کو بھی ذکر کیا ہے۔ میں نہیں جانتا آیا وہ یہی ہیں یا نہیں؟ ابن فتحون اوہام الاستیعاب میں لکھتے ہیں: میں انہیں وہی سمجھتا ہوں۔

---

[1] المعجم الكبير (٩٤٤/٢٢) مجمع الزوائد (٣٩٨/٩) جامع المسانيد (٧٠٣/١٤)

[2] اسد الغابه (٦٣٠٥) تجريد (٢٠٨/٢) [3] جامع المسانيد (٧٠٣/١٤)

[4] اسد الغابه (٦٣٠٦) تجريد (٢٠٨/٢) [5] اسد الغابه (١١٦/٥)

[6] السيرة النبوية (٢٧٢/٣)

۱۰۶۳۹ ابونضرہ

سابقہ شخصیت کے حالات میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۴۰ ابونضیرہ

بقول بعض: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کی کنیت ہے جسے حاکم نے نقل کیا ہے اور ابوعبدالرحمٰن الحبلی تک صحیح سند کے حوالہ سے لکھا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا، بقول بعض: ان سے کہا: ابونضیر۔

۱۰۶۴۱ ابونضیر ✿

ابن التیہان انصاری اوسی، ابوالہیثم کے بھائی۔ ابوعمر نے بحوالہ طبری انہیں شرکاءِ اُحد میں شریک کیا ہے۔

۱۰۶۴۲ ابونعمان

بشیر بن سعد انصاری، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۴۳ ابونعمان الازدی ✿

طبرانی کے دادا یہی ایوب بن نعمان کے دادا ہیں۔ بقول بعض: ایوب بن العلاء، حرفِ عین میں ان کا ذکر ہوا، جن لوگوں کی کنیت ابوالعلاء ہے۔ ابوموسیٰ نے بحوالہ طبرانی ان کا ذکر کیا ہے میں نے ابواسحاق صیرفینی کے قلم سے بحوالہ ابونعمان ازدی یہ روایت لکھی دیکھی کہ ایک شخص کسی خاتون کو نکاح کا پیام بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مہر دینا، عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم قرآن کی کوئی سورۃ اچھے انداز سے نہیں پڑھ سکتے؟ وہ سورۃ ہی اسے مہر دے دو جو تمہارے بعد کسی کے لیے مہر نہیں ہوگی۔ پھر میں نے ابن السکن کی کتاب میں دیکھا فرمایا: یہ اضافہ صرف اسی روایت میں محفوظ ہے۔

۱۰۶۴۴ ابوالنعمان ✿

یہ اور ہیں، بے نسبت۔ مطین اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے دونوں کے حوالہ سے اور ابوموسیٰ نے ان کے اتباع میں روایت کی ہے مسند یحییٰ بن عبدالحمید میں ان کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی ایک عورت کا جنازہ پڑھایا جس کا بیٹا زنا سے تھا۔ ✿ ابن کلبی نے ان کا نسب انصاری بتایا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے نفاس میں مرنے والی ایک خاتون کا جنازہ پڑھایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، فرماتے ہیں: اسے جابر بن یزید جعفی کے علاوہ کسی نے نہیں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت نہیں۔

✿ اسد الغابہ (٦٣٠٨) تجرید (٢/٢٠٨) ✿ اسد الغابہ (٦٣٠٩) تجرید (٢/٢٠٨)

✿ اسد الغابہ (٦٣١٠) تجرید (٢/٢٠٩) ✿ جامع المسانید (١٤/٧٠٤) اسد الغابہ (٥/١١٦)

۱۰۶۴۵ ابوالنعمان بن ابی النعمان

عبدالرحمٰن بن النعمان انصاری۔ بغوی نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی وہ حدیث ذکر کی ہے جو معبد بن ھوذہ کے حالات میں بیان ہوگی اور اس سے خبردار نہیں کیا کہ ان کا نام معبد ہے۔

۱۰۶۴۶ ابونعیم

محمد بن الربیع انصاری۔ حاکم نے ان کا تذکرہ کیا ہے، پہلے ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۴۷ ابونمر الکنانی [1]

شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے دادا۔ ابن سعد نے مسلمانانِ فتح مکہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی [2] نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن السکن نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر اور ابن فتحون نے انہیں قلم انداز کیا ہے باوجودیکہ وہ دونوں ابن السکن کی کتاب سے بہت مدد لیتے ہیں۔ ابن السکن نے بطریق محمد بن طلحہ تیمی، بحوالہ ابوعمر روایت کی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں عقیق سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: "عائشہ! یہ فرودگاہ تھی، اگر یہاں حشرات الارض کی کثرت نہ ہوتی"۔ ابن السکن فرماتے ہیں اس حدیث کے راوی عبدالحکم، شریک بن ابی نمر کے بھتیجے ہیں۔ میں نے عمر بن شبہ کی کتاب اخبار مدینہ میں پڑھا ہے کہ ابونمر بن عویف کا تعلق بنی حارث بن عبدمناۃ بن کنانہ سے تھا وہ مدینہ آئے تو بنی لیث بن بکر کے ہاں ٹھہرے اور بنی اخرم بن لیث میں اپنی حویلی بنائی جو "دار ابی نمر" سے مشہور ہوگئی۔

۱۰۶۴۸ ابونملہ انصاری [3]

نام عمار بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن غنم..... انصاری ظفری ہے۔ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور بعد کے معرکوں میں شرکت کی۔ عبدالملک بن مروان کی خلافت میں فوت ہوئے۔ واقعۂ حرہ کے روز ان کے دو بیٹے شہید ہوئے۔ عبداللہ اور محمد، ابن شہاب سے ان کی حدیث اہل کتاب کے بارے میں بروایت نملہ بن ابی نملہ بحوالہ ان کے والد مروی ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کا اتنا ہی ذکر کیا ہے اور ابوعلی بن السکن نے اس سے زیادہ بیان کرنے میں سبقت کی اور ابواحمد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ ان کا ابوذر کنیت کا ایک بھائی تھا دونوں کی والدہ ام زرارہ بنت حارث ہیں۔ ابوبشر دولابی کا قول ہے: وہ عمارہ بن معاذ ہیں۔ جبکہ ابن البرقی لکھتی ہیں: وہ معاذ بن زرارہ ہیں، ابن مندہ فرماتے ہیں: ابونملہ انصاری صحابی ہیں پھر ان کی حدیث عالی سند سے بروایت معمر و یونس، زہری سے بواسطہ ابونملہ بحوالہ ان کے والد نقل کی ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا، ایک یہودی آپ علیہ السلام سے کہنے لگا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ جنازہ بولتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ وہ یہودی کہنے لگا: بولتا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: "یہودی تم سے جو بات بیان کریں نہ اس کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو"۔

---

[1] تجرید (۲/۲۰۸) [2] تجرید (۱۷۲) [3] اسد الغابہ (۶۳۱۱) تجرید (۲/۲۰۹)

یہی روایت ابن السکن اور حارث بن ابی اسامہ نے بطریق یونس نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ ہے: تم لوگ یوں کہو! آمَنَّا بِاللّٰہِ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ۔ اگر وہ سچی بات ہوئی تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی اور اگر جھوٹ ہوا تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔ ان کی حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ بغوی لکھتے ہیں: ابونملہ مدینہ کے باسی تھے، پھر ان کی حدیث نقل کی، مجھے نملہ بن ابی نملہ کی بحوالہ ان کے والد ایک اور حدیث مل گئی ہے جسے ابوسعد اور ابونعیم نے ''دلائل النبوۃ'' میں بطریق محمد بن صالح نقل کیا ہے۔ فرمایا: بنی قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنی کتابوں میں پڑھتے اور بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی سکھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور ہماری طرف آپ کی ہجرت کا بتاتے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ سے حسد کر کے باغی ہوگئے، کہنے لگے: یہ وہ نہیں ہیں۔

۱۰۶۴۹ ابونملہ (دوسرے)

دولابی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ انصاری کے علاوہ اور صاحب ہیں۔

۱۰۶۵۰ ابونهیك انصاری اشهلی [1]

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ مجھے ان کا کوئی حال اور روایت معلوم نہیں۔ اتنی بات ہے کہ سیدنا ابوبکر الصدیق نے انہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے ساتھ خالد بن ولید کی طرف یہ پیام دے کر بھیجا تھا کہ بنی حنیفہ میں سے جس کی داڑھی مونچھ آ گئی ہے اسے قتل کر دو جب یہ دونوں پہنچے تو انہوں نے مجاعہ بن مرارہ [2] سے صلح کر لی تھی۔

۱۰۶۵۱ ابونیرز

ذہبی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض: یہ نجاشی کے بیٹے ہیں آ کر اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمات میں آپ کے ساتھ تھے۔

میں کہتا ہوں: میں نے مبرد کی الکامل میں ان کا واقعہ پڑھا ہے کہ ابونیرز کسی عجمی بادشاہ کے بیٹے تھے، بچپن میں اسلام کی محبت دل میں جاگزیں ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مسلمان ہوگئے مہمات میں آپ کے ساتھ رہتے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پھر ان کے بیٹے کے ساتھ رہتے تھے۔ بقیع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو دو جائیدادیں تھیں ان کے نگران تھے۔ ان میں سے ایک کا نام بغیبغہ اور دوسری کا عین ابی نیرز تھا، پھر ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو انہیں کدو کا سالن کھلایا جو انہوں نے پگھلی ہوئی چربی کے ساتھ ان کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے وہ سالن کھایا اور پانی پیا۔ اس کے بعد ان کا واقعہ ذکر کیا۔ یہ کہ آپ نے دونوں زمینوں کو حبس کرنے کا حکم لکھا پھر ان کے شرائط ذکر کیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی آپ نے وہ جگہیں مدینہ کے فقراء اور مسافروں کے لیے وقف کر دی ہیں۔ البتہ اگر حسنین کو ان کی ضرورت پڑے تو ان دونوں کو اجازت ہے۔ اس واقعہ کے آخر میں ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے اس کی ضرورت پڑ گئی امیر معاویہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے انہیں عینِ ابی نیرز کے عوض ایک لاکھ دینا چاہے تو آپ نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا، اور اس کا وقف رہنا بدستور جاری رکھا۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٣١٢) استیعاب (٣٢٤٨) تجرید (٢/٢٠٩) [2] اسد الغابہ (١١٧/٥)

القسم الثانی ازحرفِ نون - اس میں کسی کا تذکرہ نہیں۔

القسم الثالث ازحرفِ نون

۱۰۶۵۲ ابونجیح مکی

عبداللہ بن ابی نجیح کے والد، ان کا نام یسار ہے، پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۶۵۳ ابوالنعمان حجر بن عمرو۔

۱۰۶۵۴ ابوالنعمان (بے نسبت)

دورِ نبوی پایا ہے، ثور بحوالہ خالد بن معدان روایت کرتے ہیں کہ ابونعمان نے ان سے بیان کیا کہ میں نے خلافتِ فاروقی میں حج کیا پھر ایک واقعہ ذکر کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اتباع میں حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۵۵ ابونخیله العکلی

دورِ نبوی پایا ہے، الآمدی نے شعراء میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے وہ اشعار نقل کیے ہیں جن میں سجاح مدعیہ نبوت کی ہجو و برائی ہے۔ پھر مسیلمہ کذاب نے اسے دھوکے سے بیاہ لیا اور اس نے اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دیا تھا۔

۱۰۶۵۶ ابونمر بن عویف

ابونمر جو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے دادا ہیں ان کے حالات میں ذکر ہوا ہے۔

القسم الرابع ازحرفِ نون

۱۰۶۵۷ ابونجیح العبسی [1]

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ نکاح کے بارے میں ان کی ایک حدیث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ "الکنی المجردۃ" میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ محدثین کے نزدیک عمرو بن عبسہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے حاکم کی بات سے ان کا مختصر ذکر کیا ہے جس میں "ان کی ایک حدیث" کا ذکر نہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ابونجیح عبسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، ربیعہ بن لقیط بواسطہ ایک شخص ابونجیح کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے کنیتوں میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ ابواحمد حاکم فرماتے ہیں: یہ عمرو بن عبسہ کی کنیت

---

[1] اسد الغابہ (۶۳۰۲) تجرید (۲/۲۰۸)

ہے۔ جیسا کہ یہ روایت یزید بن ابی حبیب تک کی سند سے نقل کی ہے۔ ادھر انہوں نے عمرو بن عبسہ کے حالات میں بطریق ابن لہیعہ، یزید بن ابی حبیب، ربیعہ بن لقیط ان کے سلسلۂ سند سے بحوالہ قیس کے ایک شخص جنہیں ابونجیح کہا جاتا تھا، روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین قبیلہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سکون جس کا تعلق کندہ سے ہے''۔ (حدیث)

ابن لہیعہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث ثور بن یزید سے بیان کی تو انہوں نے کہا: ابونجیح عمرو بن عبسہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اسی پہ ابواحمد الحاکم کا اعتماد ہے جس کا احتمال ہے یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہوں کیونکہ اس روایت کا یزید بن ابی حبیب سے ہونے کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ابونجیح عبسی عمرو بن عبسہ ہی ہوں۔ کیونکہ حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ قیس کے شخص تھے، اور ابن مندہ نے بھی ان کا یہی عنوان قائم کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ابونجیح قیسی کی حدیث ربیعہ بن لقیط نے بواسطہ ایک شخص بحوالہ ان کے روایت کی ہے جو ثابت نہیں۔ ابوعمر پہ اعتراض ہوتا ہے جو انہوں نے کہا کہ ''ان کی نکاح کے بارے میں ایک حدیث ہے''۔ جو بروایت یزید بحوالہ ربیعہ ہے اس لیے کہ جو حدیث نکاح کے بارے میں ابونجیح سے مروی ہے وہ بروایت یزید عن ربیعہ نہیں جیسا کہ میں قسم اوّل میں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حاکم کا قول ہے: ''عرباض بن ساریہ''۔ لہٰذا احتمال ہے جیسے یہاں احتمال ہے کہ یہ عمرو بن عبسہ کے علاوہ کوئی صاحب ہوں۔ لیکن ثور کی گواہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے: ''یہ وہی ہیں'' کہ انہی کی طرف رجوع کیا ہے۔ ادھر ابن الاثیر نے ان کے ''عبسی'' کہنے پر اشکال [1] کیا ہے، کیونکہ عمرو بن عبسہ سلمی ہیں اور ابن مندہ کے قول ''قیسی ہیں'' کو درست قرار دیا ہے، کیونکہ سلیم کا تعلق قیس سے ہے، بات یہی ہے۔ لیکن احتمال ہے کہ راوی نے انہیں ان کے والد عبسہ کی جانب منسوب کر دیا ہو اور یوں..... اصل کتاب میں بیاض ہے۔ [2]

۱۰۶۵۸ ابونصر ھلالی

کسی حدیث کی مرسل روایت کی ہے۔ نسائی میں قتادہ کی ان سے روایت موجود ہے کہ انہوں نے مرسل روایت کی ہے جس کی وجہ سے کسی نے انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر کر دیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کا نام مشہور نہیں۔

میں کہتا ہوں: میرے خیال میں یہ حمید بن ہلال ہیں۔

۱۰۶۵۹ ابونصر سلمی [3]

معافی بن عمران ظہری نے مالک بن انس سے ان کی حدیث نقل کی ہے ان کی حدیث میں ہے ''عن ابی نضر'' جبکہ درست ابن النضر ہے۔ مؤطا میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے ان کی پیروی میں ان کا ایسا ہی تذکرہ کیا ہے۔ ابن الاثیر [4] لکھتے ہیں: یہی روایت ابن ابی عاصم نے عن یعقوب بن حمید عن عبداللہ بن نافع عن مالک عن عبداللہ بن ابی بکر عن ابی نضر، ان لوگوں کے بارے میں نقل کی ہے جن کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں۔ یعنی معافی منفرد نہیں اور یہ ابونضر [5] وہی ہیں۔

---

[1] اسد الغابہ (۱۱۵/۵) [2] نسخہ میں بیاض ہے۔ [3] اسد الغابہ (۶۳۰۷) تجرید (۲۰۸/۲)
[4] اسد الغابہ (۱۱۶/۵) [5] نسخہ میں بیاض ہے۔

حرف الھاء

القسم الاوّل ازحرف ہاء

۱۰۶۶۰ ابو ہارون ❁

کلاب بن امیہ لیثی، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۶۱ ابو ہاشم

بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشی۔ ابوسفیان عبشمی کنیت تھی۔ ابوحذیفہ بن عتبہ کے باپ شریک اور مصعب بن عمیر عبدری کے ماں شریک بھائی ہیں۔ دونوں کی والدہ خناس بنت مالک عامریہ ہیں جن کا تعلق قریش سے ہے۔ نام میں اختلاف ہے۔ بقول بعض: مہشم، ایک قول ہے: ''خالد''۔ اسی پر نسائی نے اعتماد کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے جس پر ابن ابی شیبہ نے بھروسا کیا ہے۔ کسی نے ہشیم/ ہشام/ شیبہ بھی کہا ہے۔ ابن السکن فرماتے ہیں: فتح مکہ کے روز اسلام لائے اور شام فروکش ہوئے جہاں خلافتِ عثانی میں فوت ہوئے۔ یہی ابن سعد کا قول ہے، ابن مندہ لکھتے ہیں: ان سے حضرت ابوہریرہ، سمرہ بن سہم ابووائل نے روایت کی ہے۔ پھر لکھتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ ابووائل بواسطہ سمرہ بحوالہ ان کے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث ترمذی وغیرہ صحیح سند سے بطریق منصور الاعمش بحوالہ ابووائل روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ ہاشم بن عتبہ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ کہنے لگے: ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا تکلیف کی وجہ سے رو رہے ہیں؟ یا دنیا کی لالچ پر رونا آ رہا ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، رونا اس بات پر آ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وصیت کی تھی میں اس پر عمل نہ کر سکا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تمہارے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی نہیں؟'' جبکہ میں دیکھتا ہوں میں نے دنیا جمع کر رکھی ہے۔

اسے بغوی اور ابن السکن نے بطریق مغیرہ، بواسطہ ابووائل بحوالہ سمرہ بن سہم اپنی قوم کے آدمی سے نقل کیا ہے، فرمایا: میں ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ کے ہاں ٹھہرا تو معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، ابوہاشم رو پڑے۔ پھر اس کا ذکر کیا۔ دنیا کی حرص کے بعد یہ بات مزید نقل کی، دنیا کے اچھے لوگ چل بسے۔ اسی میں ہے، ایک عہد تھا کاش میں اس میں آپ کی پیروی کر سکتا۔ فرمایا: شاید تمہیں اتنا مال ملے جو تم لوگوں میں تقسیم کرو جبکہ تمہارے لیے اتنا کافی ہے۔ پھر اس کا ذکر کیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہی ابوہاشم سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ابوداؤد، نسائی، ترمذی، بغوی اور حاکم نے بطریق کہیل

❁ اسد الغابہ (٦٣١٣) تجرید (٢/٢٠٩)

بن حرملہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دمشق آئے تو ابوکلثوم دوسی کے ہاں فروکش ہوئے۔ ہم لوگ آپ کے پاس آئے ''درمیانی نماز'' کے بارے میں بات چیت ہوئی جس میں ہمارا اختلاف ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جس طرح تم لوگوں کا اختلاف ہوا ہے اسی طرح ایک دفعہ ہمارا بھی اختلاف ہوا، اس وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحن میں بیٹھے تھے۔ ہمارے درمیان نیک شخص ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ تھے وہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بولنے کی ہمت کر لیتے تھے۔ وہاں سے واپس ہوئے اور ہمیں بتایا وہ عصر کی نماز ہے۔ ابوحسین رازی کا بیان ہے ان کی حویلی کا احاطہ تانبے کا کام کرنے والوں کے بازار سے ✿ لوہاری بازار تک ہے۔ یعقوب بن سفیان کی روایت ہے: ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ نے اہل انطاقیہ سے دونوں شہروں کے قبرستان وغیرہ کے بارے ۱۲ھ میں صلح کی۔ ابن البرقی کا قول ہے: جنگ یرموک میں ان کی آنکھ شہید ہوگئی تھی اور خلافتِ معاویہ میں وفات پائی۔ خلیفہ کا بیان ہے: امیر معاویہ نے انہیں جزیرہ کا گورنر بنایا تھا۔ ابوزرعہ دمشقی کا قول ہے: ابومسہر فرماتے ہیں: ان کی وفات بہت پہلے ہو چکی تھی ابوعبداللہ بے نسبت صحابی کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۶۲ ابوھالہ تیمی

نباش بن زرارہ۔ حاکم نے بحوالہ یحییٰ بن معین ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۶۳ ابوھانئ ✿

عبدالرحمٰن بن مالک کے دادا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہاں ٹھہرایا ان کی حدیث ان کا پوتا اپنے والد سے بحوالہ اپنے دادا روایت کرتا ہے۔

۱۰۶۶۴ ابوھبیرہ

عائذ بن عمرو مزنی درخت تلے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ ناموں میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابن المدینی نے ان کی کنیت لکھی ہے اور ابواحمد الحاکم نے ان سے مسنداً یہ بات نقل کی ہے۔

۱۰۶۶۵ ابوھبیرہ بن حارث

بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول انصاری خزرجی بخاری۔ ✿ ابن اسحاق نے شہداءِ اُحد میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حرفِ الف میں ان کا ذکر ہو چکا ہے کیونکہ واقدی وغیرہ نے انہیں ابواُسیرہ کہا ہے۔ بقول ابوعمر: ابوہبیرہ کا نام ان کی کنیت ہی ہے۔

۱۰۶۶۶ ابوھبیرہ انصاری ✿ (بے نسبت)

ابویعلی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، بطریق مخرمہ بن بکیر بواسطہ ان کے والد بحوالہ سعید بن نافع روایت ہے، فرمایا: مجھے ابوہبیرہ انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہوتے وقت چاشت کی نفل نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے ڈانٹا اور منع کر دیا، پھر

✿ الطبقات (۱۲۸/۷) ✿ اسد الغابہ (۶۳/۵) تجرید (۲۰۹/۲)

✿ السیرة النبویة (۹۷/۳) ✿ اسد الغابہ (۶۳/۶) تجرید (۲۰۹/۲)

فرمایا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جب تک سورج بلند نہ ہو جائے نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطان کے دوسینگوں میں طلوع ہوتا ہے''۔ ❶ ابن الاثیر ❷ نے انہیں سابقہ شخصیت سے رَلا ملا دیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: سعید تابعی ہیں، انہوں نے اُحد میں شہید ہونے والے صحابی سے ملاقات نہیں کی، اور اگر یہ اور ہیں ورنہ یہ روایت منقطع ہے۔ اس میں منقطع کا احتمال کیسے ہوسکتا ہے وہ خود صراحت کر رہے ہیں کہ انہوں نے انہیں دیکھا، لہٰذا پہلا احتمال متعین ہوگا۔

۱۰۶۶۷ ابوهدم بن الحضرمی ❷

علاء کے بھائی۔ دارقطنی نے ان کا ذکر کیا ہے، ایسا ہی تجرید میں ہے۔

۱۰۶۶۸ ابوهدمه انصاری ❷

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ان کا بیٹا محمد حدیث ابن اخی زہری عن عمہ روایت کرتا ہے، ہمارے ہاں حدیث ابوحاتم رازی لکھی ہے۔ مستغفری لکھتے ہیں: یہ بردعی کا قول ہے۔

۱۰۶۶۹ ابوهذیل ❷ (بے نسبت)

ان کا بھی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے کہ ابوبکر بن علی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور بطریق ابواشعث، عبداللہ بن خداش سے بواسطہ اوسط بحوالہ ابوہذیل روایت کی ہے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی اپنی قربانی میں سے کھائے''۔ ❸

۱۰۶۷۰ ابوهراسه

قیس بن عاصم۔ بغوی نے بواسطہ ابن ابی خیثمہ بحوالہ ابن معین ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۷۱ ابوهریره بن عامر ❹ بن عبد ذی الشری

بن طریف بن عتاب بن ابی صعب بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن کعب دوسی۔ ابن کلبی اور ان کے متبعین نے آپ کا یہی نام ونسب لکھا ہے اور ابواحمد دمیاطی نے اسے قوی کہا ہے۔ ابن اسحاق کا قول ہے: وہ دوس میں بڑے صاحب مرتبہ تھے۔ دولابی کی روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام: عبدنہم بن عامر تھا۔ دوسی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حلیف ہیں۔ ابن البرقی نے دوسروں سے مختلف نسب ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ابن عامر بن عبدشمس بن عبدالسالع بن قیس بن مالک بن ذی الاسلم بن الاحمس بن معاویہ بن المسلم بن حارث بن دھمان بن سلم بن فہم بن عامر بن دوس۔ لکھتے ہیں: بقول بعض: یہ ابن عتبہ بن عمرو بن عیسیٰ بن حرب بن سعد بن ثعلبہ بن عمرو بن فہم بن دوس ہیں۔

ابوعلی بن السکن کا قول ہے: ان کے نام میں اختلاف ہے، اہل نسب ان کا نام عمیر بن عامر بتاتے ہیں۔

---

❶ مسند ابی یعلی (۱۷۵۲/۳) ❷ اسد الغابہ (۱۱۹/۵) ❷ تجرید (۲۰۹/۲)

❷ اسد الغابہ (۶۳۱۷) تجرید (۲۰۹/۲) ❷ اسد الغابہ (۶۳۱۸) تجرید (۲۰۹/۲)

❸ المعجم الکبیر (۱۲۷۱۰/۱۲) مجمع الزوائد (۲۵/۴) جامع المسانید والسنن (۷۱۳/۱۴) حلیة الأولیاء (۳۶۲/۴) اسد الغابة (۱۱۹/۵)

❹ اسد الغابہ (۶۳۱۹) تجرید (۲۰۹/۲)

ابن اسحاق [1] فرماتے ہیں: مجھے کسی ساتھی نے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتایا: جاہلیت میں میرا نام عبدشمس بن صَخر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ میری کنیت ابوہریرہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک بلی ملی جسے میں نے اپنی آستین میں ڈال لیا تو مجھے ابوہریرہ کہا جانے لگا۔ ایسا ہی حاکم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے اسی سند سے طویل ذکر کیا ہے۔ ترمذی نے حسن سند سے لکھا ہے عبیداللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کنیت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیوں ہے؟ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا رہا تھا۔ میری ایک چھوٹی سی بلی تھی جسے میں رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دِن کے وقت اپنے ساتھ لے جاتا تھا میں اس سے کھیلتا تھا تو لوگوں نے میری کنیت ابوہریرہ رکھ دی۔

صحیح بخاری میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ابوہرؓ! بغوی نے بطریق ابراہیم بن فضل مخزومی جو ضعیف راوی ہے نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا جاہلیت میں نام عبدشمس تھا اور کنیت ابوالاسود تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور کنیت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رکھی۔ ابن خزیمہ قوی سند سے لکھتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عبدشمس کا تعلق ازد میں سے دوس سے تھا۔ دولابی حسن سند سے بحوالہ عبیداللہ بن ابی رافع اور مقبری روایت کرتے ہیں۔ دونوں کا قول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدشمس بن عامر بن عبدالشری تھا۔ شَرٰی دوس کے بت کا نام ہے جب اسلام لائے تو ان کا نام عبداللہ بن عامر رکھا گیا۔ عبداللہ بن ادریس بحوالہ شعبہ روایت کرتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدشمس تھا۔ یہی یحییٰ بن معین، احمد بن صالح مصری اور ہارون بن حاتم کا قول ہے اور یہی ابوزرعہ کا بحوالہ ابومسہر قول ہے۔

ابونعیم فضل بن دکین نے یہی الفاظ اس اضافے کے ساتھ نقل کیے ہیں، بقول بعض: عبدعمرو، دوسری بار لکھتے ہیں: ابوہریرہ سُکین۔ بقول بعض: عامر بن غنم۔ ایسا ہی اسمٰعیل بن ابی اویس کا قول ہے کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں دیکھا ہے ابوہریرہ کا نام عبدشمس تھا اور اسلام میں ان کا نام عبداللہ تھا۔ ابونمیر سے بھی یہی الفاظ مروی ہیں، اور ترمذی نے بخاری سے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔ صالح بن احمد بن حنبل بحوالہ اپنے والد روایت کرتے ہیں: ابوہریرہ عبدشمس، بقول بعض: عبدنہم/عبدغنم/سکین/عبداللہ بن عامر۔ یہ قول بغوی نے بحوالہ صالح نقل کیا ہے اور ایسا ہی احوص بن مفضل علائی نے اپنے والد سے اور یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے یہی الفاظ اس اضافے کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ بقول بعض: عبدالرحمٰن بن صخر۔ بغوی عبداللہ بن احمد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے اپنے ایک عمر رسیدہ بزرگ سے سنا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام سکین بن دُومَہ تھا، یہ قول حسن بن سفیان اپنی سند سے بحوالہ ابوعمر ضریر اس اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے، بقول بعض: عبدعمرو بن غنم۔

عمرو بن علی فلاس، سفیان بن حسن سے بواسطہ زہری بحوالہ مُحرز بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں: میرے والد کا نام عبدعمرو بن عبدغنم تھا، یہی قول اسلم بن سہل نے اپنی تاریخ میں اور بغوی نے مقدمی سے انہوں نے بحوالہ اپنے چچا سفیان سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن بن غنم تھا۔ ایسا ہی بغوی سے عیسیٰ بن علی کی روایت میں ہے۔ ابن ابی الدنیا نے بطریق مقدمی عمرو بن علی کے قول جیسا قول نقل کیا ہے ذہلیات میں عمرو بن بکار سے بحوالہ عمرو بن علی مقدسی ایسا ہی لکھا ہے۔

[1] السیرة والمغازی (۲۸٦)

بقول ابن خزیمہ ذہلی نے فرمایا: ہمارے ہاں قلب (تبدیلی) کی یہ سب سے واضح مثال ہے۔

ابن خزیمہ کا قول ہے: ابوسلمہ سے محمد بن عمرو کی سند سفیان بن حسین کی زہری سے بحوالہ محرز والی سند سے زیادہ حسن ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ اسلام سے قبل ان کے دو نام تھے۔ جہاں تک اسلام لانے کے بعد کی بات ہے تو میرے خیال میں ان کا نام نہیں چلا۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کیا تھا اور عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعبیدہ الحداد سے نقل کیا ہے اور ابومحمد بن زید اصمعی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام عبدعمرو بن عبدغنم تھا۔ بقول بعض: عمرو بن غنم، پہلے پر نسائی نے اعتماد ظاہر کیا ہے۔ بغوی کا قول ہے: ہمیں ابواسمٰعیل المؤدب نے بتایا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔

میں کہتا ہوں: ابواسمٰعیل عجیب وغریب باتیں نقل کرتا ہے۔ باوجودیکہ ان کی یہ بات کہ ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا، اس میں احتمال ہے کہ یہ ابوصالح یا بعد کے کسی آدمی کا قول ہو اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابواسمٰعیل کا ہی قول ہو جو اس میں منفرد ہے اور محفوظ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ ابونعیم بطریق اسحاق بن راہویہ روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ سکین بن مَل/ ابی ھانی/ عامر بن عبدشمس/ ابن عبدنہم۔ عبداس دُوری بحوالہ ابوبکر بن ابی الاسود: سکین بن جابر نقل کرتے ہیں۔ حاکم صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ صالح بن کیسان روایت کرتے ہیں ان کا نام عامر تھا اور ہیثم بن عدی بحوالہ ابن عباس المسوق یہ اضافہ نقل کرتے ہیں۔ ابن عبدشمس بن عبدغنم بن عبدذی الشری۔ ابومسہر بحوالہ سعید بن عبدالعزیز: عامر بن عبدشمس۔ بقول بعض: عبدغنم اور سکین بن عامر نقل کرتے ہیں۔

خلفیہ فرماتے ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے: عمیر بن عامر/ سکین بن دومہ/ عبدعمرو بن عبدغنم/ عبداللہ بن عامر/ بریر/ یزید بن عِشرقہ۔ فلاس کا قول ہے: ان کے نام میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ ان کا نام عبدعمرو بن غنم، بقول بعض: سکین ہے۔ بغوی فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن حمید نے ابونمیلہ سے بحوالہ محمد بن عبیداللہ بتایا ان کا نام سعد بن حارث تھا۔ بغوی فرماتے ہیں: مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کا نام عبدیالیل تھا۔ ابن سعد [1] بحوالہ واقدی: عبدشمس اور اسلام میں عبداللہ نقل کرتے ہیں اور ہیثم سے یہی الفاظ منقول ہیں۔ بغوی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے ان کا نام عبداللہ بن عائذ تھا ابن البرقی کا قول ہے: عبدالرحمٰن نام تھا، بقول بعض: عبدشمس/ عبدغنم/ عبداللہ/ بلکہ عبدنہم ایک قول عبدتیم ہے۔ ابن مندہ ان کے ناموں میں عبد بغیر اضافت اور ان کے والد کا نام عبدغنم لکھتے ہیں ابونعیم اسے عبدالعزی اور سکن روایت کرتے ہیں۔ نووی اپنی کسی کتاب میں لکھتے ہیں: ابوہریرہ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تیس اقوال میں سے سب سے زیادہ صحیح قول ہے۔ (یہ قول ریاض الصالحین میں ہے۔ [از عامر تقی ندوی])

قطب حلبی کا قول ہے: ان کے اور ان کے والد کے نام میں چوالیس (۴۴) اقوال ہیں جو حاکم کی ''الکنی'' استیعاب اور تاریخ ابن عساکر میں مذکور ہیں۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (٥٢/٤)

میں کہتا ہوں: اکثر اقوال کی وجہ یہ ہے کہ صرف ان کے نام میں دس (۱۰) اقوال ہیں اور ان کے والد کے نام میں بھی تقریباً اتنے ہیں۔ لیکن یہ سارے منقول نہیں۔ لہٰذا صرف ان کے نام میں اقوال کا مجموعہ بیس (۲۰) ہے۔ عبدشمس/عبدنہم/عبدتیم/عبدغنم/عبدالعزیٰ/عبدیالیل جو اسلام لانے کے بعد باقی نہ رہے جیسا کہ ابن خزیمہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

بقول عبید بغیر اضافت ہے۔ عبیداللہ اضافت کے ساتھ، سُکین تصغیر ہے اور سَکَن دو زبروں سے ہے۔ عمرو، عمیر، عامر، بریر، برّ، یزید، سعد، سعید، عبداللہ، عبدالرحمٰن، ان سب کا جاہلیت و اسلام میں احتمال ہے۔ صرف آخری نام یقیناً اسلامی ہیں۔ ان کے والد کے نام میں پندرہ اقوال ہیں: عائذ، عامر، عمرو، عمیر، غنم، دومہ، ھانی، ملّ، عبدنہم، غنم، عبدشمس، عبدعمرو، حارث، عشرقہ، صخر۔ یہ مطلب ہوا جس نے کہا ہے کہ ان کے اور ان کے والد کے نام میں تیس سے زائد مختلف اقوال ہیں، البتہ ترکیب کی صورت میں ممکن ہے پھر تو اس سے بھی زیادہ ہو جائیں جو انیس (۱۹) کو تیرہ (۱۳) سے ضرب دینے سے تقریباً دو سو اقوال بن جاتے ہیں۔ اور اگر صراحت کی جائے تو بیس (۲۰) سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ان کا ایک نام آباء واجداد کے تین یا چار ناموں سے مرکب ہوتا ہے۔ اور پھر انہیں شمار کیا جاتا ہے۔ ترکیب کے ساتھ فرق سے بچنے کے لیے خصوصاً ان کے نام کو الگ کیا جاتا ہے۔ تو وہ انیس (۱۹) بنتے ہیں جن میں سے بعض غلط لکھے ہیں بعض میں غلطی واقع ہوئی ہے جیسے برّ اور بریر اور یزید جو صرف عشرقہ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔ بظاہر کسی راوی کی تبدیلی ہے اسی طرح سکن اور سکین اور سعد و سعید دونوں ایک ہیں جو حارث کے ساتھ ہیں ان کے بعض نام ان کے والد کے نام سے بدل گئے ہیں جیسے پہلے بیان ہوا ہے۔ عبدعمرو بن عبدغنم، عبدغنم بن عبدعمرو۔ غور کیا جائے تو یہ اقوال تیرہ سے زیادہ نہیں۔ صحیح نقل کے لحاظ ہیں تین ہیں: عمیر، عبداللہ اور عبدالرحمٰن پہلے دونوں کا جاہلیت و اسلام میں احتمال ہے جبکہ عبدالرحمٰن خالص اسلامی نام ہے۔

ابن ابی داؤد کا قول ہے: میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سندیں جمع کر رہا تھا تو مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی میں اس وقت اصبہان میں تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''میں دنیا میں پہلا حدیث والا انسان ہوں''۔ محدثین کا اتفاق ہے کہ ان کی احادیث سب سے زیادہ ہیں۔ ابو محمد بن حزم کا قول ہے کہ مسند بقی بن مخلد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پانچ ہزار تین سو (۵۳۰۰) احادیث پر مشتمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، ابوبکر، عمر فضل بن عباس، ابی بن کعب، اسامہ بن زید، عائشہ، بصرہ غفاری، کعب احبار سے بھی مروی ہے۔ ان سے ان کا بیٹا محرز اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابن عمر، ابن عباس، جابر، ان، واثلہ بن اسقع اور اکابر تابعین میں سے مروان بن الحکم، قبیصہ بن ذویب، عبداللہ بن ثعلبہ، سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، سلمان الاغر والغر ابو مسلم، شریح بن ہانی، خباب مقصورہ والے، ابو سعید المقبری، سلیمان بن یسار، سنان بن ابی سنان، عبداللہ بن شقیق، عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، عراک بن مالک، ابو رزین اسدی، عبداللہ بن قارظ، بسر بن سعید، بشیر بن نہیک، بعجہ الجہنی، حنظلہ اسلمی، ثابت بن عیاض، حفص بن عاصم بن عمر، سالم بن عبداللہ بن عمر ابو سلمہ، اور حمید صاحبزادگان عبدالرحمٰن بن عوف، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، خلاس بن عمرو، زرارہ بن ابی اوفی، سالم ابو الغیث، سالم مولا شداد، عامر بن سعد بن ابی وقاص، سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، ابو حباب سعید بن یسار، عبداللہ بن حارث، بصری، محمد بن سیرین، سعید بن مرجانہ، اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز ان کا نام ہے۔ مُقعَد جو عبدالرحمٰن بن سعد ہیں انہیں بھی اعرج کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی نعیم، عبدالرحمٰن بن یعقوب جو علاء کے والد ہیں۔ ابو صالح السمان، عبیدہ بن سفیان، عبیداللہ بن عبداللہ

بن عتبہ بن مسعود، عطاء بن مینا، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یزید لیثی، عطاء بن یسار، عبید بن حنین، محمد کے والد عجلان، عبیداللہ بن ابی رافع، عنبسہ بن سعید بن عاص، عمرو بن حکم، ابوالسائب مولا ابوزہرہ، موسیٰ بن یسار، نافع بن جبیر بن مطعم، عبداللہ بن رباح، عبدالرحمٰن بن مہران، عمرو بن ابی سفیان، محمد بن زیاد جمحی، عیسیٰ بن طلحہ، محمد بن قیس بن مخرمہ، محمد بن عباد بن جعفر، محمد بن ابی عائشہ، ہیثم بن ابی سنان، ابوحازم اشجعی، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، ابوالشعثاء محاربی، یزید بن الاصم، نعیم المجمر، محمد بن المنکدر، ہمام بن منبہ، ابوعثمان الطنبذی، ابوقیس مولا ابوہریرہ اور دیگر حضرات روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان سے تقریباً آٹھ سو (۸۰۰) اہل علم نے روایت کی ہے۔ وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے۔ وکیع اپنے نسخہ میں لکھتے ہیں: ہمیں اعمش نے بحوالہ ابوصالح بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول میں سے سب سے زیادہ حافظ الحدیث تھے۔ یہی روایت بغوی نے بحوالہ اعمش ان الفاظ میں نقل کی ہے: اگرچہ ان سے افضل نہ تھے لیکن حافظہ سب سے زیادہ تھا۔

ابن ابی خیثمہ بطریق سعید بن ابی الحسن روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حدیث یاد نہ تھی۔ یہی قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ابوزُعیزعہ جو مروان کے کاتب ہیں۔ فرماتے ہیں: مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیام بھیجا تو وہ ان سے احادیث بیان کرنے لگے اور مجھے پردے کے پیچھے لکھنے کے لیے بٹھا دیا، جب سال کا اختتام ہوا ان کی طرف پیام بھیجا اور ان سے وہی احادیث بیان کرنے کا سوال کیا اور مجھے کہا غور کرتے رہنا تو ایک حرف بھی اِدھر کا اُدھر نہیں کیا۔

صحیح بخاری میں بطریق وہب بن ضبہ بواسطہ ان کے بھائی ہمام بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سوائے عبداللہ بن عمر کے مجھ سے زیادہ کسی کو احادیث یاد نہ تھیں کیونکہ وہ لکھتے تھے: میں لکھتا نہ تھا حاکم ان کے نام سابقہ اختلاف ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سب سے زیادہ آپ سے کسب فیض کیا ہے باوجودیکہ خالی پیٹ رہتے جہاں آپ جاتے وہاں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوتے۔ وفات تک انہوں نے آپ علیہ السلام کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اسی بنا پر ان کی احادیث زیادہ ہیں۔ صحیح بخاری میں بواسطہ سعید المقبری بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی شفاعت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمہارے علاوہ مجھ سے یہ بات کوئی نہیں پوچھے گا، کیونکہ تمہیں حدیث کی بڑی لگن ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابی بن کعب نقل کی ہے کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھ لیتا تھا جن کی کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی۔ ابونعیم لکھتے ہیں: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حدیث کے سب سے بڑے حافظ تھے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی کہ اہل ایمان ان سے محبت رکھیں۔ حدیبیہ اور خیبر کے درمیانی عرصے میں مسلمان ہوئے۔ مدینہ ہجرت کر کے آئے اور صفہ میں رہنے لگے، ابومعشر مدائنی بحوالہ محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ کہا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابوہِرّ رکھی ہے اور نر مادہ سے بہتر ہے۔ بغوی نے یہ روایت صحیح سند سے نقل کی ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لُبَیبہ کا قول ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کا گندمی رنگ چوڑے کندھے دو زلفوں والے سامنے کے دانتوں میں فرق تھا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ قرّہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے پوچھا: کیا ابوہریرہ کھردرا کپڑا پہنتے تھے؟

فرمایا: نہیں، نرم پہنتے تھے، میں نے پوچھا: ان کا رنگ کیسا تھا؟ فرمایا: سفید، خضاب لگاتے گیرو سے رنگے ہوئے دو کپڑے زیب تن فرماتے۔ ایک دِن کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتے ہوئے فرمایا: واہ کیا کہنے ابوہریرہ کے!؟ کتان سے ناک پونچھ رہا ہے۔ ابوہلال، محمد بن سیرین سے بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: مجھے اچھی طرح یاد ہے میں منبر رسول اور حجرۂ عائشہ کے درمیان بے ہوش پڑا رہتا تھا، لوگ مجھے مجنون کہتے، حالانکہ مجھے کوئی جنون نہ تھا، یزید بن ابراہیم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: یہ صرف بھوک کی کیفیت تھی۔ اس حدیث کے صحیح میں کئی طرق ہیں۔ اسی میں صدیق اکبر اور پھر عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھتے ہیں، فرماتے ہیں: شاید وہ مجھ سے پہل کر کے مجھے آیت بتا دیں لیکن ایسا نہ کر سکے۔

حمید حمری فرماتے ہیں: میں ایک صحابی کی خدمت میں رہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سال رہ چکے تھے، جیسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکے تھے۔ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: ہمارے پاس کوفہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جہاں احمس قبیلہ کے لوگ اکٹھے ہوگئے تاکہ انہیں سلام کریں۔ فرمایا: مرحبا میں تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھ سے زیادہ کسی کو حدیث یاد کرنے کا حرص نہ تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بھوک کی وجہ سے میں اپنا جگر زمین سے لگا لیتا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ پھر پیالے اور دودھ والا واقعہ ذکر کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ کی قسم! جو مومن بھی میرے بارے میں سنے گا یا مجھے دیکھے گا مجھ سے محبت کرے گا۔ ابوکثیر جو اس حدیث کے راوی ہیں کہنے لگے: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: میری والدہ مشرک تھی اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا اور وہ انکار کر دیتیں۔ ایک بار میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا الفاظ سنا دیئے۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔ میں وہاں سے دوڑتا ہوا باہر آیا، گھر پہنچا تو دروازے پر کواڑ لگا تھا اور پانی سے غسل کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ پھر انہوں نے دروازہ کھولا تو فرمانے لگیں: ''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں''۔ میں وہیں سے پلٹا اور اب میں مارے خوشی کے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری والدہ اور میری والدہ کی محبت اہل ایمان کے دِلوں میں پیدا فرما دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی دے دی۔

جریری بواسطہ ابوبصرہ بحوالہ طفاوہ کے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں فروکش ہوا۔ میں نے کسی صحابی کو ان سے زیادہ مہمان کا خدمتگار اور چست نہیں دیکھا۔ عمرو بن علی الفلاس فرماتے ہیں: ان کی آمد خیبر کے سال محرم سات ہجری میں ہوئی۔

صحیح میں اعرج سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ احادیث کی روایت کرتا ہے، اللہ سے ڈرانے والا ہے، میں مسکین آدمی تھا جو خالی پیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پڑا رہتا تھا مہاجرین بازار کی سودے بازی میں، اور انصار کو اپنے مال کی دیکھ بھائی کی مشغولی نے اس سعادت سے محروم رکھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میری بات کہنے تک اپنی چادر پھیلائے بیٹھا رہے گا اور پھر اسے لپیٹ لے گا تو وہ

کبھی میری بات نہیں بھولے گا"۔ چنانچہ میں نے اپنی چادر بچھائی، آپ ﷺ نے اپنی بات مکمل کی پھر میں نے اسے لپیٹ لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس کے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی بات کبھی نہیں بھولا۔ [1] (مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی بطریق زہری بحوالہ اعرج اور بطریق زہری بحوالہ سعید بن المسیب و ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے کی روایت میں کمی زیادتی ہے)۔

امام بخاری وغیرہ نے بطریق سعید المقبری بحوالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مختصر روایت کی ہے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی بہت سی باتیں سن کر بھول جاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ! میں نے چادر پھیلائی۔ پھر فرمایا: اسے اپنے سینے سے لگا لو۔ چنانچہ میں نے ملالی۔ اس کے بعد مجھے کبھی کوئی بات نہیں بھولی۔ ابویعلی بطریق ولید بن جمیع بواسطہ ابوالطفیل بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یادداشت کی کمی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی چادر کھولو!" پھر اسی کا مفہوم ذکر کیا۔

ابونعیم بطریق عبداللہ بن ابی یحییٰ، سعید بن ابی ہند بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم مجھ سے ان غنیموں میں سے کچھ نہیں مانگتے؟" میں نے عرض کی: میں آپ ﷺ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھایا ہے۔ آپ نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر پشت مبارک سے اتار کر میرے اور اپنے درمیان بچھا دی، اور پھر مجھ سے گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مکمل بات میرے ذہن نشین ہوگئی۔ پھر فرمایا: "اس چادر کو لپیٹ کر اپنے ساتھ ملا لو"۔ پھر میری یہ حالت ہوگئی کہ آپ جو بات بیان کرتے اس کا ایک حرف بھی میرے حافظے سے نہ نکلتا۔

اس حدیث کے صحیح طُرق پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ اس کے اور طرق بھی ہیں ان میں سے ایک ابویعلی نے بطریق یونس بن عبید بواسطہ حسن بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون مجھ سے ایک، دو، یا تین باتیں لے کر اپنے پلے باندھتا تاکہ انہیں سیکھے اور سکھائے، فرماتے ہیں: میں نے اپنا کپڑا بچھایا آپ گفتگو فرما رہے تھے، پھر میں نے لپیٹ لیا۔ مجھے امید ہے کہ جو بات بھی آپ ﷺ نے فرمائی ہے میں اسے نہیں بھولوں گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حسن اس کا مفہوم نقل کیا ہے، اس میں ہے میں نے عرض کی: میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کپڑا بچھاؤ، اس کے آخر میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کے بعد میں آپ کی سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولوں گا۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا، پھر میں نے اپنا کپڑا بچھایا اور اسے لپیٹ لیا اس کے بعد سے کبھی کوئی بات نہیں بھولا۔ یہ پہلے سے مختصر ہے مجھے وہ حدیث ملی ہے جو اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ اگر وہ حدیث ثابت ہو جائے۔ چنانچہ ابویعلی نے نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آ کر آپ کی بیمار پرسی کرنے لگے۔ آپ نے اجازت دی، اندر گئے کھڑے کھڑے سلام کیا اور نبی ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے سے

[1] بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم (۱۱۸) کتاب الحرث والمزارعۃ باب ما جاء فی الغرس (۲۳۵۰) مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی ہریرۃ (۶۳۴۷) ابن ماجہ مقدمہ (۲۶۲) مسند احمد (۲/۲۴۰) (۲/۲۷۴)

ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور آپ نے ان کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام کے پاؤں دراز تھے۔ آپ نے فرمایا: ابوہریرہ قریب آ جاؤ، چنانچہ یہ قریب ہوئے۔ پھر فرمایا: اور نزدیک ہو جاؤ، تو اور قریب ہو گئے۔ تیسری بار فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قریب ہو جاؤ! تو اتنے قریب ہو گئے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پورے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو چھونے لگے۔ اس کے بعد ان سے فرمایا: "بیٹھ جاؤ!" وہ بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنا کپڑا میرے قریب کرو"۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا دراز کیا اور ہاتھ میں پکڑ کر کھولا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوہریرہ! میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں جب تک زندہ رہو انہیں نہ چھوڑنا"۔ عرض کی: جو چاہیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا:

> "جمعے کے دِن غسل کیا کرنا اور جمعہ کے لیے جلدی جانا، وہاں نہ لغو کام کرنا اور نہ غافل ہونا، ہر ماہ تین دِن روزہ رکھنا، جو ہمیشہ کے روزوں کی طرح ہیں۔ فجر کی دوسنتیں کبھی نہ چھوڑنا اگرچہ تم پوری رات نوافل (نماز) پڑھتے رہے ہو کیونکہ ان دونوں میں (رغائب) رغبت کی برکتیں ہیں"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں تین بار ارشاد فرمائیں، پھر فرمایا: "اپنا کپڑا سمیٹ لو"۔ انہوں نے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا۔ عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، یہ بات پوشیدہ رکھوں یا سب کو بتا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابوہریرہ! سب کو بتا دو"۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

مذکورہ حدیث علاماتِ نبوت میں سے ہے، کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے دور کے سب سے بڑے احادیث نبویہ کے حافظ تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ کا قول ہے: اس میں کوئی شک نہیں جو باتیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنیں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: ابوہریرہ مجھ سے بہتر اور جو بیان کرتا ہے اسے زیادہ جانتا ہے۔ نسائی نے کتاب السنن میں عمدہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضرت زید بن ثابت کے پاس آ کر کوئی مسئلہ پوچھنے لگا، آپ نے فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کرو کیونکہ ایک دفعہ میں، ابوہریرہ اور ایک شخص مسجد میں دعا مانگ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے، فرمانے لگے: "تم لوگ جس بات میں مشغول تھے اسے جاری رکھو!" زید فرماتے ہیں: میں اور میرا ساتھی دعا کرنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہنے لگے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: "میں وہی دعا کروانا چاہتا ہوں جو آپ کے دونوں صحابیوں نے کی، میں ایسا علم مانگتا ہوں جو بھولے نہیں"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آمین"۔ ہم نے عرض کی "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے علم کی دعا کی درخواست کرتے ہیں جو بھولے نہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوسی نوجوان تم سے پہلے کر گیا"۔

ترمذی [1] کی روایت ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی بہت سی باتیں سنتا ہوں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنی چادر بچھاؤ!" میں نے چادر بچھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی احادیث بیان کیں تو ان میں سے میں کوئی بھی نہ بھولا۔ اس کی سند صحیح ہے، اصل اس کی بخاری میں ان الفاظ میں ہے: پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ھریرہ (۳۸۳۶)

سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ ترمذی ہی کی روایت بحوالہ عمر رضی اللہ عنہ ہے آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے ہو اور ہم سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حافظ ہو، ابن سعد کی روایت ہے سالم مولا بنی نصر فرماتے ہیں: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے ساتھ بھیجا، انہیں میرے بارے میں خیر سگالی کی وصیت کی، وہ مجھ سے کہنے لگے: تمہیں کیا بات پسند ہے؟ میں نے کہا: میں تمہارے لشکر میں اذان دوں گا اور تم آمین کہنے میں مجھ سے پہل نہ کرنا۔

بخاری میں بواسطہ سعید المقبری بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دعائیں یاد کی ہیں۔ ایک میں نے پہلی دی ہے۔ دوسری اگر پھیلاؤں تو یہ گردن کٹ جائے۔ مسند احمد میں بطریق یزید بن الاصم بحوالہ ابو ہریرہ مروی ہے کسی نے آپ سے کہا: آپ بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اگر تم سے ہر وہ بات بیان کر دوں جو میں نے سنی ہے تو تم مجھے کوڑے لگانے لگو۔ صحیح میں نافع سے منقول ہے، کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی ہے جو شخص نماز تک جنازے کے پیچھے چلے اس کے لیے ایک قیراط ہے..... (حدیث) آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑی احادیث سناتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، انہوں نے تصدیق کی جس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: ''ہم سے تو کئی قیراط میں کوتاہی ہوگئی''۔

بغوی نے صحیح سند کے ذریعہ ولید بن عبدالرحمٰن سے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہو اور ہم سے زیادہ تمہیں احادیث یاد ہیں۔ ابن سعد نے عمدہ سند سے سعید بن عمرو بن سعید بن عاص کی روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ایسی احادیث بیان کر دیتے ہو جو میں نے نہیں سنیں، عرض کی: ''اماں جی! میں نے یہ احادیث تلاش کی ہیں، اور آپ شیشے سرمے میں مشغول تھیں''۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی اور کام نہ تھا جس کے متعلق بہت زیادہ روایات ہیں۔ بیہقی نے مدخل میں روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کعب سے ملاقات ہوئی تو ان سے احادیث بیان کر کے ان سے پوچھنے لگے، کعب کا کہنا ہے: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے تورات پڑھی نہیں لیکن تورات کی باتوں کا زیادہ عالم ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بطریق عاصم بن کلیب وہ اپنے والد سے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ حدیث بیان کرنے سے پہلے یہ الفاظ کہا کرتے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سچے ابو القاسم ہیں، ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے''۔ مسدد اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میری حدیث پہنچی تو وہ مجھے کہنے لگے: تمہیں یاد ہوگا ایک دن ہم فلانے گھر میں اکٹھے تھے؟ میں نے کہا: ہاں! اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا..... (حدیث) جس پر عمر بے ساختہ بولے: جاؤ! اب حدیث سناتے رہو۔ مسدد کی ہی روایت ہے کہ ابن عمر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حدیث بیان کرتے سنتے تو فرماتے: ہمیں معلوم ہے جو تم بیان کرتے ہو لیکن ہم ڈرتے اور تم جرأت سے کام لیتے ہو۔

ہم نے فوائد مزکی میں دارقطنی کی تخریج بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع نقل کی ہے: ''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ لے تو دائیں ہاتھ کی ٹیک لگا کر لیٹ جایا کرے''۔ جس پہ مروان نے کہا: ہمارے لیے چل کر مسجد آنا کافی نہیں، پھر آ

کر ہمیں یہاں بھی لیٹیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ بڑی احادیث بیان کرتا ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا: آپ کو ان کی کوئی روایت اوپری لگی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ لیکن وہ جرأت مند اور ہم بزدل ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو فرمایا: میرا کیا گناہ ہے اگر میں نے یاد رکھا اور یہ لوگ بھول گئے؟ یہ مرفوع حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

ابن سعد کی روایت ہے ولید بن رباح نے کہا: میں نے اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے فرماتے سنا جب لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ان کے نانا کے پاس دفن کرنا چاہا: تم فضول کام میں دخل اندازی کر رہے ہو۔ اس وقت گورنر کوئی اور تھا۔ حقیقت یہ ہے تم ایک غائب آدمی کی رضامندی کی تلاش میں ہو۔ مروان غصے سے بھڑک اٹھا فوراً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر چوٹ ماری کہ لوگ تو کہتے ہیں: ابو ہریرہ بہت زیادہ حدیثیں بیان کرتا ہے۔ جبکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ہی کچھ عرصہ آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں جب آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے، میری عمر تیس (۳۰) سے کچھ اوپر تھی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر تشریف لے جاتے تو ابو ہریرہ ساتھ ساتھ خدمت گزاری میں رہتا۔ غزووں میں حج میں آپ کے ساتھ رہا، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا سب سے زیادہ علم ہے۔ اللہ کی قسم! جن لوگوں کو مجھ سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرا رہنا جانتے ہیں وہ لوگ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پوچھتے تھے جن میں عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر شامل ہیں۔ اللہ کی قسم! مدینہ میں کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں۔ اور اس کی حدیث جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قدر و منزل حالت تھی اور جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سے نکال دیا ہو کہ وہ وہاں رہے۔ راوی کا بیان ہے: اللہ کی قسم! اس کے بعد مروان ان سے باز رہا۔

ابن ابی خیثمہ کی روایت ہے کہ عمر یا عثمان بن عروہ بحوالہ اپنے والدہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا: مجھے اس یمانی کے نزدیک کرنا (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کیونکہ یہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ میں نے ان کے قریب کر دیا، تو وہ حدیثیں بیان کرنے لگے اور زبیر فرماتے جاتے تھے: یہ سچ ہے یہ جھوٹ ہے۔ میں نے عرض کی: یہ کیا بات ہوئی؟ فرمایا: یہ تو سچ ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن بعض باتیں بے موقع بیان کر دی ہیں۔ پہلے حضرت طلحہ کا قول گزر چکا ہے کہ جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ویسا ہی ہم نے سنا لیکن اسے یاد رہا اور ہم بھول گئے۔

''فوائد تمام'' میں بطریق اشعث بن سلیم وہ اپنے والد سے کہ میں نے اپنے والد کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے سنا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے۔ امام احمد نے ''کتاب الزہد'' میں صحیح سند کے ذریعہ بحوالہ ابو عثمان نہدی روایت کی ہے میں ستر بار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا ان کی روٹین (ترتیب) یہ تھی کہ وہ ان کی اہلیہ اور ان کی خادمہ رات کو تین حصوں میں بانٹ لیتے تھے۔ یہ نماز پڑھتے تو وہ سو جاتے اور پھر انہیں بیدار کر دیتے۔ ابن سعد صحیح سند سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روزانہ بارہ ہزار بار سبحان اللہ پڑھتے تھے اور فرماتے: میں اپنے گناہ کی مقدار تسبیح پڑھتا ہوں۔

حلیۃ میں تاریخ ابو العباس سراج کے حوالہ سے صحیح سند کے ذریعہ مضارب بن حزن کا قول ہے ایک رات میں جا رہا تھا کوئی شخص اللہ اکبر کی صدا بلند کر رہا تھا میں اس کے پاس پہنچ گیا، میں نے کہا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ کہنے لگا: میں اس بات پر اللہ کا شکر

ادا کر رہا ہوں کہ پہلے میں بسرہ بنت غزوان کے ہاں اپنے اور اپنے گھوڑے کے خرچ پر ملازم تھا جب وہ لوگ سوار ہو کر چلتے میں ان کی سواریاں لے کر جاتا اور جب فروکش ہوتے ان کی خدمت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری شادی اسی سے کرا دی۔ اب میں سوار ہوتا ہوں اور جب اترتا ہوں تو میری خدمت میں خادم موجود ہوتے ہیں۔ ابن خزیمہ نے اسی سند سے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔ جب وہ نرم زمین پر پہنچتی تو مجھے کہتی: میرے لیے عصیدہ (گھی آٹا ملا کھانا) تیار کرو۔ اب میں کہتا ہوں: میرے لیے عصیدہ تیار کرو۔

عبدالرزاق، معمر، ایوب، بحوالہ ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر مقرر کیا تو وہ ان کے پاس دس ہزار (۱۰۰۰۰) لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے یہ مال اپنے لئے مخصوص کیا ہے، تمہیں کیسے ملا؟ فرمایا: میری گھوڑیاں حمل سے فارغ ہوئیں، پے در پے کے عطیے، اور میرے غلام کا خراج ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حساب دیکھا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ پھر دوبارہ انہیں مقرر کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عہدہ تو تم سے زیادہ بہتر شخص نے بھی طلب کیا ہے؟ فرمایا: وہ کون ہے؟ پوچھا: وہ کون ہے؟ فرمایا: یوسف علیہ السلام۔ فرمایا: یوسف نبی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے اور میں ابو ہریرہ امیمہ کا بیٹا ہوں۔ مجھے تین باتوں کا خوف ہے۔ بغیر علم کوئی بات کہہ دوں، یا بغیر حکم کوئی فیصلہ کر دوں جس کے نتیجے میں مجھے کوڑے لگیں، میری بے عزتی ہو اور میرا مال ضبط ہو جائے۔ کتاب المزاح میں ابن ابی الدنیا اور زبیر بن بکار نے بطریق ابن عجلان، سعید سے بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: میں روزے سے تھا اپنے والد کے گھر آیا جہاں روٹی اور گوشت پکا ہوا تھا اور بھولے سے پیٹ بھر کر کھا لیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ نے تجھے کھلایا ہے وہ صاحب کہتے ہیں: میں وہاں سے نکل کر کسی اور کے ہاں گیا وہاں اونٹنی [1] دوہی جا رہی تھی میں نے سیراب ہو کر اس کا دودھ پی لیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ نے تجھے سیراب کیا ہے۔ پھر وہ صاحب کہتے ہیں: میں اپنے گھر گیا، قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا۔ بیدار ہوا تو پانی مانگا جسے پی گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: بھتیجے! تم روزے کی طرف کیوں آتے ہو؟ اور ابن ابی الدنیا ہی ''المختصرین'' میں بحوالہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن صحیح سند سے لکھتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو وہ سخت بیمار تھے میں ان سے لپٹ کر دعا کرنے لگا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے''۔ فوراً بولے: ''اے اللہ! اسے نہ لوٹا''۔ تین بار ایسا فرمایا، پھر فرمانے لگے: ''اگر تم سے ہو سکے تو مر جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ گزرنے والا قبر میں پڑے شخص کی جگہ ہونے کی تمنا کر کے رہے گا''۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے عمر بن ھانی کہتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: معاویہ کی کنپٹیاں پکڑ لیا کرو، اے اللہ! ساٹھ (۶۰) سے مجھے بچا۔

امام احمد اور نسائی نے صحیح سند کے ذریعہ بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہران بحوالہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت فرمایا: مجھ پر نہ خیمہ لگانا، نہ دھونی لے جانا بلکہ (سارے کام چھوڑ کر) میری نعش کو جلدی لے جانا۔ ابوالقاسم بن

---

[1] لِقحة دودھیا اونٹنی، زبر لَقحة ایک لغت ہے۔

الجراح اپنے ''امالی'' میں بطریق عثمان غطفانی، محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرمایا: جب میں مرجاؤں تو نہ مجھ پہ نوحہ (بین کر کے رونا) نہ دھونی ساتھ لے جانا۔ بلکہ مجھے جلدی لے جانا۔

بغوی نے دوسری سند سے لکھا ہے کہ وفات کے وقت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رو پڑے، کسی نے پوچھا، فرمایا: ''توشہ کم ہے اور سفر لمبا ہے''۔

ابن ابی الدنیا بطریق مالک، بواسطہ سعید المقبری روایت کرتے ہیں کہ مروان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات میں ان کے پاس آیا، مروان کہنے لگا: اللہ آپ کو شفایاب کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ! مجھے آپ کی ملاقات محبوب ہے، آپ بھی میری ملاقات کو پسند فرمایئے! مروان ابھی بازار کے درمیان بھی نہ پہنچا ہوگا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی روح پرواز کرگئی۔

واقدی کا بیان ہے ولید بن عقبہ بن ابی سفیان نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھانے کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔ لوگوں میں ابن عمر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ولید نے امیر معاویہ کو تحریراً وفات کی اطلاع دی۔ انہوں نے لکھ بھیجا ان کے وارثوں کو دیکھنا کون ہیں۔ انہیں دس ہزار درہم دینا اور ان سے اچھا سلوک کرنا۔ کیونکہ محاصرۂ عثمان کے روز انہوں نے مدد کی تھی۔

ابوسلیمان بن زبر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھہتر (۷۸) برس زندہ رہے۔

میں کہتا ہوں: شاید یہ بات سابقہ اثر (قول صحابی) سے ماخوذ ہے کہ وہ عہد نبوی میں تیس (۳۰) سے کچھ اوپر برس کے تھے۔

ان کی وفات عقیق میں اپنے محل میں ہوئی، جنازہ مدینہ لایا گیا۔ ہشام بن عروہ، خلیفہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔ جبکہ ہیثم بن عدی، ابومعشر، ضمرہ بن ربیعہ کا قول ہے: ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی اور ابوعبید وغیرہ کا قول ہے: ۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقدی نے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے انہوں نے رمضان ۵۸ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا اور شوال ۵۹ھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا تھا، اس کے بعد خود فوت ہوئے۔

میں کہتا ہوں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کے بارےمیں ان سے نادانستہ طور پر غلطی ہوئی، اگرچہ ایک جماعت نے ان کی متابعت کی ہے، کیونکہ صحیح میں جو روایت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا خلافت یزید بن معاویہ تک حیات رہیں، جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں ہشام بن عروہ کا قول معتبر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس میں تردد ہے، فرماتے ہیں: ۵۷ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۶۷۲ ابوهلال الکلبی *

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کی حدیث علقمہ بن ہلال نے بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے۔ بقول بعض بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کی ہے ایسا ہی ابن مندہ نے مختصر ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں: ابوہلال کلبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے، پھر بحوالہ طبرانی ان کی حدیث بیان کی جو بطریق ولید بن مسلم ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے علقمہ بن ہلال سے سنا جن کا تعلق بنی تیم اللہ سے ہے وہ بواسطہ اپنے والد بحوالہ اپنے دادا روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی

---

* اسد الغابہ (٦٣٢٠) تجرید (٢/٢٠٩)

قوم کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو، ان دنوں آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ فرماتے ہیں: ہم پہنچے تو آپ ﷺ تھوڑے پانی کے پاس قیدیوں کی گردنیں اتروا رہے تھے۔ خون سے پانی پر تہ جم گئی۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، تو لکھا ہے: ابو ہلال تیمی، ان کے دادا نے اِن کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی سند سے کچھ بیان نہیں کیا۔ ابن الاثیر لکھتے ہیں: تیمی اور کلبی ایک ہے، کیونکہ تیم اللہ کلب کا بہت بڑا بطن ہے وہ تیم اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔

۱۰۶۷۳ ابوھند ✿

نعیم بن ابی ہند اشجعی کے والد، نعمان بن اشیم میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۶۷۴ ابوھند الحجام ✿

مولا بنی بیاضہ۔ بقول ابن السکن، کسی کا کہنا ہے: ان کا نام عبداللہ ہے۔ ابن مندہ لکھتے ہیں، بقول بعض: ان کا نام یسار ہے یا سالم، فرماتے ہیں: ابن اسحاق کا قول ہے: یہ فروہ بن عمرو بیاض جن کا تعلق انصار سے ہے ان کے مولا ہیں۔ ان سے ابن عباس، جابر، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ مؤطا ابن وہب میں لکھا ہے ابوہند یسار نے نبی کریم ﷺ کے سینگی لگائی۔ مغازی میں ابن اسحاق بھی فرماتے ہیں: بدر سے واپسی کے بعد جب رسولاللہ ﷺ "عرق الظبیہ" مقام پر پہنچے تو سامنے سے ابوہند آ گئے جو فروہ بن عمرو بیاض کے مولا تھے، ان کے پاس کھجور کا حلوہ تھا۔ بدر میں شرکت نہ کر سکے تھے اس کے علاوہ معرکوں میں شریک رہے۔

ابن مندہ کی بحوالہ زہری روایت ہے کہ جابر بیان کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ زہریلی بکری جو آپ نے کھالی تھی کی وجہ سے اپنے کندھے پر سینگی لگواتے جو ابوہند مولا بنی بیاضہ نے سینگ سے لگائی۔ ابونعیم کی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوہند رسول اللہ ﷺ کو درد کی وجہ سے تالو پر سینگی لگائی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: دوا داروکی بہترین چیز حجامت (سینگی اور پچھنے لگوانا) ہے۔ دراوردی نے ان کے خلاف روایت کی ہے۔

محمد بن عمرو، ابوسلمہ سے بحوالہ ابوہند روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تالو پر سینگی لگائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر علاج معالجہ میں کوئی بہتر طریقہ ہے تو وہ حجامت و سینگی لگوانا ہے۔ اے بنی بیاضہ! ابوہند کا نکاح کرا دو اور اس سے رشتہ ناتا رکھو"۔ ✿ یہی روایت ابن جریر، اور حاکم نے ان سے نقل کی ہے۔ الحاکم نے "الاکلیل" میں لکھا ہے انہوں نے عمرۃ جعرانہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر مونڈا تھا۔ ابن السکن اور طبرانی بطریق زہری عروہ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں، ابوہند مولا بنی

✿ المعجم الکبیر (۲۲/۹۴۸) ✿ اسد الغابہ (۵/۱۲۲) ✿ اسد الغابہ (۶۳۲۱) استیعاب (۳۲۵۴) تجرید (۲/۲۱۰)

✿ اسد الغابہ (۶۳۲۲) استیعاب (۳۲۵۳) تجرید (۲/۲۱۰)

✿ ابوداؤد کتاب النکاح باب الاکفاء (۲۱۰۲) المستدرک (۲/۱۶۴) السنن الکبریٰ للبیہقی (۷/۱۳۶)

بیاضہ سینگی لگانے کا کام کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ چاہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے دِل میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو صورت دی ہے وہ ابوہند کو دیکھ لے، اور فرمایا: اس کا نکاح کرو اور اس سے رشتہ ناتا رکھو''۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ تک اس کی سند ضعیف ہے۔ حاکم نے اسے مختصر نقل کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے یہ آیت نازل ہوئی: ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (کے ملاپ) سے پیدا کیا ہے''۔ [1]

واقدی نے کتاب الردہ میں فرمایا ہے، زرعہ بن عبداللہ بن زیاد بن لبید سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ابوہند مولا بنی بیاضہ کو زیاد بن لبید گورنر کندہ اور حضر موت کے پاس روانہ کیا، تاکہ انہیں بتائیں کہ نبی ﷺ کے بعد ابوبکر خلیفہ بنے ہیں۔

۱۰۶۷۵ ابوهند الداری [2]

از بنی الدار بن ہانی بن حبیب۔ کنیت سے مشہور ہیں، نام میں اختلاف ہے۔ بریر یا بر بن عبداللہ بن ربیعہ بن درّاع بن عدی بن الدار، تمیم الداری کے چچا زاد بھائی۔ بقول ابن حبان: صحیح یہ ہے کہ ان کا نام برّ بن برّ یا بریر یا بُرین ہے۔ میں نے ابن الحذاء اندلسی کی کتاب رجال المؤطا میں تمیم داری کے حالات میں لکھا دیکھا ہے کہ ابوہند تمیم کے بھائی نہیں، کیونکہ ابوہند وہ لیث بن عبداللہ بن رزین ہیں۔ معتبر نسخہ میں ایسا ہی لکھا ہے، مجھے معلوم نہیں آیا وہ یہی ہیں یا نہیں؟ ابوعمر فرماتے ہیں: بقول بعض: ان کے سگے بھائی نہیں ہیں بلکہ ماں شریک بھائی اور چچا زاد ہیں۔ ابونعیم لکھتے ہیں: تمیم کے بھائی ہیں، تمیم کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے درخوات کی کہ انہیں شام میں جائیداد دیں۔ تو آپ ﷺ نے دونوں کے لیے یہ پروانہ لکھوا دیا۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو وہ تحریر لے کر ان کے پاس آئے۔ آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس حکم پر عمل کیا جائے۔

میں کہتا ہوں: وہ تحریر تمیم کی اولاد میں اب تک مشہور ہے۔ میں نے اس کے متعلق ''**البناء الجليل بحكم بلد الخليل**'' نامی ایک رسالہ بھی دیکھا ہے۔ بقول ابوعمر: اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، ان کی اولاد سے ان کی حدیث مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابونعیم وغیرہ نے بحوالہ ابوہند روایت کی ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو میرے فیصلے پر راضی نہیں اور میری آزمائش پہ صابر نہیں اسے چاہیے کہ مجھے چھوڑ کر کوئی اور ربّ تلاش کر لے (اگر اسے ملتا ہے، جو محال ہے) زیاد اور فائد دونوں باپ بیٹا ضعیف ہیں۔ دونوں سے بہت سی منکر احادیث مروی ہیں۔ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بطریق مکحول روایت کی ہے میں نے ابوالداری ہند کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے مقابلہ میں اپنی عزت دکھانا چاہے اور اپنے متعلق باتیں سننا چاہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا''۔

۱۰۶۷۶ ابوهند (مولا النبی ﷺ)

محمد بن حبیب نے کتاب المحبّر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] سورة الحجرات (١٣) [2] اسد الغابه (٦٣٢٢) استيعاب (٣٢٥٦) تجريد (٢/٢١٠)

۱۰۶۷۷ ابوھنیدہ

وائل بن حجر الحضرمی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔ الکنی میں ابواحمد نے بطریق محمد بن حجر روایت کی ہے میں نے اپنے والد
چچا کو فرماتے سنا: ہمارے گھرانے کے لوگ کہتے ہیں: وائل بن حجر کی کنیت ابوہنیدہ تھی اور محمد بن حجر نے شاعر کا یہ شعر پڑھا: ع
''اغرّ ابوہنیدہ نے تعلقات اور کشادہ گھر دے کر مجھ سے محبت نبھائی''۔

۱۰۶۷۸ ابوھود

سعید بن یربوع مخزومی، ناموں میں تذکرہ گزر چکا ہے۔

۱۰۶۷۹ ابوالھیثم

عباس بن مرداس۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الکنٰی المجردۃ میں ان کی یہ کنیت لکھی ہے۔ ابواحمد کا قول ہے: ناموں
ان کا ذکر ہوا ہے۔

۱۰۶۸۰ ابوالھیثم بن التیھان [1]

ابن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء انصاری اوسی۔ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ بقول بعض
تیہان لقب ہے اور نام مالک ہے، کنیت سے مشہور ہیں۔ المصنف عبدالرزاق میں لکھا ہے ان کا نام عبداللہ ہے۔ [2] ابن اسحاق
شرکاءِ بدر میں فرماتے ہیں: ابوالہیثم جن کا نام مالک ہے اور ان کے بھائی عتیک دونوں تیہان کے بیٹے ہیں، اور بیعۃ العقبۃ
فرماتے ہیں: بنی عبدالاشہل کے نقیب اسید بن حضیر اور ابوالہیثم بن تیہان تھے۔ ابن السکن کا قول ہے: ابن اسحاق [3] کا بیان
ابوالہیثم کا تعلق بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ سے بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
مواخات قائم کی۔ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہی موسیٰ بن عقبہ کا بحوالہ ابن شہاب شرکاءِ بدر و بیعت عقبہ کے بارے میں
ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔
ابن السکن فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوالہیثم بن تیہان کا واقعہ نقل کرتے ہے، جب انہیں رسول اللہ
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تھا۔ ایسا ہی عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ واقعہ طویل منقول ہے جس میں سے بعض نے مختصر
حدیث نقل کی ہے: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے۔ جو ابوالہیثم سے مسنداً بیان کی ہے۔ ان سے ایک اور حدیث
مروی ہے پھر بحوالہ مالک بن تیہان یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے السلام علیکم کہا اس کے لیے
نیکیاں لکھی جائیں گی، اور جس نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا اس کے لیے بیس (۲۰) نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اس کے لیے تیس (۳۰) لکھی جائیں گی''۔ فرماتے ہیں: ابوالہیثم سے مروی تمام رو

---

[1] المعجم الکبیر (۸۰۷/۲۲) مجمع الزوائد (۲۰۷/۷) اسد الغابہ (۱۲۳/۵)
[2] اسد الغابہ (٦٣٢٤) تجرید (۲۱۰/۲) [3] السیرۃ النبویۃ (۶۵/۲) [4] ایضًا

قابل نظر ہیں۔ کسی سند سے کوئی روایت ثابت نہیں۔ کیونکہ ان کی وفات بہت پہلے ہوگئی تھی۔ بقول بعض: ۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ ایک قول ہے: صفین میں ۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ ابوعمر اصمعی سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ابوالہیثم کی قوم سے پوچھا، انہوں نے بتایا: ان کا انتقال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہوا تھا۔ فرماتے ہیں: اس قائل کی کسی نے متابعت نہیں کی۔ لکھتے ہیں، بقول بعض: ان کا انتقال ۲۱ھ میں ہوا۔ بقول بعض بلکہ اکثریت کا یہ قول ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ ایک قول ہے: اسی میں شہید ہوئے۔ یہ قول ابوبشر دولابی نے بطریق صالح بن الوجیہ نقل کیا ہے کہ صفین میں شہید ہونے والوں میں ابوالہیثم بن التیہان اور عبدالرحمٰن بن بدیل وغیرہ ہیں۔ پھر ابوعمر سند کے ساتھ بطریق ابونعیم فضل بن دکین روایت کرتے ہیں کہ ابوالہیثم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے شہید ہوئے۔ حاکم فرماتے ہیں، بقول بعض: عہد نبوی میں فوت ہوئے۔ بعض نے کہا: ۲۰ھ میں بعض نے ۲۱ھ میں، کسی نے کہا: صفین میں شریک ہوئے۔ زیادہ درست قول یہی ہے کہ ۲۰ھ یا ۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کوئی اس صفین میں ان کی شہادت سے خبردار ہو۔ ۲۰ھ والا قول ابن ابی خیثمہ نے صالح بن کیسان سے بحوالہ زہری نقل کیا ہے۔ ابوربیع بن سالم کلاعی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پہ ابوالہیثم کا مرثیہ پڑھا ہے:

''جس صبح ہمیں حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو ہماری ناکیں اور کان کٹ کے رہ گئے''۔

۱۰۶۸۱ ابوالھیثم [1]

دوسرے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ابن تیہان سے علیحدہ ذکر کیا ہے جو درست اقدام ہے۔ اور بطریق طبرانی ولید بن مسلم تک ان کی سند سے بواسطہ ابن لہیعہ، بکر بن سوادہ سے بحوالہ ابوالہیثم روایت کی ہے، فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے دیکھا تو فرمایا: [2] ''ابوالہیثم! پاؤں کا تلوا دھیان سے دھونا! (خشک نہ رہ جائے)''۔ کسی مسند والے نے یہ حدیث مسند ابوالہیثم بن التیہان میں درج کر دی ہے جو بہتر نہیں، اس واسطے کہ بکر بن سوادہ نے اُن کا دور نہیں پایا ہے جس سے معلوم ہوا یہ اور ہیں۔

۱۰۶۸۲ ابوالھیثم

بن عتبہ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی۔ ایک حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے جس سے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے، چنانچہ میں ابوالحسن بن السری، جو ابن السنی کی اولاد کے ماموں ہیں، کی کتاب السنۃ میں پڑھا محمد بن صالح، مروان بن ضرار فزاری، عبدالرحمٰن بن الحکم بن البراء بن قبیصہ ثقفی، ان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے، فرمایا: ہم سے ابی نے بواسطہ عامر بن الاسود بحوالہ عبداللہ بن الغسیل روایت کی ہے، فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے پاس سے گزرے، فرمانے لگے: چچا جان! اپنے بیٹے میرے ساتھ بھیجو، تو ابوالہیثم بن عتبہ بن ابی لہب نے کہا: چچا جان! میرے آنے تک ٹھہریئے لیکن وہ نہ آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے چھ (۶) بیٹوں کو لے کر روانہ ہوگئے..... پھر ایک واقعہ نقل کیا۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٢٥) تجرید (٢/٢١٠)

[2] المعجم الکبیر (٢٢/٩١١) مجمع الزوائد (١/٢٣٠) جامع المسانید (١٤/٧١٧) اسد الغابہ (٥/١٢٣)

۱۰۶۸۳ ابوالھیثم (جنات میں سے ایک)

شبلی نے ''آ کام المرجان'' میں لکھا ہے کہ مدینہ میں ایک شخص آیا جس نے ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں کوئی بات بیان کی جو پھیل گئی، لیکن کوئی اس شخص کو نہ پہچان سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک بات پہنچی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جنات میں سے ابوالھیثم تھا جو مسلمانوں کا جنات کی طرف سے قاصد ہے۔ عنقریب انسانوں کا قاصد بیان ہوگا، اس کے کچھ دن بعد وہ آ گیا۔

۱۰۶۸۴ ابوھیصم مزنی

ابن زبالہ کی اخبارِ مدینہ نامی کتاب میں ان کا ذکر ہوتا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: ابوہیصم مزنی سے بحوالہ ان کے والد منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا: میں تمہیں اس وادی پر مقرر کرنے والا ہوں جو تمہارے پاس ادھر یا ادھر سے آنا چاہے اس (کی سواری) کو روک دینا۔ انہوں نے عرض کی: میں صرف بیٹیوں والا ہوں میرا کوئی (مرد) معاون نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے بیٹے سے نوازے گا اور تمہارے وارث بنائے گا۔ فرماتے ہیں: وہ اس پر مقرر ہوگئے، بعد میں ان کے بیٹا ہوا۔ پھر حکمران اس پر مقرر کرنے لگے۔ اسی سند سے محمد بن ہیصم تک منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع کے درمیان میں چڑھ کر نماز پڑھی۔

القسم الثانی ازحرف ہاء

۱۰۶۸۵ ابوھارون

مسعود بن الحکم الزرقی، ناموں میں تذکرہ ہوا ہے۔

القسم الثالث ازحرف ہاء

۱۰۶۸۶ ابوھاشم بن مسعود

بن سنان بن ابی حارثہ المزی، دورِ نبوی پایا ہے۔ ابراہیم بن محمد بن زیاد بن سوید بن ابی ہاشم ان کی اولاد سے ہے، وہی اس شعر کے قائل ہیں: ع

''تم نے جب بھی کوئی کام کیا تو تمہارے دونوں حالوں میں سے تمہارے پاس وہی ہے جو میرے پاس ہے''۔

القسم الرابع ازحرف ہاء

۱۰۶۸۷ ابوھاشم* (مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

تابعی ہیں، مرسل حدیث ذکر کی ہے جس کی وجہ سے ابوموسیٰ نے ''ذیل علی المعرفۃ'' میں ان کا ذکر کر دیا اور بطریق ابونعیم غالبًا ان کی کتاب فضائل الصحابہ میں بطریق یحییٰ بن یعلی بواسطہ ابوعبدالرحمٰن حلو بن السری ازد بحوالہ ابوہاشم مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

* اسد الغابہ (٦٣١٤) تجرید (٢/٢٠٩)

روایت کی ہے۔فرماتے ہیں: میری والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والدین کو آزاد کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے تشریف لائے تو اپنی بیٹی کے گھر گئے تو وہ لوگ قیلولہ کر رہے تھے، ان پر دھوپ پڑ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سرہانے کھڑے ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خیبر کی چادر تھی ان کے آگے چادر پھیلا کر فرمایا: ''اے دیہات اور شہر کے پسندیدہ دونوں کھڑے ہو جاؤ''۔ تین بار [1] ایسا فرمایا اور بطریق عبداللہ بن موسیٰ، حلو الازدی، بواسطہ ابوہاشم بحوالہ ان کے والد جو مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر روانہ ہوئے، پھر لمبی حدیث ذکر کی۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا یہ حدیث ابوہاشم کے والد کی ہے جو یحییٰ بن یعلی سے مروی ہے، فرمایا: **عن حلو عن ابی هاشم عن ابيه**۔

۱۰۶۸۸ ابوهاشم نافع

بقول امام مسلم: نام عمر ہے ان سے ان کا بیٹا عبداللہ روایت کرتا ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نافع مولا بنی ہاشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، یہ حکم بن عیینہ کا بواسطہ ابن قانع بحوالہ ان کے والد نقل کردہ قول ہے جسے حاکم نے نقل کیا ہے۔ پھر فرمایا: محمد بن اسمٰعیل کی بات دل کو لگتی ہے۔

میں کہتا ہوں: گویا وہ سمجھے کہ امام مسلم کا قول ''ابوہاشم'' لفظی غلطی ہے۔ اصل میں بنی ہاشم تھا، اگر ایسا ہی ہے جیسا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں لکھا ہے تو پھر یہ قسم ثالث سے تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۰۶۸۹ ابوهند انصاری [2]

ابن مندہ نے انہیں بیاضی سے علیحدہ ذکر کیا ہے، جبکہ دونوں ایک ہیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں: حجاج نے ابن جریج سے بواسطہ ابوزبیر بحوالہ جابر روایت کی جس میں انہیں وہم ہوا۔ جبکہ ابوزبیر کے شاگردوں نے ابوزبیر سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے کہ ابوحمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لے کر آئے۔ یہی درست ہے۔ ابن مندہ کا میلان اس طرف ہے کہ ابوحمید سے لفظی غلطی ہے۔ اور ابن السکن نے ان کا تذکرہ ابوہند بیاضی کے حالات میں کر کے درست اقدام کیا ہے۔ اور ساتھ خبردار بھی کیا ہے کہ محفوظ حدیث ابوحمید کے حوالہ سے ہے۔ دونوں تقدیروں کے باوجود انہیں زائد شمار کرنا غلط ہے۔ ابن السکن نے اسے بیان کیا ہے جو بروایت زیاد بن ایوب عن حجاج ہے، پھر فرمایا بقول بعض: یہ غلط ہے، کیونکہ زکریا بن اسحاق نے اسے ابوزبیر سے بواسطہ جابر بحوالہ ابوحمید نقل کیا ہے۔ اسی طرح اعمش نے یہ روایت ابوسفیان سے بواسطہ جابر بحوالہ ابوحمید نقل کی ہے۔

۱۰۶۹۰ ابوهند البجلی

شامی تابعی ہیں۔ کوئی ایک روایت مرسلاً نقل کی ہے جس کی وجہ سے عسکری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ کر دیا ہے۔ عبدالحق ''الاحکام'' میں لکھتے ہیں: مشہور ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عوف روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث ابوداؤد اور نسائی میں ہے۔

---

[1] جامع المسانيد (٧١١١٤) اسد الغابہ (١١٨/٥) [2] تجريد (٢١٠/٢)

حرف واؤ

القسم الاوّل از حرفِ واؤ

۱۰۶۹۱ ابوواثلہ الھذلی [1]

بقول ابن عساکر: صحابی ہیں۔ فتوحاتِ شام میں شریک ہوئے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ان کی حدیث بطریق ابن اسحاق روایت کی ہے۔ ابان بن صالح، شہر بن حوشب سے بحوالہ ان کی قوم کے ایک آدمی روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد کے بعد اپنی والدہ سے شادی کر لی، طاعون عمواس میں شریک تھے۔ فرماتے ہیں: جب بیماری نے شدت اختیار کی تو ابوعبیدہ کھڑے ہو کر ان کی وفات کی اور پھر معاذ بن جبل کی وفات کی خبر سنائی۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے موصولاً ذکر کی ہے۔ پھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اس بیماری کی وجہ سے پہاڑوں میں چھپ جاؤ۔ تو ابوواثلہ ہذلی نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط کہتے ہو! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا، تم تو میرے اس گدھے سے بھی برے ہو۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہاری بات کی تردید نہیں کر رہا۔ پھر وہاں سے نکلے اور لوگ بھی نکل کر اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ بیماری ہٹالی۔ [2]

ابن عساکر لکھتے ہیں: مجھے صرف اس روایت سے ان کا علم ہوا ہے یہی واقعہ دوسری سند سے منقول ہے جو مفہوم کے اعتبار سے شرحبیل بن حسنہ کی طرف منسوب ہے شاید کئی لوگوں نے حضرت عمرو کی تردید کی ہو۔ واللہ اعلم!

۱۰۶۹۲ ابوواقد لیثی [1]

نام میں اختلاف ہے، حارث بن مالک/ ابن عوف/ عوف بن حارث بن اسید بن جابر بن عبدمناۃ بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن علی بن کناۃ۔ بنی اسد کے حلیف تھے۔ بقول امام بخاری، ابن حبان، حاکم اور باوردی: بدر میں شریک ہوئے۔ ابوعمر فرماتے ہیں: بقول بعض بدر میں شریک رہے جس کا ثبوت نہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: بہت پہلے اسلام لے آئے تھے، فتح مکہ اور حنین میں بنی لیث، ضمرہ اور سعد بن بکر کے پرچم بردار تھے۔ اور غزوۂ تبوک میں بنی لیث کو جنگ میں شرکت کی ترغیب دی۔ مکہ گئے تھے وہاں سال بھر مقیم رہے اور پھر وفات پا گئے۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مقبرۂ مہاجرین میں دفن ہوئے۔

روایت حدیث: نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر سے روایت کی ہے ان سے ان کے دونوں بیٹے

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٢٦) تجرید (٢/٢١٠) [2] مسند احمد (١/١٩٦)

[1] اسد الغابہ (٦٣٢٧) تجرید (٢/٢١٠)

عبدالملک اور واقد، ابوسعید خدری، عطاء بن یسار اور عروہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابونعیم اس شخص پر اعتراض کیا ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ لکھتے ہیں: فتح مکہ کے سال یا اس سے پہلے مسلمان ہوئے اور وہ خود بتاتے ہیں: ہم حنین میں شریک تھے اور تازہ تازہ کفر کو خیر باد کہا ہوا تھا۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز اسلام، جسے سنان بن ابی سنان دئلیؔ سے مسنداً بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے زہری تک کی صحیح سند کے ذریعہ نقل کیا ہے جو ان کے بدر میں شریک ہونے کا قائل ہے، اس کی دلیل وہ روایت ہے جو یونس بن بکیر نے مغازی ابن اسحاق بحوالہ ان کے بواسطہ اپنے والد نقل کی ہے کہ بنی مازن کے لوگ بحوالہ ابوواقد روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بدر کے روز میں ایک مشرک کو اپنی تلوار سے قتل کرنے کے درپے تھا کہ اس تک میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر قلم ہو گیا۔ میں سمجھا کہ میرے علاوہ کسی نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اسی طرح واقدی کی روایت اس سے ٹکراتی ہے جو کہتا ہے: ''وہ بدر میں شریک ہوئے تھے''۔ ان کا انتقال ۶۸ھ پچھتر (۷۵) برس کی عمر میں ہوا، جس کا تقاضا ہے ان کی ولادت معرکۂ بدر کے بعد ہوئی۔ اس لحاظ سے وہ بدر میں بارہ سال کے ہوں گے، اسی پر ابوحسان زیادی کا قول منطبق (فٹ) آتا ہے کہ یہ اسی سال پیدا ہوئے جس سال ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

ابوعمر نے واقدی کے قول کی موافقت کی ہے، پھر لکھتے ہیں: بقول بعض ۸۵ھ میں فوت ہوئے۔ اس آخری قول پر بغوی وغیرہ نے اعتماد کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خلافت معاویہ میں فوت ہوئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق مولا محمد بن زیاد سے صحیح سند کے ذریعہ روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوواقد کو فرماتے سنا: یرموک میں مَیں نے دشمن کا ایک شخص گر کر مرتے دیکھا۔ یہ روایت خلیفہ نے اسی سند سے نقل کی ہے۔ انہوں نے لکھا: اسحاق مولا زائدہ، اس کے آخر میں یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ میں دِل میں کہنے لگا: اگر میں انہیں چادر کے پلو سے بھی مارتا تو وہ مر جاتے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسند ابن اسحاق میں غیر معروف راوی ہیں۔ صحیح بات وہی جو زہری بحوالہ سنان بیان کی ہے۔ ابن اسحاق نے جو قصہ ابوواقد کا بیان کیا ہے وہ یرموک کے روز پیش آیا جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔

۱۰۶۹۳ ابوواقد ✿ (مولا النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان سے زاذان بن عمر نے روایت کی ہے۔ پھر بواسطہ زاذان بحوالہ ان کے مرفوع روایت کی ہے: ''جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کیا اگرچہ وہ بکثرت نماز پڑھتا، روزے رکھتا اور قرآن کی تلاوت کرتا ہو''......(حدیث) ✿

۱۰۶۹۴ ابوواقد ✿

ذہبی لکھتے ہیں: ممکن ہے وہ ہوں جن کے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے بدر میں شریک ہوئے اور لیثی کے علاوہ کوئی

✿ اسد الغابہ (۶۳۲۸) تجرید (۲/۲۱۰) ✿ مجمع الزوائد (۲/۲۵۸) جامع المسانید (۱۴/۷۲۸) ✿ تجرید (۱۷۳)

صاحب ہیں۔

۱۰۶۹۵ ابوواقد نمیری ✿

ابن شاہین نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور بطریق ابن خثیم بواسطہ نافع بن سرجس بحوالہ ابوواقد نمیری روایت کی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بہت کم دعا سے نوازتے اور اور اپنے اوپر ہمیشہ درود بھیجتے تھے"۔ ✿

۱۰۶۹۶ ابووَحوح انصاری ✿

بغوی نے ان کا ذکر کیا اور بطریق ابن لہیعہ، حارث بن یعقوب سے بواسطہ ابوشعیب مولا ابووَحوح روایت کی ہے کہ ہم نے ایک میت کو غسل دیا، اتنے میں ابوحوح انصاری صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ انہوں نے بغلوں تک کپڑا ہٹایا ہوا تھا اور اسے ظاہر کر رہے تھے۔ فرمانے لگے: "اللہ کی قسم! ہم (مسلمان) زندہ ہوں یا مردہ نجس نہیں ہوتے، اللہ کی قسم! مجھے خدشہ ہے یہ کام (میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا) سنت نہ ہو جائے"۔ ✿

۱۰۶۹۷ ابووداعہ السہمی ✿

نام حارث بن صبرہ ہے یہ اور ان کا بیٹا مطلب فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: اور ابن مندہ نے سنداً بحوالہ ابووداعہ سہمی روایت کی ہے، فرمایا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنی سہم میں نماز پڑھتے دیکھا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے"۔ حالانکہ یہ حدیث ابوسفیان بن عبدالرحمٰن بن ابی وداعہ سے مروی ہے۔

۱۰۶۹۸ ابوودیعہ

بغوی نے ان کا بغیر کسی حدیث کے ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۹۹ ابوالورد المازنی ✿

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ بقول بعض ان کا نام حرب ہے اور صحابی ہیں۔ مصر کے رہائشی تھے مصریوں سے ان کی ایک حدیث مروی ہے: "ایسے سریئے (غزوے) سے بچو اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو بھاگنا پڑے اور جب غنیمت حاصل ہو تو اس میں خیانت ہو جائے"۔ ✿ ان سے مرفوع بھی روایت کی جاتی ہے، ابن لہیعہ نے اسے یزید بن ابی حبیب سے بواسطہ لہیعہ بن عقبہ بحوالہ ان کے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن ماجہ اور بغوی نے نقل کیا ہے، عبید بن قیس کے حالات میں ان کا ذکر ہوا ہے وہیں ان کے نام میں اختلاف کا بیان ہے۔

✿ اسد الغابہ (٦٣٢٩) تجرید (٢١٠/٢) ✿ مسند احمد (٢١٩/٥) المعجم الکبیر (٣٣١٢/٣) جامع المسانید (٧٢٥/١٤)

✿ اسد الغابہ (٦٣٣١) تجرید (٢١١/٢) ✿ اسد الغابہ (١٢٥/٥) ✿ اسد الغابہ (٦٣٣١) تجرید (٢١١/٢)

✿ اسد الغابہ (٦٣٣٤) تجرید (٢١١/٢) ✿ المعجم الکبیر (٩٥٣/٢٢)

۱۰۷۰۰ ابوالورد بن قیس [۱]

بن فہد (قہد) انصاری۔ بقول ابن کلبی: صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا۔ ابوعمر نے سابقہ شخصیت سے انہیں خلط ملط کر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے بظاہر یہ اور ہیں۔

۱۰۷۰۱ ابوالورد (بےنسبت)

بقول ابن مندہ: حبیب بن الشہید بواسطہ محمد بن سیرین بحوالہ ابوایوب انصاری روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا چچازاد بھائی لے کر آئے، ایک سرخ رنگ کا آدمی آپ سے بیعت کر رہا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: "یا ابا الورد"۔ انہوں نے اور عبدان نے بطریق جبارہ بن المغلس ابن المبارک سے بواسطہ حمید الطویل، ابن الدرداء سے بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے شخص کو دیکھ کر فرمایا: "تم ابوالورد [۲] ہو"۔ فرماتے ہیں: مجھے خیال آتا ہے یہ وہی ہیں جن کا ابوایوب نے ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۰۲ ابوالوصل [۳]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کے کسی پوتے کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرنے سے غفلت ہوگئی۔ پھر بطریق احمد بن رشدین بحوالہ ابوالوصل صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ ابوالوصل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ [۴] ابراہیم بن اسمٰعیل کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۰۳ ابوالوقاص [۵] (بےنسبت)

مستغفری نے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کے طریق سے پھر بروایت صالح بن سلیمان بحوالہ ابووقاص صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کیا ہے، قیامت کے روز مؤذنوں کے اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ مجاہدین کی طرح ہوگا وہ اذان واقامت کے درمیانی گھڑی میں اللہ کی راہ میں خون میں لتھڑے ہوئے [۶] شخص کا درجہ رکھیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر میں مؤذن ہوتا تو میرا معاملہ صاف تھا"۔ [۷] اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت کی جاتی ہے اسی میں ہے: "اللہ تعالیٰ نے مؤذنوں کے گوشت کو جہنم کے لیے حرام کر دیا ہے"۔

اس سے پتہ چلتا ہے مذکورہ واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اسی لیے یہ بات فرمائی، لہٰذا اس صحابی سے حدیث مرفوع منقول ہوئی۔ بظاہر یہی ہے کیونکہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جا سکتی۔ یہ بھی احتمال ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کیا ہو اور

---

[۱] سابقہ شخصیت کے حالات میں۔ [۲] المعجم الکبیر (۹۵۳/۲۲) [۳] اسد الغابہ (۶۳۳۵) تجرید (۲۱۱/۲)۔
[۴] اسد الغابہ (۱۲۶/۵) [۵] اسد الغابہ (۶۳۳۶) تجرید (۲۱۱/۲) [۶] خون میں لت پت۔
[۷] جامع المسانید (۷۳۲/۱۴) اسد الغابہ (۱۲۶/۵)

آپ نے سن کر بیان کر دیا ہو۔ پھر دوسری سند کے ذریعہ بواسطہ صالح بن سلیمان اس کا مفہوم نقل کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے اس کی کوئی پروانہیں میں اگرچہ حج، عمرہ اور جہاد نہ کروں''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ان لوگوں کی دلیل یہ آیت ہے: ﴿اس سے بڑھ کر کس کا عمل اچھا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے﴾۔ [1]

میں کہتا ہوں: یہ صالح بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔ اور ان کے شیخ غیاث کا تذکرہ ذہبی [2] نے میزان میں کیا ہے کہ اس کی حدیث منکر ہے۔ میرے خیال میں اس کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں پھر اسے ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: جیسا انہوں نے سمجھا ایسی بات نہیں۔ یہ دوسرے ہیں۔ چنانچہ خطیب نے المؤتلف میں بروایت یعقوب بن سفیان بحوالہ صالح غیاث کے حالات ذکر کیے ہیں۔ پھر فرمایا: پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی، صحابی کی روایت سے اسے موصولاً نہیں ذکر کیا۔

۱۰۷۰۴ ابوالولید

حسان بن ثابت انصاری خزرجی، سہل بن حنیف انصاری۔ عبادہ بن الصامت اور عتبہ بن عبدالسلمی سب کا تذکرہ ناموں میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۰۵ ابووهب الجشمی [3]

ابوداؤد اور نسائی نے بطریق محمد بن مہاجر بحوالہ ابووہب جشمی جو صحابی ہیں روایت کی ہے جو گھوڑوں کے بارے میں ہے اس میں ''ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو''۔ اسی سند سے مرفوع روایت ہے: ''ایسا گھوڑا رکھو جس میں سرخ اور سیاہ رنگ ہو، جس کی پیشانی پر سفید ٹیکہ یا دھبہ ہو اور جس کے کھر سفید ہوں....''۔ (حدیث) [4]

بقول بغوی: شام کے رہائشی تھے ان کی دو حدیثیں ہیں پھر حدیث الخیل (گھوڑوں والی) نقل کی پھر یہ حدیث انبیاء کے نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ (حدیث) ابن السکن اور کئی لوگوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حاکم ''الکنی'' میں لکھتے ہیں: صحابی ہیں، اہل یمامہ سے ان کی حدیث روایت کی جاتی ہے اور بطریق ابوزرعہ رازی، گھوڑوں کے بارے میں دونوں حدیثیں اور ناموں کے بارے میں جو حدیث ہے ایک سیاق سے نقل کی۔ اس کے آغاز میں بھی لکھتے ہیں: یہ صحابی ہیں۔ ادھر ابوحاتم رازی کے بیٹے نے جو ان سے علل میں روایت کی ہے اس میں ان جشمی کو الکاعی مشہور تابعی ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کسی راوی کو ان کے بارے میں وہم ہوا ہے جو جشمی کہہ دیا۔ اور یہ بات انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن القطان الفاسی کا گمان ہے۔ ابن ابی حاتم کو ان جشمی کو الکاعی کے حالات کے ساتھ رلانے ملانے میں وہم ہوا ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا تھا جیسا انہوں نے کہا پھر کتاب العلل کی طرف رجوع کیا تو دیکھا ان کا ذکر کتاب العین میں کیا ہے اور

---

[1] سورة فصّلت (۳۳) [2] میزان الاعتدال (۳۳۸/۳) [3] اسد الغابه (۶۳۳۷) تجرید (۲۱۱/۲)

[4] ابوداؤد کتاب الجهاد باب ما یستحب من الوان الخیل (۲۵۴۳) (۲۵۵۳) (۴۹۵۰) نسائی کتاب الخیل (۳۵۵۷) مسند احمد (۳۴۵/۴) جامع المسانید (۷۳۳/۱۴)

اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ انہوں نے اس حدیث کے بارے میں بڑی چھان پھٹک کی یہاں تک کہ یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ حدیث ابو وہب کلاعی سے مروی ہے اور یہ بھی مرسل، کسی راوی کو انہیں جشمی بتانے میں اور صحابی کہنے میں وہم ہوا ہے۔ جس کی بڑی وضاحت کی ہے۔

۱۰۷۰۶ ابووھب

صفوان بن امیہ الجمحی، شجاع بن وہب اسدی، ولید بن عقبہ اسدی اور مجزأۃ بن ثور۔ سب کا ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۷۰۷ ابووھب الجیشانی ✿

دیلم بن ھوشع۔ حرف دال میں ان کے حالات کی تفصیل بیان ہو چکی ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں۔

۱۰۷۰۸ ابووھب انصاری ✿

نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی سونے لگے تو کیا کہے، جو بروایت خالد بن معدان ہے۔ ✿ ذہبی لکھتے ہیں: یہ روایت سلفی نے فوائد ابن طیوری میں سے انتخاب میں ذکر کی ہے کہ اس کی سند قوی ہے اور شاید مرسل ہے۔

۱۰۷۰۹ ابووھب الکلبی ✿

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور بطریق سعد بن الصلت بحوالہ یحییٰ بن وہب کلبی روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آل اکیدر کی جانب ایک خط بھیجا جس میں تھا: ''انہیں ظلم سے امان ہے''۔ ان دنوں آپ کے پاس مہر نہ تھی آپ ﷺ نے اپنے ناخن سے مہر لگا دی۔ واقدی کا بیان ہے: یہ اسحاق بن حبان سے بحوالہ یحییٰ بن وہب مروی ہے ابونعیم کا دعویٰ ہے یہ شاہ دومۃ الجندل عبدالملک ہیں، جس میں تامل ہے۔ ابن الاثیر نے اس کی تردید کی ہے مجھے بھی ان کی بات درست لگتی ہے۔

القسم الثانی از حرف واوٗ

۱۰۷۱۰ ابوالولید

عبداللہ بن عبداللہ بن الھادی ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

القسم الثالث از حرف واوٗ

۱۰۷۱۱ ابووائل

شقیق (شقیف) ابی سلمہ (ابوسلمہ اسدی کے سگے بھائی) ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۷۱۲ ابووَجزہ سعدی

دور نبوی ﷺ پایا ہے۔ بقول ابن عساکر: میرے خیال میں یہ ابووجزہ شاعر کے دادا ہیں، جن سے ہشام بن عروہ نے

✿ اسد الغابہ (٦٣٨) تجرید (٢١١/٢) ✿ تجرید (٢١١/٥) ✿ تجرید (١٧٢) ✿ اسد الغابہ (٦٣٣٩) تجرید (٢١١/٢)

روایت کی ہے۔ شام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے۔ پھر بطریق ابورجاء تیمی روایت کی ہے کہ سائب بن یزید مخزومی نے فرمایا: جب حضرت عمر شام تشریف لائے تو لوگوں کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے سے روک دیا، اتنے میں ابووجزہ آ گئے، خالد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کہنے لگے: تو خالد یہاں ہیں؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے چہرہ سے نقاب ہٹا دیا تو ابووجزہ بولے: اللہ کی قسم! آپ ان لوگوں میں سے خوبصورت گال بزرگ دادا والے، زیادہ عزت والے، زیادہ عطا کرنے والے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں خالد کی مدح سے منع نہیں کیا تھا۔ ابووجزہ بولے: جو ہمیں عطا کرتا ہے ہم اس کی مدح کرتے ہیں اور جو محروم رکھتا ہے اسے ایسے ہی برا بھلا کہتے ہیں جیسے غلام اپنے آقا کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابووجزہ! غلام اپنے آقا کو کیسے برا بھلا کہتا ہے؟ کہا: جہاں سے اسے معلوم نہ ہو اور نہ سن سکے۔

ابن عساکر نے یہ جواز پیش کیا ہے کہ ممکن ہے یہ حارث بن ابی وجزہ ہوں جن کا قسم اوّل میں ذکر ہوا ہے، جو ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وہ قرشی ہیں۔ اور یہ سعدی ہیں اور دونوں واقعات کا طرزِ بیان بہت مختلف ہے۔

القسم الرابع از حرف واؤ

۱۰۷۱۳ ابوودیعہ [1] (بے نسبت)

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ محمد بن المسیب اور جعفر مستغری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور دونوں کے طریق سے بروایت بشر بن ولید، ابومعشر، بواسطہ مقربی، ان کے والد سے بحوالہ ابوودیعہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کی طرح غسل کیا اور اپنے پاس رکھے تیل یا خوشبو کو لگایا اور اپنے پاس رکھے عمدہ کپڑے پہنے اس کے بعد مسجد میں پہلے سے بیٹھے دو آدمیوں کے درمیان نہیں بیٹھا، اور امام کے آنے تک خاموش رہا۔ تو اس کے دو جمعوں کے درمیانی گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی''۔ [2]

میں کہتا ہوں: سند میں راوی کا یہ کہنا ''صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' وہم ہے کیونکہ یہ ابوودیعہ مشہور تابعی ہیں ان کا نام عبداللہ بن ودیعہ ہے ان کی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق ابن ابی ذئب، سعید بن المقبری سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ سلمان روایت کی ہے۔ اسے یحییٰ بن قطان نے محمد بن عجلان سے بواسطہ سعید نقل کیا تو سلمان کی جگہ فرمایا: ابوذر سے مروی ہے، جسے ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ابن الاثیر [3] نے اسی کو برقرار رکھا اس کی علت سے خبردار نہیں ہوئے۔ اس سے بڑھ کر ذہبی [4] نے کمال کر دیا وہ تجرید میں لکھتے ہیں: مستغفری نے مقارب سند سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے یعنی جو ابوموسیٰ نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابومعشر وہ نجیح مدنی، ضعیف راوی ہیں اور اس کی سند واقعی مقارب ہے جیسا انہوں نے کہا اگر مخالف نہ ہو لیکن مخالفت کے باوجود اتنا کہا جائے گا یہ منکر ہے۔ صحابی کا تذکرہ ساقط کرنے اور ان کی صفت باقی رکھنے میں ان سے غلطی ہوئی۔ واللہ المستعان!

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٣٣) تجرید (٢١١/٢) [*] جامع المسانید (٧٢٩/١٤) التجرح والتعدیل (١٩٢/٥)
[2] اسد الغابہ (١٢٥/٥) [*] تجرید (١٧٣)

حرف یاء

القسم الاوّل از حرف یاء

۱۰۷۱۴ ابویحیٰی

صہیب بن سنان رومی۔ ابویحییٰ عبداللہ بن انیس الجھنی، ابویحییٰ، سنان، یحییٰ بن عباد کے دادا، سب کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۷۱۵ ابویحیٰی اسید بن حضیر انصاری۔ بقول بعض: ان کی کنیت ابوعتیک ہے، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۷۱۶ ابویحیٰی مقدام بن معدیکرب کندی۔ بقول بعض: ان کی کنیت ابوکریمہ ہے۔

۱۰۷۱۷ ابویحیٰی خریم بن فاتک اسدی، بقول بعض: ان کی کنیت ابوایمن ہے۔

۱۰۷۱۸ ابویحیٰی خباب بن الارت تمیمی، بقول بعض: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

۱۰۷۱۹ ابویحیٰی سہل بن ابی حثمہ انصاری، بقول بعض: ان کی کنیت ابومحمد ہے۔

۱۰۷۲۰ ابویحیٰی

عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف انصاری بدری۔ حاکم فرماتے ہیں، بقول واقدی: میں نے کسی انصاری سے سنا کہ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے۔ سب کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۷۲۱ ابویحیٰی انصاری

از بنی حارثہ۔ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کا ذکر کیا ہے کہ انصار کے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھے۔ ابولبابہ اور ابویحییٰ جن کا تعلق بنی حارثہ سے تھا، پھر فرماتے ہیں: طبرانی نے ابولبابہ کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۲۲ ابویحیٰی انصاری

بقول بعض: مجھے معلوم نہیں آیا یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ پھر بطریق لیث، عبداللہ بن یحییٰ سے بواسطہ ان کے والد بحوالہ ان کے دادا روایت کی ہے کہ ان کی دادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئیں ان کے پاس ان کا زیور تھا..... (حدیث) اسی میں ہے: عورت کو اپنے مال میں اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف کرنا جائز نہیں۔

۱۰۷۲۳ **ابویربوع** سعید بن یربوع، ابواحمد نے ان کا ذکر کیا ہے ناموں میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۴ **ابویزید** عقیل بن ابی طالب ہاشمی۔

۱۰۷۲۵ **ابویزید** سہیل بن عمرو العامری۔

۱۰۷۲۶ **ابویزید** سائب بن یزید ابن اخت نمر۔

۱۰۷۲۷ **ابویزید** انیس بن مرثد بن ابی مرثد الغنوی۔

۱۰۷۲۸ **ابویزید** معن بن یزید الاخنس الاسلمی۔ ان سب کا تذکرہ بھی ناموں میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۹ **ابویزید** معقل بن سنان اشجعی، بقول بعض: ان کی کنیت ابومحمد یا ابوعبدالرحمٰن ہے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۰ **ابویزید** حارثہ بن قدامہ بن مالک تمیمی، سعدی، بقول بعض: ان کی کنیت ابوایوب ہے، پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۱ ابویزید بن عمرو الجذامی [1]

واقدی نے جذام میں سے اسلام قبول کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعلی جیانی اور ابن الدباغ نے اپنے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حرف زاء میں کنیتوں میں ابوزید جذامی کا تذکرہ ہوا ہے، معلوم نہیں یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں؟

۱۰۷۳۲ ابویزید [2] (حکیم کے والد)

ان کی ایک حدیث ہے جس میں عطاء بن سائب سے آگے اختلاف ہے۔ دوری لکھتے ہیں: ابن معین سے منقول ہے عطاء بن سائب نے حکیم بن ابی یزید الکرخی سے انہوں نے اپنے والد سے بحوالہ نبی ﷺ روایت کی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کیا اُن کے والد صحابی ہیں، انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔

میں کہتا ہوں: اس میں اختلاف کی وضاحت کچھ اس طرح ہے۔ جریر عن عطاء عن حکیم بن ابی یزید الکرخی عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ..... لوگوں کو چھوڑ دو وہ ایک دوسرے سے جو کچھ حاصل کریں جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے خیر خواہی کا طالب ہو تو وہ اس سے خیر خواہی کرے"۔ [3]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت تعلیقاً اور ابواحمد نے موصولاً ذکر کی ہے یہی قول عبدالوارث بن سعید کا بحوالہ عطاء ہے۔ اور حماد بن زید، اسمٰعیل بن علیہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کی ہے۔ دونوں روایتوں کو ابن السکن نے درج کیا ہے اور ابن علیہ والی روایت حسن بن سفیان نقل کرتے ہیں۔ وہیب بن خالد کا قول ہے: عن عطاء عن حکیم بن ابی یزید میں کسی ضرورت سے ان کے ساتھ گیا تو انہوں نے بواسطہ اپنے والد بحوالہ نبی ﷺ مجھ سے بیان کیا۔ جسے ابن ابی خیثمہ نے روایت کیا ہے "الکنی" میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٤١) تجرید (٢/٢١٢) [2] اسد الغابہ (٦٣٤٢) تجرید (٢/٢١٢)

[3] مسند احمد (٢/٤١٨) (٢/٤١٩)

لکھتے ہیں: ابویزید ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے سماع کیا ہے ابوعوانہ فرماتے ہیں: **عن عطاء بن السائب عن حکیم بن ابی یزید عن ابیہ** اور تاریخ میں بواسطہ مسدد بحوالہ ابوعوانہ موصولاً ذکر کیا ہے اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعوانہ کی روایت سے نقل کیا ہے، طیالسی کی کتاب میں ہمام بن یحییٰ نے ان کی موافقت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے اگر یہ بات محفوظ ہے جس نے انہیں ''ابن ابی یزید کہا ہے'' ان کو دادا کی طرف منسوب کیا ہو۔ ابن مندہ نے ان کا عنوان ابویزید جد حکیم، قائم کیا ہے۔ لہٰذا ابوعوانہ والی روایت میں دادا مبہم ہے۔ اضطراب عطاء بن سائب کی طرف سے ہے کیونکہ وہ بھولنے لگے تھے۔ بقول بعض: حماد بن سلمہ نے ان سے اس حالت سے پہلے سماع کیا تھا۔ واللہ اعلم!

اور حماد اس کی سند یوں بیان کرتے ہیں، عن عطاء عن حکیم بن یزید عن ابیہ اور ہمام نے ان کی موافقت کی ہے جیسا کہ حرف یاء میں بیان ہوا ہے اکثریت کا کہنا یہ ہے: یہ ابن ابی یزید ہیں۔ واللہ اعلم!

ابوعمر فرماتے ہیں: میں جو کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تین افراد وہیب، جریر بن حازم اور اسمٰعیل بن علیہ کی بات درست ہے۔ اور ابوعوانہ کو اس میں وہم ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر کیا ہے جس نے یہ روایت موصولاً ذکر کی ہے البتہ ان کا ''جریر بن حازم'' کہنا غلط ہے۔ صحیح جریر بن عبدالحمید ہے کیونکہ انہوں نے ذکر کیا ہے یہ ابوخیثمہ کی روایت سے ہے اور ابوخیثمہ نے لامحالہ اپنے والد سے بواسطہ جریر نقل کی ہے اسی طرح حاکم نے اسے بروایت محمد بن قدامہ عن جریر موصولاً نقل کیا ہے اور ابن قدامہ اور ابوخیثمہ کی جریر بن حازم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے اس پر عبدالوارث اور حماد بن زید کا اضافہ کیا ہے، جبکہ حماد بن سلمہ نے ان کی مخالفت میں روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: عن عطاء بن السائب عن حکیم بن یزید عن ابیہ۔

۱۰۷۳۳ ابویزید اللقیطی

حزابہ بن نعیم کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۴ ابویزید النمیری

آخری قسم میں ذکر ہوتا ہے۔

۱۰۷۳۵ ابوالیسر انصاری [1]

نام کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہے۔ بقول بعض: کعب بن عمرو بن تمیم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہے۔ نام و کنیت سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے جس میں ان کے بہت زیادہ کارنامے ہیں۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ ابن اسحاق [2] فرماتے ہیں: بدر اور باقی معرکوں میں شرکت کی۔ بقول امام بخاری: صحابی ہیں، بدر میں شریک تھے، مدائنی ان کا حلیہ بیان کرتے ہیں پستہ قد اور بڑے پیٹ والے تھے۔ مدینہ میں ۵۵ھ میں انتقال کیا۔ بقول ابن اسحاق: صحابہ رضی اللہ عنہم میں آخری صحابی یہی فوت ہوئے ہیں۔ شاید ان کی مراد اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہو۔ ان سے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن لاصامت نے روایت کی ہے ان کی لمبی حدیث ہے جسے مسلم نے نقل کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٤٥) تجرید (٢/٢١٢) [2] السیرۃ النبویۃ (٢/٢٥٨)

۱۰۷۳۶ ابوالیسع[1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا، کسی نے بتایا وہ عرفات[2] میں ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن خالد نے عبیداللہ بن ابی حمید سے بواسطہ ابوعثمان نہدی طویل نقل کی ہے۔ ابوعمر فرماتے ہیں: ان کی حدیث عبیداللہ بن ابی حمید سے بواسطہ ابوالملیح بن ابی اسامہ بحوالہ ان کے مروی ہے، فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل مجھے جنت میں لے جائے گا؟ (حدیث)

۱۰۷۳۷ ابویعقوب

یوسف بن عبداللہ بن سلام، یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں، ناموں میں ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۸ ابویعلی

حمزہ بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے چچا، اور ابویعلی، شداد بن اوس انصاری، دونوں کا تذکرہ ناموں میں ہوا ہے۔

۱۰۷۳۹ ابوالیقظان[3] (بے نسبت)

حاکم فرماتے ہیں: محمد بن اسمٰعیل کا قول ہے: یہ صحابی ہیں۔ ابن مندہ لکھتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ[4] نے بغیر حدیث کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم[5] فرماتے ہیں: ابوزرعہ رازی نے مسند میں ان کی صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔ جو مسند بصریین میں بطریق ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن لہیعہ بواسطہ ابوحسانہ مروی ہے کہ انہوں نے ابوالیقظان صحابیٔ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تمہیں مبارک ہو تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ عموماً جن لوگوں نے انہیں دیکھا ہے انہوں نے ان سے یہ روایت نہیں کی۔ ابوعمر لکھتے ہیں: مصر کے رہائشی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر آتا ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن الربیع الجیزی نے مصر آنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۰۷۴۰ ابوالیقظان

عمار بن یاسر العبسی، نام سے مشہور ہیں، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

۱۰۷۴۱ ابوالیمان

بشر یا بُشیر بن عقربہ یا ابن عقرب الجہنی، باء میں ذکر ہوا ہے۔

۱۰۷۴۲ ابویوسف

عبداللہ بن سلام، نام سے مشہور ہیں۔ ناموں میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٣٤٦) تجرید (٢١٢/٢) [2] جامع المسانید (٧٥٣/١٤) اسد الغابہ (١٣٠/٥)

[3] اسد الغابہ (٦٣٤٧) استیعاب (٣٢٦٧) تجرید (٢١٢/٢) [4] التاریخ الکبیر (٨٢/٨)

[5] الجرح والتعدیل (٤٦٠/٤)

۱۰۷۴۳ ابویونس ظفری ✿

ابن ابی حاتم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ اس وقت ان کی عمر بیس (۲۰) سال تھی۔ ان کی روایت ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا نام محمد بن انس بن فضالہ ہے، یہ ان کے والد اور ان کے دادا صحابہ ہیں، سب کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

القسم الثانی ازحرف یاء

۱۰۷۴۴ ابویحییٰ

عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ، ناموں میں ذکر ہوا ہے۔

القسم الثالث ازحرف یاء

۱۰۷۴۵ ابویحییٰ (بے نام ونسبت)

خطیب نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جو یحییٰ بن ابی یحییٰ کے حالات میں ہے، اس میں ان کا ذکر آتا ہے کہ ابویحییٰ فرماتے ہیں: دورِ جاہلیت میں مَیں اپنے گھوڑے پر جا رہا تھا اچانک مجھے طرفہ یعنی ابن العبد مشہور شاعر مل گیا۔ پھر ایک واقعہ ذکر کیا جس میں ہے اس نے ان کے سامنے اپنی زبان نکالی تو وہ سیاہ تھی جیسے ہرن کی زبان ہوتی ہے۔

۱۰۷۴۶ ابویزید سعدی

مخبّل، پہلے تذکرہ ہوا ہے۔

القسم الرابع ازحرف یاء

۱۰۷۴۷ ابویحییٰ

قیس کے ایک شخص ہیں، نبی ﷺ کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: کیا تمہیں عرب کا بہترین قبیلہ نہ بتاؤں....؟ (حدیث) اسی میں سکاسک اور سکون کا ذکر ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے مرثد بن ابی حبیب سے بواسطہ ربیعہ بن لقیط، بنی اود کے شخص سے بحوالہ قیس کے ایک شخص جنہیں ابویحییٰ کہا جاتا تھا روایت کی ہے۔ بغوی نے اپنی معجم میں اور ابن عساکر نے التبیین میں ان کے طریق سے روایت کی ہے کہ مرسل ہے۔

۱۰۷۴۸ ابویزید النمیری ✿

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ صحابی ہیں۔ ایوب سجستانی ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی قوم کی امامت کی اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ ابن الاثیر ✿ فرماتے ہیں: النمیری کا کوئی وجود نہیں میرے خیال میں یہ جرمی عمرو بن سلمہ ہیں ان کی کنیت ابوبُرَید (باء پر پیش سے تصغیر ہے) انہوں نے ہی اپنی قوم کی امامت کی تھی جب وہ چھ یا سات سال کے تھے۔ ان سے ایوب اور ابوقلابہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

✿ اسد الغابہ (٦٣٤٨) تجرید (٢١٢/٢) ✿ اسد الغابہ (٦٣٤٤) تجرید (٢١٢/٢) ✿ اسد الغابہ (١٢٩/٥)

ذہبی نے انہیں برقرار رکھا ہے اور ابن فتحون نے اوہام الاستیعاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہیں دو جگہ ان کے متعلق وہم ہوا ہے۔ ایک نمیری کہنے میں حالانکہ یہ جرمی ہیں، دوسرا زا سے ان کی کنیت بتانے میں جو باء سے برید ہے۔ جبکہ ابوعمر نے باب میں ان کا درست ذکر کیا ہے۔ ❶

میں کہتا ہوں: ایک بعید احتمال ہے کہ یہ دو سرے ہوں۔

۱۰۷۴۹ ابو یزید بن ابی مریم ❷

ذہبی ❸ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے کہ مسند بقی میں ان کی ایک حدیث ہے۔ استدراک میں انہیں وہم ہوا ہے جبکہ یہ ابومریم سلولی ہیں جو یزید کے والد ہیں۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے جیسا کہ ناموں میں گزرا ہے ان کی حدیث امام احمد، بخاری نے تاریخ میں اور نسائی نے بطریق یزید بن ابی مریم بحوالہ اپنے والد نقل کی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی کہ جس کا بیٹا ہے وہ اس کے بغیر کوئی کنیت رکھ لے اور اسی سے مشہور ہو جائے اور دوسرے بیٹے کے نام کنیت کر لے تو ہر ایک اپنی اولاد کی مقدار کنیتیں رکھ لیتا، کیونکہ کسی کے دس بچے تھے، بلکہ بیس تیس تک بھی ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی صدیق اکبر کا عنوان ابوبکر قائم کرے اور کنیتوں میں ابومحمد بن ابی بکر کا ذکر کرے تو اسے معذور سمجھا جائے گا کیونکہ اس سے فوراً تو یہی سمجھ آتا ہے کہ مذکورہ عنوان ابومحمد کا ہے نہ کہ ان کے والد کا۔ اسی طرح اوروں کا حال سمجھ لیں یا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عنوان ابوعمرو بن عثمان قائم کرے۔ تو انتہائی درجہ کی رکاکت و کمزور علمی ہوگی جو بالکل واضح ہے کسی قسم کا خفاو پوشیدگی نہیں۔ واللہ المستعان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! جلد ہفتم جس میں رجال (حضرات) کی کنیتوں کا ذکر تھا اختتام پذیر ہوئی۔ حق تعالیٰ مترجم اور اس کے معاونین، خصوصاً اہلیہ محترمہ جو اس عظیم کام میں دست راست کی حیثیت رکھتی تھیں سے راضی ہو۔ اور آئندہ حدیث سے متعلقہ علمی اور بابرکت کاموں کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین! اگلا حصہ نساء (خواتین) کے حالات پر مشتمل ہے۔

---

❶ تجرید (۱۷۲) ❷ تجرید (۲/۲۱۲) ❸ تجرید (۱۷۲)